بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی مذہب
کی حقیقت

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت راہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف (گجرات)

مصنف

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

ناشر **قادری کتب خانہ**

تحصیل بازار، ۹۰ سیٹھی پلازہ

سیالکوٹ

ساڑھے پانچسو مستند کتب کے حوالہ جات سے

وہابی مذہب کی حقیقت

حسب الارشاد

سیدی پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری نور اللہ مرقدہٗ
زیب سجادہ دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

کاشف اسرار وہابیت مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی علیہ الرحمۃ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ
جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ـــــ وہابی مذہب کی حقیقت

تالیف ـــــ مناظر اسلام، فخر اہلسنت مولانا علامہ الحاج
ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

باہتمام ـــــ صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی

ناشر ـــــ قادری کتب خانہ
تحصیل بازار / ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

تزئین خطاط ـــــ محمد ارشد سلیم قادری چنوں موم سیالکوٹ

اشاعت بار اول ـــــ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوازدہم ـــــ فروری ۲۰۰۵ء / محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

ضخامت ـــــ ۷۳۶ صفحات

قیمت ـــــ ۳۰۰ روپے

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو سیدی، سندی، مخدومی، اعلیٰحضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت علامہ حافظ ـــــ
شاہ محمد احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ
سے منسوب کرتا ہے جنہوں نے اس صدی میں اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کو فروزاں کیا، دین کا لبادہ اوڑھنے والے اعدائے اسلام کے چہروں کی نقاب کشائی اور نشاندہی کرتے ہوئے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھایا اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقائد کا تحفظ کر کے [illegible] اُمت مسلمہ پر بہت بڑا احسان فرمایا۔

میرے عبد المصطفیٰ احمد رضا علیہ الرحمۃ تیرا قلم
دشمنان مصطفیٰ کے واسطے شمشیر ہے

فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ
سیالکوٹ

کشفِ رازِ نجدیت

از برادرِ اعلحضرت مولانا حسن میاں بریلوی علیہ الرحمۃ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن!
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرارِ وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علمِ شیطان کا ہوا علمِ نبی سے زائد!
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد ہو کنھیا کہ جنم سے بدتر!
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

گندے لفظوں کہیں کے قاضیِ شوکاں مرے
یا علی سُن کے بگڑ جاتی ہے طبیعت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں!
دعوئے بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بھاگتے ہیں تجھ سے سارے دُشمنانِ مُصطفےٰ!

اے ضیاء اللہ! اے مداحِ شانِ مُصطفےٰ!
تیری ہستی ہے دلیلِ مادحانِ مُصطفےٰ!

مٹ نہیں سکتا زمانے میں ترا نام و نشاں
جب ترا عنوان ہے نام و نشانِ مُصطفےٰ

تیری خوش بختی ہے، ایسے لوگ ہیں تیرے عدو
بے ادب کہتی ہے جن کو خود زبانِ مُصطفےٰ

قدسی کیوں بوسے نہ لیں تیرے لبوں کے اے عزیز
تجھ کو بخشا ہے معتبر نے بیانِ مُصطفےٰ

واہ وا اے سائلِ محبوبِ ربّ العالمین!
مرحبا اے فیضیابِ آستانِ مُصطفےٰ!

افتخارِ قادریت شمعِ بزمِ رضویت!
شادباش اے عندلیبِ بوستانِ مُصطفےٰ!

تجھ پہ نازاں ہیں یقیناً حضرت شیخ الحدیث
یعنی جو خود بھی ہیں فخرِ عارفانِ مُصطفےٰ

اس تصور میں بڑی تسکین ہے میرے لیے
میں ہوں آسیؔ مدح خوانِ مدح خوانِ مُصطفےٰ

(از مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی)

ماخذِ کتب

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے

کتبِ تفاسیر

١. قرآن پاک
٢. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
٣. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
٤. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی
٥. تفسیر درِ منثور از ″ ″ ″ ″
٦. تفسیر بیضاوی از امام عبدالرحمٰن بیضاوی علیہ الرحمۃ
٧. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شربینی علیہ الرحمۃ
٨. تفسیر معالم التنزیل از ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
٩. تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
١٠. تفسیر خازن از امام علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
١١. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین
١٢. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
١٣. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین کاشفی علیہ الرحمۃ
١٤. تفسیر ابو السعود از امام ابو السعود علیہ الرحمۃ
١٥. تفسیر موضح القرآن از عبدالقادر دہلوی
١٦. تفسیر صاوی از امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ
١٧. تفسیر نیشاپوری از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
١٨. تفسیر ابن عباس از امام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
١٩. تفسیر ابن کثیر از امام ابن کثیر
٢٠. تفسیر عرائس البیان از
٢١. تفہیم القرآن از مولوی مودودی
٢٢. فتح البیان از نواب صدیق حسن بھوپالی
٢٣. ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن بھوپالوی
٢٤. تفسیر محمدی از حافظ محمد لکھوکے
٢٥. تفسیر ثنائی از مولوی ثناء اللہ امرتسری
٢٦. تفسیر القرآن از ″ ″ ″ ″
٢٧. تبویب القرآن از مولوی وحید الزماں
٢٨. تفسیر وحیدی از ″ ″
٢٩. بلغۃ الحیران از مولوی حسین علی واں بھچراں
٣٠. تفسیر ستاری از مولوی عبدالستار دہلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

٣١. صحیح بخاری شریف از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
٣٢. الادب المفرد از ″ ″ ″ ″
٣٣. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
٣٤. جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ

٣٥. ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
٣٦. سنن ابو داؤد از امام سلیمان بن الاشعث ″
٣٧. سنن نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ
٣٨. سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی علیہ الرحمۃ
٣٩. معجم طبرانی از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
٤٠. دار قطنی از امام
٤١. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
٤٢. اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
٤٣. مرقاۃ از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
٤٤. فتح الباری از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
٤٥. عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ
٤٦. مستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
٤٧. تلخیص المستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی
٤٨. مظاہر حق از علامہ قطب الدین دہلوی
٤٩. کنز العمال از شیخ علاؤ الدین علی المتقی علیہ الرحمۃ
٥٠. [illegible] از امام محمد [illegible] علیہ الرحمۃ
٥١. [illegible] از علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
٥٢. [illegible] از علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
٥٣. [illegible] از [illegible] علیہ الرحمۃ
٥٤. خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
٥٥. جامع صغیر از ″ ″ ″ ″
٥٦. تنویر الحلک از ″ ″ ″ ″
٥٧. شواہد الحق از علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ
٥٨. جواہر البحار از ″ ″ ″ ″
٥٩. شمائل رسول از ″ ″ ″ ″
٦٠. حجۃ اللہ علی العالمین از ″ ″ ″ ″
٦١. الانوار المحمدیہ از ″ ″ ″ ″
٦٢. افضل الصلوات از ″ ″ ″ ″
٦٣. دلائل النبوۃ از امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمۃ
٦٤. دلائل النبوۃ از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
٦٥. کتاب الوفا از امام عبدالرحمٰن بن جوزی علیہ الرحمۃ
٦٦. بیان المیلاد والنبی از ″ ″ ″ ″
٦٧. المیزان الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
٦٨. لطائف المنن از ″ ″
٦٩. فتح الباری از علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
٧٠. لسان المیزان از علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
٧١. الدرر الکامنہ از ″ ″ ″ ″
٧٢. تذکرۃ الحفاظ از ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی
٧٣. الشفاء السقام از علامہ تقی الدین سبکی
٧٤. طبقات ابن سعد از
٨٠. مجمع بحار الانوار از علامہ محمد طاہر پٹنی علیہ الرحمۃ

۷۶. بہجۃ النفوس از امام محمد عبداللہ بن ابو جمرہ علیہ الرحمۃ

۷۷. فتاویٰ حدیثیہ از امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۷۸. النعمۃ الکبریٰ از امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۷۹. کف الرعاع از امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۸۰. الخیرات الحسان از امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۸۱. القول البدیع از امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمۃ

۸۲. المقاصد الحسنہ از 〃 〃 〃 〃 〃

۸۳. الاستیعاب از امام ابن عبدالبر علیہ الرحمۃ

۸۴. دلائل النبوۃ از امام بیہقی علیہ الرحمۃ

۸۵. عمل الیوم واللیلہ از امام ابوبکر احمد بن محمد ابن السنی علیہ الرحمۃ

۸۶. شفا شریف از قاضی عیاض علیہ الرحمۃ

۸۷. احیاء العلوم از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ

۸۸. غیث الغمام از علامہ عبدالحی لکھنوی

۸۹. دیوان حسان از حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۰. حیوٰۃ الحیوان از علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ

۹۱. نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ

۹۲. تطہیر الفواد از علامہ محمد بخیت المطیعی علیہ الرحمۃ

۹۳. الفجر الصادق از علامہ ابو حامد مرزوق علیہ الرحمۃ

۹۴. التوسل بالنبی از 〃

۹۵. فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ

۹۶. الکلمات الطیبات از 〃 〃 〃 〃 〃

۹۷. القول الجمیل از 〃 〃 〃 〃 〃

۹۸. انفاس العارفین از 〃 〃 〃 〃 〃

۹۹. اطیب النغم از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۰. جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۱۰۱. ماثبت من السنۃ از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۲. مکتوبات از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۳. مدارج النبوۃ از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۴. اخبار الاخیار از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۵. شواہد النبوۃ از علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

۱۰۶. یوسف زلیخا از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۷. گلستان از شیخ مصلح الدین سعدی 〃

۱۰۸. بوستاں از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۹. البدایہ والنہایہ از ابن کثیر

۱۱۰. فتاویٰ عزیزی از شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ

۱۱۱. ملفوظات عزیزی از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۱۲. کتاب الاذکار از امام یحییٰ بن شرف النووی 〃 〃

۱۱۳. حصن حصین از امام محمد بن محمد الجزری 〃 〃

۱۱۴. وفاء الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ

۱۱۵. کتاب العوائد فی الصلات از شہاب الدین احمد بن عبداللطیف علیہ الرحمۃ

۱۱۶. تذکرۃ الاولیاء از خواجہ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ

۱۱۷. السیرۃ الحلبیہ از علامہ علی بن برہان الدین حلبی 〃

۱۱۸. [illegible] از شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ

۱۱۹. السیرۃ النبویۃ از علامہ احمد بن زینی دحلان مکی

۱۲۰. [illegible] از 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۲۱. [illegible] از علامہ سید غلام مصطفیٰ شاہ علیہ الرحمۃ

۱۲۲. الملل والنحل از امام ابو الفتح محمد بن عبدالکریم [illegible]

۱۲۳. [illegible] از علامہ [illegible] قطب الدین دہلوی

۱۲۴. [illegible] از علامہ مجد الدین فیروز آبادی

۱۲۵. عصیدۃ الشہدۃ از علامہ عمر بن احمد خرپوتی علیہ الرحمۃ

۱۲۶. [illegible] از علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ

۱۲۷. [illegible] از 〃 〃 〃 〃 〃

۱۲۸. [illegible] از قاضی [illegible] فضل اللہ صاحب علیہ الرحمۃ

۱۲۹. [illegible] از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

۱۳۰. [illegible]

۱۳۱. [illegible]

۱۳۲. [illegible]

۱۳۳. [illegible]

۱۳۴. [illegible] از [illegible] مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ

۱۳۵. عجالہ بردو رسالہ از حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ

۱۳۶. ارشادات رحیمیہ از شاہ عبدالرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ

۱۳۷. آزادی کی ان کہی کہانی از گل محمد فیضی

۱۳۸. مقیاس وہابیت از علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ

۱۳۹. فوائد جامعہ از مولانا عبدالحلیم چشتی

۱۴۰. وجیزۃ الصراط از ابن ملا جیون علیہ الرحمۃ

۱۴۱. تاریخی حقائق از علامہ ابو داؤد محمد صادق صاحب

۱۴۲. سفینۃ الاولیاء از دارا شکوہ

۱۴۳. فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

۱۴۴. تاریخ آداب اللغۃ العربیہ از جرجی زیدان

۱۴۵. مفردات راغب از امام اصفہانی

۱۴۶. حدائق بخشش از اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

۱۴۷. ذوق نعت از علامہ حسن میاں علیہ الرحمۃ

۱۴۸. [illegible] از علامہ محمد نذیر رامپوری علیہ الرحمۃ

فتاویٰ

۱۴۹. فتاویٰ شامی از علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ

۱۵۰. فتاویٰ نذیریہ از میاں نذیر حسین دہلوی

۱۵۱۔ معیار الحق از میاں نذیر حسین دہلوی
۱۵۲۔ فتاویٰ رشیدیہ از مولوی رشید احمد گنگوہی
۱۵۳۔ فتاویٰ اشرفیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
۱۵۴۔ بہشتی زیور از " " "
۱۵۵۔ امداد الفتاویٰ از " " "
۱۵۶۔ مجموعۃ الفتاویٰ از امام عبدالجبار غزنوی
۱۵۷۔ فتاویٰ ثنائیہ از مولوی ثناء اللہ امرتسری
۱۵۸۔ فتاویٰ ستاریہ از مولوی عبدالستار دہلوی
۱۵۹۔ فتاویٰ اہلحدیث از حافظ عبداللہ روپڑی
۱۶۰۔ نیل الاوطار از قاضی محمد بن علی شوکانی
۱۶۱۔ الدرر البہیہ از " " " "
۱۶۲۔ فتاویٰ علمائے حدیث از مولوی علی محمد سعیدی
۱۶۳۔ بدور الاہلہ از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۱۶۴۔ النہج المقبول از " " " "
۱۶۵۔ دلیل الطالب از " " " "
۱۶۶۔ بنیان المرصوص از " " " "
۱۶۷۔ ہدایۃ السائل از " " " "
۱۶۸۔ عرف الجادی از نور الحسن بھوپالی
۱۶۹۔ نزل الابرار از مولوی وحید الزماں حیدر آبادی
۱۷۰۔ ہدیۃ المہدی از " "
۱۷۱۔ تیسیر الباری از " "
۱۷۲۔ فقہ محمدیہ کلاں از مولوی ابو الحسن
۱۷۳۔ فیض الباری از " "

۱۷۴۔ فقہ محمدیہ از مولوی محی الدین
۱۷۵۔ الفرقان بین اولیاء الرحمٰن از ابن تیمیہ
۱۷۶۔ کتاب الوسیلہ از ابن تیمیہ
۱۷۷۔ منہاج السنۃ از " "
۱۷۸۔ جلاء الافہام از ابن قیم
۱۷۹۔ قصیدہ نونیہ از " "
۱۸۰۔ کتاب الروح از " "
۱۸۱۔ زاد المعاد از " "
۱۸۲۔ کتاب التوحید از محمد بن عبدالوہاب نجدی
۱۸۳۔ کشف الشبہات از " " "
۱۸۴۔ فتح المجید از عبدالرحمٰن نجدی
۱۸۵۔ الدرر النضید از قاضی محمد بن علی شوکانی
۱۸۶۔ نیل الاوطار از " " " " "
۱۸۷۔ تحفۃ الذاکرین از " " " " "
۱۸۸۔ شرح الصدور از " " " "
۱۸۹۔ صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قتیل
۱۹۰۔ تقویۃ الایمان از " " "
۱۹۱۔ تذکیر الاخوان از " " "
۱۹۲۔ ایضاح الحق از " " "
۱۹۳۔ تواریخ عجیبہ از جعفر علی تھانیسری
۱۹۴۔ حیات طیبہ از مرزا حیرت دہلوی
۱۹۵۔ حیات ابن تیمیہ از ابو زہرہ مصری
۱۹۶۔ حیات ابن قیم از " " " "

۱۹۷۔ حیات ابن حزم از ابو زہرہ مصری
۱۹۸۔ الطالب الاسلامیہ " " "
۱۹۹۔ القول المصری از نواب محمد علی
۲۰۰۔ مجموعۃ التوحید از علماء نجد
۲۰۱۔ [illegible] الشہید از عطاء اللہ ثاقب
۲۰۲۔ آب حیات از قاسم نانوتوی
۲۰۳۔ [illegible] " " "
۲۰۴۔ [illegible] از قاسم نانوتوی
۲۰۵۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۲۰۶۔ [illegible]
۲۰۷۔ [illegible] از اشرف علی تھانوی
۲۰۸۔ [illegible] " " "
۲۰۹۔ [illegible] از اشرف علی تھانوی
۲۱۰۔ [illegible] " " "
۲۱۱۔ [illegible] " "
۲۱۲۔ [illegible] " " "
۲۱۳۔ [illegible] " " "
۲۱۴۔ [illegible] " " "
۲۱۵۔ [illegible] " " "
۲۱۶۔ [illegible] " " "
۲۱۷۔ [illegible] " "
۲۱۸۔ [illegible] " " "
۲۱۹۔ [illegible] " " "

۲۲۰۔ نفح الطیب از نواب صدیق حسن بھوپالی
۲۲۱۔ ابجد العلوم از " " "
۲۲۲۔ کتاب الداء والدواء از " " "
۲۲۳۔ ترجمان وہابیہ از " " "
۲۲۴۔ ہدایۃ السائل از " " "
۲۲۵۔ تاج مکلل از " " "
۲۲۶۔ مسک الختام از " " "
۲۲۷۔ مرثیہ از محمود الحسن
۲۲۸۔ الجہد المقل از محمود الحسن
۲۲۹۔ ادلۂ کاملہ از " "
۲۳۰۔ عرف الشذی از شبیر احمد عثمانی
۲۳۱۔ براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی
۲۳۲۔ المہند " "
۲۳۳۔ التصدیقات از " "
۲۳۴۔ فیض الباری از انور شاہ کشمیری
۲۳۵۔ تذکرۃ الرشید از عاشق الٰہی میرٹھی
۲۳۶۔ تذکرۃ الخلیل از " "
۲۳۷۔ الشہاب الثاقب از مولوی حسین احمد کانگرسی
۲۳۸۔ نقش حیات " " "
۲۳۹۔ تاریخ ہزارہ از شیر بہادر خان پنی
۲۴۰۔ علم التجوید از قاری خلیل احمد لکھنوی
۲۴۱۔ محافظۃ التقلید از " " "

۳۲۲۔ تریدالنواقر از مولوی سرفراز خاں گکھڑوی
۳۲۳۔ جنگ آزادی از محمد ایوب قادری
۳۲۴۔ مولانا محمد احسن نانوتوی از 〃 〃
۳۲۵۔ فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
۳۲۶۔ خلافت رشید بن رشید از ابو یزید محمد دین بٹ
۳۲۷۔ معارف یزید از محمد امین عتیق
۳۲۸۔ اظہار حق از
۳۲۹۔ خزائن السعودیہ از حکیم نجم الغنی رامپوری
۳۳۰۔ خالص توحید از شیخ محمد شفیع
۳۳۱۔ داؤد غزنوی از ابوبکر غزنوی
۳۳۲۔ مدعی امارت سے شرعی استفتا از حکیم صادق سیالکوٹی
۳۳۳۔ اشتہار لمحہ فکریہ از عبد اللہ مصری
۳۳۴۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے از عبد الغفور بٹ
۳۳۵۔ حافظ محمد شریف ایڈوکیٹ سے چند استفسارات
۳۳۶۔ رد مغالطات از ڈاکٹر محمد یوسف
۳۳۷۔ سحر عظیم از حافظ عنایت اللہ اثری
۳۳۸۔ عدوان المفتی از 〃 〃 〃
۳۳۹۔ الجرا الجلیل از 〃 〃 〃

۳۴۰۔ العطر البلیغ از عنایت اللہ اثری
۳۴۱۔ القول السدید از حافظ عنایت اللہ اثری
۳۴۲۔ تریاق القلوب از مرزا غلام احمد قادیانی
۳۴۳۔ جواہر القرآن از مولوی غلام خاں
۳۴۴۔ مقاصد الامامۃ از مولوی عبد الجبار کھنڈیلوی
۳۴۵۔ مغالطۃ البقر از مولوی ابو تراب عبد الحق
۳۴۶۔ اصلاح عقائد از مولوی رفیق خاں پسروری
۳۴۷۔ مودودی مذہب از قاضی مظہر حسین
۳۴۸۔ سیاسی کشمکش از مولوی مودودی
۳۴۹۔ رسائل و مسائل از 〃 〃
۳۵۰۔ تجدید و احیاء دین از 〃 〃
۳۵۱۔ تفہیمات از 〃
۳۵۲۔ خطبات از 〃 〃
۳۵۳۔ تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں از مولوی مودودی

اخبار اہلحدیث امرتسر

۳۵۴۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۷ء
۳۵۵۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۰۷ء
۳۵۶۔ ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء
۳۵۷۔ ۷ر فروری ۱۹۰۸ء
۳۵۸۔ ۱۴ر ۱۹۰۸ء
۳۵۹۔ ۷ر اپریل ۱۹۰۸ء
۳۶۰۔ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء

[illegible] جون ۱۹۰۸ء
[illegible] ستمبر ۱۹۰۸ء
[illegible] ستمبر ۱۹۰۸ء
[illegible] اکتوبر ۱۹۰۸ء
[illegible] نومبر ۱۹۰۸ء
[illegible] نومبر ۱۹۰۸ء
[illegible] دسمبر ۱۹۰۸ء
[illegible] ۱۹۰۹ء
[illegible] اگست ۱۹۰۹ء
[illegible] ستمبر ۱۹۰۹ء
[illegible] ستمبر ۱۹۰۹ء
[illegible] اکتوبر ۱۹۰۹ء
[illegible] ۱۹۱۱ء
[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء
[illegible] اکتوبر ۱۹۱۱ء
[illegible] ۱۹۱۲ء
[illegible] ۱۹۱۱ء
[illegible] اپریل ۱۹۱۱ء
[illegible] ۱۹۱۱ء
[illegible] ۱۹۱۱ء
[illegible] ۱۹۱۱ء
[illegible] جون ۱۹۱۱ء
[illegible] ۱۹۱۲ء

۳۸۴۔ ۱۶ر اگست ۱۹۱۲ء
۳۸۵۔ ۲۰ر ستمبر ۱۹۱۲ء
۳۸۶۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۲ء
۳۸۷۔ ۳۱ر جنوری ۱۹۱۳ء
۳۸۸۔ ۷ر فروری ۱۹۱۳ء
۳۸۹۔ ۶ر جون ۱۹۱۳ء
۳۹۰۔ ۵ر ستمبر ۱۹۱۳ء
۳۹۱۔ ۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۹۲۔ ۷ر نومبر ۱۹۱۳ء
۳۹۳۔ ۲۱ر نومبر ۱۹۱۳ء
۳۹۴۔ ر جولائی ۱۹۱۴ء
۳۹۵۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۱۴ء
۳۹۶۔ ۴ر ستمبر ۱۹۱۴ء
۳۹۷۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۴ء
۳۹۸۔ ۴ر دسمبر ۱۹۱۴ء
۳۹۹۔ ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء
۴۰۰۔ ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء
۴۰۱۔ ۱۹ر فروری ۱۹۱۵ء
۴۰۲۔ ۲ر اپریل ۱۹۱۵ء
۴۰۳۔ ۲۳ر اپریل ۱۹۱۵ء
۴۰۴۔ ۲۸ر مئی ۱۹۱۵ء
۴۰۵۔ ۱۱ر جون ۱۹۱۵ء
۴۰۶۔ ۹ر جولائی ۱۹۱۵ء

۴۰۷ ۔ ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء
۴۰۸ ۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۴۰۹ ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء
۴۱۰ ۔ ۵ نومبر ۱۹۱۵ء
۴۱۱ ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء
۴۱۲ ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء
۴۱۳ ۔ ۱۷ مارچ ۱۹۱۶ء
۴۱۴ ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء
۴۱۵ ۔ ۷ اپریل ۱۹۱۶ء
۴۱۶ ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۱۶ء
۴۱۷ ۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء
۴۱۸ ۔ ۲ جون ۱۹۱۶ء
۴۱۹ ۔ ۱۲ جون ۱۹۱۶ء
۴۲۰ ۔ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء
۴۲۱ ۔ ۱۱ اگست ۱۹۱۷ء
۴۲۲ ۔ ۲۵ اگست ۱۹۱۷ء
۴۲۳ ۔ ۲۳ اپریل ۱۹۳۱ء
۴۲۴ ۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء
۴۲۵ ۔ ۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء
۴۲۶ ۔ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء
۴۲۷ ۔ ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء
۴۲۸ ۔ ۸ جنوری ۱۹۳۶ء
۴۲۹ ۔ ۲۶ جون ۱۹۳۶ء

۴۳۰ ۔ ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء
۴۳۱ ۔ یکم جنوری ۱۹۳۷ء
۴۳۲ ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء
۴۳۳ ۔ ۵ فروری ۱۹۳۷ء
۴۳۴ ۔ ۹ اپریل ۱۹۳۷ء
۴۳۵ ۔ ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء
۴۳۶ ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء
۴۳۷ ۔ ۱۱ جون ۱۹۳۷ء
۴۳۸ ۔ ۶ اگست ۱۹۳۷ء
۴۳۹ ۔ ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء
۴۴۰ ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء
۴۴۱ ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء
۴۴۲ ۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء
۴۴۳ ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء
۴۴۴ ۔ ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء
۴۴۵ ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء
۴۴۶ ۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء
۴۴۷ ۔ ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء
۴۴۸ ۔ جون ۱۹۳۸ء
۴۴۹ ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء
۴۵۰ ۔ ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء
۴۵۱ ۔ ۹ اگست ۱۹۴۰ء
۴۵۲ ۔ ۳۰ اگست ۱۹۴۰ء

۴۵۳ ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۱ء
۴۵۴ ۔ ۲ جولائی ۱۹۲۱ء
۴۵۵ ۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۱ء
۴۵۶ ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۲۲ء
۴۵۷ ۔ ۸ فروری ۱۹۲۲ء
۴۵۸ ۔ ۱۹ فروری ۱۹۲۲ء
۴۵۹ ۔ ۲۶ فروری ۱۹۲۲ء
۴۶۰ ۔ ۸ مارچ ۱۹۲۲ء
۴۶۱ ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء
۴۶۲ ۔ ۲۵ جون ۱۹۲۲ء
۴۶۳ ۔ ۲ جولائی ۱۹۲۲ء
۴۶۴ ۔ [illegible] ۱۹۲۲ء
۴۶۵ ۔ [illegible] ۱۹۲۳ء
۴۶۶ ۔ ۸ اگست ۱۹۲۳ء
۴۶۷ ۔ ۲۳ اگست ۱۹۲۳ء
۴۶۸ ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء
۴۶۹ ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء
۴۷۰ ۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

اخبار محمدی دہلی

۴۷۱ ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء
۴۷۲ ۔ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء
۴۷۳ ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء

۴۷۴ ۔ یکم اگست ۱۹۳۸ء
۴۷۵ ۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء
۴۷۶ ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء
۴۷۷ ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء
۴۷۸ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۳۹ء
۴۷۹ ۔ یکم مارچ ۱۹۳۹ء
۴۸۰ ۔ یکم اپریل ۱۹۳۹ء
۴۸۱ ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء
۴۸۲ ۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء
۴۸۳ ۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء
۴۸۴ ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء
۴۸۵ ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء
۴۸۶ ۔ یکم جنوری ۱۹۴۲ء
۴۸۷ ۔ یکم مئی ۱۹۴۲ء
۴۸۸ ۔ تنظیم اہلحدیث روپڑ ۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ
۴۸۹ ۔ ، ، ، یکم فروری ۱۹۳۴ء
۴۹۰ ۔ تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء
۴۹۱ ۔ ، ، ، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

صحیفہ اہلحدیث کراچی

۴۹۲ ۔ یکم ذی الحج ۱۳۸۲ھ
۴۹۳ ۔ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ
۴۹۴ ۔ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ

۴۹۵۔ ۱۵ر محرم الحرام ۱۳۷۴ھ
۴۹۶۔ یکم صفر المظفر ۱۳۷۴ھ
۴۹۷۔ یکم ربیع الاوّل ۱۳۷۴ھ
۴۹۸۔ یکم جمادی الاوّل ۱۳۷۴ھ
۴۹۹۔ ۱۵ر جمادی الاوّل ۱۳۷۴ھ
۵۰۰۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ
۵۰۱۔ ۹ر نومبر ۱۹۵۲ء
۵۰۲۔ ۲۸ر مارچ ۱۹۵۴ء
۵۰۳۔ ۲۸ر نومبر ۱۹۵۴ء
۵۰۴۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۴ء
۵۰۵۔ ۲۶ر جنوری ۱۹۵۵ء
۵۰۶۔ ۱۷ر مارچ ۱۹۵۷ء
۵۰۷۔ یکم شعبان ۱۳۸۱ھ
۵۰۸۔ ۴ر اپریل ۱۹۶۹ء
۵۰۹۔ الارشاد جدید کراچی یکم جمادی الاوّل ۱۳۷۴ھ
" " " رجب ۱۳۷۴ھ

الاعتصام لاہور

۵۱۰۔ ۲۲ر جون ۱۹۵۶ء
۵۱۱۔ ۸ر نومبر ۱۹۵۷ء
۵۱۲۔ ۶ر دسمبر ۱۹۵۷ء
۵۱۳۔ ۲ر جنوری ۱۹۵۹ء
۵۱۴۔ ۹ر نومبر ۱۹۶۳ء
۵۱۵۔ ۵ر اپریل ۱۹۶۴ء
۵۱۶۔ ۱۷ر جنوری ۱۹۶۵ء
۵۱۷۔ ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۶ء

ماہنامہ تجلی دیوبند

۵۱۸۔ مارچ ۱۹۵۶ء
۵۱۹۔ مئی ۱۹۵۷ء
۵۲۰۔ جون ۱۹۵۹ء
۵۲۱۔ المنبر لائل پور ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۴ء
۵۲۲۔ فاران کراچی ۱۹۵۳ء
۵۲۳۔ ترجمان الحدیث مئی، جون ۱۹۷۳ء
۵۲۴۔ الامداد تھانہ بھون صفر ۱۳۳۶ھ
۵۲۵۔ السواد الاعظم مراد آباد جمادی الاوّل ۱۳۴۵ھ
۵۲۶۔ ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۵ء
۵۲۷۔ ترجمان القرآن نومبر ۱۹۶۳ء
۵۲۸۔ ہفت روزہ قندیل لاہور ۳ر جولائی ۱۹۶۶ء
۵۲۹۔ ماہنامہ رشاد سیالکوٹ جولائی ۱۹۷۳ء
۵۳۰۔ روزنامہ نوائے وقت ۱۱ر مئی ۱۹۵۵ء
۵۳۱۔ " " " یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء
۵۳۲۔ " " " ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء
۵۳۳۔ " " " ۲۷ر مئی ۱۹۶۹ء

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ حال

توحید ورسالت کا انکار اگر کفر ہے تو انہیں جمیع مقتضیات ولوازمات کے ساتھ ماننا ایمان ہے مگر وہابیت جس اندھی سوچ (فکرِ تاریک) کا نام ہے وہ ان دونوں کے بین بین ہے بقول اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ ؎

تف نجدیت، نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
ظالم ادھر کی ہے نہ اُدھر کی، اُدھر کی ہے[1]

---

[1] اس سلسلے میں حضرت سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی علیہ الرحمۃ کا ایک خواب بھی درج کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا نور بخش صاحب توکلی علیہ الرحمۃ "تذکرہ مشائخ نقشبندیہ" میں فرماتے ہیں شیخنا العلامہ مولانا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب چشتی صابری کا بیان ہے کہ کسی زمانہ میں غیر مقلدین انبالہ نے بحث مباحثہ اہل سنت مقلدین سے شروع کر رکھا تھا۔ نا اتفاقی زیادہ ہو گئی تھی۔ حضرت سائیں صاحب نے اُن دنوں کا قصہ مجھ سے اس طرح فرمایا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ غیر مقلدین جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں تو اُن کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے اور فکر میں تھا کہ اس کے متعلق مجھے جو حق ہو معلوم ہو جاوے۔ آخر الامر ایک شب یہ خواب دیکھا کہ ایک احاطہ میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں۔ اس احاطہ میں صرف ایک دروازہ ہے۔ گرداگرد دیوار ہے۔ دیوار کے باہر نصاریٰ بھی کھڑے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نصاریٰ کی پشت ہے اور غیر مقلدین بھی دیوار احاطہ کے باہر ہیں۔ اُن کا چہرہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ باقی اگلے صفحہ پر

[illegible] نے خدا کو ایک مان کر توحید کا اقرار تو کر لیا مگر اُس کی صفات [illegible] کر امکانِ کذب باری تعالیٰ جیسے شنیع "جھوٹ" کے [illegible] اور رسالت کی طرف آتے تو تمام خصائص وفضائل سے آنکھیں [illegible] رسول کو بھائی کے درجے سے زیادہ نہ مانا۔ کس قدر غضب ہے [illegible] کی صداقت کلام میں شبہ کرے اور اُمتی اپنے نبی پر معترض ہو [illegible] کی ابتداء اسلام کے دورِ آغاز ہی میں ہو گئی تھی۔ ایمان کا دعویٰ [illegible] مکہ جیسے مخلصین اور انصارِ مدینہ جیسے جاں نثاروں کے [illegible] گروہ بھی موجود تھا جن کے ایمان نما کفر کا نقشہ قرآنی الفاظ [illegible]

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۔ (المنافقون)

[illegible] جب تمہارے پاس منافق آتے ہیں کہتے ہیں ہم [illegible] آپ ضرور رسول اللہ ہیں اور اللہ جانتا ہے بیشک [illegible] رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں

[illegible] اصطلاح میں ان لوگوں کو جو توحید ورسالت کا زبانی اقرار [illegible] عظمتِ رسول کے باغی ہوں منافق کہا [illegible] کر دی گئی ہے کہ ایسے گستاخوں کا

[illegible] احاطہ کے باہر کھڑے ہیں اور [illegible] جاتے ہیں اور حضور رسول اکرم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خواب دیکھ کر اطمینان [illegible]

ٹھکانہ جہنم کا بدترین گڑھا ہے۔ کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ، پ۵

حقیقت یہ ہے کہ عقائد کی بنیاد ہی عرفانِ رسول پر ہے جس نے انہیں پہچانا اُس نے خدا کو پہچان لیا اور جو ان سے پھرا وہ خدا سے پھرا،
اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں؛

؎ مومن اُن کا کیا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

بلکہ ؎ مومن اُن کا کیا ہوا، اللہ اس کا ہو گیا
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

مشکوٰۃ شریف میں اس کی تائید بڑے واضح انداز میں آتی ہے۔
(مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ)

ان منافقین کا طرزِ فکر مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ روپ بدلتا گیا۔ کبھی اس نے خارجیت کا لبادہ اوڑھا کبھی اعتزال وغیرہ کا۔ کبھی اس کا علمبردار ابن تیمیہ تھا اور کبھی محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ گویا ایک ہی ظلمت مختلف ادوار میں مختلف اشکال میں ابھرتی رہی حقیقت ایک ہی رہی، انداز بدلتا رہا۔ منافقینِ مدینہ اپنی تمام چیرہ دستیوں کے باوجود، کتاب وسنت کو اپنی تائید میں پیش کرنے سے قاصر رہے (کہ انہیں یہ جرأت ہو ہی نہیں سکتی تھی) مگر ترقی یافتہ منافقین نے بزعمِ خویش عظمتِ رسول گھٹانے کے لیے آیات و روایات کے خود تراشیدہ مفاہیم کا سہارا لیا اور اب تک لے رہے ہیں کج فہمی ان کی فطرت اور کجروی ان کی عادت ہے۔ عقائد سے اعمال تک، معاشرت سے سیاست تک شاذو نادر ہی زندگی کا ایسا شعبہ ہو گا جہاں انہیں جمہور مسلمانوں سے اتفاق ہو۔ یہ عقائد میں گستاخ، اعمال میں بے خبر، اور مناع للخیر، معاشرت میں مفسد و کینہ پرور اور سیاست میں غدار ہیں۔ غضب یہ ہے کہ ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے

[illegible] چند افراد، دن دہاڑے اُمتِ مرحومہ کی عظیم اکثریت کو [illegible] کھاٹ اتارتے نہیں شرماتے۔ ان کے ہاں مذہب کے فروع و اصول [illegible] رسول کے گرد گھومتے ہیں یہی ان کی توحید ہے، یہی عبادت ہے [illegible] ان کا مقصدِ حیات ہے۔

زیر نظر کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" اپنے موضوع کے اعتبار سے [illegible] ہے جس میں نجدیوں کے عقائد، افکار، اعمال اور اطوار [illegible] ہے اور وہابیت کی ولادت بے سعادت طفولیت [illegible] کی مکمل تاریخ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے مصنف [illegible] مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ کثرتِ حوالجات میں اپنی مثال [illegible] فی الواقعہ اس میدان میں ان کا ہمسر نہیں دیکھا، دشمنانِ [illegible] ان کے سامنے ہیں اور وہ بڑے دو ٹوک انداز میں [illegible] اٹھاتے ہیں۔ یوں سمجھئے وہ سلطنتِ مصطفےٰ کے [illegible] کے دبیز پردوں میں چھپے ہوئے من کے [illegible] سے پکڑ کر منظرِ عام پر لے آتے ہیں مخالف [illegible] تو اہلِ تحقیق اُن کی دقتِ نگاہ پر انگشت بدنداں [illegible]

[illegible]

[illegible] گستاخانِ رسول کی سرکوبی کے لیے پیدا [illegible] حسن وخوبی سے ادا کر رہے ہیں [illegible] انہوں نے کتاب و سنت کی تصریحات [illegible] حوالجات کو یکجا کر کے وہابی [illegible]

[illegible] اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے

اُن جان نثاروں کے طفیل جنھوں نے ہر دور میں گستاخانِ رسول کا منہ بند کر کے، عشقِ رسول کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے مالک و مولیٰ کو راضی کیا۔ حضرت مولانا کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور اُن کے علم و فضل میں برکت دے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ الطاہرین و اصحابہٖ المتطہرین۔

عبد المصطفیٰ
ساثر بکنوری
ایم۔ اے

وجہِ تالیف

غیر مقلد اور دیوبندی وہابیوں نے مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے علماء اور [illegible] عقائد کو شرکیہ [illegible] یہودیانہ عقائد قرار دیتے ہوئے اس مذہب مہذب [illegible] کتابیں اور رسالے شائع کیے اور آئے دن اپنی تقاریر میں مسلکِ [illegible] حق اہلسنت وجماعت کے عقائد اور ان کے اکابر کے خلاف زہر اُگلتے رہتے [illegible] اپنے اپنے مقام اور انداز سے کرتے رہتے ہیں۔ ان [illegible] الحمدللہ شائع ہوتے ہیں۔

[illegible] مرشدی، مربی، شیخِ طریقت حضرت قبلۂ عالم [illegible] قادری سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف [illegible] جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، دیوبندی، [illegible] کیونکہ ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن [illegible] سید احمد آف رائے بریلی، قاضی شوکانی، [illegible] اور ان کے عقائد باطلہ کو عقائد حقہ سمجھتے ہیں اسی [illegible] ہوئے ان کی زبانیں بند نہیں [illegible] کتاب لکھو جس میں مودودی، دیوبندی، غیر مقلد [illegible] کے عقائد باطلہ کو پیش کیا جائے نیز [illegible] ان کی اپنی ہی تحریروں سے [illegible] افتراق و انتشار کی فضا پیدا [illegible]

[illegible] وہابیوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے

کہ علماء اہلسنت وجماعت مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں بلکہ انہوں نے کفر کی مشین چلائی ہوئی ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اپنے سوا باقی سب کو یہ کافر اور مشرک گردانتے نہیں تھکتے۔ بلکہ کفر وشرک کے فتووں سے ان کے اکابر بھی نہ بچ سکے۔ حضور قبلۂ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہابی مولویوں نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں توحید کی آڑ لے کر عظمتِ مصطفٰے پر رکیک حملے کیے ہیں۔ بلکہ سنگین قسم کی گستاخیاں کی ہیں جن کے کفریہ ہونے میں کسی قسم کے شکوک وشبہات باقی نہیں رہتے۔ فقیر نے حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق وہابیہ کی خود ساختہ توحید کو بھی ان کے کے عقائد سے پیش کر کے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ وہابی حضرات کا خداوندِ کریم جل جلالہٗ کی توحید پر اس طرح کا ایمان نہیں جیسا قرآن وحدیث نے بیان فرمایا ہے بلکہ ان کی اپنی ہی خود ساختہ توحید ہے۔ اور دیوبندی غیر مقلد وہابیوں نے اہلسنت وجماعت کے خلاف جو کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں کتر وبیونت اور کذب وبہتان سے کام لیا ہے۔ حضور قبلۂ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہابیوں کی تردید میں ایک ایسی مبسوط کتاب لکھی جائے جو وہابی مذہب کا انسائیکلوپیڈیا ہو۔ ان کے عقائد کی مکمل عبارات پیش کی جائیں تاکہ جس وقت بھی کوئی حق کا متلاشی کتابوں کی اوراق گردانی کرے تو اس کی تسلی وتشفی ہو جائے۔

الحمد للہ رب العلمین اپنے شیخ کامل کے حکم کے مطابق اس کتاب کی ابتداء کی۔ اور شیخ کے ارشادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو ترتیب دیا۔

انشاء اللہ المولیٰ حق کا متلاشی اگر عدل وانصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اور تعصب وعناد کو دور رکھتے ہوئے اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اس پر اس مذہب کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔

فقیر نے اس کتاب کی ترتیب کے وقت اپنے شیخ کامل کے ارشاد کے مطابق کہ تبلیغی جماعت کے حضرات اپنا مسلک ومذہب بیان کرنے میں کچھ جھجکتے

[illegible] سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ جب ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ہم کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ حالانکہ سب سے زیادہ تعصب ان کی کتابوں اور ان کے دلوں میں ہے۔ اگر وہ کوئی کتاب پڑھیں گے تو صرف تبلیغی نصاب ہی پڑھیں گے اور اسی کتاب کے پڑھنے کی تلقین کریں گے قرآن پاک پڑھنے کی بھی تلقین نہیں کریں گے۔ جب تبلیغ کے لیے نکلنے کے لیے نکلتے ہیں۔ تو ان کے سامان کی تلاشی لو تو قرآن کسی کے پاس سے نہیں نکلے گا۔ اگر نکلے گا تو تبلیغی نصاب نکلے گا۔ کسی مسجد میں ڈیرہ لگائیں گے تو قرآنِ پاک کی تلاوت ان کو نصیب نہ ہوگی بلکہ تبلیغی نصاب ہی پڑھیں گے۔ یہ ہے ان کی [illegible]

اب آپ تبلیغی نصاب کو بغور دیکھیں تو اس میں اکثر مقامات پر بڑے [illegible] مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند، مولوی رشید احمد [illegible] مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی انور شاہ کشمیری وغیرہم کے [illegible] دیکھیں گے۔ ان سے یہ سوال کیا جائے اے اسلام اور [illegible] اور فریب دینے والے گروہ یہ تو بتاؤ جب تمہارا نظریہ [illegible] اور کسی فرقہ سے ہمارا تعلق نہیں ہے ہم اختلافات سے [illegible] رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر [illegible] نصاب میں درج ہیں (کے ہمعصر اعلیٰحضرت [illegible] صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی، [illegible] مولانا حکیم امجد علی [illegible] سید جماعت علی شاہ علیپوری [illegible] ہے جبکہ علم وفضل ورع، زہد وتقویٰ [illegible] کی تعداد بھی دوسرے حضرات [illegible] سے کہیں بہت زیادہ ہے۔

پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا انہیں حضرات کی بہت سی کوششوں کا حصہ ہے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح، بانیٔ پاکستان نے ان حضرات کی خدمات حاصل کیں۔ عقیدتمندوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ سرحد، بلوچستان اور سندھ، کشمیر اور بھارت کے مسلمانوں نے جو پاکستان کی تائید و حمایت کی نیز مال و جان کی بازی لگائی وہ انہیں مشائخ کے حکم پر لبیک کہنے کا ہی نتیجہ تھا۔ مگر تبلیغی نصاب میں ان حضرات کا کہیں نام نہیں۔ یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا اس کو فرقہ پرستی نہیں کہا جائے گا؟

تبلیغی جماعت کے لوگ جس جس جگہ کے باشندے ہیں وہاں پر اُن کے اس دعوے کو اگر پرکھیں تو بھی کاذب اور مفتری ثابت ہوں گے۔ جس جس شہر میں ان کی رہائش ہے۔ وہاں پر آپ اس کی تحقیق کریں کہ یہ لوگ جمعۃ المبارک کے روز کس مسلک کے مولوی کے پیچھے نمازِ جمعہ ادا کرتے ہیں۔ کیا مختلف جمعۃ المبارک کو مختلف مسلک کے مولویوں کے پیچھے ادا کرتے ہیں یا کہ صرف دیوبندی وہابی مولویوں کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ اس کی تحقیق کرنے سے آپ پر یہ حقیقت نمایاں ہو جائے گی کہ یہ وہابی مولویوں کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ تو یہ عیاں ہو گیا کہ خود ہی بہت زیادہ متعصب ہیں۔

جن حضرات مثلاً قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہم کو یہ بزرگ "قطب الاقطاب"، "حکیم الامت"، "غوثِ وقت"، "قاسم العلوم" نامعلوم کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں۔ اس کتاب میں ان کے عقائد اور نظریات باطلہ ان کی ہی کتابوں سے پیش کیے گئے ہیں۔ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ اسلام کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ ان گستاخانِ رسول کے عقائد اور نظریات کی تبلیغ کرتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے لوگوں سے روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والا شریعت مطہرہ کا مسئلہ دریافت کیا جائے تو سب کے سب یہاں تک کہ امیر صاحب

[illegible] کہ ہم سیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ او وہ عقل کے اندھو۔ اگر سیکھنے کے لیے آتے ہو تو کسی دینی مدرسہ میں داخلہ لو۔ اور دلجمعی سے وہاں تعلیم حاصل کرو۔ [illegible] جو جانتے پھرتے ہو ایسے تو سیکھا نہیں جاتا۔ ان کی جہالت [illegible] سیکھنے کے لیے آتے ہیں اور نام رکھا ہے تبلیغ۔ جہالت ان [illegible] ہے کہ جس کی حد نہیں۔ آپ حضرات خود تجربہ کر کے دیکھیں ان کو [illegible] نہیں آتا ہو گا۔ اور تبلیغ کس کی کر رہے ہیں۔ اسلام کی۔ اس [illegible] ان کا مکر و فریب ان کے اکابر کے عقائد باطلہ اور بارگاہِ نبوت [illegible] گستاخیوں کا ارتکاب کیا ہے درج کر دیا ہے تاکہ [illegible] سے بھی واقف ہو کر ان کے دامِ فریب میں [illegible]

[illegible] لوگوں کو پھنسانے کے لیے کہتی [illegible] ہے کہ ہماری جماعت میں ہر مسلک کا آدمی [illegible] نہیں الجھتے۔ حالانکہ بانی جماعت اسلامی [illegible] ان کی مدح سرائی کی ہے جنہوں نے [illegible] گستاخیاں کی ہیں۔ تمہید و احیاء دین اور رسائل و [illegible] محمد بن عبدالوہاب نجدی، اسماعیل دہلوی قتیل اور [illegible] حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں۔ [illegible] میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ [illegible] نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر [illegible] والوں اور صاحبِ تصرف ماننے والوں اور روضۂ مقدسہ کی طرف [illegible] مشرک بنا کر امتِ مسلمہ میں تفرقہ اور [illegible] سے عشقِ رسول ختم کرنے میں کوئی دقیقہ [illegible] جماعت اسلامی کا رکن یہ کہے کہ ہم اختلافات اور فروعی

مسائل کو قطعاً پسند نہیں کرتے۔ تو وہ دیدہ دلیر کاذب ہے۔ مکار اور عیار ہے
فقیر نے اس کتاب میں مودودی صاحب کی کتب سے ان کے عقائدِ باطلہ نظریاتِ
فاسدہ کو بھی درج کر دیا ہے تاکہ مسلمانوں پر ان کا خود ساختہ اسلام واضح
ہو جائے۔

اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ پاک و ہند میں اسلام اولیاء اللہ
کی تبلیغی کوششوں اور ان کے قدوم میمنت لزوم سے پھیلا ہے۔ خواجہ خواجگان
خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ جن کو مفکرِ اسلام کہا جائے
تو درست، مبلغِ اسلام کے لقب سے یاد کیا جائے تو بجا۔ ہادیٔ گم گشتگان مانا
جائے تو صحیح ہے۔ وہ جنہوں نے نوے لاکھ کافر کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہے۔ اُن کا
تو یہ عمل اور عقیدہ ہو کہ وہ اجمیر شریف سے چلیں، سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے
لاہور آئیں تو صرف داتا گنج بخش علی ہجویری کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیں اور چالیس
دن وہاں پر بیٹھ کر چلہ کریں۔ اور نگاہِ ولایت سے دیکھ کر یہ عرض کریں ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما!

مگر دوسری طرف نام نہاد مفکرِ اسلام بانی جماعتِ اسلامی مولوی
مودودی صاحب ہیں کہ لاہور شہر میں اچھرہ میں رہتے ہوئے کبھی داتا گنج بخش
علیہ الرحمۃ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری نہیں دی۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ مودودی
صاحب کا اسلام درست ہے یا خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری کا
ہر عقلِ سلیم والا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے اسلام کو ہی صحیح اسلام
کہے گا۔ مودودی صاحب کے اسلام کو خود ساختہ اسلام کہے گا اور صحیح اسلام
کا مبلغ اور داعی بھی وہی ہو سکتا ہے۔ جو حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی
اجمیری رضی اللہ تعالٰے عنہ کے عقائد کا حامل ہو۔ الحمد للہ بطلِ حریت، قائدِ اہلسنت،
اسد الملت، مبلغِ اسلام، علامہ شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم القدسیہ، مردِ حق، مردِ غازی

[illegible] علامہ عبدالستار خاں نیازی دامت برکاتہم العالیہ اور
[illegible] حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کے عین
[illegible] مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دیتے رہتے ہیں اور حاضری
[illegible] سمجھتے ہیں۔ یہی حضرات حضرت علی ہجویری کو داتا گنج بخش مانتے
[illegible] مثلاً مفتی محمود صاحب، مودودی صاحب، حافظ
[illegible] غلام خاں صاحب اور دیگر اسلام کا نام لینے والے مزارات
[illegible] بلکہ حاضری دینے والوں کو نا معلوم کن کن رذیل
[illegible] اس کتاب کے آئندہ صفحات پر عقائد کے باب
[illegible]

[illegible] مولویوں نے یزید کو امیر المومنین اور اسلام
[illegible] محبت کا اظہار کرتے ہوئے اور سرکار امام عالیمقام
[illegible] حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ کی شانِ اقدس میں گستاخانہ
[illegible] کہ تو مسلمانانِ پاکستان میں ایک ہیجان سا
[illegible] مثلاً تقویۃ الایمان، کتاب التوحید،
[illegible] شرک اسلام میں سید المرسلین
[illegible] اور گستاخی کی ہے۔ ان کے نزدیک
[illegible] گستاخی کرنی کوئی اتنی عجیب بات
[illegible]

[illegible] ساتھ ان کے اکابر ابن تیمیہ،
[illegible] اسماعیل دہلوی، سید احمد وغیرہم کے
[illegible] جو کتابیں اور رسالے لکھے ان
[illegible] اس باطل گروہ کی تردید اولیاء
[illegible] نے بھی فرمائی ہے۔ جن سے عیاں ہے کہ

یہ گروہ اولیاءِ کاملین کی نگاہ میں بھی درست نہیں ۔ وہابیہ کی تاریخ کے ساتھ ساتھ ان کے اکابر کی سیاست، انگریز کی ایجنٹی، ہندو سکھ نوازی اور پاکستان دشمنی کو بھی ان کی ہی مستند کتب سے پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے ۔ کہ ہمیشہ ہی یہ مسلمانوں کے خلاف سرگرمِ عمل رہے ہیں ۔

بات دراصل یہ ہے کہ جو لوگ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین رسید الشافعین، امام الانبیاء، مالکِ ہر دوسرا، رازدارِ ربّ العلا، شبِ اسریٰ کے دولہا، کل کائنات کے ملجا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے نیاز مند نہیں وہ لوگ ملک و ملت اور مسلمانوں کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اس گروہ کے اکابر کی تمام تر کوششیں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف رہیں ۔ کفار کے حق میں نازل شدہ آیات مسلمانوں پر انہوں نے چسپاں کیں ۔ انگریز نے جب ان کی ذہنیت دیکھی اور ان سے بغضِ رسول کی بو محسوس کی تو اس نے ان کو خرید لیا ۔ ان زر خرید مولویوں کی غیرت و حمیت کا جنازہ نکل گیا ۔ تو پھر انہوں نے سرِعام انگریز کی حمایت کی اور انگریز کے خلاف مسلمانوں کو برسرِ پیکار ہونے کو ناجائز قرار دے کر فتوے شائع کیا حتیٰ کہ اس جہاد میں شہید ہونے والوں کی شہادت کو غیر اسلامی یعنی حرام موت قرار دے کر انگریز کو خوش کیا ۔ زیرک قسم کے انسان اگر وہابیت کی پشت پناہ حضرات کی تحقیق کریں تو ان کا پشت پناہ انگریز ہی ثابت ہوگا اور ان سب حقائق کو مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں عوام کے سامنے پیش کیا ہے

پہلی کتاب میں حوالہ جات درج کرتے ہوئے ان کے عنوانات پر ہی اکتفا کیا گیا تھا مگر اس پانچویں ایڈیشن میں حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے ارشادِ مبارک کی روشنی میں مکمل عبارات نقل کی ہیں ۔ بعد ازیں ان کے عقائد کا قرآن و حدیث سے رد کر کے کتاب و سنت کے خلاف ثابت کیا ہے ۔ اللہ کریم بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰت والتسلیم قبول فرمائے ۔ آمین ۔

فقیر قادری غفرلہٗ

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

[illegible] کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" کا پانچواں ایڈیشن ہے ۔ [illegible] کو بہت سراہا گیا ۔ جزاھم اللہ ۔ یہ کتاب ہاتھوں [illegible] وہابیہ کے رد میں مزید سنی کتابیں "وہابی مولویوں کی کہانی [illegible]" "وہابیت کا پوسٹ مارٹم" بھی شائع [illegible] نے اپنے ہم مسلک مولویوں پر جو کیچڑ اچھالا [illegible] آپس میں جو شرمناک کردار ادا کیا ہے ۔ اور قرآن [illegible] تحریفات کی ہیں کو روزِ روشن کی طرح عیاں کیا ہے [illegible] وہابی مذہب کے بانی اس کی ترویج اور تشہیر کرنے [illegible] کتابوں کے حوالہ جات سے وہابی مولویوں کی [illegible] وضاحت کے ساتھ ساتھ ان کے محبوب مشغلے [illegible] ہے کہ وہابی مولویوں نے اپنے اکابر پر بھی کفر و شرک [illegible] کرنے سے احتراز نہیں کیا ۔ نیز اس حقیقت کو [illegible] ہے کہ وہابی تفرقہ باز، انتشار پسند اور گستاخ [illegible]

[illegible] کے عقائد [illegible] نظریاتِ فاسدہ سے [illegible] تذکرہ کیا گیا ہے نیز اکابر وہابیہ کے [illegible] درج کر دیا ہے ۔ جن کی وجہ سے [illegible] ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سختی سے [illegible] اس کی تائید میں دیوبندی اکابر کے فتوے بھی

درج کیے ہیں۔

ان کے عقائد اور نظریات کے مطالعہ سے خاص و عام یقیناً پکار اُٹھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی تحریریں نہیں بلکہ ....

پہلے ایڈیشنوں میں وہابی مولویوں کے عقائد کو درج کرتے وقت زیادہ جگہ ان کی عبارتوں کے مفہوم درج کیے گئے تھے۔ اس ایڈیشن میں پوری عبارت درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم کہیں کہیں زیادہ طویل عبارات ہونے کی بناء پر مفہوم درج کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ جو کہ وہابیوں کے دیگر مصنفوں نے اپنی دیگر کتابوں میں معنوی عقائد درج کیے ہیں۔

لہٰذا فقیر کی انعامی پیشکش اب صرف اس ایڈیشن کے متعلق ہے۔ اور پیشکش بھی درس نظامی سے فارغ التحصیل سند یافتہ مولویوں کے لیے ہے۔ اگر کوئی وہابی مولوی قانونی چارہ جوئی کرنے کی جرأت کرے تو اس شہر کی عدالت میں رجوع کرے جہاں سے یہ کتاب جس ادارہ نے شائع کی ہے۔ یہ قید اس لیے لگائی گئی ہے تاکہ عدالت میں وہابی مولویوں کے علم اور ان کی تحقیق کی قلعی کھل جائے۔

کتاب کی تصحیح میں بہت احتیاط کی گئی ہے۔ کتابوں اور اخبارات کے حوالہ جات کثیر تعداد میں درج ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب یا اخبار کا حوالہ درج کرنے میں صفحہ، سن، تاریخ کا اندراج غلط ہو جائے لیکن فقیر کتاب یا اخبار سے وہ حوالہ نکال کر دکھانے کا ذمہ دار ہے۔

آخر میں مستند حوالہ جات ہی سے یہ ثابت کیا ہے کہ خارجیت، ناصبیت، نیچریت اور رافضیت کا وہابیت میں گہرا دخل ہے۔

فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ [illegible] سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَنُوْرِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی [illegible] وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْد

[illegible] کی زبان پر یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں بالخصوص [illegible] اپنے سوا کسی دوسرے کو مسلمان اور مومن سمجھنا [illegible] قدم قدم پر کفر و شرک کے فتووں کی بوچھاڑ کرنا ان [illegible]

[illegible] عقائد باطلہ کو انہی کے مستند اور [illegible] وہابی مذہب کی قلعی کھولی ہے لہٰذا [illegible] ہو جائے گا کہ اس مذہب [illegible] بھی ہے۔ جس کی [illegible] کے ممدوح مولوی حسین احمد [illegible]

[illegible] علیہا الصلوٰۃ والسلام [illegible] استعمال کرتے ہیں۔"

([illegible] دیوبند)

[illegible] میں [illegible] نے غیر مقلدوں کے [illegible] فریب کار ہیں۔ لوگوں [illegible] ان سے ہوشیار رہو اور کبھی

ان کے جال میں نہ پھنسو۔ ان کی باتیں مت سنا کرو۔"

(ہفت روزہ الھدیٰ صلا ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء دربھنگہ)

وہابیہ کے ہی مولوی محمد جمال عارف مدرس بیل ڈانگہ مرشد آباد اخبار اہل حدیث دہلی میں "میں دیوبند سے کیوں نکلا" مضمون میں مولوی حسین احمد مدنی کا بیان لکھتے ہیں کہ "اس دارالعلوم (دیوبند) میں غیر مقلدین حضرات کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی گنجائش ہے۔

(اخبار اہل حدیث دہلی صلا ۱۵ اگست ۵۴ء)

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

اس مذہب میں سب سے بڑا ولی اور بزرگ وہی شمار کیا جاتا ہے جو سرورِ کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی شانِ اقدس میں بڑھ چڑھ کر گستاخی کرے جیسا کہ کتاب ہذا میں اس مذہب کے اکابر کی عبارات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وہابیوں نجدیوں نے مسلمانوں پر وہ مظالم ڈھائے جو ایک کافر بھی نہیں کرتا اس کتاب میں وہابیہ سعودیہ کی کتب ہی سے چند اقتباسات انشاء اللہ المولیٰ درج کروں گا۔

انتشار، فرقہ بازی اور مخالفت

اس مذہب کے آباؤ اجداد کا شیوہ ہی انتشار پھیلانا، فرقہ بندی کو فروغ دینا اور بزرگانِ دین کی توہین کرنا ہے۔ جس کی گواہی امیر جمعیت وہابیہ مولوی محمد یوسف صاحب کلکتوی خود اپنے آرگن پندرہ روزہ "الاشاد جدید" کراچی جس کے ٹائٹل پیج پر "ترجمانِ اہل حدیث کل پاکستان" لکھا ہوتا ہے ان الفاظ میں دیتے ہیں کہ:

"اہل حدیث کی موجودہ نسل میں وہ خرابیاں ہیں جو اس کے آباؤ

[illegible] اہل حدیث میں فرقہ بندی اور ترکِ جہاد کا مرض [illegible] ایسی [illegible] صفتیں ہیں جو ان کی اور سارے مسلمانوں [illegible] کے لیے کافی ہیں:

(الارشاد جدید صلا ۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۵۵ء)

[illegible] مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی مندرجہ [illegible] کی تائید کرتی ہے۔ ابراہیم میر سیالکوٹی [illegible] اہل حدیث سوہدرہ اور "الاعتصام" گوجرانوالہ کے [illegible]

[illegible] اور اخبار الاعتصام گوجرانوالہ [illegible] مضامین ایسے شائع ہوتے ہیں [illegible] ایسی تقریریں بھی [illegible] کا خطرہ ہے۔

[illegible] ایسے مضمون نویس اور [illegible] جہالت کی وجہ [illegible] جاتے ہیں۔ اور فرقہ بندی کا [illegible] ومنافرت کی روح باختلاف [illegible]

(احیاء المیت ص۳۲)

[illegible] حال [illegible] اپنے فرقہ وہابیہ [illegible] کے متعلق لکھتے ہیں کہ، [illegible] اور ان کے [illegible] ساتھ مخالفت

اٹھائی ہے" (اہل حدیث امرتسر ص۳ ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء)

حافظ عبد اللہ روپڑی کا حال وہابیہ کے مناظر حافظ عبد القادر روپڑی کے پیارے چچا جان حافظ عبد اللہ روپڑی کے متعلق بھی وہابیہ کے مشہور مولوی محمد دہلوی رقم فرماتے ہیں کہ عبد اللہ روپڑی اپنی اسی پرانی کاسہ لیسی پر قائم ہے۔ اور اسی پھکڑ بازی اور تہمت طرازی پر تلا ہوا ہے۔ اسی سے ناظرین اندازہ لگالیں کہ وہ آلدّ الخصام اور مفسد فی الارض ہے یا نہیں؟ (اخبار محمدی دہلی ص۱۲،۱۴ یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے حافظ عبد اللہ روپڑی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"آپ نے جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ میری مذہبی مخالفت کرنا اپنا مذہبی فریضہ جانتے ہیں"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۹ کالم ۱ ۱ جنوری ۱۹۳۷ء)

امام الوہابیہ مولوی عبد الوہاب دہلوی (جو کہ مولوی رفیق خاں پسروری کے استاد بھی ہیں) کے شاگرد مولوی محمد دہلوی کے اخبار محمدی دہلی میں وہابی مولوی ابو عبد الجلیل محمد خلیل آف بمبئی نے اپنے وہابیوں کو تفرقہ ڈالنے اور نزاع کو ہوا دینے میں مشاق ہونے کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"روپڑی صاحب نے برسوں سے اہلحدیث میں نزاع اور تفرقہ کی آگ سلگائی ہے۔ اور جسے وہ اور ان کے کرائے دار مدتوں سے ہوا دے رہے ہیں۔ جہاں بجھنے کو آتی ہے کہ یہ لوگ پھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں لکڑیاں جھونکنے لگتے ہیں"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۶ یکم مارچ ۱۹۳۹ء)

وہابیہ کی جمعیت کے امیر اور ان کی جماعت کی مشہور و معروف شخصیت مولوی داؤد غزنوی کی اسی بارے میں شہادت ملاحظہ فرمائیں:

[illegible] اور نزاع کے سلسلے میں پہلے ہی اچھی [illegible] نہیں ہیں" (الاعتصام ص۳ کالم ۲ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء)

[illegible] مولوی محمد دہلوی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"[illegible] مولوی عبد اللہ روپڑی کو بھول [illegible] جو چاہیں بکیں۔ جب تک چاندنی [illegible] ہی رہتے ہیں"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۶ کالم ۱ یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

[illegible] فرقہ کے مولوی عبد اللہ روپڑی کو مخاطب کرتے [illegible]

"[illegible] اس طرف رُخ نہ کیا۔ اور جماعت [illegible] اعیان اہل حدیث کو [illegible] کا اظہار کریں"

([illegible] جنوری ۱۹۳۶ء)

[illegible] کے خلاف ریزولیشن وہابیوں کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں وہابیوں کے دہلی کے مدرسہ [illegible] ہے جس میں حافظ عبد اللہ [illegible] کے مدرسین اراکین اور طالب [illegible]

"[illegible] جماعت اہل حدیث سے [illegible] منعقد کر کے حافظ [illegible] کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار [illegible] سد باب کریں"

(اہل حدیث امرتسر ص۱۶ یکم جنوری ۱۹۳۷ء)

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ:

"مولوی عبداللہ صاحب روپڑی کے پاس مصالحت کے لیے ایک وفد جو تشکیل دیا گیا۔ اس میں مجھے بھی بزور شامل فرمایا۔ مگر افسوس کہ دوستوں کی انتہائی کوشش کے باوجود بھی مصالحت نہ ہوسکی۔ اور ہم بے نیل مرام واپس ہوئے۔"

(الجبر الجلیل ص۱۳۶ ج ۱)

ثناء اللہ امرتسری کا حال

وہابیہ کے معروف مولوی فقیر اللہ مدراسی (جو کہ ثناء اللہ امرتسری کے استاد بھائی بھی ہیں) مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"ثناء اللہ ملحد و منافق، متناقض الکلام و متعارض البیان و جامع بین انواع الکفر و الزندقہ و مشیع الالحاد و الفساد ہے۔"

(اہل حدیث امرتسر ص۲ کالم نمبر ۱، ۱۶ ر جون ۱۹۱۶ء)

مولوی عبدالواحد غزنوی کا حال

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اپنے فرقہ کے مولوی عبدالواحد غزنوی کے ساتھ اپنا پیش آیا ہوا ایک واقعہ درج کرتے ہیں:

"بلد اللہ الحرام (مکہ معظمہ) میں سب سے پہلے جب مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی مع فرزند کے میرے سامنے آگئے۔ تو میں نے السلام علیکم کہا۔ مگر جواب نہ ملا۔ پھر بعد ۲۵ ذی الحج کو صبح کے وقت طواف اور نوافل کے بعد مقام ابراہیم پر میں نے سلام کے بعد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا بغرض مصافحہ ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر وہ چھڑا کر چلے گئے۔" (تحفۂ نجدیہ از ثناء اللہ امرتسری)

مولوی عبدالوہاب دہلوی کے لیے وہابیوں کا فیصلہ

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ نے

مولوی [illegible] مولانا عبدالوہاب صاحب کی دعوت کے لیے کانفرنس [illegible] گوجرانوالہ کو تحریر کیا کہ مولانا موصوف کو کانفرنس [illegible] نہیں چاہتی۔" (الجبر البلیغ ص۴۶ ج ۱)

مولوی [illegible] کا حال

وہابیہ کے شہرۂ آفاق اخبار محمدی دہلی میں مولوی [illegible] کے متعلق درج ہے کہ:

"[illegible] وہ ساری جماعت اہل حدیث [illegible] کی نہ مانی گئی تو وہ اس جگہ سے [illegible] کر دی [illegible]" (اخبار محمدی دہلی ص۱۶ یکم مارچ ۱۹۳۹ء)

[illegible] بیٹھے والے نہیں

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی اپنے فرقہ کے [illegible] لکھتے ہیں کہ:

"[illegible] اہل حدیث کا ذکر کر آیا ہوں۔ جو [illegible] ہے۔ ہے مولانا ثناء اللہ [illegible] صاحب ...... رحیم آبادی [illegible] غازی پوری جیسے بزرگوں نے [illegible] نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ [illegible] مخالفت کرتے رہے۔ [illegible] غزنوی بھی ان میں شامل رہے۔"

(الجبر البلیغ [illegible] ج ۱)

مولوی [illegible] اور [illegible] غزنوی کا حال

وہابیوں کے سرتاج مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] امرتسری، امام عبدالجبار غزنوی [illegible]

منذا ہمارے (وہابیوں کے) علماء اسلام کو اتفاق و اتحاد کے فوائد سمجھائے۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۶ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء)

وہابیوں میں اوصافِ بشریہ مفقود ہو رہے ہیں

غیر مقلدین وہابیہ کے منشی محمد خان صاحب رہتے والی گجرات اخبار اہلحدیث امرتسر میں "قابلِ توجہ اعیان اہلحدیث" کی سُرخی دے کر وہابیوں کے خصائل اس طرح واضح کرتے ہیں کہ:

"ہم (وہابیوں) میں ہمارے گھر کی لڑائیاں ہی تا حال ختم نہیں ہوئیں طعن و تشنیع، غیبت، آتشِ حسد وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔ نہ ہم میں محبت ہے نہ اخوت نہ ہمدردی نہ یکجہتی غرضیکہ جملہ اوصاف بشریہ ہم سے یوماً فیوماً مفقود ہو رہے ہیں"

(اہل حدیث امرتسر ص۱۰ کالم ۲-۳ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

وہابی مولویوں کی کتابوں سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے

وہابیوں کی عظیم المرتبت شخصیت مولوی شمس الحق صاحب اپنے فرقہ کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کے رسالوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"مولوی فقیر اللہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُن کے رسالے سے ہم بہت بیزار ہیں۔ ایسے بیہودہ رسالوں سے جس قدر فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان کا رسالہ میرے پاس بھی پہنچا ہے۔ اس کے مطالعہ سے سخت رنج و الم ہوا"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۸، ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

[illegible] سیالکوٹی کا آپس میں مصالحت [illegible] کا اظہار کرنا!

وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی اپنے فرقہ کے جید عالم مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی [illegible] واقعہ کا تذکرہ کرتے ہیں کہ:

"[illegible] ۱۹۱۱ء کو سیالکوٹ میں فجر کی نماز مولانا محمد ابراہیم [illegible] اقتداء میں ادا کی اور موصوف کا درس بھی سُنا۔ [illegible] نے فرمایا کہ میں تیرے لیے دُعا کرتا رہتا ہوں [illegible] ہے۔ مگر جس کی مجھے ضرورت ہے اس [illegible] فرمایا کہ وہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہاں [illegible] جماعت میں اختلافات ہیں۔ کچھ لوگ آپ [illegible] اور کچھ حافظ محمد شریف صاحب کے حامی ہیں۔ [illegible] اگر کچھ کیا بھی جاتا ہے۔ تو وہ بھی پارٹی [illegible] ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا مصالحت کی اشد [illegible] میری ضرورت ہے۔ اس کے لیے دُعا کریں [illegible] میرے اس مفروضے پر دوسرے [illegible] کہ مصالحت ضروری ہے۔ موصوف [illegible] تھوڑے ناراض ہو کر گھر چلے گئے"

(الاعتصام البلیغ ص۳۴ ج ۲)

[illegible] دونوں ہم مسلک وہابی مولویوں کے درمیان [illegible] کو اظہار کرنے والے اور اپنے گھر کا راستہ [illegible] عالم مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی [illegible] سے یاد کرنے کی تشہیر کی جا[illegible]

وہابی مولوی کا وہابی مولوی کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنا

وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی ۲۶ جون ۱۹۵۵ء کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ۲۶ جون کو نماز مغرب کے لیے مجھے (عنایت اللہ) کو کہا گیا تو میں نے انکار کر دیا۔ جس پر مجھے پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا گیا۔ اُدھر میں نے نماز شروع کی اُدھر مولوی احمد دین صاحب صف سے نکل کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور نماز اکیلی پڑھی۔ ہاں مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب تاندلیانوالہ اور دیگر ذی علم سب کھڑے رہے۔ نماز کے بعد دوستوں نے دریافت کیا۔ تو مولوی صاحب موصوف (احمد دین) نے فرمایا کہ اپنا اپنا خیال ہے۔ میری حافظ صاحب کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی۔ اس پر سب احباب نے افسوس کا اظہار کیا اور خاموش رہے۔ (العطر البلیغ ص ۳۵، ۳۶ ج ۲)

مصافحہ کرنے سے بیزاری اور سلام کا جواب معاف کروا

غیر مقلدین حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا ایک دوسرا واقعہ بھی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی غیر مقلد بیان کرتے ہیں کہ:

سیالکوٹ کے جلسوں پر جو ذی علم بھی تشریف لاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی میرے سوا مولوی ابراہیم صاحب سے ملاقات نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں ترغیب دلائی کہ ان کے درس میں شامل ہوں۔ جس پر مولوی اسماعیل صاحب راولپنڈی مولوی علی محمد صمصام۔ مولوی محمد صدیق صاحب لائلپوری، مولوی محمد ابراہیم صاحب تاندلیانوالہ نے فرمایا کہ ہم شامل ہوں گے بشرطیکہ آپ یہاں رات ہمارے پاس قیام کریں۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ شاید آپ جائیں یا نہ جائیں مجھے تو ضرور جانا ہے۔ میں اپنی پھوپھی

[illegible] وہاں سے جگہ قریب ہے
[illegible] ہوں گا۔ انشاء اللہ۔
[illegible] درس میں حاضر ہو اور اثنائے درس میں
[illegible] تشریف لائے۔ درس کے بعد میں نے
[illegible] صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔
[illegible] ہاتھ بڑھایا۔ اور وہ اُٹھ کر چل دیے۔ اگرچہ
[illegible] برا منایا۔ مگر عذر پیش کیا۔ کہ انہیں خیال
[illegible] آپ حافظ محمد شریف صاحب (وہابی) کی
[illegible] سابق کی تذکرہ نہ شروع کر دیں کہ موصوف
[illegible] میں نے کہا کہ میرا تو ایسا خیال نہیں
[illegible] روک سکتے تھے۔ اس طرح سے اُٹھ کر
[illegible] صاحب نے کہا کہ اچھا میں گھر جاتا ہوں یا
[illegible] تشریف لائے اور کہا کہ مولوی صاحب
[illegible] عنایت اللہ کے سوا دیگر تمام ذی علم جو
[illegible] وہ یہاں گھر آ کر مل سکتے ہیں۔ چنانچہ
[illegible] گئے۔ اور میں مسجد میں بیٹھا
[illegible] پھر جلسہ پر ان مولوی صاحبان
[illegible] آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے

[illegible] میں دعائیں۔ اور
[illegible] سلام کا جواب معاف کرو۔ مصافحہ نہیں۔
[illegible]

(العطر البلیغ ص ۳۶ ج ۲)

ابراہیم میر کی اکابر وہابیہ سے ناراضگی

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی بہی مولوی ابراہیم میر کے جنازہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

"جنازہ پر جو علماء تشریف فرما تھے ان کے اسمار گرامی یہ ہیں : مولوی سید داؤد صاحب غزنوی ۔ مولوی عبداللہ صاحب روپڑی ۔ مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ ۔ ورثار نے اپنے کسی عزیز کو تار کے ذریعے لاہور اطلاع دی تو ان بزرگوں کو بھی معلوم ہوگیا ۔ تو وہ خود تشریف لائے کہ اہلحدیث کے ایک جید عالم فوت ہوگئے ہیں مگر افسوس کہ جمعہ کے لیے کسی کو بھی ورثار نے پسند نہیں فرمایا ۔ ایک مقامی صاحب نے ان سب کی موجودگی میں جمعہ پڑھایا کہ موصوف ان سب سے ناراض تھے ۔" (العطر البلیغ ص۴۵)

وہابی کا وہابی مولوی کی داڑھی نوچنا

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی خود ہی رقمطراز ہیں کہ :

"۲۲ دسمبر ۱۹۶۳ء کو حاجی شیخ عبدالرحمان صاحب اور شیخ عبیداللہ صاحب کے ہمراہ وزیر آباد پہنچا ۔ اور شیخ عبدالرحمان صاحب سے ملاقات کی ۔ کہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا تھا ۔ کہ میں حافظ عنایت وزیر آباد آیا تو اس کی ڈاڑھی نوچوں گا ۔ چنانچہ میں نے سلام کیا ۔ اور مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے کیا ۔ تو انہوں نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا ۔" (العطر البلیغ ص ج ۲)

وہابی مولوی سے وہابی کا بات کرنے کو دل نہ چاہنا

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی

میں پارٹی بازی کرائی۔ اور سیالکوٹ کو اہلحدیثوں کی باہمی جنگ کا
گڑھ بنایا۔" (پمفلٹ انتشاری کانفرنس ص۸ سطر ۱۳ تا ۱۵)

فیروز الدین وہابی واشگاف الفاظ میں جمعیت کے امیر کے متعلق بڑے یقین کے
ساتھ لکھتے ہیں کہ:

"یقین کیجئے! کہ مولوی اسماعیل صاحب نے نو مولود جماعت محض انتشار
کے لیے پیدا کی ہے۔" (انتشاری کانفرنس ص۹)

وہابی بزرگوں کی برکت سر پھٹول اور انتشار ہے

یہی فیروز الدین سیالکوٹی وہابی اپنی جمعیت کے
امیر کی برکت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

"آہ مولوی اسماعیل صاحب کی امارت کی برکت سے گوجرانوالہ میں
اختلاف کی خلیجیں جغرافیائی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ لائل پور میں
سر پھٹول کا بازار گرم ہے۔ ملتان میں انتشار کا چکر چل رہا ہے۔
سارے پاکستان کے اکثر علمائے اہلحدیث مولوی صاحب سے نالاں
ہیں۔ مولوی صاحب سے علماء کو ہزاروں شکایتیں ہیں۔ بنیدصاحب
(ابوبکر غزنوی خلف الرشید مولوی داؤد غزنوی) کے ساتھ
مولوی نے ایسا جھگڑا۔ لڑائی اور جدال شروع کر رکھا ہے۔ کہ سارے
پاکستان کے اہلحدیث رو رہے ہیں۔" (انتشاری کانفرنس ص۱۱)

مولوی محمد یوسف صاحب کلکتوی وہابیہ کے محدث مولوی عبدالستار صاحب
دہلوی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

"مولوی عبدالستار دہلوی اور ان کے ساتھی بے وقعت اور ڈھیٹ
ہیں۔ سمجھدار انسان ان کے منہ نہیں لگا کرتے۔ بلکہ لوگوں کو خبردار کیے
دیتے ہیں کہ بھائی ذرا ان سے بچتے رہنا تمہاری ساری متاع
دنیوی تو درکنار ایمان جیسی قیمتی شئے پر بھی ڈاکہ ڈالنے سے گریز نہ کریں گے۔"

[illegible] جمادی الاولیٰ [illegible]ھ ص۱۱)

[illegible]

[illegible] کا مادہ ہے اسی قدر علما کے ساتھ
[illegible] کا بھی مادہ ہے اس کے ساتھ الحاج شکایت اور
[illegible] عوام تو عوام خواص کے دلوں کو پھیر لینے کا بھی
[illegible] (مولوی ابوالقاسم کی طرف تعجب
[illegible] ہے بڑے بڑے کسی کی خوشامد میں
[illegible] کی نسبت بولتی اور اپنے سخت اور
[illegible] آدمی بھی اپنے برابر کی شان میں
[illegible] کرے گا۔ اصل یہ ہے کہ مولویوں کی منہ
[illegible] جماعت اہلحدیث کا یہ حال کر رکھا ہے۔ بیچ
[illegible])

[illegible] مخالف اور انتشار پسند
[illegible]

[illegible]
[illegible] حافظ عبداللہ [illegible]
[illegible] ان حضرات [illegible]
[illegible] تک کان جتنا
[illegible] ذکر ہے کہ [illegible]
[illegible] حافظ عنایت اللہ
[illegible] اس سے بعد
[illegible] سے مصالحت توڑ دی گئی
[illegible] کا ہے اور یہی

کیفیت ہمارے آنریبل مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی ہے

(اہلحدیث امرتسر ۱۲/۱۱ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

وہابیہ نجدیہ کی مرکزی جمعیت وہابیہ ہند کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز اپنی کتاب "فتنۂ ثنائیہ" کی ابتداء میں ہی "مولوی ثناء اللہ کی تلبیس" کی سرخی جما کر لکھتے ہیں کہ:

"مولوی ثناء اللہ صاحب کی وجہ سے جماعت میں جو اختلاف برپا ہے۔ کوئی شخص اس پر مسرت اور شادمانی کا اظہار نہیں کرسکتا۔ بلکہ گردوپیش کے حالات اور عام مفاد اسلامی کے لحاظ سے یہ چیز انتہائی رنج و قلق کا باعث ہے۔ اس وقت جو مشکلات اور مصائب ہر طرف سے ہمارا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے آپس میں محبت و الفت کے رشتے استوار کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اتحاد و اتفاق اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتوں میں سے ہے۔ لیکن کوئی اتحاد کوئی جماعت اور کوئی جتھہ نہ موجب برکت ہوسکتا ہے نہ کامیابی اور فوز و فلاح سے بہرہ ور ہوسکتا ہے۔ جس کی بناء اخلاص اور تقویٰ پر نہ ہو۔ جو خود اسلام کا حامل اور عامل نہ ہو۔ جیسے صحابہ کرام، آئمہ دین اور محدثین کرام نے بے شمار مصائب و تکالیف کے برداشت کرنے کے بعد زندہ رکھا۔ اور داخلی و خارجی جہاد کرکے معتزلہ اور دوسرے فرقوں کے گمراہ کن خیالات و عقائد سے محفوظ کرکے ہم تک پہنچا دیا۔"

(فتنۂ ثنائیہ ص۱)

قارئین کرام! آپ نے وہابی اکابر کی تفرقہ بازی کے کارنامے ان کے فرقہ کے اکابر ہی کی کتب اور اخبارات کے حوالہ جات سے پڑھ لیے ہیں۔ ویسے اکثر و بیشتر مقامات پر آپ نے ان حضرات کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا ہوگا تو یہی کہتے ہیں کہ ہم فرقہ بندی اور انتشار کو بالکل پسند نہیں کرتے ہم تو صلح پسند ہیں۔ ان حضرات کا یہ کہنا کوئی نیا نہیں۔ زمانۂ نبوی کے منافق بھی یہی کہتے تھے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

[illegible] لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا [illegible]

[illegible]

[illegible] زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے [illegible]

[illegible]

[illegible] کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

[illegible] محمد حسن صاحب نقشبندی مجددی سرہندی بھی [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

[illegible] دین و شریعت [illegible]

[illegible] مولویوں پر امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

[illegible] نقل کرتے ہیں کہ:

[illegible] آتی ہے۔

[illegible]

[illegible] موجود ہے کہ وہابی مولوی [illegible] اس اقرارنامہ کو ملحوظ خاطر [illegible] بالکل بجا ہوگا کہ وہابی [illegible]

[illegible] آ ہوگا۔ کہ یہ تفرقہ [illegible] جن کی گواہی بھی وہابی [illegible] یہ کیوں انتشار اور تفرقہ [illegible] صاحب میر سیالکوٹی [illegible]

نے اپنی کتاب 'احیاء المیت' میں اپنے وہابی عوام کو خبردار کرتے ہوئے دیا ہے کہ:

"جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھاتے۔ کیونکہ ان میں سے بعض تو پُرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض پُرانے کانگریسی ہیں، جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لیے ایک نہایت گہری زمین دوز (UNDER GROUND) تجویز کے تحت انگریزی پالیسی (DEVIDE AND CONQUER) تفرقہ ڈالو اور فتح کرو سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رُکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصًا اہلحدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں" (احیاء المیت ص۳۶)

مندرجہ بالا تحریر سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تفرقہ اور انتشار کانگریسی مولویوں کی ایک نہایت گہری زمین دوز سازش ہے۔ اور عوام و خواص پر یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات میں سے کانگریسی کوئی بھی نہیں۔ اگر کانگریسی ہیں تو وہ صرف اور صرف وہابی۔ دیوبندی مولوی ہیں۔ لہٰذا تفرقہ اور انتشار کے بس یہی ذمہ دار ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی شہادت

غیر مقلدین وہابی حضرات کے ممدوح مولوی اشرف علی صاحب تھانوی واشگاف الفاظ میں یہ گواہی دیتے ہیں کہ:

"یہی حال غالی غیر مقلدین کا ہے۔ خصوصًا بدگمانی اور بدزبانی کا مرض ان میں خصوصیات سے ہے۔ شیعوں کی طرح تبرا ان کا بھی شعار ہے۔ بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنا۔ ان کے یہاں بھی ذریعہ نجات ہے۔ ایسی غیر مقلدی نیچریت کی پہلی سیڑھی

[illegible] (الافاضات الیومیہ ص۲۲ ج ۵)

[illegible] تھانوی نے ایک صاحب کے سوال کے جواب [illegible] مشکل چیز ہے۔ اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت [illegible] سے کام لیتے ہیں خصوصًا بعضے [illegible] ہمارا مذہب بحمد اللہ مدون ہے مگر [illegible] جزئی میں آیا فتوے دے دیا۔ [illegible] صاحب نے یہ چھاپ دیا کہ دادا کی بیوی [illegible]

(الافاضات الیومیہ ص۔ ج ۵)

[illegible] کو فروغ دینا فرقہ وہابیہ کا کام ہے۔ [illegible] سے ثابت کیا ہے۔ اب [illegible] حضرات کی عبارات [illegible]

[illegible] کی علمی قابلیت کا راز مفسر [illegible] وحید الزماں حیدرآبادی [illegible]

[illegible] اہلحدیث کہتے ہیں۔ انہوں نے [illegible] اجماع کی پروا نہیں کرتے۔ [illegible] قرآن کی تفسیر صرف لغت [illegible] جو تفسیر [illegible]

([illegible] وحید اللغات)

[illegible] وحید الزماں صاحب مزید رقمطراز ہیں کہ: [illegible] ابن تیمیہ و ابن قیم اور شوکانی

اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑ گئے۔ برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو۔ اور انصاف کرو۔ جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔" (حیات وحید الزمان صفحہ ۱۰۲ سطر ۲ تا ۶ وحید اللغات)

امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا علم

مفتی حرم شریف علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"تمام مذاہب کے علماء شرق و غرب سے ابن عبد الوہاب کے رد کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور بعض نے اس کے رد میں امام احمد علیہ الرحمۃ اور ان کے اقوال کا التزام کیا۔ اس سے ایسے مسائل پوچھے جن کو ادنیٰ درجے کے طالب علم جانتے ہیں ان مسائل کا جواب اس سے نہ بن پڑا۔ اس لیے کہ اسے علوم کی استعداد ہی نہ تھی۔ صرف ان خرافات کو جانتا تھا جو شیطان نے مزین کر دی تھیں۔"

(الدرر السنیہ صفحہ ۴۲)

وہابیہ کے تین اکابر کا علمی مقام

وہابیہ کے مولوی فقیر اللہ مدراسی اپنے فرقے کے تین اکابر عبد اللہ غازی پوری عبد العزیز رحیم آبادی اور ثناء اللہ امرتسری کے علمی مقام کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

"اصحاب ثلاثہ کشمیری (ثناء اللہ) غازی پوری (عبد اللہ) رحیم آبادی (عبد العزیز) نہ تو عالم ہیں کہ ان کو عالم کہا جائے۔ نہ راہ راست پر ہیں کہ ان کو اہلسنت میں داخل کیا جائے۔"

(رسالہ ظفر ابی سعید بحوالہ اخبار اہلحدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

عبد اللہ غازی پوری کا علم

وہابیہ فرقہ کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ امام عبد الجبار غزنوی کے شاگرد رشید مولوی [illegible] عبد اللہ غازی پوری کے متعلق ان کے علمی مقام [illegible] کرتے ہیں کہ:

"[illegible] اتباع سلف کے صاف منکر ہیں۔ بلکہ [illegible] کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنی رائے [illegible] سابقین اولین من المہاجرین و [illegible] مقدم کرتے ہیں۔"

(اہلحدیث امرتسر [illegible] کالم ۲ ۶ جون ۱۹۱۳ء)

نواب صدیق حسن بھوپالوی کی علمیت

وہابیہ نجدیہ کے مجدد اور مفسر نواب صدیق حسن [illegible] روز روشن کی طرح [illegible]

[illegible] کی تفسیر معتبر [illegible] مطبوعہ بھوپال)

[illegible] روپڑی کی گواہی!

روپڑی گروہ کے روح رواں حافظ عبد اللہ روپڑی اپنے فرقہ میں سے ایک گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے [illegible]

"[illegible] وہابیوں کے [illegible] درمیان [illegible] سے بھی چار رتی بڑھ کر ہے [illegible] جن کی ہدایت و درایت

پر ساری اُمت متفق ہے۔ کسی آیت کی تفسیر میں غلطی پر ہوں اور ہم اس میں مصیب ہوں۔ تو کوئی بعید امر نہیں گویا ان کے نزدیک قرآن مجید کا ظاہری مطلب بھی ایسا مشکل ہے کہ ایک امام نہیں۔ دو امام نہیں بلکہ ہزاروں آئمہ اس سے غفلت کر جاتے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر بھی ایمان ہے۔
یا للعجب وضیعة الادب۔

سرگروہ اس فرقہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ انہوں نے اس امر کی شہادت کے لیے ایک تفسیر لکھی ہے۔ جو تفسیر القرآن بکلام الرحمان کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں اُنہوں نے بتلایا ہے کہ سلف نے فلاں فلاں آیت کے اصلی مطلب سے غفلت کی ہے۔" (درایت تفسیری ص۱۶ مصنفہ عبد اللہ روپڑی)

من گھڑت اور حدیث کے خلاف تفسیر

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی رقمطراز ہیں کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری من گھڑت اور حدیث کے خلاف تفسیر کرتے ہیں۔" (درایت تفسیری ص۵۶)

تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے

روپڑی صاحب اپنے فرقہ کے امام اور شیر پنجاب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"آپ کی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کو آپ ہی تفسیر کہتے ہوں گے ورنہ دُنیا تو اُس کو تحریف کہتی ہے۔" (حاشیہ فتاوی اہلحدیث ص۶ جلد اوّل)

---

[1] بدر دُلالعلہ کے حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے گرو نواب صدیق حسن بھوپالوی ہیں۔
(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفی لہ)

[illegible] کی گواہی

وہابیہ کے مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے علمی شاہکار [illegible] رائے رکھتے ہیں۔ جس کو وہابیہ کے [illegible] نے بھی درج کیا ہے۔ وہ یہ ہے:
[illegible] امرتسری) اس تفسیر سراپا الحاد [illegible] اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔"
[illegible] ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء)

[illegible]

مولوی عبد الحق غزنوی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کے بارے میں

[illegible] الاصل امرتسری الوطن میری [illegible] تاویلات کا ذخیرہ [illegible] اور لیاقت پر [illegible] تحریفات [illegible]

[illegible] کا فتویٰ

[illegible] ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صحیح [illegible]

[illegible] مصنفہ عبد العزیز)

[illegible] عبد اللہ روپڑی جو کہ حافظ عبد القادر روپڑی کے چچا جان ہیں [illegible] امرتسری کے بارے میں

"مولوی ثناء اللہ کو منطق کا بہت شوق ہے۔ اور اس کو اپنا محبوب ترین علم بتایا کرتے ہیں۔ اسی لیے ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ منطقی پیرایہ میں سمجھائیں مگر علم منطق ان کے ہاتھ سے نالاں و فریاد کناں ہے"

مولوی ثناء اللہ بیچارے منطق میں یتیم ہیں۔ ان کی تربیت ضرور ہونی چاہیئے بلکہ عربیت میں بھی اتنے کمزور ہیں کہ جماعت اہلحدیث کے لیے بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اسی بناء پر کسی وقت ان کو مدرسہ رحمانیہ دہلی میں داخلہ کی مخلصانہ رائے دی گئی تھی جس کو انہوں نے بُرا منایا، خیر اُن کی مرضی"

(درایت تفسیری ص۔ مقالم ثنائی ۲۳ ص ۵۔ اخبار اہلحدیث ۶ جون ۱۹۴۴ء)

غیر مقلدین کے سردار ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث میں خود لکھا ہے کہ:

"ہمیں کہیں نہیں ملتا کہ صحابہ کرام نے کسی مسئلہ میں خلفاء اربعہ کے قول کو شرعی حجت کے پیش کیا ہو" (اہلحدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)

وہابیہ نجدیہ کی مرکزی جمعیت ہند کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ:

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے فرسودہ لیکچر اور بے محل اشعار اور اُلٹی سیدھی کہاوتوں سے لوگ بیزار ہونے لگے ہیں" (فیصلہ مکہ ص ۲۵)

اب حافظ عبداللہ روپڑی کا بھی مقام علمی ذرا پڑھ لیں۔ حافظ عبدالقادر روپڑی یہ نہ کہتے پھریں کہ میرے چچا کے مقام علمی پر کسی وہابی نے تنقید نہیں کی۔ پڑھیئے اور وہابی محدث کا علمی مقام دیکھیئے۔

حافظ عبداللہ (روپڑی) کا علم | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رسالہ تا نظم مصنف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے

[illegible] عبداللہ روپڑی کی تصانیف پر نظر کر کے ثابت [illegible] تصانیف میں قابل نہیں ہیں"

(اہلحدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء)

[illegible] عبدالمنان وزیرآبادی کا علم | مولوی ثناء اللہ امرتسری ابراہیم

[illegible] حافظ عبدالمنان وزیرآبادی [illegible] شاگرد مولوی عنایت اللہ اثری [illegible] صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

[illegible] اعتراض کیا۔ کہ احیاء [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] باذن اللہ وارد [illegible]

[illegible] جانتا اگر آپ مجھے [illegible] اجازت کے ساتھ [illegible] الصلوٰۃ والسلام کو حاصل [illegible] عورت اپنے بس [illegible] اللہ پاک نے [illegible] ساتھ کیسے ملایا [illegible] مجھے مار اور [illegible] وہ سوال آج تک [illegible]

([illegible])

مولوی عبدالستار دہلوی کا علمی مقام

مولوی رفیق خاں پسروری کے اُستاد مولوی عبدالستار دہلوی جو بزعم خود مفسر اور محدث اور امام بھی ہیں کے متعلق ان کے باپ عبدالوہاب دہلوی کے شاگرد رشید مولوی محمد جوناگڈھی اپنے اخبار "محمدی" دہلی میں "مولوی عبدالستار صاحب صدری کی امامت سے میری علیحدگی" کی سُرخی دے کر مولوی عبدالستار صاحب دہلوی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بیان کرتے ہیں کہ :

"سیدھے سادھے جہلاء مساکین سے بیعت لی اور رجسٹر میں ان کا نام درج کر کے اُن کے انگوٹھے لگواتے ۔ بس اللہ اللہ خیر سلا ۔ مسئلہ امامت زندہ ہوگیا ۔ سو شہیدوں کا ثواب مل گیا ۔ سیاست (کی اہلیت کو بھی) اُڑا دیا ۔ نظامت کو مٹا دیا ۔ جہلاء کو مفتی بنا دیا ۔ علماء (دیکھے) اہلحدیث کی تحقیر اور توہین کو اپنا شعار بنا لیا ۔"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۰ ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء)

اسی اخبار محمدی میں "مدعی امامت مولوی عبدالستار دہلوی جواب دیں" کی سُرخی دے کر ان کو مخاطب کرتے ہوئے وہابی مولوی عبدالصمد مدرس مدرسہ فیض محمدی جودھپور لکھتے ہیں کہ

"آپ کی قلابازیاں اب حد سے تجاوز کر چکی ہیں ۔ جناب نے قرآن مجید و احادیث رسول اکرم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی تاویلات باطلہ کو رواں دواں کرنے میں اس قدر ملکہ حاصل کر لیا ہے ۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھی کان کتر لیے ہیں ۔"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۶ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

اے علائے احمق

وہابیوں کے مشہور اخبار "محمدی" دہلی کے نائب ایڈیٹر نے دو پرچی نے چھپنا شروع کر دیا کی سُرخی جما کر ابتدا جن الفاظ سے کی

[illegible] حافظ عبداللہ روپڑی کی شان میں ہیں ۔ جو کہ درج ذیل کیے جاتے ہیں :

[illegible] اگر کسی کو "علائے احمق" کی ضرورت ہو تو اس چھوٹی ٹھگو پری [illegible] ستی (عبداللہ روپڑی) کو دیکھ لے ۔"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۷ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء)

[illegible] مولوی محمد دہلوی حافظ عبداللہ روپڑی کی قرآن دانی کا تذکرہ [illegible] ہیں کہ :

[illegible] نے معارف قرآنی بیان کرتے ہوئے رنڈیوں اور [illegible] پورا کیا ۔ اور تماشبینوں کے تمام ہتھکنڈے [illegible]

(اخبار محمدی دہلی ص۱۳ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء)

[illegible] مفتی علم سے کورے [illegible] کے پتلے ہیں

وہابیہ کا یہی اخبار محمدی دہلی اپنے فرقہ کے مشہور و معروف مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے شاگرد و مفتیوں کے بارے میں افشائے [illegible]

[illegible] سے تو وہ ہیں ۔ جو امامت کے گرگس [illegible] جہالت کے پتلے ۔ اُن سے جو [illegible] کرالو ۔ جو چاہو عدالتوں میں حلفیہ [illegible] کے لیے پالے پوسے جا رہے ہیں ۔"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۳ ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء)

[illegible]

[illegible] کے مولوی رفیق خاں پسروری [illegible] مولوی عبدالستار دہلوی کی علمی قابلیت [illegible] مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی ان الفاظ [illegible]

"ان (عبدالستار دہلوی) کے ایک اخص مرید مولوی رفیق خان صاحب پسروری (سیالکوٹ) نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ وہ اردو کتب و رسائل سامنے رکھ کر مضامین کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر ان کا حوالہ دیتا ہے۔ جس کا انہوں نے دیا ہوتا ہے۔" (العطر البلیغ ص ۱۶۳ ج ۱)

اُستاد کی گواہی

وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنے شاگرد مولوی عبدالستار دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں:

"مولوی عبدالستار دہلوی نے حدیث یاکل فی سواد کا ترجمہ کیا کہ وہ رات کو ہی کھاتا اور پیتا ہے۔ اور رات کو ہی دیکھتا بھالتا ہے۔ اور رات کو ہی چلتا پھرتا ہے۔ کیا خوب ہے۔"

(الجبر الجلیل ص ۲۵ ج ۱)

عقل کا اندھا

مولوی عبدالوہاب دہلوی کے شاگرد رشید مولوی محمد دہلوی نے اخبار میں عبدالقادر دہلوی سابق نائب مدیر صحیفہ اہلحدیث دہلی کا ایک مضمون "دہلی کا ایک رسوائے عالم چیتھڑا" کی سرخی سے شائع کیا ہے جس میں وہابی مضمون نگار نے مولوی عبدالستار دہلوی کو عقل کا اندھا اور دین کا گندہ لکھا ہے۔" (اخبار محمدی دہلی ص ۱۴ ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء)

وہابیوں کے روپڑی خاندان کے سربراہ مولوی عبداللہ روپڑی کے اخبار میں وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"لا تعد کا ترجمہ اور تفسیر جو بڑے بڑے اکابر محدثین اور آئمہ دین نے کی ہے۔ جو آپ نے لکھا ہے کہ اللہ تیری رکوع کی رکعت کی حرص کو زیادہ کرے۔ یہ محض من گھڑت ترجمہ اور ڈھکوسلا ہے۔ جو قابل سماعت نہیں۔"

(تنظیم اہلحدیث روپڑ ص ۱۶ کالم ۳ یکم فروری ۱۹۳۲ء)

[illegible] کی علمی قابلیت

وہابیہ نجدیہ کی جمعیت کے امیر مولوی اسماعیل [illegible] استاذ امام عبدالوہاب دہلوی کے متعلق رقم ہیں کہ [illegible] (عبدالوہاب دہلوی) نے حدیث کا ایک [illegible] سیاق کو نظر انداز کر کے امانت [illegible] کی ہے۔

([illegible] ص ۱۹ سطر ۱۶ تا ۱۸)

[illegible] وہابیوں کے امام عبدالوہاب دہلوی [illegible] وہ بھی پڑھ لیجیے [illegible] اور تنگ ذہنی کا نتیجہ [illegible] اور کتنا بڑا گمراہ ہے۔ [illegible] کرنے والے اور [illegible] اور اسباب شرک [illegible]

[illegible] عبدالوہاب [illegible] جاہل۔ [illegible] آشنا ہے۔ اور [illegible] واقف ہے۔

([illegible] ص ۹)

[illegible] مولوی عنایت اللہ [illegible] استاد مولوی عبدالوہاب [illegible] کا حال ان الفاظ میں تحریر [illegible]

[illegible] اور کام کا نہیں۔

اور اگر کوئی دیگر اساتذہ سے تعلیم پاکر ہوا بھی ہے۔ تو وہ آپ سے متفق نہیں۔ اور نہ آپ کو اس پر کچھ وثوق اور بھروسہ ہے۔ پھر ایسے تلامذہ پر کیا فخر۔ جو فارغ التحصیل ہو کر اپنی حاصل کردہ سند بھی بمعہ ترجمہ سبقاً پڑھتے ہوں۔" (سحر عظیم ص ۳۲)

وہابیہ کے مشہور واعظ مولوی یحییٰ صاحب حافظ آبادی کی بھی گواہی اپنے فرقہ کے مولوی عنایت اللہ اثری کے متعلق درج کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ گواہی خود مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی نے اپنی کتاب میں درج کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"مولوی یحییٰ حافظ آبادی نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہماری جماعت کے بعض دوست آپ (عنایت اللہ) کو رئیس الماذلین الضالین المکذبین ٹھہر لیتے ہیں۔" (العطر البلیغ ص ۱۱۶ ج ۲)

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اکابر وہابیہ جاہل اور گمراہ ہیں مولوی فقیر اللہ مدراسی کی گواہی

فرقہ وہابیہ کے بزرگ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا ہے کہ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اپنے رسالہ ابی ظفر سعید کے شروع میں لکھتا ہے کہ:

"اصحاب ثلاثہ کشمیری (ثناء اللہ) غازی پوری (عبداللہ) رحیم آبادی (عبدالعزیز) نہ تو عالم ہیں کہ ان کو عالم کہا جائے۔ نہ راہ راست پر ہیں۔ کہ ان کو اہلسنت میں داخل کیا جائے۔ بایں بے بضاعتی و بے استعدادی و گمراہی و کجروی و نافہمی ان کو مجتہد اور مد مقابل مجتہدین صادقین آئمہ دین کے ہونے کا دعویٰ۔ لہذا ان کو علاوہ

[illegible] اور ان کو جاہل ضلال [illegible] گالیاں نہیں بلکہ ان کے القاب و [illegible] ایسی گالیاں کتاب و سنت و [illegible] بلکہ ضروری ہے۔"

([illegible] ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

[illegible] سیالکوٹی کی گواہی

غیر مقلدین وہابی حضرات کے [illegible] ابراہیم میر سیالکوٹی کی گواہی [illegible] سے خالی نہ ہوگی۔ میر [illegible]

[illegible] علما جو کانگریس [illegible] کرتے ہیں۔ وہ [illegible] کہ کسی سہل بات کے [illegible] ہیں۔"

(پیغام ہدایت ص [illegible])

[illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] چھوٹے [illegible] مشتاق ہیں کہ وہ [illegible] دین ڈرانے [illegible] اور اپنے [illegible] تو موثر [illegible] کی قرارداد کے [illegible] گمراہ کرنا چاہیں [illegible]۔" (پیغام ہدایت ص ۲۴)

وہابیوں کے شیخ الحدیث مولوی اسمٰعیل سلفی کو دعائے قنوت صحیح نہ آنا

مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد بھی اپنے فرقہ کے عظیم المرتبت امیر مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک روز وتروں کے بعد میں نے مولوی اسماعیل صاحب کو بلا کر کہا کہ آپ مجھے دعائے قنوت سنائیں کہ اس میں ایک لفظ آپ ہر روز غلط پڑھتے ہیں۔ چنانچہ موصوف (اسماعیل سلفی) نے اس طرح پڑھا جیسے روز پڑھا کرتے تھے۔ یعنی کہ یعز اور یذل کو ضمہ (پیش سے) پڑھا تو میں نے فتحہ (زبر) لگایا۔ جسے آپ نے قبول فرمایا۔" (الجبر الجلیل ص۳۷ ج ۱)

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی ہی لکھتے ہیں کہ:

"مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ کی بعض اغلاط عربیہ کا ذکر ۱۹۲۲ء میں کر آیا ہوں اور بعض کا ۱۹۵۵ء میں ذکر آرہا ہے"

(الجبر الجلیل ص۱۳۲ ج ۱)

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی کی تفسیر میں اغلاط

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی ہی رقمطراز ہیں کہ:

"۳۔۴۔۵ نومبر ۱۹۴۴ء کو جمعیت اہل حدیث امرتسر کا گول باغ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبداللہ صاحب ثانی کی دعوت پر میں بھی شامل ہوا۔ ۴ نومبر کو بعد نماز ظہر توحید پر میری تقریر ہوئی۔ میرے بعد مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کھڑے ہوئے۔ اور اثنائے تقریر میں فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن

[illegible] حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی [illegible] زیادہ غلط ہے مگر افسوس کہ علماء کرام [illegible] پڑھتے ہوتے ہیں۔ اور حافظ صاحب [illegible]

(الجبر الجلیل ص۱۲۵ ج ۱)

[illegible] کے مولوی احمد دین صاحب اپنے فرقہ کے [illegible] عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی کی تفسیر [illegible] لکھتے ہیں کہ:

[illegible] شائع ہوئی تو حافظ محمد شریف صاحب [illegible] بیٹھے ہوئے۔ حافظ عبداللہ [illegible] تھے۔ تو میں نے دریافت کیا [illegible] دریافت کرتا ہے۔ یہ تو [illegible] بھی زیادہ خطرناک ہے۔

(الجبر الجلیل ص۲۰ ج ۱)

[illegible] مولوی ثناء اللہ امرتسری نے [illegible] فرقہ کے مولوی فقیر اللہ مدراسی [illegible] لکھتا ہے کہ:

[illegible] ہر فقرے، ہر سطر اور [illegible] منافق۔ زندیق کی [illegible] نظر نہیں [illegible] تمام ناجائز [illegible] سرزد ہوتے [illegible] آپ تو بتایئے [illegible] استفادہ کے آپ

مصداق ہیں یا نہیں ؟ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۱ ۵ر نومبر ۱۹۱۵ء)

مولوی شمس الحق کی گواہی

ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین لکھتے ہیں کہ مولوی شمس الحق رئیس ڈیانواں نے مورخہ ۱۹ر دسمبر کے خط میں فرمایا ہے کہ مولوی فقیر اللہ صاحب میں ایسی سختی و درشتی ہے کہ وہ حد سے متجاوز ہے۔ اُن کا ہر دو رسالہ میرے پاس پہنچا ہے۔ اُن کی قلم سے ایسی عبارت نکلتی ہے۔ جو کہ شانِ اہل علم نہیں۔ سب و شتم کا بہت بڑا حصہ اس میں موجود ہے :

(اہلحدیث امرتسر ص۸ ، ۷ر فروری ۱۹۱۳ء)

اخبار اہلحدیث امرتسر پڑھنے والے احمق ہیں، بٹالوی کی تحریر

وہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا اپنے فرقہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے کے بارے میں اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ر ذیقعد ۳۳ھ مطابق ۲۴ر ستمبر ۱۹۱۵ء پرچہ نمبر ۴۷ جلد نمبر ۱۲ ص۲ کالم سوم میں ایک مضمون ایڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث نے نقل کیا ہے۔ جس میں تمام ناظرین اہلحدیث کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ عالم ہو یا اُمی صوفی ہو یا معمولی درجہ کا مسلمان۔ وکیل ہو یا بیرسٹر ایٹ لا رسب کو مولانا صاحب بٹالوی (محمد حسین) نے احمق کا خطاب عنایت فرمایا ہے : (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱ کالم ۲، ۸ر اکتوبر ۱۹۱۵ء)

قارئین عظام! یہ تحریر جس شخصیت کی ہے وہ وہابیوں کے نزدیک مجتہد ہیں۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر ص میں خود ان کے مجتہد ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور اخبار اہل حدیث امرتسر جس دور میں شائع ہوتا تھا قریباً وہابی مولوی جن میں اکابر اور اصاغر سب شامل ہیں۔ اس کو پڑھا کرتے تھے پس وہابیوں کے مجتہد

[illegible] سب وہابی مولوی احمق ہوتے۔

[illegible] وہابیوں پر مرزا قادیانی [illegible] ایک وہابی مولوی کی شہادت

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابو البشیر مراد علی صاحب نے ہی اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ:

[illegible] انھیں تو اُن سے [illegible] لے گیا ہے۔ چند دنوں [illegible] ایک اعلیٰ مشن تم [illegible]

(اہل حدیث امرتسر ص۸ ، ۱۰ر ستمبر ۱۹۱۵ء)

مولوی اشرف علی تھانوی کی گواہی

وہابیوں کے ممدوح مولوی اشرف علی تھانوی نے وہابی مولویوں کی کم علمی [illegible]

[illegible] اور ضعیف احادیث [illegible] کے عامل ہیں۔ حدیث [illegible] کے عامل نہیں یہ لوگ اپنے نفس کے موافق [illegible]

([illegible] ملفوظات حضرت اشرف ص[illegible])

[illegible] غیر مقلدین کے متعلق نہایت [illegible]

[illegible] کتنا کہ شرارت سے [illegible] جتنا اُن حضرات [illegible] کیوں کرتے ہیں۔ خود کچھ آتا [illegible] اعتراض ہے۔ دُوسروں کی تقلید

سے عار ہے اور خود مجتہد بنتے اور تمام دُنیا سے اپنی تقلید کے اُمیدوار ہیں۔ یہ محض بد فہمی اور بد عقلی کی بات ہے۔ تمام دُنیا کے عقلا مل کر بھی فقہا کی جوتیوں کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ موٹر میں تیل تو ہے۔ سو میل کے چلنے کا مگر ارادہ کر دیا دو سو میل کا۔ ایسی ہی مثال ان لوگوں کی پھر اپنے پر دوسروں کو قیاس کرنا کہ وہ بھی ایسے ہی بے دلیل کہہ دیا کرتے ہوں گے۔ سخت نادانی ہے۔ ان حضرات پر اعتراض کرنے کا کیا کسی کا منہ ہے۔
اس کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(افاضات الیومیہ ص۹ ج ۵)

ناظرین حضرات! وہابیہ کی علمی قابلیت کا جائزہ آپ نے ان کے اپنے ہی اکابر کی تحریروں سے لگا لیا۔ بایں وجہ ان میں بزرگان دین کی گستاخی بے ادبی اور توہین کا مادہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ بزرگان دین تو ایک طرف رہے انہوں نے تو اپنے فرقہ کے اکابر کی توہین و تذلیل کرنے میں بھی کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا جس کا ثبوت ان کی ہی کتابوں سے اور ان ہی کے حوالوں سے پیش کیا جاتا ہے۔

توہین بزرگان دین

[illegible] کا شعار ہے۔ جن حضرات [illegible] مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کی [illegible] ان کے نزدیک دیگر مرسلین انبیاء اور صالحین [illegible]

[illegible] اپنے فرقہ کے مولوی عبد الستار [illegible]

[illegible] بزرگان دین اُمت [illegible] قرار دینے والا ہے۔

[illegible] رجب المرجب ۱۳۷۲ھ)

[illegible] اپنی جماعت کے [illegible] صاحب پسروری کے اُستاد [illegible] الفاظ میں لکھتے [illegible]

[illegible] کے مباحث بھی [illegible] اہل حدیث کو گالیاں [illegible] مارنے میں کمی [illegible]

(اہل حدیث امرتسر [illegible] ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء)

تُوتُو کر کے خطاب

وہابیوں کے مولوی ابو محمد حسین محمد حسن لال کنواں دہلی اپنے فرقہ کے ہی مولوی عبد الجلیل سامرودی کی بدزبانی اور توہین آمیز لہجے کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

'بدزبانی دیکھئے کہ مولانا ثناء اللہ جو اُس کے دادا کے برابر ہیں۔ انہیں تو تُو کر کے خطاب کرتا ہے۔ یہی روش مولانا محمد صاحب کے بارے میں ہے۔' (اخبار محمدی دہلی ص۱۶ یکم مارچ ۱۹۳۹ء)

وہابیوں کے مشہور اخبار 'الاعتصام' میں وہابیوں کی مشہور و معروف شخصیت کے متعلق درج ہے کہ:

'پچھلے دنوں صحیفہ اہل حدیث کراچی میں اہل حدیث اہل توحید کو اطلاع کے عنوان سے مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی کا ایک چند سطری مضمون شائع ہوا تھا اس مضمون میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ...... پر ایسے الفاظ میں تنقید کی گئی تھی۔ جسے پڑھ کر ہر شخص کو ذہنی وقلبی کوفت ہوئی ہوگی۔'

(الاعتصام لاہور ص۷ کالم ۲، ۸ نومبر ۱۹۵۷ء)

وہابیوں کی مقتدر شخصیت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہابی بے ادب اور گستاخ ہیں۔ کیونکہ جب انہوں نے اپنی مسجد کے لیے خطیب کی اپیل کی۔ تو اس میں گستاخ اور بے ادب نہ ہونے کی قید لگائی تھی۔ اصل اپیل درج ہے۔

استدعا بندہ ضعیف بخدمت عُلمائے اہلحدیث

مجھے ایک ایسے جامع معقول و منقول اہلحدیث اہل علم کی ضرورت ہے۔ جو میرے سامنے یہاں پر کچھ مدت قیام کرے۔ تا کہ لوگ بھی اس سے مانوس ہو جائیں۔ اور وہ بھی شہر کے حالات

[illegible] تنخواہ حسب لیاقت وکارگزاری [illegible] ترجیح دی جائے گی۔ اور اخلاق [illegible] عقیدہ کی صحت ضروری شرائط [illegible] شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible] تصوف و علم کلام کے ذوق سے آشنا [illegible] ومحدثین کا ادب ملحوظ رکھنے والا [illegible] مزاج نہ ہو۔'

([illegible] ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

[illegible] نے جو شرائط لگائی ان میں [illegible] ومحدثین کا ادب ملحوظ رکھنا۔ بے ادب [illegible] ان شرائط کو پڑھ کر یقیناً [illegible] گستاخ اور خشک مزاج [illegible] شخصیت یہ شرائط قطعاً [illegible]

[illegible] سیالکوٹی نے اپنی کتاب [illegible] میں اپنے فرقہ کے مولوی [illegible] کو گستاخ بیہر قرار دیا ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ص۱۰۵)

[illegible]

[illegible] ان صفحات کا حاصل [illegible]

(الفقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ) [illegible]

وہابی آئمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں کہنا درست ہے

جمعیت وہابیہ کے سابق امیر مولوی داؤد غزنوی نے ساہیوال کے خطبہ جمعہ میں واضح طور پر سامعین (جو اکثر و بیشتر وہابی تھے) کو سخت الفاظ میں تنبیہہ کی کہ دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہلحدیث حضرات آئمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں، بلاوجہ نہیں ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور آئمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے۔ اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(داؤد غزنوی ص ۸۹-۹۰)

امیر جماعت داؤد غزنوی کے خطبہ کے ان الفاظ کو بار بار پڑھنے کے بعد اب تو کسی کو وہابیوں کے بے ادب اور گستاخ ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔

گئی طفلی جوانی پیری آئی!
کر اب بھی ہوش اے نادان گستاخ

وہابیوں کو سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ کی بددعا ہے

وہابیوں کے امیر مولوی داؤد غزنوی کانگریسی نے اپنے شاگرد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

"مولوی اسحاق! جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے۔ پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم

[illegible] جو لوگ [illegible] تھے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ [illegible] ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے!

(داؤد غزنوی ص ۱۳۶-۱۴۷)

[illegible] وہابی طالب علم کا مرتد ہو جانا

وہابیوں کے شیخ مولوی داؤد غزنوی کانگریسی [illegible] طالب علم کا حال لکھتے ہیں کہ:

[illegible] ایک روز حضرت والد بزرگوار [illegible] درس بخاری میں ایک طالب علم نے [illegible] مجھے ان سے [illegible] چہرہ مبارک غصہ سے سرخ [illegible] نکال دیا۔ اور مدرسے سے بھی [illegible] اتقوا فراسة المؤمن فانه [illegible] دین حق پر نہیں ہو گا۔ [illegible] طالب علم مرتد ہو گیا۔

(داؤد غزنوی ص ۳۸۶)

[illegible] امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے ادب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

[illegible] توہین کرتے کرتے اپنی عقل و ہوش بھی [illegible] کی بھی تمیز نہیں رہتی گستاخی [illegible] اپنے فرقہ کے بڑوں کو بھی خوب [illegible] کی عار نہیں۔ چنانچہ غیر مقلد وہابی ڈاکٹر [illegible] فرقہ کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی

کو کھلی چٹھی لکھتے ہیں۔ اس کھلی چٹھی کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے
اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کیا ہے۔ وہ کھلی چٹھی یہ ہے:

'اِس رسالہ (الیقاظ المختلی) میں آپ نے مولانا حافظ عبد اللہ
غازی پوری مقیم دہلی فاضل فرشتہ صفت بزرگ مرنجان مرنج
گوشہ نشین کو کس جرم میں صلواتیں سنائیں اور خلافِ تہذیب
سب و شتم کا نشانہ بنایا۔' (اخبار اہلحدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

الامان قہر الٰہی ہے یہ غصہ اس کا
آج قاتل نے نہ اپنا نہ پرایا دیکھا

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے استاد بھائی فقیر اللہ صاحب مدراسی
کے متعلق یوں رقمطراز ہیں کہ:

'اسی گفتگو (بٹالوی اور ثنائی) کے دوران میں مدراس کا
مشہور بدزبان فقیر اللہ بول پڑا۔ اس نے ایک چو ورقہ شائع کیا۔
جس میں مولوی محمد حسین صاحب کی حمایت میں حسبِ عادتِ قدیمہ
جی کھول کر گالیاں دیں۔ مجھے ہی دیتا تو شکایت نہ تھی۔ غضب
تو یہ کیا کہ رافضیوں کی طرح اصحابِ ثلاثہ کو بھی نہیں چھوڑا۔'

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے استاد بھائی مولوی فقیر اللہ مدراسی کے
متعلق ہی ان کا یہی شعار ہے ان کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

'پس اس صورت میں ناحق و نار و الکفر و الحاد کے فتوے اہل قبلہ
پر لگائے جانا اور سب و شتم و خرافات کا سلوک جو آپ کرتے
ہیں مقتضائے علم و شرافت نہیں۔'

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

وہابیہ نجدیہ کے مولوی فقیر اللہ مدراسی نے جو مولوی ثناء اللہ امرتسری کی اور

[illegible] بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ اُس کا اندازہ آپ خود
[illegible] اور یہ اقتباسات وہابیہ کے اخبار گہربار اہلحدیث
[illegible] ثناء اللہ امرتسری نے خود درج کیے ہیں۔
[illegible] شک نہیں کہ ثناء اللہ چوتھا دجال ہے۔ ہند
[illegible] اگرچہ تین تو مر کر واصل الی النار ہو گئے
[illegible] کا قائم مقام ہے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر ہے
[illegible] دجال بلا مقال و محدث فی الدین الیقین
(اہلحدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۱۶ء)

[illegible] لکھتے ہیں کہ:

[illegible] ملاحظہ ہو کہ میرے ساتھ اور
[illegible] آج جماعت اہل حدیث کو خصوصاً
[illegible] اسی محتاج نے نہیں چھوڑا۔ یعنی
[illegible] اور مولانا حافظ
[illegible] ساتھ ملا کر لکھا ہے'
(اہلحدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۱۶ء)

[illegible]

[illegible] صاحب مدراسی کے متعلق
[illegible] عبد الجبار صاحب غزنوی
[illegible] نے مدراسی صاحب
[illegible] دی ہے۔ وہ گواہی
[illegible]

[illegible] نہایت جوش و
[illegible] دریدہ دہنی و
[illegible] نہایت سے غیظ و

غضب کے شعلے بھڑکتے ہیں۔ اور دیکھنے والے کو سخت پریشان کرتے ہیں۔"

طرزِ بیان صاف طور پر گواہی دیتا ہے کہ جس دماغ سے یہ مضمون برآمد ہوا ہے۔ اس میں خلقِ محمدی و سیرت سلف کی بو بھی نہیں پہنچی۔ ادب و حفظِ مراتب کے کوچہ میں قدم بھی نہیں رکھا گیا۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

(اہلِ حدیث امرتسر ص۵ ۲۱ جنوری ۱۹۱۳ء)

وہابی عوام اور اُن کے مولوی یہ اقرار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی شان میں مولوی حافظ عبداللہ روپڑی نے زہر آلود کلمات کہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے سینوں کو چاک کر دیا ہے۔"

(اہلِ حدیث امرتسر)

یہ ٹھہرے ہیں رہنما دین کے اب!
لقب ان کا وارث انبیاء اب

اخبار اہلِ حدیث امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے دادا اُستاذ اور فرقہ وہابیہ کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق تحریر ہے کہ:

"مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے جلد ۲۱ اشاعۃ میں تمام علماء آراء کو بڑے زور سے کوسا ہے۔ اور خوب جی کھول کر حسب عادت شریفہ بے نقط سُنائی ہیں۔"

(اہلِ حدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۱ ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء)

وہابیہ نجدیہ کی مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند لاہور کے جنرل سیکرٹری عبدالعزیز صاحب اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:

[illegible] نے الکلام المبین اور رسالہ [illegible] امام مولانا عبدالجبار [illegible] مبتذل اور سوقیانہ بازاری [illegible] کی کوشش کی ہے۔"

(فیصلہ مکہ ص۳)

[illegible] | سیالکوٹ شہر کے حافظ شریف صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے وہابیوں کی انجمن مفادالمسلمین کے صدر لکھتے ہیں کہ:

[illegible] گناہ سمجھیں گے [illegible] بتایا تھا۔ آپ [illegible] بہانے تلاش [illegible] کے [illegible] آدمی کو [illegible] شاگرد اپنے اُستاد [illegible] حد سے زیادہ [illegible]

([illegible] صاحب کی قلابازیاں ص[illegible])

[illegible] یوسف نے اپنے [illegible] گالیاں دینے والا جھوٹا [illegible]

(روز نامہ الطاعت ص[illegible])

[illegible] کی گواہی | [illegible] کے مدیر مولوی اسحاق صاحب اپنے فرقہ کے مولویوں کی خدمت [illegible] نصیحت کرتے ہیں۔ اس نصیحت

سے اِس حقیقت کی گواہی ملتی ہے کہ وہابی مولوی اپنے بزرگوں کی بھی توہین
سے باز نہیں رہتے۔ وہ نصیحت یہ ہے:

"دُنیا کہاں سے کہاں نکل گئی ہے۔ اور اُس کے سامنے فکر و نظر
کے نئے نئے دروازے کھل گئے ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ ابھی
تک اُنہیں مباحث میں اُلجھے ہوتے ہیں، اور حالات سے
سبق اندوزی اور واقعات سے عبرت پذیر ہونے کے پیچھے کی طرف
دوڑ رہے ہیں۔ آپ کسی پر تنقید کرتے ہیں۔ تو نہایت سخت لہجہ
کے ساتھ اور کسی کا تعاقب کرتے ہیں تو بے حد نامناسب الفاظ
کے ساتھ۔ خدارا۔ اس باب میں اپنے بیگانے کو تو پہچانیئے
اور گفتگو کرتے وقت یہ تو دیکھ لیا کیجیے کہ آپ کا مخاطب کون
ہے اور آپ کس کے متعلق کیا کہہ رہے ہیں"۔

(الاعتصام لاہور ص۳، ۸ نومبر ۱۹۵۶ء)

وہابیوں کی کتابیں موجب فتنہ و فساد ہیں

وہابیوں کے ڈاکٹر جمال الدین پشاوری ہی رقمطراز ہیں کہ:

"مولوی فقیر اللہ صاحب اللہ رحم فرما دے۔ ان کے رسالہ سے ہم
سخت بیزار ہیں۔ ایسے بیہودہ رسالوں سے جس قدر فتنہ و فساد ہوتا
ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے"۔

(اہل حدیث امرتسر ص کالم ۳، ۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ابراہیم میر سیالکوٹی کی گواہی

فرقہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی بھی اسی قسم کی ایک گواہی درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ میر سیالکوٹی خوشنام نامے کی شرح دیکر لکھتے ہیں کہ:

[illegible]

زندگی گزارتا اور رو رو کر تلافیٔ مافات کرتا۔ لیکن حضور امیر اسّی سال
کی عمر میں نئی جوانی چڑھے ہیں؛

(ادعٰی امارت سے شرعی استفتاء صفحہ ۲۶-۲۸)

قارئین کرام! وہابیوں نے جس انداز سے اپنے اکابر کی توہین بے ادبی
اور گستاخی کی ہے۔ ان کو ان کی ہی کتابوں سے پیش کیا ہے جس فرقہ کے
مولوی اپنے بزرگوں کی بے ادبی۔ توہین اور گستاخی سے باز نہیں آتے ان
سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کی بے ادبی اور
گستاخی کوئی اجنبی بات نہیں۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ یہ ان کو انبیاء عظام
علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین علیہم الرضوان کی توہین اور بے ادبی
کرنے کا صلہ ملا ہوا ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند!

وہابیہ نجدیہ کو بے ادبی اور گستاخی کی دوسری سزا یہ ملی ہے کہ اس
فرقہ کے اکابر خود اپنے فرقہ کے مولویوں کے فتووں سے محفوظ نہیں رہ سکے
خود کو مبلغ اسلام کہلانے والے اپنے ہی فرقہ کے مولوی کے فتوے سے کفر و
ضلالت کی تبلیغ کرنے والے قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت کو روز
روشن کی طرح عیاں ان کی ہی کتابوں کے بیاں سے پیش کیا جاتا ہے۔

فتوے بازی

[illegible] کے فتووں کی بوچھاڑ کرنا وہابیوں کا محبوب مشغلہ
[illegible] اکابر اتنے محو ہیں کہ ان کو اپنے اور بیگانے
[illegible] خوش قسمت مولوی ایسا ہو جو ان کے
[illegible] میں مفسر الوہابیہ مولوی وحید الزمان
[illegible] کی شہادت کافی اور وافی ہوگی۔
[illegible] کے اکابر کے فتووں کی بوچھاڑ کا منظر
[illegible]

[illegible] الزمان حیدرآبادی نے اپنے
[illegible] مولویوں کے متعلق صریح الفاظ میں
[illegible]

[illegible] شرک میں بہت تشدد
[illegible] ان لوگوں نے تنگ کر دیا
[illegible] قرار دے رکھا ہے پس
[illegible] شرک سے
[illegible] کو بخشش
[illegible] لوگ غالی اور
[illegible] خوارج کی
[illegible] الہدی صفحہ ۲۲)

[illegible] کے امام العصر مولوی ابراہیم صاحب

مولوی ابراہیم صاحب میرؔ سیالکوٹی کی اسی کی تائید میں دوسری گواہی پیش کرتا ہوں :

مولوی ابراہیم میرؔ کی گواہی میر صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں کہ، افسوس ان لوگوں پر خصوصاً ان علماء پر بالخصوص اہلحدیث علماء پر جو چھوٹے چھوٹے امروں پر فتوے جڑتے رہنے کے مشتاق ہیں، کہ وہ قرآن کریم کی ایسی صاف تصریحات اور ایسے واضح اور بیّن ڈراوے اور ایسی سخت شرط کے مقابلہ میں بھی اڑے رہیں۔ اور اپنے طریق عمل کو حکم قرآنی کے موافق کرنے کی بجائے اُسے توڑ موڑ کر اپنے خیال و خواہش اور اپنی پارٹی (کانگریس) کی قرارداد کے ماتحت مسلمانوں کو خدا کی مقرر کردہ شاہراہ سے گمراہ کرنا چاہیں۔ اور اسلام کی گاڑی کو پٹڑی سے اُتارنا چاہیں؛

(پیغام ہدایت ص٢٤)

اخبار محمدی دہلی کی گواہی بھی پڑھ لیجیے۔ اور یہ اخبار مولوی محمد صاحب جوناگڈھی کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ اُس میں وہابی فرقہ کے مولوی جنید اور مولوی عبدالستار دہلوی سیعفہ اہل حدیث کے معتقدین اور مریدین کے متعلق لکھا ہے کہ؛

"فرقہ امامیہ وہابیہ کا دین ایمان سمٹ کر صرف اسی میں آگیا ہے کہ ان کے گرو کے ہاتھ پر بیعت کرکے جو اُس کا چیلہ ہوجائے۔ اور زکوٰتیں ان کی جھولی میں جاکر ہر سال ڈال آیا کرے۔ اور ان کے بتائے ہوئے ہر مسئلہ کو دین ایمان سمجھے۔ بشرکیہ منتر سے بوقت ضرورت و مجبوری جھاڑ پھونک جائز سمجھے وغیرہ وہ تو مسلمان مومن وارث جنت اور جو ان کی چوکھٹ نہ چھوئے ان پر چڑھاوا نہ چڑھائے وہ کیسا ہی نمازی و روزہ دار کیوں نہ ہو۔ ان کے نزدیک جاہلیت کی موت مرنے والا۔ اسلام کے پٹے کو اپنے گلے سے نکال پھینکنے والا ہے" (اخبار محمدی دہلی ص١٢، ١٥ دسمبر ١٩٢٩ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب سے مقاطعہ کریں اور حکام کا یہ فرض ہے
کہ اس کی زجر و توبیخ کریں۔ اگر باینہمہ وہ توبہ نہ کرے تو نہ تو اس
کو سلام کیا جائے اور نہ اس کے ساتھ نشست برخواست کی
جائے۔ اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور نہ اس کی قبر پر
دعا کے لیے کھڑا ہو۔"
(فیصلہ مکہ ص۱۹-۲۰)

شیخ حسن بن یوسف دمشقی مدرس حرم شریف کا فتوےٰ

حرم شریف کے مدرس شیخ حسن بن یوسف دمشقی نے بھی امرتسری کے متعلق فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ:
"مولوی ثناء اللہ بہت بڑا آدمی ہے
جو خواہش کا بندہ۔ نفس امارہ کا غلام اور بدعتی انسان ہے۔"
(فیصلہ مکہ ص۱۵ تنظیم اہل حدیث روپڑ ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

عبداللہ روپڑی کا فتوےٰ

وہابیہ نجدیہ کے روپڑی خاندان کے چشم و چراغ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی
اپنے فرقہ کے سراج اور شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
کے متعلق فتوے درج کرتے ہیں کہ:
"ہم (ثناء اللہ) کو جہنمی، معتزلی، ملحد، کافر بلکہ خبیث جانتے ہیں مولوی
ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو۔ کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے۔"
(مظالم روپڑی ص۵ سطر ۳، ۴ مطبوعہ امرتسر و تنظیم اہلحدیث روپڑ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

وہابیہ کے اخبار محمدی دہلی میں مولوی ابو عبداللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ:
"حافظ عبداللہ روپڑی کہا کرتے ہیں کہ ثناء اللہ تو چکڑالوی ہے۔
وہ حدیث کو مانتا ہی نہیں۔" (اخبار محمدی دہلی ص۱۲ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء)
حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

مولوی محمد حسین بٹالوی کا فتوےٰ

وہابیہ نجدیہ کے مجتہد محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی فخر الوہابیہ امرتسری

پر فتوےٰ صادر فرمایا ہے جس کا تذکرہ خود امرتسری صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ان الفاظ میں کیا ہے:

"مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ کے صفحہ ۲۵۵ پر مجھ کو (ثناء اللہ کو) مرزائی لکھا ہے"

(اخبار اہل حدیث امرتسر صک ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اس کے علاوہ امرتسری نے خود اقرار کیا ہے کہ:

"مولوی محمد حسین بٹالوی مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں"

(اہلحدیث امرتسر صک ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ اہلحدیث صک ۱۵/۱۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

بٹالوی صاحب ہی کا فتوےٰ حافظ عبد اللہ روپڑی اور عبد الحق غزنوی نے بھی شائع کیا ہے کہ:

"اس (مولوی ثناء اللہ) کا اہل حدیث کہلانا اور مطبع کا اور رسالہ کا عقائد کا اور اخبار کا نام اہل حدیث رکھنا محض ابلہ فریبی ہے اور دھوکہ دہی۔ جس سے اس کی غرض (معقصود جہلائے اہل حدیث کو اپنے دام میں لانا۔ اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارنا اور ٹکے کمانا ہے"

(اربعین صک تنظیم اہل حدیث روپڑ صک ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

مولوی عبد الواحد غزنوی کا فتوےٰ

انجمن اہل حدیث لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کی تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۵ء مقرر کر کے اپنی جماعت کے مولویوں کو دعوت نامے دیئے۔ جن میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بھی نام تھا۔ اور ان کا موضوع قادیانی مشن تھا۔ نیز مولوی عبد الواحد غزنوی امام مسجد چینیانوالی لاہور کو بھی دعوت نامہ تھا۔ مگر مولوی عبد الواحد غزنوی نے جلسہ میں آنے سے بدیں الفاظ انکار

[illegible] ثناء اللہ کو ہر گز نہ بلائیں۔ اور نہ اس [illegible] وہ خاص اہل حدیث نہیں

([illegible] ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء)

[illegible] کا فتوےٰ

[illegible] جو کہ وہابیہ کے نہایت ہی مقتدر مولوی ہیں نے بھی فتوےٰ صادر فرمایا ہے کہ

[illegible] مذہب اہل حدیث سے خارج [illegible] ہے

([illegible] ۱۹۳۹ء۔ اربعین صک)

[illegible] ۱۹۱۲ء میں ایک جلسہ کی صدارت [illegible] نے ان کے حق میں یہ شعر [illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف لے جاوے گا۔

([illegible] ۱۹۱۲ء)

[illegible] کا فتوےٰ

وہابیوں کی مقتدر شخصیت ابراہیم میر [illegible] وہ یہ ہے:

[illegible] ہے

([illegible] امرتسر)

[illegible] کا فتوےٰ

وہابیہ کے میر واعظ پنجاب مولوی محمد علی صاحب امرتسری اپنے

فرقہ کے بزرگ امرتسری کے متعلق فتوے دیتے ہیں کہ:
"ثناء اللہ کو خدا نے نااہل سمجھ کر گمراہ کر دیا، یہ فلاسفہ یونان کے چیلوں سے خدائی حکم سے فاسق ہو گیا ہے۔"
(تنظیم اہلحدیث روپڑ ۷ اپریل ۱۹۳۹ء، اربعین صـ۳۰)

مولوی عبدالرحمٰن دہلوی کا فتوےٰ

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبدالرحمٰن صاحب دہلوی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق فتوے صادر فرماتے ہیں کہ:
"بے شک مولوی ثناء اللہ امرتسری دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ جملہ مسلمانوں کو اس سے کلام کرنے مجلس میں بیٹھنے۔ اس کو سلام کرنے اور اس کے سلام کا جواب دینے سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ مصافحہ بھی نہ کریں، اور نہ ہی اس کی تفسیروں کو پڑھنا چاہیے۔"
(اربعین صـ۵۱)

قاضی عبدالاحد خانپوری کے فتوے

غیر مقلدین حضرات کے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری جو کہ امام الوہابیہ ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ہم استاذ ہیں فتوے ثناء اللہ امرتسری پر ہی چسپاں کرتے ہیں کہ:
"وہ بڑا ہی بے حیاء ہے کہ نہ خدا سے شرماتا ہے اور نہ علماء سے اور نہ عباد اللہ الصالحین سے۔ اگر اس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی شرم و حیاء ہوتی۔ تو وہ ضرور بضرور میری کتاب کا جواب دیتا۔ اور اگر نہیں دے سکتا تو اُن کفریات سے صریح تحریری توبہ کرتا۔ اور اس کا کفر بجمیع اصول آمنت باللہ ثابت کیا ہے بلکہ اس کو اکفر الکافرین ثابت کیا ہے۔ اس پر اس کا خاموش رہنا حرام تھا۔ شرعاً اور عقلاً اور عرفاً اور در حقیقت۔ وہ اجہل الناس

وہابیہ نجدیہ کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے امام الوہابیہ پر تو فتووں کی [illegible]
کی ہے۔ اب صرف ایک فتوےٰ درج کرتے ہوئے وہابیہ کے دوسرے
مولویوں کے فتوے درج کرتا ہوں وہ فتوےٰ یہ ہے:

"میں نے اپنی کتاب "اظہارِ کفرِ ثناء اللہ بجمیع اصول آمنتُ باللہ"
میں بوجوہ کثیرہ ثابت کیا ہے کہ وہ تمام کفار روئے زمین سے
بدتر ہے۔ خواہ وہ مشرکین بُت پرست ہوں۔ جیسے ابوجہل وغیرہ
یا کوئی اور قسم ہو۔ ان سب سے زیادہ اکفر ہے۔" (الفیصلۃ الحجازیہ ص[illegible])

مولوی فقیر اللہ مدراسی کے فتوے

امام الوہابیہ ثناء اللہ صاحب امرتسری کے استاد بھائی
اور ہم مسلک مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کے فتوے بھی ملاحظہ فرمائیں:

"یہ مفسر صاحب (مولوی ثناء اللہ) ناول نادانی و خلاف بیانی کے
فن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔" (تقفیر السلف ص۳)

"(مولوی ثناء اللہ) مغالطہ و چالبازی و ابلہ فریبی کے ہنر کے استادِ
کامل ہیں۔" (تقفیر السلف ص۳)

"(مولوی ثناء اللہ) اہل حق اہل حدیث نہیں ہو سکتا۔ اس میں نیچریت
کفر و ضلالت ہونے میں کوئی شک نہیں۔" (تقفیر السلف ص۱۵)

ناظرین حضرات! مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بعد وہابیہ
نجدیہ کے روپڑی خاندان کے سربراہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی
پر اکابر وہابیہ نے جو فتووں کی جو چھاڑ کی ہے اس کا منظر بھی دیکھ لیجئے۔

حافظ عبداللہ روپڑی پر فتوے

اخبار محمدی کا فتویٰ

وہابیہ نجدیہ کے مشہور و معروف مولوی
محمد دہلوی کے اخبار محمدی میں

[illegible] حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی
[illegible]
[illegible] ہو تو اس چھوٹی کھوپڑی والی
[illegible]
([illegible] ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)
[illegible] کے متعلق یہ بداخلاق، بدزبان
([illegible] ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء)
[illegible] کے متعلق فتوے جاری کیا
[illegible] نے شائع کیا ہے۔ وہ فتوے
[illegible]

مولوی شرف الدین صاحب کا فتویٰ

وہابیوں کے مولوی [illegible] شرف الدین صاحب [illegible] ہیں کہ:

"اہلِ اسلام اور خصوصاً اہلِ حدیث کو ان حافظ (عبداللہ روپڑی) صاحب کی طرف بالکل توجہ نہ کرنی چاہیئے۔ اس لیے کہ وہ بالکل راہِ راست سے منحرف ہو کر ایسے فتوے دیتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے"

(اہلِ حدیث امرتسر ص۴ کالم ۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلِ حدیث روپڑی مورخہ ۲۹ رمضان ۱۹۲۵ھ میں ایک نظم شائع کی تھی جس میں پیارے مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ تھا۔ وہابی مولویوں کو شانِ محمدی راس نہ آئی تو روپڑی صاحب کے خلاف وہابیوں نے ایک محاذ بنا لیا۔ اور اپنے مولویوں سے استفسار کیا تو وہابی اکابر نے عبداللہ روپڑی صاحب کے خلاف فتوؤں کی بوچھاڑ کر دی جن کو امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مظالم روپڑی میں شائع کیا ہے۔ وہ فتوے درج ذیل ہیں۔

مولوی احمد اللہ دہلوی کا فتویٰ

وہابیہ نجدیہ کے مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی مدرس مدرسہ رحمانیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ:

"شخص مذکور (حافظ عبداللہ) مشرک ہے اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ جو پرہیز نہ کریں گے وہ دوزخی ہیں"

(مظالم روپڑی ص۴۹ مطبوعہ امرتسر)

مولوی محمد یونس دہلوی کا فتویٰ

وہابیہ کے مرکزی مدرسہ میاں صاحب

[illegible] کا فتویٰ ہے بھی حافظ عبداللہ [illegible]

[illegible] لوگوں سے قطع تعلق [illegible]

(مظالم روپڑی ص۴۹)

[illegible] کا فتویٰ

وہابیہ نجدیہ کے ملتانی مولوی عبید الرحمان صاحب ملتانی کا [illegible]

[illegible] اس کو توبہ کر کے مسلمان ہونا [illegible] اور جس سے سب کو [illegible]

(مظالم روپڑی ص۴۹)

[illegible] کا فتویٰ

وہابیہ کے مدرسہ زبیدیہ عربی دہلی کے مدرس مولوی عبید اللہ صاحب [illegible]

[illegible] اور جو اس شخص کے [illegible] واجب ہے"

(مظالم روپڑی ص۴۹-۵۰)

[illegible] کا فتویٰ

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے گہرے دوست مولوی [illegible] یوں کر دیا ہے کہ:

"[illegible]"

(مظالم روپڑی ص۵۰)

مولوی [illegible] کا فتویٰ

وہابیوں کے امام عبدالوہاب دہلوی کے شاگرد رشید [illegible] نے بھی روپڑی صاحب کے متعلق فتویٰ [illegible]

جاری کر دیا کہ:

"بے شک ایسا شخص لائقِ امامت نہیں۔ ہاں اگر توبہ کرے تو مسلمان ہے۔"

(مظالم روپڑی صفحہ ۵)

مولوی عبد اللہ لائل پوری کا فتوےٰ

وہابیوں کے مولوی ابو محمد عبد اللہ لائل پوری کا فتوےٰ ہے کہ:

"واقعی ایسا مولوی (حافظ عبد اللہ) ملحد ہے۔ ایسے مولوی کی بات کا اعتبار بالکل نہیں۔ اس سے بائیکاٹ کرنا ضروریات دین سے ہے ورنہ ایمان میں خلل ہے۔"

(مظالم روپڑی صفحہ ۵)

مولوی نور محمد فیروز پوری کا فتوےٰ

وہابیہ نجدیہ کے مولوی ابو الاحمد نور محمد صدر مدرس مدرسہ اوڈاں فاضلکا ضلع فیروز پوری نے بھی فتوٰی صادر فرمایا ہے کہ:

"شخص مذکور (حافظ عبد اللہ) اپنے عقیدہ مذکورہ سے برسرِ اعلان اپنی تحریر اور تقریر سے توبہ نہ کرے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی اور اس کا فتوٰی تحریراً ہو یا تقریراً اور اس کا وعظ وغیرہ سننا بالکل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ضل واضل آپ گمراہ ہوا اور سننے والے کو گمراہ کیا۔ اور ایسا شخص بلا توبہ کیے مر جاوے تو اس کا جنازہ بھی ممنوع ہے۔"

(مظالم روپڑی صفحہ ۵)

مولوی یوسف نجاوری کا فتوےٰ

مدرسہ اوڈاں کا مدرس دوم مولوی یوسف نجاوری فتوے دیتے ہیں کہ:

"بلا شک و شبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص (حافظ عبد اللہ) مرتد ملحد خارج عن الاسلام ہے۔ اور پکا مشرک ہے۔ اس پر جنت

مولوی محمد دہلوی کا فتوےٰ

اخبار محمدی کے ایڈیٹر مولوی محمد صاحب جوناگڈھی نے انتہائی سوچ بچار کے بعد روپڑی کے متعلق جامع فتوےٰ دیا ہے کہ:

"پس حقیقی مداہنت۔ مذموم رواداری۔ بدترین ہردلعزیزی۔ صحیح منافقت۔ مداہنت۔ بے دینی۔ بے آئینی۔ بے حسی۔ نامرادی۔ نامردی۔ بزدلی۔ ڈرپوکی اور بے ایمانی روپڑی ریوڑ کی روش ہے"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۳ کالم ۲ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ناظرین! محدث الوہابیہ عبداللہ روپڑی کو وہابیوں کے فتوؤں کی بوچھاڑ کے بعد فرقہ وہابیہ کے امام۔ محدث اور مفسر مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی اور ان کے بیٹے مولوی عبدالستار دہلوی صحیفہ اہلحدیث والوں پر اکابر وہابیہ نے جس انداز سے فتویٰ بازی کی ہے۔ اس کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سنکر نیند آتی ہے
تڑپ اٹھو گے کانپ اٹھو گے سنکر داستان ان کی

امام عبدالوہاب اور عبدالستار دہلوی

شرک کے دروازے کھولنے والا

مولوی عبدالستار دہلوی کے والد مولوی عبدالوہاب دہلوی جوکہ مولوی رفیق صاحب پسروری کے استاد بھی ہیں کے متعلق حرمین الشریفین کے نجدی علماء نے فتوےٰ دیا ہے جوکہ وہابیوں نے فیصلہ حرمین شریفین کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا ہے اس میں درج ہے کہ:

"اس (عبدالوہاب دہلوی) کا استدلال کرنا جہالت کم علمی۔ بدبختی اور کند ذہنی کا نتیجہ ہے۔ یہ شخص یعنی عبدالوہاب کس قدر جاہل اور کتنا

[illegible] فتاوی تو شرک کو ثابت کرنے والے
[illegible] تو شرک اور اسباب شرک
[illegible] اس قسم استدلال کرنے والا
[illegible] اور حدیث رسول سے
[illegible] مفسرین کے معانی سے بھی بالکل ناواقف
(فیصلہ حرمین شریفین ص۹)

[illegible] نے وہابیہ نجد کے امام عبدالوہاب
[illegible] فرماتے ہیں کہ:

[illegible] کی حقیقت دو جزوں
[illegible] ایک جزو یہ کہ افراد امت
[illegible] میں منسلک کر کے منظم
[illegible] دوسرا جزو یہ ہے کہ
[illegible] وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے
[illegible] بیشک قابل اعتراض
[illegible] جماعت کے مشابہ ہوگئی ہے۔
([illegible] ۱۳ جولائی ۱۹۴۲ء)

[illegible] مولوی عبدالمجید صاحب اپنے فرقہ
[illegible]

[illegible] رفیق پسروری بھی شامل
[illegible] اور تمام اہل اسلام
[illegible] سے چھپے نہیں ہیں۔
([illegible] ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء)

[illegible] وہابیہ کے مولوی عنایت اللہ [illegible]

صاحب اثری گجراتی نے اپنے رسالہ عدوان المفتی ص۱۵ پر نمایاں سرخی دے کر لکھا ہے مولانا اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کا اپنے استاد مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی پر فتویٰ کفر و شرک کہ شرکیہ جھاڑ پھونک کے جواز پر مولوی عبدالوہاب صاحب کے خلاف مندرجہ ذیل علمائے کرام نے فتویٰ کفر و شرک لگایا جو کہ علمائے اہلحدیث کا متفقہ فتوے کے نام سے شائع ہوا۔ (۱) مولانا عبدالرحمان صاحب مبارک پوری شارح ترمذی (۲) مولانا محمد سورتی پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی (۳) مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی (۴) مولانا داؤد صاحب غزنوی (۵) مولانا محمد حسین صاحب غزنوی (۶) مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی (۷) مولانا محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اہل الذکر فیض آباد۔ (۸) مولانا عبدالحق صاحب ایڈیٹر اہلسنت امرتسر (۹) مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی (۱۰) مولانا عبدالتواب صاحب ملتانی (۱۱) مولانا عبدالاحد صاحب خانپوری (۱۲) مولانا عبدالغفور صاحب دربھنگی (۱۳) مولانا اسماعیل صاحب غزنوی (۱۴) مولانا عبدالوہاب صاحب آروی (۱۵) مولانا محمد صاحب دہلوی (۱۶) مولانا عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی (۱۷) مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی (۱۸) مولانا شرف الدین صاحب دہلوی (۱۹) مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی (۲۰) مولانا محمد یوسف صاحب جے پوری (۲۱) مولانا محمد اسحاق صاحب کلکتہ (۲۲) مولانا محمد یونس صاحب دہلوی (۲۳) مولانا عبدالجبار صاحب دہلی (۲۴) مولانا عبیدالرحمان صاحب میرٹھ (۲۵) مولانا عبیداللہ صاحب دہلی (۲۶) مولانا عبدالحنان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی (۲۷) مولانا محمد سلیمان صاحب جج عدالت پٹیالہ (۲۸) مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر۔

کل تعداد علمائے کرام ساٹھ تک پہنچائی ہے جس میں علمائے عرب بھی شامل ہیں۔ ان سب کے ساتھ مولانا اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کا فتویٰ بھی شامل ہے۔

(عدوان المفتی ص۱۶،۱۷)

ڈبل شرک | وہابیہ نجدیہ کے مولوی ابوالخیر محمد عبدالصمد صاحب بودھپوری

[illegible] مولوی عبدالستار دہلوی کو مخاطب کرتے [illegible]

[illegible]

(اخبار محمدی دہلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

[illegible]

مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی اور عبداللہ غازیپوری پر فتوے

[illegible]

امرتسری کے استاذ بھائی مولوی فقیر اللہ مدراسی نے اپنے فرقہ کی جلیل المرتبت شخصیتوں مثلاً مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی اور مولوی عبداللہ غازی پوری پر بھی ملحد کا فتوےٰ جڑ دیا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۱۲، ۱۹ جون ۱۹۱۶ء)

شہر سیالکوٹ کی جمعیت وہابیہ کے پیارے دادا جان اور امام العصر مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی بے چارے کو بھی وہابی مولویوں نے معاف نہیں کیا۔ ان پر بھی فتووں کا وار کر دیا اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ مقام حیرت ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب میر پران کے شاگرد اور جماعت وہابیہ کے مشہور مصنف حکیم صادق سیالکوٹی نے ہی زیادہ وار کیے ہیں طوالت کے خوف سے چند ایک وار ملاحظہ فرما کر اکابر وہابیہ کی دینی خدمات کا اندازہ لگائیں۔

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

دیدہ دلیر کاذب۔ بے شرم۔ بے غیرت | مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی سیالکوٹ عدالت میں گواہی کے طور پر پیش ہوئے۔ اور انہوں نے گواہی دی تو مجسٹریٹ درجہ اول غلام محی الدین گیلانی نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار تحریری طور پر کیا ہے جو کہ میر صاحب سیالکوٹی کے شاگرد رشید نے مدعی امارت سے شرعی استفسار نامی پمفلٹ میں درج کیا ہے کہ:

I THINK HE IS AN IMPUDENT LIER.

(میرے خیال میں وہ دیدہ دلیر کاذب ہے)

---

(۱) [illegible] ادبی شاگرد کہا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر جلد [illegible] ۱۹۱۶ء)

(۲) امرتسری نے خود مسلم کی تعریف کی ہے کہ [illegible] دین کا پیرو نہ ہو۔ (اہلحدیث امرتسر [illegible] ۱۹۱۶ء)

اس خاندان کے دیگر علماء کے متعلق فتوے دیتے ہیں کہ:

"ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔" (اہلحدیث امرتسر ۲۰ فروری ۱۹۱۳ء)

وہابیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خان پوری نے لکھا ہے کہ:

"مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کلام مبین میں جابجا لکھا ہے کہ مولوی عبدالجبار صاحب علوم آلیہ سے کورے ہیں۔" (تقییر السلف ص)

غزنوی خاندان کے دوسرے فرد اسمٰعیل غزنوی پر بھی وہابیہ کے سردار امرتسری نے فتوے صادر فرمایا ہے جو کہ پیش خدمت ہے۔

وہابیہ کی مرکزی جمعیت کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ:

"مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہماری جماعت کے مشہور مخلص مجاہد (مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی) نائب صدر کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ وہ مرزائی ہیں۔ اور یہ جلسے جس قدر ہو رہے ہیں اور یہ سارا خرچ اسی طرف سے آرہا ہے۔" (فیصلہ مکہ ص ۳۵)

وہابیہ غزنوی خاندان کے مولویوں کو مولوی ثناء اللہ امرتسری مخاطب کرتے ہوئے فتوے دیتے ہیں کہ:

"تم مسلک کے لحاظ سے اہلحدیث نہیں بلکہ گفتار اور باتوں کے لحاظ سے اہلحدیث ہو۔ کیونکہ حدیث کے لغوی معنے اجوبات ہے اس معنے کے لحاظ سے اہل گفتار ہو۔ امرتسری صاحب نے خاندان غزنویہ کے علماء کو نفسانی اہل حدیث بھی قرار دیا ہے۔"

(ماخوذ از اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء)

مولوی فقیر اللہ مدراسی پر فتوے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتوے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے فرقہ کے مولوی فقیر اللہ

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے استاد مولوی احمد اللہ امرتسری وہابی کو بھی معاف نہیں کیا۔ ان پر بھی نفسانی اہلحدیث ہونے کا فتوے صادر فرمایا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۳ ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء)

وہابیہ نجدیہ کے لکھوی خاندان کے عظیم فرزند اور امیر جمعیت مولوی محی الدین صاحب لکھوی بھی فتوے سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اس بن رسیدہ لکھوی پر فتوے صادر فرمانے والے بھی کس رسیدہ حصاری صاحب ہیں۔

مولوی محی الدین لکھوی

مولوی عبد القادر حصاری کا فتوے	وہابیہ نجدیہ کی مقتدر شخصیت مولوی عبد القادر صاحب حصاری نے

فتوے صادر فرمایا ہے کہ:

"جمعیت (اہل حدیث) کے لکھوی امیر صاحب کے عقائد میں مرزائیت سرایت کر گئی ہے۔ مولوی محی الدین لکھوی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے"

(تنظیم اہل حدیث لاہور ص۶ ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء)

مولوی محی الدین لکھوی کے بعد وہابیہ نجدیہ کے کانگریسی علماء مثلاً مرکزی جمعیت کے سابق امیر ناظم اعلیٰ داؤد غزنوی۔ اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ ابوالقاسم بناری اور ابوالکلام آزاد وغیرہم جیسی مقتدر شخصیتوں پر جو فتوے چسپاں کیے گئے درج کرنا معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

[illegible] ابوالقاسم بنارسی کانگریسی مولویوں پر فتوے

[illegible] کا فتوے	کانگریسی علماء دس کروڑ مسلمانوں کی تباہی کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

(پیغام ہدایت ص[illegible])

[illegible] دوسرا فتوے بھی کانگریسیوں کے [illegible]

[illegible] ہندوؤں کی [illegible] اسلام کے دوست [illegible]

(پیغام ہدایت ص۸۵)

[illegible] مولویوں کو بناوٹی اہل حدیث قرار [illegible] قتل و غارت گری [illegible]

(پیغام ہدایت ص۹۰)

مولوی داؤد صاحب غزنوی کانگریسی

[illegible] مرکزی جمعیت [illegible] فتوے لگایا ہے [illegible] جلسہ عام [illegible]

[illegible] سے کشیدہ خاطر [illegible]

مولوی محمد صاحب گوندلوی

[illegible] اہلحدیث مولوی محمد صاحب گوندلوی بھی فتویٰ [illegible] جناب مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی [illegible] صاحب نے فتویٰ لگایا ہے کہ:

[illegible] حافظ محمد صاحب گوندلوی [illegible] کے خلاف ہے:

([illegible] اکتوبر ۱۹۶۸ء)

مولوی عبد القادر حصاروی

[illegible] عظیم شخصیت [illegible] مولوی صاحب نے [illegible]

مولانا عبد القادر حصاروی کے [illegible] ہمارے [illegible] کہ بخاری کا سمجھنا [illegible] کہ علم حدیث میں [illegible] (۱۹۶۸ء) [illegible] اور امام عبدالوہاب [illegible] مولوی عنایت اللہ اثری [illegible] جاتے ہیں۔

ہو کر واپس گئے۔ اور گذشتہ تحریکات میں ان کی روش کا نقشہ ان کی نظروں میں پھر گیا کہ مولانا داؤد غزنوی، صاحب ابن الوقت ہیں:

(احتفال الجمہور صفحہ ۲۳)

مولوی ابوالقاسم بنارسی کانگریسی

مولوی محمد دہلوی کا فتویٰ | وہابیہ نجدیہ کے ابوالقاسم بنارسی کانگریسی پر [illegible] کے مولوی محمد صاحب جوناگڑھی مدیر اخبار محمدی نے بدعتی کا فتویٰ دیا ہے: (اخبار محمدی دہلی صفحہ ۱۵ کالم ۲ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء)

مولوی اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ

ابراہیم میر کا فتویٰ | مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی اپنے فرقہ کے مولوی اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے استاد مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا وہ فتویٰ جو انہوں نے جلسہ عام میں لگایا تھا درج کیا ہے۔ اثری صاحب یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ:

"جب آپ کانگریس میں تھے۔ آپ کے استاد مولوی ابراہیم صاحب میر مسلم لیگ میں تھے تو جلسہ عام میں آپ کے متعلق استاد مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے فرمایا کہ میرے شاگردوں میں گندا انڈہ نکلا ہے اور آپ کو گوجرانوالہ سے نکلوا دیا۔"

(ماخوذ از عمدان الفقی صفحہ ۱۴)

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی کو وہابیوں نے اپنی جماعت
خارج کر دیا۔ مولوی عنایت صاحب نے خود اپنی کتاب میں اس کا اندراج
ہے کہ:

حافظ عبد اللہ روپڑی کا فتوے

مولوی عبد الکریم صاحب نے یہ بتایا کہ
دوست اور ہیں دونوں حافظ عبد
صاحب روپڑی کے پاس گئے۔ سلام و مصافحہ کے بعد میرے دوست
تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی کے
ہیں سُنن اربعہ اُن سے پڑھ چکے ہیں۔ اور صحیح مُسلم پڑھ رہے ہیں۔ مولوی
نے فرمایا کہ جو کچھ وہ پڑھاتے وقت بیان کرتا ہے۔ مجھے اس کی برداشت
میں نے کہا کہ میں تو اپنے دوست سے جناب کا ذکر بڑے احترام سے
ہوں۔ اور آپ نے میرے اُستاد کا ذکر بڑی حقارت سے فرمایا
میرے دوست نے فرمایا کہ آخر حافظ صاحب میں کیا بات ہے فرمایا کہ
سے خارج ہے؛

(العقد البلیغ ص ۱۱۸-۱۱۹ ج ۲)

مولوی اسماعیل صاحب کانگریسی کا فتوے

وہابیوں کی مرکزی جمعیت
امیر مولوی اسماعیل
کانگریسی آف گوجرانوالہ نے بھی اپنے اُستاذ بھائی مولوی عنایت اللہ صاحب
گجراتی پر فتوے صادر فرمائے ہیں۔ جن کو خود اثری صاحب نے اپنی کتاب
"عُدوان المفتی" کے صفحہ ۸، ۹ پر درج کیا ہے۔ وہ فتوے یہ ہیں۔
"ایسے حضرات (مولوی عنایت اللہ اثری جیسے) کو امام نہیں
مقرر کرنا چاہیے؛

عُدوان المفتی ص۸

وہابی مولویوں کی تبلیغ مسلمانوں کو کافر بنانا ہے

افسوس ہے اس [illegible] کے علماء اہلحدیث ہیں [illegible] اہل اسلاف سے کر بجائے کفار کو اسلام میں لانے کے مسلمانوں کو کافر، زندیق، ملحد وغیرہ کے القاب عوام میں بذریعہ رسالہ یا اشتہار مشتہر کر رہے ہیں۔ علماء زمانہ کی یہ حالت ہو تو عوام کا کیا حال ہوگا؟
(اہلحدیث امرتسر مؤرخہ ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

آج دعوے ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

اسی بے باکی کی وجہ سے بے دین اور گمراہ فرقوں کی پیداوار کی ذمہ داری وہابیت پر ہی آتی ہے جیسا کہ دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد صاحب لکھنوی نے بھی غیر مقلدین وہابی مولویوں کے متعلق تحقیقات کے بعد جو فیصلہ دیا ہے وہ بھی قابل مطالعہ ہے۔ پڑھیے اور ام الخبائث کی نشاندہی کیجیے:

گمراہی کی بنیاد وہابیت

مولوی خلیل احمد لکھنوی دیوبندی

اس بے باک فرقہ غیر مقلد کے علماء نے جو پیشوایان اسلام پر بہت کچھ زہر اگلے اور بہتان لگائے ہیں میں سچ عرض کرتا ہوں اگر احکام شرعیہ کے اجراء کا زمانہ ہوتا تو ان بے باک مولویوں پر حد افتراء قائم ہوتی۔ مگر اس زمانہ میں یہ ہوتے ہی کیوں یاد رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میدان قیامت میں احکم الحاکمین جبار وقہار جل جلالہ کے روبرو فقہائے اسلام بلکہ اسلام مدعی ہوگا۔ اور یہ مفتری مولوی مدعا علیہم۔ کیا یہ مولوی ان کے متبعین اسلام کے خیر خواہ ہوں گے۔ یا بدخواہ اسلام کے دوست سمجھے جائیں گے یا دشمن۔ اس پر طرہ یہ کہ نام رکھ لیا ہے اہل حدیث۔

برعکس نہند نام زنگی کافور!

[illegible]

بہر حال اہل قرآن ہوں یا دجال قادیاں سب آپ (وہابیوں) کے
چانٹے جو کچھ یہ کارنمایاں کر رہے ہیں سب آپ کی جوتیوں کا صدقہ آپ
نامہ اعمال میں درج۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تُست

ناظرین! دیکھا ہے ہیں۔ عدم تقلید اور فقہاء اسلام کی گستاخی کے کرشمے
نتیجے۔ یہ تو ان بھائیوں کے نام کی لڑائی ہے۔ آخر ہیں تو سب بھائی بھائی
بڑائی کا فرق سہی کبھی نہ کبھی مل ہی جائیں گے۔

اے صاحبو! میں تم سے بالکل درست کہتا ہوں کہ حضور سرور کائنات
التحیات والتسلیمات نے اپنی اپنی اُمت کو ان بھائیوں کی خبر نہایت خوفنا
اور ہولناک الفاظ میں پہلے ہی فرما دی۔ یہ ماہران حدیث نبویہ اس رمز کو خوب
ہیں۔ اہل فہم و فراست ان بھائیوں کے نام کی لڑائی سے خوب سمجھ گئے ہوں
کہ ان بھائیوں میں کیا فرق ہے۔ مگر میں اچھی طرح واضح کیے دیتا ہوں کہ اہل
فقہ کے منکر اور تارک فقہاء کے دشمن اور معاند۔ اہل قرآن فقہ و حدیث دونوں
کے منکر اور تارک فقہاء و محدثین دونوں سے ان کو عداوت۔ اہل قادیان تینوں
متنفر اسلام سے خارج۔ (جلد التہدید علے ظہر عدم التقلید ص۱۲۹)

ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

ممدوح الوہابیہ والدیابنہ ابوالکلام آزاد کانگریسی نے اپنے والد
ماجد علیہ الرحمۃ کا نتیجہ خیز فرمان اپنی کتاب میں ان الفاظ میں درج کیا ہے کہ:

"والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے
وہابیت پھر نیچریت نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے
اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس لیے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی
سمجھتے تھے۔ لیکن میں (ابوالکلام) اتنا اضافہ اور کرتا ہوں۔ کہ تیسری
منزل الحاد ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سرسید احمد

سیرت و کردار

اکابر وہابیہ میں روپے کی حرص اتنی زیادہ ہے کہ اس کی محبت میں کبھی تو اپنا قول اور اقرار کو بھول جاتے تھے۔ کبھی فقراء اور غریبوں کے مال ہضم کر جاتے ہیں کبھی جعل سازی کرتے ہیں کہ دیکھنے والا ششدر رہ جاتا ہے۔ کبھی امانتوں میں خیانت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے شاگردوں اور طلبہ کے پیسوں کو بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ یہی روپے کی محبت سے رذیل اور کمینی قسم کی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں اس کی خاطر کئی قسم کے جھوٹ اور فراڈ معرض وجود میں لاتے ہیں اور زمانے کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔ الغرض وہابی اکابر کی دینی جاہ کا محور دولت ہے۔ جس کے ثبوت کے لیے چند ایک شواہد پیش کیے جاتے ہیں۔

روپے کی محبت میں قول و اقرار بھول جانا

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے وقت کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے کردار کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ:

"اہلحدیث مورخہ ۲۴ ستمبر میں مولانا بٹالوی کی تحریر کے مطابق لکھا گیا تھا کہ آپ تب...... تین سو روپیہ حاجی علی خان سوداگر دہلی کے پاس جمع کرادیں اور منصف علماء کو منظور کریں، روپیہ جمع کرانے کی مہلت ایک ہفتہ دی گئی تھی۔ مگر جناب موصوف نے ورے کیا جس کی ان سے امید تھی۔ روپیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو بھول گئے۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۳ کالم ۱ ، ۸ / اکتوبر ۱۹۱۵ء)

روپیہ بٹورنا

مفسر امرتسری روپڑی صاحب سے سوال کرتے ہوئے ان کے جوابات طلب کرتے ہیں کہ:

[illegible]

کی اشاعت و طباعت کے لیے زکوٰۃ کی رقم خود ہضم کرنا، جماعتی پبلیکیشنز کا کرایہ خود کھا جانا، طلباء کے لیے جمع شدہ چاول اپنے گھر پہنچا دینا، صدقہ کے گوشت کو فروخت کر کے پیسے اپنی جیب میں ڈال لینا، مبلغین کے حصہ کی رقم خورد برد کرنا، تبلیغ کے نام پر گاؤں والوں کو لوٹنا، حجرہ خاص میں بدفعلی کرنا۔ ان سب صفات کے حامل امیر جمعیت اہلحدیث آف سیالکوٹ حافظ شریف اور ان کے معاون حکیم صادق ہی ہیں۔"
(اشتہار لجنہ فکریہ)

دو ہزار روپیہ — شہر سیالکوٹ کے وہابیہ کی انجمن کے ناظم اعلیٰ عبدالغفور بٹ اپنے شائع کردہ پمفلٹ "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" میں لکھتے ہیں کہ:

"حافظ صاحب نے انجمن کے خزانہ سے دو ہزار روپیہ جامع اہل حدیث پل ایک کی ملحقہ کوٹھی خریدنے کے لیے زر بیعانہ تو انجمن اہل حدیث رجسٹرڈ سے ادا کر لیا گیا۔ اور اس بیعانہ کی رسید دکھا دکھا تمام ذرائع سے روپیہ اکٹھا کیا۔ مگر انجمن میں دو ہزار روپیہ آج تک واپس نہیں کیا گیا۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ کسی اور صاحب سے بھی دو ہزار روپیہ یہ کہہ کر لیا گیا ہے کہ کوٹھی خریدنے کے لیے زر بیعانہ دینا ہے ان دو ہزار میں سے ان صاحب کو کچھ ادا کیا گیا ہے۔ بقایا غالباً ۸۰۰/- روپے ان صاحب کے تقاضا کے باوجود ان کو واپس نہیں دیے گئے۔"
(پمفلٹ "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" ص ۳)

حافظ شریف صاحب سیالکوٹی کی سیرت اور کردار کے متعلق لوگوں نے پہلے بھی کئی پمفلٹ شائع کیے اور ان سے استفسارات کیے۔ ان سے استفسار کرنے والی انجمن مفاد المسلمین تھی۔ اس انجمن کے شائع پمفلٹ سے بھی حافظ صاحب کے کردار کے متعلق چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

اس شخص کو سچا جان کر اس کی موافقت کی تو پہلے تو آپ نے بطلانِ
الحیل اپنے اندراج کو درست کہا لیکن جب آپ کے دیگر شرکاء آپ
کے موافق نہ ہوتے تو آپ نے مجبوراً نہ ایماناً اسے تسلیم کیا۔ اور وہ
ایک ہزار روپیہ اس شخص کو ادا کر دیا گیا۔ یہ بات آپ کے شرکاء
چوہدری عنایت اللہ ڈار اور محمد ابراہیم قریشی وغیرہ جماعت کو بھی معلوم ہے۔
(حافظ محمد شریف اینڈ کو سے چند استفسارات)

انجمن مفاد المسلمین کا فیصلہ

وہابیوں کے سودی شریف صاحب سیالکوٹی کے بارے میں انجمن مفاد المسلمین نے جو فیصلہ دیا ہے۔ وہ بھی پیشِ خدمت ہے۔

"حافظ شریف صاحب معاملہ کرنے میں انصاف و راستبازی کو بہت کم دخل دیا جاتا ہے۔ جس جس شخص سے معاملہ پڑا قریباً بہت سے آپ سے نالاں ہیں۔ ہیر پھیر جھگڑا۔ عموماً تمام کے ساتھ"
(حافظ محمد شریف صاحب کی قلابازیاں ص۔۔)

انجمن اہلحدیث سیالکوٹ نے ۱۹۴۹ء میں ایک ٹریکٹ "اظہارِ حق" شائع کیا اس میں بھی حافظ شریف صاحب اور حکیم صادق صاحب کی سیرت اور کردار کی کافی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ ان جھلکیوں میں سے صرف ایک جھلکی دکھائی ہے
"صدر صاحب بابو عبدالقیوم نے مولانا (ابراہیم میر) صاحب سے اجازت لے کر نامواقف حالات کی مختصر تفصیل یوں بیان کی کہ اخبار مسلمان کے متعلق حافظ (شریف) صاحب کے ذمہ کچھ رقم جو غالباً مبلغ تہتر (۷۳) روپے کے قریب تھی۔ اور کچھ اور حساب بھی تھا۔ حافظ صاحب سے اس کا حساب مانگا گیا تو حافظ صاحب نے پس و پیش کی۔ جس کے لیے آج تک تقاضا جاری ہے۔ لیکن حافظ صاحب حساب نہیں دیتے اور نہ رقم ادا کرتے ہیں" (اظہارِ حق ص۔)

تو حکم فرمایا طبیعت ناساز ہے پھر کسی وقت آنا۔ آنے والے اپنی اہل
سے غافل ہو کر ایک مرتبہ پھر آ ہی گئے۔ حضور امیر (ابراہیم) کی بیٹھک
میں ابھی قدم رکھنے ہی کو تھے کہ امارت کی بجلی چمکی، پھر کڑکی۔ ان
مسافروں کا دانہ پانی ابھی دنیا میں باقی تھا۔ کہ بجلی گرنے سے قبل
بے چارے نو دو گیارہ ہو گئے۔ جان بچی لاکھوں پائے۔ حساب
پوچھنے سے باز آئے۔ (ایک مدعی امارت سے متعلق شرعی استفتاء)
زمین بیچ کر ٹھیکہ کھانا، ہبہ واپس لینا تے چاٹنا ہے۔ سود کا نام نفع
سب غیر شرعی امور کا مرتکب اپنے اُستاذ اور وہابیہ کے امام العصر مولوی
ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کو وہابیوں کے حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی
نے قرار دے کر ان کی سیرت اور کردار نمایاں کیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا
کہ ایسا شخص جماعت کا امیر شرعی طور پر بھی مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

قارئین عظام! یہ تھا مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اور اُن کے
شاگرد رشید حافظ محمد شریف اور حکیم صادق صاحبان سیالکوٹی کا کردار اب میر
صاحب کے تیسرے شاگرد مولوی اسماعیل صاحب سلفی کانگریسی آف گوجرانوالہ
کا حال اور کردار پڑھیے۔ مولوی اسماعیل صاحب سلفی کانگریسی رہے ہیں۔ جو کہ
وہابیوں کی مرکزی جمعیت کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔

مولوی اسماعیل کانگریسی سے مصارف کا محاسبہ | غیر مقلد مولوی عنایت اللہ صاحب اثری

گجرات اپنے فرقہ کے مولوی اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ سے مصارف
کا محاسبہ ہونا اور اسماعیل کا حساب نہ دے سکنا کا واقعہ خود ہی بیان کرتے
ہیں کہ:

"۔۔۔ ۱۲ نومبر ۱۹۱۶ء کی درمیانی شب کو عشاء کے وقت مجھے استفتاء
کے رنگ میں ایک تحریر برائے جواب مرسول ہوئی۔ کریم نے

[illegible] صاحب کو مدرسہ کے لیے دو ہزار
[illegible] ہزار تو انھوں نے خزانہ میں داخل
[illegible] ہے۔ جس میں سے ایک ہزار کوئی
[illegible] نے جواب دیا۔ کہ میں مقروض
[illegible] خرچ کر لیا ہے۔ جس کا آپ کو ثواب
[illegible]

[illegible] (اسماعیل) کی بابت یہ شکایت عام
[illegible] کو ہوٹل سے پر تکلف کھانا کھلا کر
[illegible] ایسے لوگ بھی کھا پی کر ان
[illegible] روبرو مجلس عاملہ کا ایک
[illegible] نے مجھ سے بیان کیا کہ آج رات
[illegible] سے بعض مصارف کا محاسبہ ہوا
(المعظ البلیغ ص ۱۱۲ ج ۲)
[illegible] آف گوجرانوالہ کے دوسرے
[illegible] کردار پڑھیے۔ جس کو بیان کرنے
[illegible] مولوی عنایت اللہ صاحب اثری
[illegible]

[illegible] مارچ ۱۹۲۲ء میں جو
[illegible] صاحب کے ساتھ سفر بنگال
[illegible] ہو کر ان سے علیحدگی
[illegible] ۱۹۲۲ء میں گجرات میں قیام
[illegible] پھر اس کے بعد مولوی عبد اللطیف
[illegible] صاحب میر سیالکوٹی سے۔" (نا مدہ)

بھی ان سے علیحدہ ہو گئے۔ مولوی عبد الستار کلانوری ایڈیٹر ہمدرد اہلحدیث دہلی تو اس سے پہلے ہی علیحدہ ہو چکے تھے۔" (العطر البلیغ صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷ ج ۲)

طالب علم کے پیسے ہضم کر جانا

یہی مولوی عنایت اللہ صاحب غیر مقلد اپنے ایک اور سفر کا واقعہ استاد عبد الوہاب دہلوی سے جو پیش آیا اُس کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"اس سفر میں موصوف (مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی) کے ہمراہ میرے علاوہ آپ کا چھوٹا صاحبزادہ عبد الرحمان اور ایک طالب علم تھا۔ مجھے اور عبد الرحمان کو جو کچھ ملتا۔ ہم مولوی صاحب کو دے دیا کرتے تھے۔ اور وہ طالب علم اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا۔ کہ وہ اپنے خرچ پر ہمارے ساتھ تھا۔ اور میں موصوف کا ملازم تھا۔ اور عبد الرحمان لڑکا تھا۔ اور بعض جگہ ایسا بھی ہوا۔ کہ طالب علم موجود نہیں تو موصوف (عبد الوہاب دہلوی) فرما دیتے کہ اس کا حصہ مجھے دے دو۔ میں اُس کو دے دوں گا۔ جب اُسے معلوم ہوتا تو میں اُسے تسلی دیتا کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ دے دیں گے۔ پھر جب دہلی پہنچ کر کچھ دنوں بعد اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے نہیں دیا۔" (العطر البلیغ صفحہ ۳۶ ج ۱)

کمینی حرکت

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری اپنے اُستاد مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی (جو کہ مولوی رفیق خاں صاحب پسروری کے بھی اُستاد ہیں) کی ایک کمینی حرکت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دو واقعات بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے ایک جمعہ مسجد اہلحدیث موری دروازہ دہلی میں اس کے نمازیوں کی درخواست پر پڑھایا تو انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ میں نے ہر چند انکار کیا۔ مگر انہوں نے باصرار تمام دے ہی دیا جس کا میں نے مولوی عبد الوہاب صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی

"ایسے واقعات اکثر پیش آتے رہتے تھے۔ مگر موصوف کے مسلک کے مطابق ان میں کوئی خرابی نہیں ہے۔" (الجنۃ الجلیل ص ۳۲)

مولوی عبدالوہاب اور عبدالستار صاحبان دہلوی کے بعد وہابیوں کے روپڑی خاندان کے سرکردہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کی سیرت اور کردار ملاحظہ فرمائیں؛

حافظ عبداللہ روپڑی سے وہابیوں کے سوالات

اخبار محمدی دہلی میں ہمبشر امرتسری سے حافظ عبداللہ روپڑی جواب دیں کی سرخی جما کر لکھتے ہیں کہ:

"حافظ صاحب کی ذات ستودہ صفات پر مدت سے پردہ پڑا رہا۔ اور کسی نے نہ پوچھا کہ آپ کے منہ میں کتنے دانت ہیں؟ مگر اب جبکہ وہ دوسروں کی ذات پر حملہ کر دیتے ہیں تو ان کا چہرہ بھی بے نقاب ہوگا۔ اور لوگوں کو یہ پوچھنے کا حق حاصل ہوگا کہ وہ صوفی منش ہونے کے باوجود حرص و آز کا جال کیوں بچھائے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں چند باتیں آپ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔

کیا یہ صحیح ہے کہ آپ ان ہزاروں روپیہ میں سے جو جلسہ کے نام پر جمع کرتے ہیں۔ علماء کرام کو کرایہ اور سفر خرچ تک بھی نہیں دیتے۔ اور جن کو دیتے ہیں، بہت کم دیتے ہیں۔ اور دوستی میں کام نکال لیتے ہیں۔ روپیہ تو خود کھا جاتے ہیں، مگر عوام میں مشہور کر دیتے ہیں کہ علماء پر خرچ ہو گیا ہے۔ ہمیں ان علماء کرام کا علم ہے، جو اپنی شرافت کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں۔ اور آپ سے کرایہ تک نہیں مانگتے۔ مگر آپ اُن کے بستر بھی چھین لیتے ہیں اور شاذ و نادر بعد

وہابی مولویوں میں ایک عجیب خصلت ہے جس کی وجہ سے ان کے [illegible]
بھی کوئی شریف آدمی دلچسپی نہیں لیتا وہ خصلت منصفوں کو برا کہنا اور بد[illegible]
کام لینا ہے جس کا ذکر خیر بھی وہابیہ نجدیہ کے مولوی فقیر اللہ صاحب مد[illegible]
نے بھی اپنے مجتہد بٹالوی کے متعلق ان الفاظ میں کیا ہے:

منصفوں کو برا کہنا

وہابیہ نجدیہ کے والاجاہ مدراسی اپنے مجتہد [illegible] صاحب بٹالوی کی ایک اور خصلت کا تذکرہ [illegible] ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"مولانا بٹالوی (محمد حسین) کو مولانا شیر پنجاب ثناء اللہ سے کچھ بس نہ چلا۔ تو فوراً منصفوں کو برا بھلا کہنے لگے۔ اگر وہ منصفوں کو برا کہیں گے۔ تو کوئی مہذب ان کے مباحثہ میں منصف نہ ٹھہرے گا۔ کیونکہ عاقلوں کا کام ہے کہ بد زبانوں سے دوری اختیار کرتے [ہیں]"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۳ ۵ نومبر [illegible])

ان کی مخالفت کی اصل وجہ مال اور روپیہ ہے جس کو مل گیا خاموش [illegible]
جس کو نہ ملا اس نے کفر و شرک اور بدعت کے فتووں کی بوچھاڑ شروع [illegible]
اور ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالنا شروع کر دیا جیسا کہ مولوی ابو [illegible]
امرتسری نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مولوی محمد صاحب جونا[illegible]
المعروف دہلوی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"مولوی حافظ عبداللہ روپڑی نے اپنے پرچہ تنظیم میں لکھا ہے کہ
جناب (حافظ عبداللہ صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب یا محمد [illegible]
دہلوی) کو پنجاب کے سب جلسوں میں بلاتے تھے۔ اور مولانا کی مالی
امداد کرتے تھے۔ اور جب یہ امداد آپ نے بند کر دی تو مولانا
(امرتسری یا دہلوی) آپ (روپڑی) کے مخالف ہو گئے وغیرہ"

(اخبار محمدی دہلی ص۱۳ ۱۵ اپریل ۱۹۲۹ء)

[illegible] وہابیہ کے مولوی سلیمان فیروز
[illegible] اپنے فرقہ کے مولوی
[illegible] رقمطراز ہیں کہ:
[illegible] کا ڈھانچہ اور مال جمع

[illegible] وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ
[illegible] صاحب اثری وزیر آبادی
[illegible] صاحب ایڈیٹر
[illegible] رپورٹر اہلحدیث گزٹ
[illegible] عبدالوہاب دہلوی کے

[illegible] مسنی حکیم
[illegible] کا فراری
[illegible] وزیر آبادی
[illegible] شاگرد
[illegible] کے شاگرد تھے
[illegible] غالب ہو کر
[illegible] ومکاری
[illegible] (الجرح علی...)
[illegible] کی دینی بھائی کا نمونہ
[illegible] کا مشورہ شاہد ہے
[illegible] اپنے فرقہ
[illegible] دیتے ہوئے

لکھتے ہیں کہ :

"میں حافظ حمید اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ وہ اور بھی اپنی ہمیانوں (روپے کی تھیلیوں) کے منہ امام جی (حافظ عبدالستار) کی طرف کردیں کہ آخر اس خاندان کی دینی ہماہمی کا محور تو دولت ہی ہے۔" (اخبار محمدی دہلی ۱۵ یکم مئی ۱۹۴۲ء)

اپنی ہماہمی کا محور دولت ہونے کی وجہ سے ان حضرات نے حق و صداقت کی خونریزی کی زمانہ کی طرح رنگ بدلے اور معاہدوں کی خلاف ورزی جیسی اخلاق کش حرکات ان ہی میں پائی جاتی ہیں۔ جن کا تذکرہ وہابیوں نے اپنی تحریروں میں کیا ہے اس سلسلہ میں بطور شہادت پہلی تحریر مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کی پیش کی جاتی ہے۔

حق و صداقت کی خونریزی کرنا

اخبار اہل حدیث امرتسر میں مولوی فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں کہ "میرا رسالہ "ایقاظ الفتن" (جو جواب ہے جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے فتوے محللہ خرچی زانیہ تائبہ و دیگر مسائل مرحمہ ایشاں مردودہ کا) جب شائع ہوا تو مولوی عمر پوری عبدالجبار صاحب و محمد عمر مدرسہ آرہ و جمال الدین پشاوری اور عبدالعلیم حیدرآبادی و عبدالسلام مبارک پوری وغیرہم مولوی صاحبان نے کچھ بدگوئی اور کچھ عیب گوئی بہ نسبت رسالہ ایقاظ و صاحب رسالہ (فقیر اللہ) کے کی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگی۔ اگر کسی کو یاد نہیں ہے۔ تو پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ سے لے کر اب تک ان کے تمام پرچہائے اخبار مذکورہ کہ جن میں ان حضرات کی درشتانی و تہذیب بیانی درج کی گئی ہے جالانکہ وہ اس کے مدعی تھے اور خاکسار پر طاعن الامر ملاحظہ فرما کر اس سے اندازہ کرے کہ کہاں تک انھوں نے خونریزی و آبروریزی حق و انصاف کی ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹ / ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

کے قیاس کو نہیں مان سکتے۔ (حالانکہ ہم اُن کی جوتیاں اُٹھانے کے قابل بھی نہیں) اور اب ایسے صریح نصوص قرآنیہ کے مقابلہ میں ائمہ کے قیاس سے نہیں بلکہ گاندھی جی کی واردھا سکیم یا کانگریس کی مجوزہ قرارداد کی پیروی کریں۔

ایسے علماء یقیناً بے راہ چل رہے ہیں۔ اور عامۃ المسلمین کو طریقِ سنت اور طریقِ مسلمین سے بے راہ کر رہے ہیں۔"

(پیغامِ ہدایت صفحہ ۲۵)

معاہدہ کی خلاف ورزی

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے فرقہ کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا کردار پیش کرتے ہوئے ان کو منافق گردانتے ہیں کہ:

"ہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے معاہدہ نہ پورا کرنے والوں کو عرفِ شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔ لیکن مولوی (محمد حسین بٹالوی) صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم کے فیصلے میں فیل ہو چکے ہیں۔ اس لیے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ کی پابندی پر نہیں آتے۔"

(اہلحدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء)

ثناء اللہ امرتسری نے اپنے دادا اُستاد کو معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والا گردانتے ہوئے منافق قرار دیا ہے مگر ثناء اللہ امرتسری کو بھی ان کے اُستاد بھائی قاضی عبدالاحد خانپوری نے توبہ سے پھر جانے والا گردانتے ہوئے زندیق قرار دیا ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب خود لکھتے ہیں کہ:

توبہ سے پھر جانا

میں نے سلطان عبدالعزیز سعود ہے کو کہا کہ بلاشک ثناء اللہ زندیق ہے۔ بہت مرتبہ توبہ کر چکا ہے۔ پھر توبہ کو توڑ دیا۔ اور اس سے پھر گیا۔ اور فقہاء رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ زندیق کی توبہ قبول نہ کی جائے۔"

(الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ)

شاگرد کی فوتیدگی کی خبر شائع نہ کرنا

فرقہ وہابیہ نجدیہ کے مشہور مولوی محمد صاحب مُدیر اخبار محمدی دہلی مرگئے

[illegible] دوسرے سال

[illegible] خبر شائع نہ کرنے کے

[illegible] نے اپنے اخبار میں اس

[illegible]

[illegible] جواب نکلا ہے

[illegible] اتنا لکھا ہے کہ:

[illegible] اس لیے کہ مولوی

[illegible] گستاخیاں روا

[illegible] ۲ جولائی ۱۹۴۱ء)

[illegible] کی مفاد پرستی

[illegible]

[illegible] لوگ

[illegible] سکتے ہیں

[illegible] اور

[illegible] بنا کر لیں

[illegible] نہ کیا۔ تو

[illegible] ان کے ہاں

[illegible] ان کی

[illegible] میں شرکت

[illegible] جنوری ۱۹۵۹ء)

[illegible] مولوی عبدالمجید [illegible]

[illegible]

جب کوئی اُن سے یہ کہے کہ آپ نے معاہدہ کی خلاف
ہے یا توبہ سے پھر گئے ہیں یا بے وفائی کی ہے. تو اس پر
لیے اور اس حقیقت کو غلط ثابت کرنے کے لیے پھر یہ حضرات
گھڑتے ہیں جیسا کہ روپڑی خاندان کے سرخیل اور ان کے
کے متعلق امرتسری صاحب نے متنبہ کیا ہے.

جھوٹ از خود گھڑنا

مولوی ابو عبداللہ امرتسری اپنے گروہ
صاحب روپڑی کے متوسلین
رشید (جن میں حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی بھی آجاتے ہیں
ببانگ دہل اپنے عوام کو ان الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں کہ:
"یہ بزرگ (روپڑی) صرف جھوٹ بولتے نہیں بلکہ جھوٹ
از خود گھڑتے ہیں. تہمت خود ہی تراشتے ہیں پس جماعت
رہے."
(اخبار محمدی ص۱۵ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹

جھوٹ بولنا شاندار روایت ہے

انجمن وہابیہ
ناظم اعلے عبدالغفور
گالیاں اور جھوٹ کی سرخی جما کر لکھتے ہیں کہ:
"مسجد باغ ڈپٹی میں مدرس محترم حافظ محمد شریف صاحب
کے بعد وہاں اکثر درس دیتے ہیں مگر وہ درس کم اور کسی
کی پگڑی اچھالنے اور مقامی اور بیرونی اہلحدیث علماء
گالیاں تک دینے کا اڈہ بنا رکھا ہے. اس بارے میں
کی طرف سے ایک مفصل درخواست یکم ستمبر سے میرے پاس
ہے. درخواست ہذا حکیم محمد صادق صاحب جناب حافظ
محترم کو دکھائی تو آپ نے اپنی شاندار روایات کے مطابق
باتوں کا تو سرے سے انکار کر دیا. حالانکہ ہمیشہ آدمیوں

نے واضح الفاظ میں اپنے فرقہ کے مولویوں کو اپنا فیصلہ دے کر
'دیندار طبقہ آپ کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ اور آپ ہمارے
کو بے دین بھی نہیں بنا سکتے'۔ (احیاء المیت ص

قارئینِ عظام! مندرجہ بالا عبارات اور شہادتوں سے اس
انکشاف ہو گیا ہے کہ فرقہ وہابیہ کے علمبردار مولویوں کا شیوہ
کو فروغ دینا۔ توہین۔ بے ادبی اور گستاخی میں بڑھ چڑھ کر اپنے فن
ہے نیز ان کی اخلاقیات۔ معاشیات اور اسلامیات کا بھرم بھی
عقل اور باشعور شخص ایسے حضرات کو اہلحدیث کہنا حق و صداقت
کا بیگانے تو بیگانے ان کے اپنوں میں سے انصاف پسند لوگ
کو درست قرار دیں گے۔

صحیفہ اہلحدیث کراچی میں ایک نظم 'معیار اہلحدیث' نام سے شائع
جس سے اس تجربہ کی تائید ہوتی ہے۔

معیار اہلحدیث

اخلاق نہ ہو جس میں بھی ذرا اُس کو نہ کہو تم اہلحدیث
ہو جس کے عمل میں مکر و ریا اُس کو نہ کہو تم اہلحدیث
ہر اہلحدیث اس دُنیا میں اسلاف کی مشعل ہوتا ہے
خالی ہو اثر سے جس کی صدا اُس کو نہ کہو تم اہلحدیث
معیار نہ ہو جس کا بھی بلند سمجھو نہ اُسے ہرگز مومن!
جس میں بھی نہ ہو خالد کی ادا اُس کو نہ کہو تم اہلحدیث
ہمدرد بھی ہو غمخوار بھی ہو توحید بھی ہو اخلاص بھی ہو!
بن جائے نہ جو بھی بحرِ عطا اُس کو نہ کہو تم اہلحدیث

اور اصابت رائے ہر پہلو سے یتیم ہو چکی ہے ۔

(المنبر ۱۰۲ سطر ۹ ۱۰۷۹ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

ہو سکتا ہے کہ حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب کو وہ مضمون اور
فقیر نے گذشتہ صفحات پر درج کیے ہیں کا علم نہ ہو ۔ اسی بنا پر انہوں
داؤد غزنوی اور عبداللہ روپڑی کی موت کے بعد وہابی علماء کو
بدعمل ۔ کم فہم ۔ بات نہ کرنے کی اہلیت رکھنے والا قرار دیا ہے ۔ اور
خوبیوں سے جماعت کو یتیم قرار دے دیا ہے ۔ ورنہ یہ جماعت جو شروع
ابن قیم ۔ ابن عبدالوہاب سے لے کر تا حال ان خوبیوں علم ، تقوٰے ۔
اور اصابت رائے کے پہلو سے یتیم ہے ۔ حافظ عبداللہ صاحب رو
حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف نے نام لے کر تذکرہ کیا ہے ۔ لہٰذا روپڑی
کا تقویٰ اور پرہیز گاری کا نمونہ ذرا دیکھ لیجیے ۔

روپڑی خاندان کے سربراہ کے متعلق انکشاف

وہابیوں کے مشہور اخبار محمدی دہلی کے نائب مدیر عبداللہ روپڑی کے
ایک سوال کا جواب ، نمایاں ہیڈنگ دے کر انکشاف کرتے ہیں کہ
ہمارے پاس ایک مراسلہ محمد عثمان صاحب کا فتح آباد سے آیا
ہے ۔ مراسلہ نگار ان (حافظ عبداللہ روپڑی) کے ساتھ پڑھتے ہوئے
ہیں ۔ تہذیب روکتی ہے کہ ان کے پورے مراسلہ کو شائع کیا جائے ۔
لیکن اس میں ایک سوال ہے جو جواب ہے عبداللہ روپڑی
کے نامہذب سوال کا ۔ اس لیے صرف وہ سوال درج ہے ۔
جناب مولوی محمد عثمان صاحب عبداللہ روپڑی سے دریافت
فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانے میں آپ بلت المشائخ ہیں

(ایک مدعی امارت سے متعلق شرعی استفسار ص...)

میر صاحب کے شاگرد حکیم صادق صاحب سیالکوٹی نے روحانی ... پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"ان میں سے چند واقعات بروایت صاحبزادہ مولانا محمد عبداللہ صاحب محفوظ ہیں۔ جن کے انکشاف پر زمین لرزنے لگے گی اور روز روشن تاریک رات میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور طرز تحریر محدثین کے فن رجال و اسانید کے اصول پر ہو گا۔"

(حاشیہ ایک مدعی امارت سے شرعی استفسار ص۲۵)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا خط

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی اپنے فرقہ کی مقتدر شخصیت ابراہیم میر سیالکوٹی کے ایک خط کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"۵ فروری ۳۹ء کو شیخ عبداللہ صاحب کے ہمراہ حکیم عبداللطیف صاحب کے پاس کئی صفحات کا خط ملاحظہ کیا۔ جو کہ مولوی ابراہیم میر صاحب کی طرف سے کسی کے نام روانہ ہوا۔ اس خط کی فوٹو میرے پاس تاریخی طور پر محفوظ پڑی ہے۔۔

ان ایام میں حکیم صاحب مولوی صاحب کے خلاف تھے۔ اس لیے انہوں نے خط کی فوٹو اتروائی تھی۔ شاید وہ اسے شائع کر دیتے یا کوئی دوسرا دشمن اُن سے لے کر شائع کر دیتا۔ لیکن حکیم صاحب سے میرے مراسم دوستانہ ہیں۔ اس لیے میں نے ان سے فوٹو طلب کی تو انہوں نے مجھے دے دی۔ اچھا ہوا کہ میں نے فوٹو کو اپنے قبضہ میں لے کر آئندہ اشاعت کے خطرات کو روک دیا۔"

(المجد الجلیل ص۱۱۹،۱۱۵ ج ۱)

نامعلوم اس خط میں کیا کچھ ہے۔ اور خط کس کی طرف لکھا ہے۔ شاید مولوی صاحب

مولوی عبدالقادر حصاری کے فتوے کی رُو سے اُن کو فوراً امامت سے معزول کردو، ہیڈنگ والا اشتہار شائع کیا جس میں واشگاف الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ "یہ مُلاں کا قوم لوط کا فعل کرنا، پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے شہادتیں موجود ہیں۔ اور مظلوم شکار اس بات پر مباہلہ کرنے کو بھی تیار ہیں۔"

ناظرین حضرات! یہ ہے وہابی اکابر کا ورع، زہد، تقوے اور پرہیزگاری جس کا آپ نے مطالعہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کوئی ولی نہیں ہوا۔ اخلاق اور عملی لحاظ سے ان کے سربراہوں نے تربیت ہی نہیں کی جس کی تصدیق خود فرقہ وہابیہ کی ممتاز شخصیت داؤد غزنوی کانگریسی نے ان الفاظ میں کی ہے:

"افسوس ہے کہ ساری درس گاہوں میں تعلیم کتاب و حکمت کا تو اہتمام کیا جاتا ہے لیکن تزکیہ نفس جس کا ذکر قرآن مجید میں تعلیم کتاب و حکمت کے علاوہ الگ مستقل بالذات بار بار کرتا ہے۔ اس کا قطعی طور پر کوئی اہتمام نہیں۔"

(داؤد غزنوی ص۳۶۱)

وہابیوں کے مولوی حنیف ندوی بھی لکھتے ہیں کہ:

"تحریک اہلحدیث کا اولین مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ جماعت میں محبت الٰہی کے جذبوں کو عام کرے۔ تعلق باللہ کی برکات کو پھیلائے۔ اور اطاعت و زہد۔ عوام تو عوام خواص تک تصوف و احسان کی ان لذتوں سے ناآشنا ہیں۔"

(داؤد غزنوی ص[illegible])

ان مسلمانوں پر ظلم و ستم۔ غیر مسلموں سے گٹھ جوڑ۔ بدعقیدگی۔ بدعملی۔ گستاخی بے ادبی، کم علمی اور جہالت عروج پر رہی ہے جس کا تذکرہ مؤرخین نے نہایت شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔ اس لیے "وہابی مذہب کی تاریخ" سے روشناسی و واقفیت حاصل کرنے کے لیے ان کی تاریخ بیان کی جاتی ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

وہابی مذہب کی تاریخ

[illegible]

علامہ محمد عبدالرحمن سلہٹی علیہ الرحمۃ کا بیان

[illegible]

عقائد فاسدہ کو ظاہر کیا۔ وَابْتَدَعَ شِيْعَةً مُخَالِفًا عَنْ مَذْهَبِ السُّنَّةِ وَكَانَ يَطُوْفُ مِنَ الْفُرَاتِ اِلَى اَمْكِنَةِ وَشَامِ وَالْبَغْدَادِ وَالْبَصْرَةِ وَ مِنْ هُنَاكَ رَجَعَ اِلَى بِلَادِ الْعَرَبِ وَبِاِسْعَافِ الْاَمِيْرِ ابْنِ السُّعُوْدِ الَّذِىْ كَانَ دَخَلَ فِىْ هٰذِهِ الشِّيْعَةِ جَذَبَ اِلَيْهِ جُمْهُوْرٌ مِنْ اَهَالِ الْبِلَادِ وَسُمُّوْا الْوَهَابِيَّةَ بِاِسْمِ كَبِيْرِهِمْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَابِ اس نے نئی شریعت کا اظہار کیا۔ اہل سنت کے خلاف اس نے ایک گروہ بنا لیا۔ فرات سے لے کر شام، بغداد شریف، بصرہ، تک شہروں میں گھومتا رہا۔ اور وہاں سے بلاد عرب کی طرف لوٹ آیا۔ امیر ابن سعود کی مدد کی وجہ سے جو اس کے گروہ میں داخل ہو چکا تھا شہر کے بڑے بڑے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لایا۔ اس وجہ سے وہ اپنے سردار محمد بن عبدالوہاب کے نام پر وہابیہ کے نام سے پکارے گئے۔

(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص۱)

ممدوح الوہابیہ والدیابنہ مولوی عبیداللہ سندھی نے لکھا ہے کہ،

"دراصل موصوف نے کسی ایسے استاد سے علم حاصل نہ کیا تھا جو انہیں صحیح ہدایت کی راہ پر لگاتا اور نفع مند علوم کی طرف ان کی رہنمائی کرتا۔ اور دین کے معاملات میں ان میں تفقہ اور سمجھ پیدا کرتا۔ طلب علم کے سلسلہ میں موصوف نے صرف اتنا کیا کہ شیخ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کی بعض کتابیں پڑھ لیں۔ اور ان کی تقلید کی۔"

شیخ سید محمد امین جو ابن عابدین کے نام سے مشہور ہیں شرح ردالمحتار میں باغیوں کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں یہ لوگ نجد سے نکلے اور حرمین پر قابض ہو گئے یہ اپنے آپ کو حنبلی مذہب کے پیرو کہتے ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ اپنے سوا باقی سب مسلمانوں کو جو ان کے اعتقادات کے مخالف ہوں کافر سمجھتے ہیں۔ اور ان کا خون بہانا جائز جانتے ہیں چنانچہ انہوں نے اہلسنت اور ان کے علما کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا۔"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۲۳)

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے جب اپنے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کا اظہار کرنا چاہا تو وہ مدینہ منورہ سے مشرق کی طرف چلا گیا اور لوگوں کو مزخرافات اپنی سناتا اور سمجھاتا تھا کہ جس پر لوگ ہیں وہ سب شرک و گمراہی ہے۔ اور اپنا عقیدہ آہستہ آہستہ ظاہر کرتا تھا۔ جب عام جنگلی لوگوں نے اس کے عقائد کو اختیار کر لیا ۱۱۵۰ھ میں نجد اور اس کے مضافات میں اس کی شہرت ہو گئی اور امیر الدرعیہ محمد بن سعود اس کا مددگار بن گیا اور شیخ نجدی کو اپنے ملک کی وسعت کا وسیلہ اور ذریعہ بنا لیا۔ اور اہل درعیہ کو اس نے محمد بن عبدالوہاب کی متابعت پر آمادہ کر لیا۔ پس درعیہ اور اس کے ارد گرد کے لوگوں نے اس کا اتباع کیا۔"

(الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ ص۴۲)

سردار محمد حسنی بی اے اپنی کتاب سوانحیات ابن سعود میں رقمطراز ہیں کہ،

"شیخ نے اس سے حلف لیا کہ وہ ان مزاروں اور ان کے متعلقات کو تلف کرنے میں امداد دے گا۔ ابن عمر نے قبول کیا۔ دونوں ہم مشورہ ہو کر جبلیہ گئے۔ یہاں چند صحابیان رسول صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزارات تھے۔ دونوں مزارات مسمار کر دیئے۔" (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۴۱)

مفتی حرم شریف علامہ ذہنی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے عرب کے بہت سے قبائل اس کی اطاعت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو قوت ہو گئی تو جنگلی اس سے خوف کھانے لگے۔ وہ بدو بالکل جاہل تھے امور دین

کو قطعاً جانتے ہی نہ تھے۔ (الدرر السنیہ ص۴۲)

ان لوگوں کو محمد بن عبد الوہاب نجدی نے جو تعلیم دی اس کا تذکرہ علامہ زینی اور علامہ آفندی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ،

محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تعلیم

اَلْحَقُّ عِنْدَهٗ مَا وَافَقَ هَوَاهُ وَ اِنْ خَالَفَ النُّصُوْصَ الشَّرْعِيَّةَ وَاِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَضَابِطُ الْبَاطِلِ عِنْدَهٗ مَا لَمْ يُوَافِقْ هَوَاهُ وَاِنْ كَانَ عَلَى النَّصِّ جَلِيٍّ اَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ وَكَانَ يَنْتَقِصُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا بِعِبَارَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَيَزْعَمُ اَنَّ قَصْدَهٗ الْمُحَافَظَةُ عَلَى التَّوْحِيْدِ فَمِنْهَا اَنْ يَقُوْلَ اِنَّهٗ طَارِشٌ وَهُوَ فِيْ لُغَةِ اَهْلِ الْمَشْرِقِ بِمَعْنَى الشَّخْصِ الْمُرْسَلِ مِنْ قَوْمٍ اِلٰى آخَرِيْنَ فَمُرَادُهٗ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلُ كُتُبٍ اَيْ غَايَةُ اَمْرِهٖ اَنَّهٗ كَالطَّارِشِ الَّذِيْ يُرْسِلُهُ الْاَمِيْرُ اَوْ غَيْرُهٗ فِيْ اَمْرٍ لِلنَّاسِ لِيُبَلِّغَهُمْ اِيَّاهُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نزدیک حق وہی تھا جو اس کی خواہش کے موافق ہو۔ اگرچہ نصوص شرعیہ و اجماع امت کے مخالف ہو۔ اور باطل وہ تھا جو اس کی خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اگرچہ وہ نص جلی سے جس پر اجماع امت ہو ثابت ہو۔ اکثر نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیص مختلف عبارتوں سے کیا کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میرا ارادہ توحید کی حفاظت ہے۔ مثلاً کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم طارش تھے۔ اس کے معنے اہل مشرق کی لغت میں اس شخص کے ہیں۔ جو ایک قوم کی طرف سے دوسری قوم کی طرف بھیجا جائے۔ مطلب یہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم حامل کتب ہیں یعنی آپ کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ طارش کی طرح ہیں جو لوگوں کو امیر وغیرہ کا پیغام پہنچا کر لوٹ آتا تھا۔

[illegible]

اس کے بعض متبعین یہ کہتے تھے کہ ہمارا عصا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے۔ اس واسطے کہ اس سے سانپ وغیرہ کے مارنے سے نفع ملتا ہے۔ اور محمد تو مر چکے ہیں۔ ان سے تو کچھ نفع نہیں وہ تو طارش تھے سو گذر چکے۔ بعض علماء نے اس کے رد میں لکھا ہے کہ یہ چاروں مذاہب میں بلکہ تمام اہل اسلام کے نزدیک کفر ہے۔

(الدرر السنیہ ص۴۲ الفجر الصادق ص۱۸)

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قبائح اور خباثت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انوار کی زیارت کرنے والوں کی ڈاڑھی مونڈھنا

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے ابن الوہاب نجدی کے قبائح اور خباثت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ،

[illegible]

محمد بن عبد الوہاب کی خباثتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب ان لوگوں کو زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے منع کیا۔ تو کچھ لوگ احساء سے نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ یہ خبر اس کو پہنچ گئی جب

مَرُّوا عَلَی ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِی الدَّرْعِیَّةِ فَاَمَرَ بِحَلْقِ لِحَاهُمْ وَ اَرْکَبَهُمْ مَقْلُوْبِیْنَ اِلَی الْاَحْسَاءِ

وہ واپسی میں درعیہ سے ہو کر گزرے تو محمد بن عبد الوہاب نے ان کی ڈاڑھی مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر ان کو درعیہ سے احساء تک اُلٹا سوار کر کے بھیجا۔

(الفجر الصادق ص۲۲ مطبوعہ استنبول)

دلائل الخیرات کو جلانا۔ مزارت کی جگہ بیت الخلاء بنانا۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے والے کو قتل کرنا

مفتی حرم شریف علامہ سید احمد بن زینی علیہ الرحمۃ نے بھی ابو الوہابیہ نجدی کے قبائح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اِحْرَاقُهٗ کَثِیْرًا مِنْ کُتُبِ الْعِلْمِ وَقَتْلُهٗ کَثِیْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ خَوَاصِ النَّاسِ وَعَوَامِهِمْ وَ اِسْتِبَاحَةُ دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَنَبْشُهٗ لِقُبُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَ

محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بہت سی کتابوں کو جلا دیا۔ بہت سے علماء اور خواص و عوام کو قتل کر دیا۔ اور ان کے جان و مال کو حلال سمجھ کر لوٹ لیا۔ و تنقیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم و سائر الانبیاء و المرسلین

؎ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بھی اس حقیقت کا اقرار اپنے رسالہ میں ان الفاظ میں کیا ہے ولا نأمر باتلاف شئی من المؤلفات اصلاً الا ما اشتمل علی ما یوقع الناس فی الشرک لروض الریاحین وما یحصل بسببه خلل فی العقائد کعلم المنطق فانه قد حرمه جمع من العلماء علی انا لا نفحص عن مثل ذالک وکالد لائل ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو۔ جیسے روض الریاحین کتب منطق اور دلائل الخیرات کو تلف کرا دیا جاتا ہے۔

(الهدیة السنیة ص۶۰)

[illegible] والاولیاء ان یجعل [illegible] وهدم قبة لقضاء [illegible] ومنع الناس من [illegible] دلائل الخیرات و [illegible] والاوراد [illegible] المولد الشریف [illegible] الصلاة علی النبی علیه الصلاة والسلام فی المنابر [illegible] ومنع الدعاء بعد الصلاة [illegible] المتوسل [illegible] والملائکة والاولیاء [illegible]

والاولیاء۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی تنقیص کی اور ان کی قبریں اکھیڑ ڈالیں احساء میں حکم دے دیا کہ بعض قبور اولیاء الرحمٰن کو بیت الخلاء بنا لیا جائے۔ لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود و وظائف اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے اور مناروں پر بعد اذان درود شریف پڑھنے سے منع کر دیا جس نے ایسا کیا اس کو قتل کر ڈالا۔ نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کر دیا۔ انبیاء، ملائکہ اور اولیاء اللہ سے توسل کرنے والے کو علانیہ طور پر کافر کہتا تھا۔ اور گمان کرتا [illegible] ہے۔

(الدرر السنیہ ص۵۳)

انبیاء اور اولیاء کی توہین کرنا

علامہ سید علوی الحداد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ:

[illegible]

بے شک ہمارے نزدیک محمد بن عبد الوہاب نجدی کے اقوال اور افعال سے [illegible]

[illegible] علماء حرمین نے محمد بن عبد الوہاب نجدی [illegible] نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا بھی ایک [illegible] (التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ص[illegible] مطبوعہ استنبول)

عَنِ الْقَوَاعِدِ الْإِسْلَامِيَّةِ لِمَا أَنَّهُ يَسْتَحِلُّ أُمُوْرًا مُجْمَعًا عَلٰى تَحْرِيْمِهَا مَعْلُوْمَةً مِنَ الدِّيْنِ بِالضَّرُوْرَةِ بِلَا تَاوِيْلٍ سَائِغٍ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَنْتَقِصُ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْأَوْلِيَاءَ وَالصَّالِحِيْنَ وَ انْتِقَاصُهُمْ عَمْدًا كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ۔

چیز ثابت شدہ ہے جو کہ قواعد اسلامیہ سے اس کو نکالتی ہے اس لیے کہ اس نے ان امور کو جائز قرار دیا ہے۔ جس کے حرام ہونے پر پوری امت مسلمہ متفق ہے۔ جن امور کا بغیر تاویل کے تسلیم کرنا ضروریات دین سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انبیاء، مرسلین، اولیاء و صالحین کی تنقیص اور توہین کرتا ہے۔ ان کی تنقیص عمداً کرنا ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاجماع کفر ہے۔

(الفجر الصادق ص ۱۹)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والوں کے علاوہ سب مشرک ہیں!

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

وَيُثْبِتُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَنَّ جَمِيْعَ مَنْ هُوَ تَحْتَ السَّمَاءِ مُشْرِكٌ بِلَا مِرَاءٍ وَمَنْ قَتَلَ مُشْرِكًا فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَكَانَ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ لَا يَتْرُكُوْنَ شَيْئًا مِمَّا يَقُوْلُهُ وَلَا يَفْعَلُوْنَ

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان کے دلوں میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ آسمان کے نیچے جس قدر لوگ ہیں علی الاطلاق مشرک ہیں اور جو مشرک کو قتل کرے گا اس کے لیے جنت لازم ہے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان میں نبی کی طرح تھا۔ وہ اس کے کسی قول کو نہ چھوڑتے تھے اور نہ اس کے حکم کے

؎ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کے بنیادی عقائد میں مسلمانوں کی تکفیر کرنا بھی بنیادی عقیدہ ہے۔ (دیکھیے التوسل بالنبی ص ۲ مطبوعہ استنبول)

[illegible] کلام کرتے۔ اس کی از حد تعظیم کرتے تھے۔

([illegible] مطبوعہ استنبول)

[illegible] امام شوکانی کے شاگرد محمد بن ناصر [illegible] کی دو باتیں ہیں جو پسند نہیں کی [illegible] اساس امور کی بنا پر تمام دنیا کو [illegible] شیخ موصوف کے اس [illegible] اور ان کی دوسری زیادتی یہ تھی کہ [illegible] بے گناہوں کو قتل کرنے کی اجازت دی۔ [illegible] تھے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور سے [illegible] وسیلہ بنایا تو وہ مشرک ہے۔ اس کا نتیجہ [illegible] سب مسلمانوں کو تکفیر کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ جو [illegible] ان کو موصوف نے کافر قرار دیا۔ اور جو ان کے [illegible] ان شک کرنے والوں کو بھی کافر ثابت [illegible] دنیا جہان کے مسلمانوں کو زمرہ کفار میں داخل کر دیا۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۲۲۹، ۲۳۰)

مسلمانوں کا قتل و غارت

علامہ احمد بن زینی دحلان مفتی و امام حرم شریف علیہ الرحمۃ نے بھی مندرجہ بالا قبائح، خباثت اور [illegible] ہے کہ:

[illegible]

جب کبھی انسان کو نجدی قتل کرتے تو اس کا مال چھین کر اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) امیر محمد بن سعود کو دے دیتے تھے۔ باقی آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔

مولوی عبد الشہید سندھی نے لکھا ہے کہ:

"محمد بن عبد الوہاب نجدی ان لوگوں سے جو آپ کے مخالف تھے جہاد کرنا ضروری سمجھتے تھے اور جس طرح بھی بس چلے ان کو قتل کرنا روا جانتے تھے اور ان کے مال و دولت کو لوٹنے کی اجازت دیتے تھے۔"

قتل وغارت کی عام اجازت اور وہابی مذہب کے نرالے اصول

علامہ سید احمد بن زینی مکی علیہ الرحمۃ جو کہ حرم شریف کے امام اور مفتی تھے۔ وہابی مذہب کے بنیادی اصول اور مسلمانوں کے عام قتل وغارت کی نجدی تعلیم کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ:

"اسلام میں یہ بڑا فتنہ ظاہر ہوا جس سے عقلیں اڑ گئیں عقلمند حیران ہو گئے تھے

عَنْ اسْتِبَاحَتِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ وَدِمَاءَهُمْ وَ انْتِهَاكِهِمْ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتِكَابِهِمْ اَنْوَاعَ التَّحْقِيْرِ لَهٗ وَلِمَنْ اَحَبَّهٗ وَغَيْرُ ذَالِكَ مِنْ مَقَابِحِهِمُ الَّتِيْ اِبْتَدَعُوْهَا

وہ لوگوں کے جان و مال کو حلال جانتے تھے اور طرح طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے محبین کی تحقیر کرتے تھے۔ جب کوئی شخص بلا دعا و کرنا ان کے دین کا اتباع کرنا چاہتا تھا۔ تو اول کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ پھر کہتے

سلطان عبد العزیز کی حکومت نے حجاز مقدس کے مسلمانوں پر جب ظلم و ستم اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا تو وفد خلافت نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ نجدیوں کی گذشتہ صدی کی تاریخ ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے جس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر حجاج کو مشرک کہہ دیتے تھے۔

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰۵)

[illegible]

تھے کہ اپنے آپ پر گواہ ہو جا کہ تو کافر تھا اور اپنے والدین اور فلاں فلاں اکابر علماء پر گواہ ہو جا کہ وہ کافر مرے ہیں۔ اگر وہ اس کی گواہی دیتا تھا۔ تو اسے قبول کر لیتے تھے ورنہ قتل کا حکم دے دیتے تھے۔ اور جب کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہوتا تھا جس نے حج کر لیا ہوتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ دوبارہ حج کر کیونکہ پہلا حج تو نے شرک کی حالت میں کیا پس وہ حج تیرا ادا نہیں ہوا۔ جو لوگ باہر کے ان کی اتباع کرتے تھے ان کو مہاجرین اور اہل شہر کو انصار کہتے تھے۔"

(الدرر السنیہ صفحہ ۴۶ مطبوعہ استنبول)

تفسیر بالرائے کی تعلیم

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف الفجر الصادق میں تحریر فرمایا ہے کہ،

اَنَّهٗ هُوَ وَ اَتْبَاعُهٗ كَانُوْا يُاَوِّلُوْنَ الْقُرْآنَ بِحَسْبِ اَهْوَائِهِمْ لَا بِحَسْبِ مَافَسَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَالسَّلَفُ الصَّالِحُ وَاَئِمَّةُ التَّفْسِيْرِ

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار وہابی قرآن پاک کی تاویلیں اپنی خواہشوں کے مطابق کرتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان سلف صالحین اور ائمہ مفسرین علیہم الرحمۃ کی تفسیر کے مطابق تفسیر نہیں کرتے تھے۔ (الفجر الصادق فی الرد علی منکری التوسل والکرامات والخوارق)

علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ،

وَكَانَ يَمْنَعُ اَتْبَاعَهٗ مِنْ مُطَالَعَةِ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالتَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَاَحْرَقَ كَثِيْرًا مِنْهَا وَاَذِنَ لِكُلِّ مَنِ اتَّبَعَهٗ اَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ بِحَسْبِ فَهْمِهٖ حَتّٰى الْهَمَجُ الْهَمَجِ مِنْ اَتْبَاعِهٖ فَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَفْعَلُ ذَالِكَ وَلَوْ كَانَ لَا يَحْفَظُ الْقُرْآنَ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ مِنْهُمْ لِاٰخَرَ يَقْرَأُ اِقْرَأْ عَلَيَّ حَتّٰى اُفَسِّرَ لَكَ فَاِذَا قَرَأَ عَلَيْهِ يُفَسِّرُهٗ لَهٗ بِرَاْيِهٖ۔ (الدرر السنیہ صلا)

اپنے پیروکاروں کو کتب فقہ و تفسیر و حدیث کے مطالعہ سے منع کرتا تھا۔ بہت سی کتب جلا بھی دیں۔ اپنے ہر پیروکار کو اجازت دے دی تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر اپنے فہم کے مطابق کرے یہاں تک کہ اس نے اپنے متبعین کو برانگیختہ کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک ایسا ہی کرتا تھا۔ اگرچہ قرآن اسے بالکل یاد نہ ہو۔ جسے یاد نہ ہوتا وہ کسی دوسرے کو کہتا کہ تم قرآن پڑھو میں اس کی تفسیر بتاتا ہوں جب وہ پڑھتا تھا تو یہ اپنے رائے سے تفسیر کر دیتا تھا۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی خارجی تھا اور دینِ جدید کا مدعی تھا

علامہ آفندی اور علامہ دحلان کی

[illegible]

لوگوں کو کافر بنانے میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان آیات سے دلیل پکڑی ہے جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان آیات کو موحد مسلمانوں پر اس نے چسپاں کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے اپنی کتاب الصحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خوارج کی علامات بیان کرتے ہوئے روایت درج کی ہے کہ جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا خوارج کا طریق کار تھا۔ اور دوسری روایت میں ہے جو کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جن چیزوں سے مجھے خطرہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرہ امت کے اس شخص سے ہے جو قرآن

[illegible] علامہ [illegible] علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبدالوہاب [illegible] اِنَّهٗ مَعَ مُعْتَقِدِيْهِ مِنَ الْخَوَارِجِ بے شک [illegible]

[illegible] الوسائل الی [illegible] مصنفہ علامہ ابو حامد بن مرزوق مطبوعہ استنبول

مِنْ دِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَلَ كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَعَوَامِ الْمُسْلِمِيْنَ (الفجر الصادق ص ۱۹)

بِكَذِبِهِمْ ثُمَّ يُوَافِقُوْهُ عَلٰى مَا ابْتَدَعَهُ

پاک کی تاویلیں بے محل کرتا ہے حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان اور اس سے پہلے ارشاد دونوں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے ماننے والوں پر صادق آتے ہیں۔ اس کے اقوال اور افعال سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ نئے دین کا مدعی تھا۔ اسی لیے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی بات کو قبول کرتا تھا بہت سے علماء صلحاء اور عوام مسلمین کو اس بنا پر قتل کر دیا کہ انہوں نے اس کی بدعت میں موافقت نہیں کی۔ (الفجر الصادق ص ۱۹ والدرر السنیہ ص [illegible])

انگریزوں نے نجدی کی تعریف کیوں کی ہے

قارئین کرام! علماء محققین نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم اور اس کے قبائح اور خباثت اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ ان کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس کی تعلیم اور قبائح پڑھنے کے بعد کوئی ذی عقل اور باشعور شخص ایسے شخص کو اور اس کے پیروکاروں کو شریعت مصطفوی کا پیروکار اور شیدائی نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص عوام کی زبان سے مصلح کہلایا جا سکتا ہے۔ مگر انگریز یہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے دلوں سے ان کے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رفعت کسی طریقے سے نکالی جائے کیونکہ اسلام کے نام پر جو یہ مسلمان من تن اور دھن کی بازی لگا دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، وہ صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے ہی ہے۔ جب انگریزوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات اور اس کے دین جدید کے پروگرام کو پڑھا تو ان کو اپنے مقصد میں کامیابی کی امید ہوئی۔ تو انہوں نے سب سے بہتر یہی سمجھا کہ اس شخص کی تعریف و توصیف کی جائے اور اس کو عظیم شخصیت قرار دیا جائے تو اس کے ماننے والے ہمارے قریب ہو جائیں گے۔ جب وہ قریب ہو جائیں

گے۔ جب وہ قریب ہو جائیں گے تو ان کو ساتھ ملا کر ہم اپنے مقصد (مسلمانوں کے دلوں سے عظمت مصطفےٰ نکالنے) میں کامیاب اور کامران ہو جائیں گے۔ پس انگریزوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو عرب کا ایک مصلح کہنا شروع کر دیا جس کو وہابیوں [illegible] سے شائع کرنا شروع کر دیا جیسا کہ وہابیوں کے سردار [illegible] نے اپنی کتاب تحریک وہابیت پر ایک نظر میں لکھا ہے کہ وہابی [illegible] مسلمانوں کا ایک ترقی یافتہ فرقہ ہے۔ یہ لوگ عبدالوہاب کے [illegible] اصولوں کے پیرو ہیں۔ عبدالوہاب اٹھارہویں صدی میں ایک عرب مصلح تھا۔ (تحریک وہابیت پر ایک نظر ص [illegible] مطبوعہ امرتسر)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم اور اس کے عقائد کا جب علماء محققین کو علم ہوا [illegible] ان کے عقائد پر کفر کے فتوے لگائے اور ان کو سزا وار قرار دیا۔ شریف [illegible] ان کا حرمین شریفین میں داخلہ بند کر دیا جیسا کہ دنیائے اسلام کی شہرہ آفاق شخصیت حرم شریف کے مفتی اور امام علامہ احمد بن زینی دحلان مکی [illegible] نے اپنی تصنیف لطیف الدرر السنیہ میں تذکرہ فرمایا ہے۔

نجدیوں پر کفر کا فتویٰ اور ان کو قید کی سزا

[illegible] محمد بن سعود اور اس کے چیلوں نے شریف مکہ مسعود بن سعید بن سعد بن [illegible] حج کی اجازت چاہی۔ اور اصل مقصد ان کا یہ تھا کہ اپنے عقیدہ کا اظہار کریں اور اہل حرمین کو اس پر آمادہ کریں۔ اور اپنے تیس مولوی پہلے سے روانہ کر [illegible] کہ وہ اہل حرمین کے عقائد کو فاسد کریں گے۔ اور ان سے [illegible] حج کا اذن طلب کیا اگرچہ سالانہ ان پر کچھ مقرر ہو جائے [illegible] ان کا ظہور اور بدعوں کا فساد سنا تھا مگر اس کی حقیقت معلوم [illegible] جب ان نجدیوں کے مولوی مکہ مکرمہ پہنچے تو شریف مسعود نے حکم دیا کہ علماء

حرمین ان سے نجدی مولویوں سے مناظرہ کریں۔

فَنَاظَرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُمْ ضُحْكَةً وَّ مَسْخَرَةً كَحُمُرٍ مُّسْتَنْفِرَةٍ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ وَ نَظَرُوْا اِلٰى عَقَائِدِهِمْ فَاِذَا هِيَ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُكَفِّرَاتِ فَبَعْدَ اَنْ اَقَامُوْا عَلَيْهِمُ الْحُجَّةَ وَ الْبُرْهَانَ اَمَرَ لِشَرِيْفِ مَسْعُوْدٍ قَاضِيَ الشَّرْعِ اَنْ يَّكْتُبَ حُجَّةً بِكُفْرِهِمُ الظَّاهِرِ لِيَعْلَمَ بِهِ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ اَمَرَ بِسِجْنِ اُولٰٓئِكَ الْمُلْحِدَةِ وَ وَضْعِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ وَ الْاَغْلَالِ۔

پس انہوں نے ان نجدی مولویوں سے مناظرہ کیا تو ان کو مسخرہ اور ان گدھوں کی طرح پایا جو شیر سے بھاگتے ہیں، ان کے عقائد کو دیکھا تو بہت سے کفریات پر مشتمل تھے۔ جب انہوں نے ان پر حجت و برہان قائم کر دی تو اس کے بعد شریف مکہ مسعود نے قاضی شرع کو حکم دیا ان کے کفر ظاہر کی سند لکھ دے تاکہ اگلے اور پچھلے سب لوگوں کو ان کا کفر معلوم ہو جائے۔ پھر ان ملحدین کو قید کا حکم دے دیا، طوق اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔

جب شریف مکہ مساعد بن سعید مقرر ہوئے تو ان سے بھی نجدیوں نے حج کی اجازت چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اور ان کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔

(الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ ص ۴۲ ۴۳ مطبوعہ ترکی)

ناظرین حضرات! محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم و تربیت اور عقائد کا آپ نے مطالعہ کیا۔ ہندوستان میں انگریز بھی شیخ نجدی کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کامیاب ہوا وہ اس طرح کہ انگریز نے ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں سے عظمت مصطفےٰ نکالنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے ہاتھوں لیا۔ اور اس کو دعوائے نبوت کرنے کے لیے تیار کیا۔ یہ سب کچھ انگریز نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم و تربیت کے مطالعہ سے سیکھا تھا۔ مرزا قادیانی کو مدعی نبوت ہونے کے لیے کچھ مواد کی ضرورت تھی۔ اس لیے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات

اور عقائد کا پرچار اور تشہیر کی گئی۔ توحید اور رسالت سے متعلق عقائد دین جدید (محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دین) کے مطابق پیش کرنے کے لیے مولوی اسماعیل دہلوی کو انگریزوں نے منتخب کیا۔ اسماعیل دہلوی اس کام کے لیے تیار ہوگیا۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے توحید کا پرچار کرنے والے مولوی اسماعیل دہلوی تھے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

ہندوستان میں توحید کا پرچار کرنے والے خواجۂ خواجگان غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ جن کو اپنے اور بیگانے سبھی سلطان الہند کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ الشیوخ غوث العالمین حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ جن کو اغیار بھی داتا گنج بخش کہتے ہیں۔ شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جنہوں نے ہندوستان میں پہلے علم حدیث کا پرچار کیا۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ النورانی جنہوں نے اکبر اور جہانگیر کے آگے اپنی گردن کو نہ جھکایا اور اپنے حقیقی پروردگار کی توحید کا علم بلند رکھا۔ بعدازاں شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہم الرحمۃ حضرات ہیں۔

نامعلوم اخبار اہل حدیث نے ان حضرات کو توحید کا پرچار کرنے والوں میں کیوں شمار نہیں کیا اور ان کو نظر انداز کر کے انگریزوں کے پٹھو مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کا نام لیا ہے۔ ہاں ہو سکتا ہے کہ اس لحاظ سے امرتسری صاحب نے ان کو توحید کا پرچار کرنے والا لکھا ہے کہ انہوں نے نئی توحید بیان کرنے میں پہل کی ہے مثلاً خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ انسان سے جو عیوب سرزد ہوتے ہیں ان عیوب پر خدا تعالےٰ بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے وغیرہم ویسی نئی توحید بیان کرنے والے واقعی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی قتیل ہی ہیں۔ انگریز بھی ایسے ہی مولوی کی تلاش میں تھے۔ اسماعیل دہلوی کا پیدائشی یا پاور پاوس نجدی مولوی تھے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنے پیدائشی

نجد سے مدد مانگی ، اور وہاں اپنے آدمی بھیجے جن کا تذکرہ مولوی عبید [illegible]
کتاب شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک کے ص۱۲۹ کے حاشیہ [illegible]
میں درج ہے۔

"مولانا شہید نے نجدیوں کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا ، مگر وہ چونکہ [illegible]
میں نہیں آ سکتے تھے انہوں نے نامہ بر کو واپس کر دیا کہ ہم اس [illegible]
دُعا کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے ۔ یہ واقعہ مجھے مکہ معظمہ کے
ثقہ عالموں سے معلوم ہوا ۔"

ہندوستان میں وہابی مذہب کی ترویج و تشہیر کرنے والے مولوی [illegible]
اور سید احمد آف رائے بریلی تھے ۔ ان ہر دو حضرات کا انگریزوں کا [illegible]
ہے ۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ انگریز نے ان کو استعمال [illegible]
مسلمانوں کے دلوں سے عظمت مصطفٰے ختم کرنے کی خاطر ایک [illegible]
مرتب کیا گیا ۔ اسماعیل دہلوی نے اسی پروگرام کے مطابق سب سے پہلے [illegible]
کتاب لکھی اس کی خوب تشہیر کی گئی اور مفت تقسیم کی گئی ۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کی [illegible]
میں اشاعت کے جتنے بھی اخراجات تھے حکومت نے یا نجدیوں نے [illegible]
کیے ہوں گے جیسا کہ عبدالعزیز بن سعود نجدی نے ہندوستان میں [illegible]
ترویج کے لیے الہدیۃ السنیہ کا اردو ترجمہ مولوی اسماعیل غزنوی [illegible]
اس کو پاک و ہند میں مفت تقسیم کرایا جیسا کہ اس کتاب کے ٹائٹل [illegible]
حالیہ دور میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کی شرح فتح [illegible]
ہے ۔ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کتاب میں مسلمانوں کو مشرک بنانے [illegible]
نجدی پروگرام کو خوب نبھایا ہے جس کی تصدیق خود وہابیہ کے [illegible]
مولوی وحید الزمان نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی میں کی ہے ۔ یہاں [illegible]

۱؎ حیات طیبہ ص۳۸۹ .

[illegible] پر درج کی جا چکی

[illegible] نے محمد بن
[illegible] نے شرک کے
[illegible] اور اسلام کے دائرہ کو بہت
[illegible] قرار دیا ہے ۔"
(ہدیۃ المہدی ص۳۶ مطبوعہ دہلی)

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کو خوب سر انجام
[illegible] متصل عبارات پیش کی جا رہی ہیں ۔
[illegible] مدد دینے والے براہیم بھی
[illegible] مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے
[illegible] ایمان لانے میں پیش قدمی کرنے والے
[illegible] جن کا اقرار وہابیوں کی شہرۂ آفاق
[illegible] ۱۹۲۹ء میں وہابیہ کی ایک
[illegible] لاہور میں کیا ہے کہ :
[illegible] ہو گئے ۔"
(استقلال الجمہور ص۳)

[illegible] توحید تسلیم کرتے
[illegible] حقیقت الطریق
[illegible] حضرات کا منجملہ

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری اور ان کے دیگر رفقاء نے
بے شرمی اور بے حیائی کا پورا پورا ثبوت مرزائی امام کے پیچھے
نماز ادا ہو جاتی ہے کا فتویٰ جاری کر کے دے دیا ہے۔

یہ سب ان جراثیم کا ہی اثر ہے جو تقویۃ الایمان میں موجود ہیں [illegible]
تا حال چلے آ رہے ہیں۔ موجودہ دور میں وہابیوں کے مولوی معین الدین [illegible]
اور محی الدین لکھوی حضرات کے نزدیک مرزائی کافر نہیں ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے
مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔
"مسلک پیران خود مثل شاہ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا"

(امداد المشتاق [illegible])

مولوی اسماعیل دہلوی کے ذریعے انگریزوں نے مواد جمع کرایا اور دعوے
نبوت کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔ یہ سب پروگرام
محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کے گہرے مطالعہ سے ترتیب دیا گیا
شیخ نجدی نے مدعی نبوت ہونے کے سارے پروگرام تشکیل دے رکھے
تھے۔ دبی زبان سے اس کا اظہار بھی کرنا شروع کر دیا تھا۔ مگر صراحۃً دعوے کرنے
پر قادر نہ ہوا۔ جس کا تذکرہ مفتی و امام حرم علامہ احمد بن زینی علیہ الرحمۃ نے ان
الفاظ میں کیا ہے۔

شیخ نجدی کا دعوائے نبوت کرنے کا پروگرام

مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی [illegible]

۱۔ اس موضوع پر فقیر کی کتاب "وہابیت اور مرزائیت" کا مطالعہ کریں۔ جس میں وہابیوں کی [illegible]
کتب سے وہابیوں کا مرزائیوں سے گہرا تعلق ثابت کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری)
۲۔ تنظیم اہلحدیث لاہور صفحہ ۲۲ مارچ سن ۱۹۷۲ء

[illegible] کا دعوے نبوت کرنے

محمد بن عبدالوہاب کے حال سے ظاہر [illegible]
ہوتا ہے کہ وہ نبوت کا دعوے کرتا مگر [illegible]
صراحۃً اس کے اظہار پر قادر نہ ہوا۔ [illegible]
ابتداء میں ان لوگوں کی خبریں دیکھنے [illegible]
کا بہت شوقین تھا جنہوں نے نبوت [illegible]
کا جھوٹا دعوے کیا تھا مثلاً مسیلمہ [illegible]
کذاب، سجاح، اسود عنسی اور طلیحہ [illegible]
اسدی وغیرہ اور اپنے دل میں دعوئ [illegible]
نبوت کو چھپاتا تھا اگر اظہار اس کے [illegible]
بس میں ہوتا تو ضرور ظاہر کرتا۔ دین [illegible]
جدید بتاتا ہوں اور یہی بات اس کے [illegible]
اقوال اور افعال سے ظاہر ہوتی ہے۔ [illegible]
اسی لیے مذاہب آئمہ اور اقوال علماء [illegible]
پر طعن کیا کرتا تھا۔ ہمارے نبی پاک [illegible]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین [illegible]
میں سے صرف قرآن کو ہی اس نے [illegible]
قبول کیا تھا اور اپنے ذہن اور خواہش [illegible]
کے مطابق اس کی تاویل کرتا تھا۔ اور [illegible]
یہ بھی ظاہری طور پر تھا تاکہ لوگ حقیقت [illegible]
حال نہ جان جائیں۔

([illegible])

اعلیحضرت گولڑوی علیہ الرحمۃ کی تائید

عارف باللہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ

کی معرکۃ الآرا کتاب سیفِ چشتیائی میں چند احادیث شریفہ (جن میں نبی غیب دان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ زمانہ میں آنے والے لوگوں کے نظریات باطلہ کا ذکر فرمایا ہے) درج کرکے لکھا ہے کہ:

"پس اگر ان پیشین گوئیوں کو بھی خارج میں مطابق کرکے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔"

(سیفِ چشتیائی ص۱۰۵)

سیفِ چشتیائی میں ہے کہ:

"مرزا نے قادیانی کے سلسلہ ابحاث میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ہم خیال مطلق العنان لامذہب افراد کا ذکر بھی ضروری تھا۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔"

(سیفِ چشتیائی ص۱۰۳)

نجدی کی بے دینی و گمراہی کا اُس کے اساتذہ اور باپ کو علم تھا

شیخ الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب

نجدی کی اس گمراہی، بے دینی کا اس کے اساتذہ اور آباؤ اجداد کو فراستِ علمی سے اس کا علم تھا۔ جس کا تذکرہ شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ "فتنۃ الوہابیہ" میں کیا ہے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کے والد[1] ماجد اس کے بھائی اور اس کے اساتذہ کا اس

---

[1] محمد بن عبدالوہاب کے والد اور بھائی کے متعلق وہابیوں کو مولوی شریف اشرف لائل پوری رقمطراز ہیں کہ آپ کے والد ماجد عبدالوہاب بن سلیمان عیینہ کے قاضی تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

اِلٰی تَکْفِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ کو گمراہ کیا۔ اس نے اس معاملہ میں ...
کی اور مسلمانوں کی تکفیر کی۔ (فتنۃ الوہابیہ ص۹۶ مطبوعہ استنبول)

ابن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کے اُستاذ کی وصیت اور فتوے

علامہ احمد بن زینی ...
بن عبد الوہاب ...
استاذ کی نصیحت ...
ان الفاظ میں ...

وَمِمَّنْ اَلَّفَ فِی الرَّدِّ عَلٰی اِبْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَکْبَرُ مَشَائِخِهٖ وَهُوَ الشَّیْخُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ کُرْدِیُّ مُؤَلِّفُ حواشی شرح ابن حجر فَقَالَ مِنْ جُمْلَةِ کَلَامِهٖ یَا ابْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ اِنِّیْ اَنْصَحُكَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَنْ تَكُفَّ لِسَانَكَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (فتنۃ الوہابیہ ص۹۶)

ابن عبد الوہاب کے ...
جنہوں نے اس کی تردید ...
شیخ محمد سلیمان کردی ...
ابن حجر کے مؤلف ہیں ...
کا خلاصہ یہ ہے کہ ...
ہے اے ابن عبد الوہاب ...
نصیحت کرتا ہوں کہ خدا ...
اپنی زبان کو مسلمانوں ...
کفر لگانے سے روک ...

بعد ازیں فرماتے ہیں:

"جو غیر اللہ کی تاثیر کا عقیدہ رکھے تو اس کے متعلق کفر کا عقیدہ ...
رکھتا ہے اور غیر اللہ کی تاثیر کی ممانعت کے لیے اس کے پاس ...
کوئی دلیل نہیں ہے۔ غیر اللہ کی تاثیر کے عقیدہ رکھنے والے ...
کو کافر کہنے کی بجائے اس حقیقت کا جو انکار کرے وہی کافر ...
ہوگا۔ نہ کہ سوادِ اعظم (اہلسنت وجماعت)

اللہ تعالٰے کا فرمان ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ... اور جو رسول کا خلاف کرے ...

وہابیوں کے عقائد سے بچنے کی نصیحت

قَدْ قَامَ الْوَهَّابِيُّوْنَ النَّجْدِيُّوْنَ وَ اَشْيَاعُهُمُ الْجَاهِلُوْنَ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا بِنَشْرِ الْفِتْنَةِ فِيْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَ اِنْكَارِ مَا عَلَيْهِ عَمَلُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا بَيَانُ اَصْلِهِمْ وَ السَّبَبِ الدَّاعِيْ اِلٰى اِبْتِدَاعِهِمْ كَمَا شَرَعْنَا بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ فِيْ تَالِيْفِ كِتَابٍ لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَ تَزْيِيْفِ جَمِيْعِ مَبَادِيْهِمْ سَمَّيْنَاهُ بِضَلَالَاتِ الْوَهَّابِيِّيْنَ وَجَهَالَةِ الْمُتَوَهِّبِيْنَ۔

ہمارے اس زمانہ میں بیشک وہابی نجدی اور ان کے جاہل پیروکار دین اسلام میں ہر جگہ فتنوں کے پھیلانے کے لیے پیدا ہوتے ہیں نیز جلیل القدر آئمہ اعلام کا جن مسائل پر عمل تھا اُن مسائل کا انکار کرنے پر قائم ہیں۔ ان وہابیوں کی اصلیت کا بیان کرنا ہم پر واجب ہو چکا ہے نیز اس بدعت کی طرف ان کو رغبت دلانے والے حقائق کا بیان کرنا بھی ہم پر ضروری ہو گیا ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ان کی تردید میں تالیف کردہ کتاب مسمیٰ ضلالات الوہابیین وجہالۃ المتوہبین میں اس کی تشریح کی ہے۔ (رسالۃ السنیین ص۳ نور الیقین ص۳)

علامہ سید علوی بن احمد بن حسن بن القطب السید عبد الحداد علوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام میں جو ابن عبد الوہاب کے رد میں ضخیم کتاب ہے بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ مغرور محمد بن عبد الوہاب قبیلہ تمیم سے ہے۔ تو احتمال ہے کہ وہ ذوی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے متعلق بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین میں سے یوں نکل

[illegible] اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ اور بت پرستوں کو چھوڑ [illegible] قوم عاد کی طرح قتل کر ڈالوں۔ چنانچہ یہ خارجی اہل اسلام کو [illegible] چھوڑ دیتا تھا۔

[illegible] فرماتے ہیں کہ جب میں خیر اُمت حضرت عبد اللہ [illegible] عنہما کی زیارت کے لیے طائف پہنچا تو علامہ طاہر سنبل [illegible] شافعی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا [illegible] کے رد میں ایک کتاب الانتصار الاولیاء الابرار تالیف [illegible] کے دل میں بدعت نجدی داخل ہو چکی ہے اس کی [illegible] کی حدیث ہے کہ وہ دین سے علیحدہ ہو جائیں گے [illegible]

(الدرر السنیہ ص [illegible])

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے رد میں اسلاف کی کتب

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے رد میں

[illegible] نے کئی کتب تحریر فرمائیں جیسا کہ شیخ الاسلام مفتی حرم علامہ احمد [illegible] علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

[illegible] من العلماء من اھل المذاھب [illegible] فی کتب مبسوطۃ [illegible] (الدرر السنیہ ص [illegible] مطبوعہ ترکی)

مذاہب اربعہ کے بہت سے علماء نے کتب مبسوطہ میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کا رد لکھا۔

نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد کا رد!

[illegible] نے بھی نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد کا [illegible] کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے کہ:

[illegible] کے باطل اور فاسد عقائد اس قدر واضح ہیں کہ بڑے بڑے

اکابر علماء و محدثین ان کی تردید میں کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔ خود شیخ نجدی محمد بن عبد الوہاب آنجہانی کے بھائی حقیقی شیخ سلیمان بن عبد الوہاب اپنے گمراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ لیکن آج تک نجدیوں کے ہندوستانی چیلے یہی کہتے رہے کہ جن عقائد کو نجدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ ان سے بری الذمہ ہیں مگر باطل کب تک پردہ رہ سکتا ہے۔ قدرت نے خود نجدیوں کے ہاتھوں اس کو چاک کرایا۔

رہ آئنہ دیکھو اپنا سا منہ لے کے رہ گئے!
نجدی کو دل نہ دینے پر کتنا غرور تھا

(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص۱۲)

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے رد میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

کتاب	مصنف
(۱) سعادة الدارين في الرد على الفرقتين الوهابية الظاهريه	از علامہ شیخ ابراہیم السمنودی المنصوری۔
(۲) ابراهين الساطعة في رد بعض البدع الشائعه	از علامہ شیخ سلامۃ العزامی
(۳) جلاء الظلام في رد على النجدى الذى اضل العوام	از علامہ سید علوی الحداد
(۴) اوراق البغداديه في الحوادث النجديه	از علامہ سید ابراہیم الراوی الرفاعی

ف وہابیہ کے مولوی وحید الزمان نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے حاشیہ پر بھی سلیمان بن عبد الوہاب کا اس کا رد کرنے کا ذکر کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

کتاب	مصنف
[illegible]	از علامہ عبد الرحمن سلطی
[illegible]	از حکیم الامت خواجہ محمد حسن جان النقشبندی
[illegible]	از علامہ احمد بن زینی دحلان مکی
[illegible]	از علامہ احمد بن زینی دحلان مکی
[illegible]	از علامہ شیخ مصطفیٰ کریمی
[illegible]	از علامہ جمیل افندی
[illegible]	از علامہ ابو حامد بن مرزوق
[illegible]	از علامہ شیخ سلیمان بن عبد الوہاب
[illegible]	از علامہ شیخ مصطفیٰ بن احمد الحنفی حنبلی دمشقی
[illegible]	از علامہ شیخ طاہر سنبلی حنفی
[illegible]	از علامہ عید ابن الحاج

[illegible] وارث الانبیاء والمرسلین، امام المحققین، [illegible] سیف اللہ المسلول، جامع معقول و منقول، [illegible] بالیقین۔ اعلیٰحضرت، امام اہلسنت، مجدد

دین وملت، علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی، تاجدارِ اہلسنت، محدثِ زماں علامہ قطب الدین دہلوی مصنف مظاہرِ حق دہلوی۔ سند المفسرین، عمدۃ المحققین، صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ شیخ الاسلام والمسلمین، اعلحضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی۔ امیرِ ملت، سرمایۂ اہلسنت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری۔ شیر بیشۂ اہلسنت، مجاہدِ اسلام حضرت علامہ حشمت علی لکھنوی۔ پاسبانِ اہلسنت، ضیغمِ اسلام علامہ وصی احمد محدث سورتی۔ فقیہِ اعظم، امام العلما علامہ امجد علی قادری رضوی صاحب بہارِ شریعت۔ امام اہلسنت، شیخ طریقت علامہ غلام دستگیر قصوری۔ اجمل العلما، بدر الفضلا، علامہ حکیم محمد اجمل خاں سنبھلی۔ زبدۃ المحدثین، اُستاذ الاساتذہ علامہ سید دیدار علی شاہ الوری ثم لاہوری۔ فقیہ الاعظم، سراجِ اہلسنت علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی۔ قاطعِ نجدیت، فخرِ اہلسنت علامہ حافظ محمد امام الدین قادری کوٹلوی۔ فقیہ دوراں، شیخ العلما حضرت علامہ نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری۔ امام المناظرین، شیرِ اہلسنت علامہ محمد نظام الدین قادری سروری ملتانی ثم وزیر آبادی۔ محدثِ اعظم پاکستان، نائبِ اعلحضرت علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی لائل پوری۔ رئیس المناظرین، ترجمانِ اہلسنت علامہ محمد عمر اچھروی۔ مفسرِ قرآن، حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی علیہم الرحمہ وغیرہم علمائے حقہ نے وہابیہ نجدیہ کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ کی تردید میں مدلل بہت سی کتابیں تصنیف فرما کر عرب وعجم کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔

اسی وجہ سے ایک دور میں مکہ مکرمہ کی حکومت وہابیہ فرقہ کے سخت مخالف تھی جس کا تذکرہ ممدوح الوہابیہ والدیابنہ ابوالکلام آزاد اس طرح کرتے ہیں۔

[illegible] میں علماء وہابیہ نجدیہ پر قیامت

ابوالکلام آزاد [illegible] آزاد کی کہانی اس کی اپنی زبانی، میں رقمطراز ہیں:

"[illegible] کسی پر وہابی ہونے کا شبہ ہو جاتا [illegible] چھانٹی ورنہ کم از کم کالے پانی یا حبسِ دوام [illegible] اس جماعت کے سینکڑوں علما تا جز کالے پانی بھیجے [illegible] ان کے تمام اہل وعیال بھی تباہ ہو جاتے تھے کیونکہ یا تو [illegible] ہوتے تھے ورنہ جاسیدادوں کی ضبطی کی وجہ سے خود بخود [illegible] چنانچہ مشہور مقدمہ وہابیانِ بنگالہ اور خاندانِ صادق پور [illegible] جو بہت متمول تھا۔"

(آزاد کی کہانی صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

[illegible] میں وہابی مولویوں کو سزا

بدعقیدگی کی بنا پر مکہ مکرمہ میں وہابی مولویوں کو سزائیں بھی ہوئیں ان کا تذکرہ بھی مولوی [illegible] الفاظ میں کیا ہے:

"وہابی مولوی محمد انصاری، محمد لطیف اور قاضی مراد کا وجوب [illegible] اور توسل بالصالحین [illegible] ان کو اٹھائیس کوڑے لگانے [illegible]"

(آزاد کی کہانی صفحہ ۱۰۶)

مولوی نذیر حسین دہلوی

وہابیوں کے محدث اور استاد میاں نذیر حسین دہلوی کے متعلق بھی آزاد نے لکھا ہے کہ:

"مولوی نذیر حسین دہلوی نے جب سفرِ حج کا ارادہ کیا تو ان کو

خیال پیدا ہوا کہ مخالفین مکہ میں ایذا رسانی کی کوشش کریں گے اس لیے علماء وہابیہ کے ساتھ وہابی پہلے جو سلوک ہو چکا تھا۔ اس سے باخبر تھے۔ اور اب حجاز کی یہ حالت ہو رہی تھی۔ کہ بلا تقیہ کوئی وہابی محفوظ طور پر نہ رہ سکتا تھا؛

(آزاد کی کہانی ص ۱۱۹)

مولانا نذیر حسین اور مولانا تلطف حسین عظیم آبادی مع ایک اور رفیق کے گرفتار کر لیے گئے اور ایک نہایت ہی تنگ و تاریک مجلس میں قید کر دیئے گئے چند دن بعد ان کو شریف نے بلایا۔ اور جب انہوں نے اپنی گرفتاری کی وجہ پوچھی تو کہا تمہیں وہابی عقائد رکھنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے مکہ معظمہ اسلام کا اصلی مرکز ہے اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ فاسد عقائد رکھنے والوں کا احتساب کریں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ نہ کر سکیں؛

(آزاد کی کہانی ص ۱۲۱)

توبہ نامہ وہابیوں کے اُستاد میاں نذیر حسین[1] دہلوی نے مکہ مکرمہ میں اپنے عقائد سے توبہ کی۔ وہ توبہ نامہ دیوبندیوں کے قاری خلیل احمد نے اپنی کتاب صاعقۃ التقلید علی الغوی العنید کے ص ۲۵ پر نقل اشتہار مکہ معظمہ کی سُرخی سے شائع کیا ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

"اما بعد عاجز سید محمد نذیر حسین متبع سنت والجماعت عقیدۃً و فعلاً اور اس کے خلاف جتنے مذاہب ہیں خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سب کو بُرا سمجھتا ہوں۔ اور موافق مذہب حنفی کے فتوے دیتا ہوں۔ اور حنفی المذہب ہوں۔ وتبت مما خطأت وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔"

---

[1] میاں نذیر حسین دہلوی اکثر وہابی اکابر مثلاً حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، ثناء اللہ امرتسری، عبدالعزیز رحیم آبادی، عبداللہ غازی پوری، عبداللہ غزنوی، عبداللہ روپڑی، ابراہیم میر سیالکوٹی، محمد گوندوی وغیرہم کے اُستاد تھے۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

[illegible] حنفی المذہب ہیں خطا
[illegible] الف مرۃ مذہب
[illegible]

[illegible] میں آیا۔ تو ان لوگوں نے توبہ
[illegible] کے دستخط نہ
[illegible] ہوں تو ہم بلکہ پچاس روپے
[illegible] حاجی مولوی عبدالرحمٰن صاحب
[illegible] مکہ سے لائے
[illegible] معلوم ہو جائے اور شہر بمبئی میں
[illegible]

[illegible] فی الحقیقت مولوی نذیر حسین نے
[illegible] اور توبہ کی مذہب وہابیت سے
[illegible] فقط

[illegible] محمد رحمت اللہ المدرس فی المدارس الہندیہ

[illegible] صاحب شیخ الہند کے پاس نوشتہ دست
[illegible] صاحب اور ان کے رفیقوں کا بچشم خود دیکھا۔
[illegible] نقشبند بارک فقط عبدالحمید بن
[illegible] اللہ فی المدارس
[illegible] احمد بن زینی
[illegible] الشافعی
[illegible] محمد حسین۔ میرداد عبداللہ
[illegible] الشیخ محمد اسماعیل المدرس
[illegible]

وہابیوں کے ظلم و ستم کی کہانی اور شقاوتِ قلبی کی نشانی

مذہب نامہذب وہابیت کے بانی اور نام نہاد موحد اور تحریک جہاد کے علمبردار محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اور اُس کے متبعین نے نہ کبھی کفار اور مشرکین سے جہاد کیا۔ نہ ہی کسی بُت خانہ کو پاش پاش کیا بلکہ ان کے مذہب میں جہاد صرف اور صرف مرسلین، انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کے متعلق نہایت نازیبا کلمے کرنا اور مزارات مقدسہ اور مشاہد مبارکہ کو شہید اور مسمار کرنا ہے نیز عشاقِ رسول، معتقدین اولیاء کاملین پر ظلم و ستم بلکہ ان سے قتل و جدال رکھنا ہے۔ اور اسی طریق کار سے ان کی شقاوتِ قلبی عیاں ہوتی ہے۔ ان کی شقاوت قلبی اتنی حد تک پہنچ چکی ہے کہ حرمین شریفین پر بھی حملہ کرنے سے باز نہ آئے۔ ان کے ظلم و ستم کی انتہا کا یہ حال ہے کہ انہوں نے شیر خوار بچوں کو ان کی ماؤں کے سینوں پر ہی ذبح کر دیا۔ شعائر اللہ کی عظمت ان کے دِل سے اس حد تک ختم ہو چکی تھی کہ قرآن کریم اور کتبِ احادیث نبوی کو انہوں نے نالیوں، روڑی اور کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا۔

یہ ساری کہانی اور روئیداد سب سے پہلے شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی دحلان مکی اور علامہ جمیل آفندی علیہما الرحمۃ کی تحریروں سے پیش کی جاتی ہے۔

شیر خوار بچوں کو ماؤں کے سینوں پر ذبح کر دینا، علامہ احمد بن زینی اور

[illegible] بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،

[illegible] قبضہ کر لیا۔

اور بڑے چھوٹے، محکوم اور حاکم سب کو قتل کر ڈالا صرف وہی بچا جس کی عمر طویل تھی، شیر خوار بچے کو ماں کے سینے پر ہی ذبح کر دیتے تھے۔ مال لوٹ لیے۔ عورتوں کو قید کر لیا۔ بہت سی ایسی حرکات کیں جن سے بہت طول ہوتا ہے۔

(الفجر الصادق ص۲۲ مطبوعہ استنبول)

(الدرر السنیہ ص[illegible])

[illegible]

علامہ جمیل آفندی علیہ الرحمۃ نے نجدیوں کا قرآن پاک اور کتب احادیث کو نالیوں میں پھینکنے، عورتوں اور مردوں کو قتل کرنا اور مال لوٹ لینے کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:

قرآن پاک اور کتب احادیث کو نالیوں اور گلیوں میں پھینکنا اور عورتوں کو ننگے جسم برف میں چھوڑنا

اور ایک جماعت کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے پایا، تو انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا۔ جو لوگ گھروں میں تھے ان سب کو قتل کر دیا۔ دکانوں اور مسجدوں کی طرف نکلے اور جو ان میں تھے۔ ان کو بھی قتل کر دیا۔ انہوں نے مسجد میں ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ صرف بائیس تیس ۲۳ آدمی رہ گئے۔ انہوں نے

[illegible]

الْبَلَدِ وَلَمْ يَبْقَ فِيهِ إِلَّا قَدْرُ
نَيِّفٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا تَمَنَّعُوا
فِي بَيْتِ الْفَتْنِي بِالرَّصَاصِ إِنْ
يَصِلُوْهُمْ وَجَمَاعَةٌ فِي بَيْتِ
الْفَعْرِ قَدْرُ الْمِائَتَيْنِ وَ
وَسَبْعِيْنَ قَاتَلُوْهُمْ يَوْمَهُمْ
ثُمَّ قَاتَلُوْهُمْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي
وَالثَّالِثِ حَتَّى رَاسَلُوْهُمْ بِا
لْأَمَانِ مَكْرًا وَخَدِيْعَةً فَلَمَّا
دَخَلُوْا عَلَيْهِمْ وَأَخَذُوْا مِنْهُمُ
السِّلَاحَ قَتَلُوْهُمْ جَمِيْعًا وَأَخْرَجُوْا
غَيْرَهُمْ أَيْضًا بِالْأَمَانِ وَالْعُهُوْدِ
إِلَى وَادِي وَجّ وَتَرَكُوْا هُنَالِكَ
فِي الْبَرْدِ وَالثَّلْجِ حُفَاةً عُرَاةً مَكْشُوْ
فِي السَّوْآتِ هُمْ وَنِسَاءُهُمْ مِنْ
مُخَدَّرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَنَهَبُوا الْأَمْوَالَ
وَالنُّقُوْدَ وَالْأَثَاثَ وَطَرَحُوا الْكُتُبَ
عَلَى الْبِطَاحِ وَفِي الْأَزِقَّةِ وَالْأَسْوَاقِ
تَعْصِفُ بِهَا الرِّيَاحُ وَكَانَ فِيْهَا
كَثِيْرٌ مِنَ الْمَصَاحِفِ وَمِنْ
نُسَخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَبَقِيَّةِ كُتُبِ
الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَغَيْرِ ذَالِكَ
تَبْلُغُ أُلُوْفًا ثُمَّ أَحْرَقُوا الْبُيُوْتَ

مضبوط قلعہ میں پناہ لی۔ ایک جماعت
نے جو کہ دو سو ستر افراد پر مشتمل تھی نے
بھی ایک گھر میں پناہ لی تھی۔ انہوں نے
ان کے ساتھ لڑائی کی پھر ان سے
دوسرے اور تیسرے دن بھی لڑے
حتیٰ کہ انہوں نے مکر و فریب سے پناہ
دے دی۔ پھر ان کے پاس آئے تو
ان سے ہتھیار لے کر ان سب کو قتل
کر دیا۔ اور ان کے علاوہ جو تھے ان
کو وادی وج کی طرف نکال دیا۔ ان
کو اور ان پردہ نشین عورتوں کو وہاں
برف اور سردی میں ننگے جسم چھوڑ دیا۔
ان کے مال، نقدی اور دیگر اثاثے لوٹ
لیے۔ اور انہوں نے کتابوں کو نالیوں،
گلیوں اور بازاروں میں پھینک دیا۔ ان
کتابوں میں بہت سے قرآن پاک کے
نسخے تھے۔ اور بخاری شریف و مسلم
شریف کے نسخے تھے۔ احادیث
اور فقہ کی باقی اور کتابیں بھی تھیں۔ جن
کی تعداد ہزاروں تک تھی۔ پھر انہوں
نے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔
(الفجر الصادق ص ۲۲ مطبوعہ استنبول)

[illegible]
[illegible]
[illegible] جو انسانیت سوز اور وحشیانہ طریق اختیار کیا
[illegible] سنٹرل خلافت کمیٹی کو جو رپورٹ آئی وہ
[illegible]

وہابیوں کے وحشیانہ سلوک سے متعلق مکہ مکرمہ سے ٹیلیگرام آنا

[illegible] ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے مزار مبارک کو پھونک دینا

سنٹرل خلافت کمیٹی کو مکہ مکرمہ سے وہابیوں کا شہر طائف کے مسلمانوں پر انسانیت سوز وحشیانہ سلوک سے متعلق جو ٹیلیگرام آیا۔ اس کو سنٹرل [illegible] رپورٹ میں درج کیا ہے۔ وہ تار درج ذیل ہے۔

[illegible] باشندوں [illegible] آج کعبۃ اللہ کے سامنے جمع
[illegible] تقریباً ۲۰ ہزار مسلمان باشندگان جاوا، ہندوستان
[illegible] روس شامل تھے۔ اور انہوں نے متفقہ طور
[illegible] وہابیوں نے شہر طائف پر حملہ کیا۔ اور
[illegible] سے ان کا مقابلہ کیا۔ باشندگان
[illegible] کی حمایت عام طور پر کی جاری ہے
[illegible] باشندگان اور غیر ملکیوں
[illegible] ہے اس کے کہ وہ باقاعدہ
[illegible] وحشیانہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور
[illegible] رعایا پر جو وہاں مقیم تھے انتہائی

ظلم کیا ہے اور جیسا کہ خود ان غیر ملکیوں سے دوستی رکھنے والی سلطنتوں کو ان تمام حادثات کی خبر دی ہے۔ (یہ واقعہ ہے) کہ وہابیوں نے حضرت ابنِ عباس کے مزار کو پھونک دینے کے بعد ساری آبادی کو تہ تیغ کیا ہے۔ جس میں بچے عورتیں اور بوڑھے سب شامل تھے یعنی مختصر الفاظ میں ساری رعایا اور کل غیر ملکی باشندے مارے گئے۔ اس لیے انسانیت، تہذیب، انصاف کے نام پر جس کی لیگ اقوام علمبردار ہے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان مظالم کا خاتمہ کیا جائے۔ اور ان وحشیانہ حرکات کو جس سے تہذیب اور انسانیت تھراتی ہے، جلد سے جلد سخت ترین کارروائی کر کے ختم کیا جائے۔ (۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء)

عبدالغفار المدنی، عبدالغنی (؟)، ابن قاری عبداللہ مرزوق سوڈانی، موتاوی بدرالدین، ہدایت اللہ آذربائیجانی، مولانا غفار قریبی، مولانا محمد داؤدی الافغانی، احمد بن محمد انادانی ابوالجوالاتی، محمد عبداللہ بن زیدان الشنگیطی، محمد حبیب اللہ شوکت، عمر تونسی المراکشی، محمد مختار بن عاطرت، ناظم الدولہ ایرانی محمد بن عبدالکریم، محمد مطار بن سلطان، محمد بن اسماعیل خفلانی، عبداللہ بن یعقوب ابن صبح سماری، ایک بخاری عبدالغنی، بدرالدین، محمد عارف، محمد مظہر ابوطالب۔

(نوٹ: تار فرانسیسی زبان میں تھا اس لیے بہت سے نام صاف پڑھے نہیں گئے۔ (مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء ص ۵)

مکہ مکرمہ اور طائف پر حملہ تباہی کے اقدام اور دعوتِ وہابیت قبول کرنے پر جبر کرنا

وہابیوں کے سردار نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ، عبدالعزیز نے دوسرے

[illegible] اور انہوں نے وہاں قتل و قمع کے بعد فتح [illegible] اور اموال ان کے لوٹ لیے اور اسی سال [illegible] جو مکہ سے جنوب کی جانب واقع ہے۔ [illegible] نے ایک لشکر وہابیوں کا طیار کر کے اپنے بیٹے [illegible] کو روانہ کیا۔ لشکر مکہ میں پہنچا۔ اس نے [illegible] ان کے حصار کا محاصرہ کیا۔ اہلِ مکہ کا توشہ [illegible] اطاعت قبول کی۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ وہاں کے [illegible] اور کعبہ کو برہنہ کر دیا۔ اور دعوتِ وہابیت قبول [illegible] (ترجمان وہابیہ ص ۳۵-۳۴)

[illegible] اکثر وہابی

[illegible] لکھتے ہیں کہ "وہابی کیونکہ اکثر بدوؤں اور جاہل عرب تھے۔ اس لیے رفتہ رفتہ [illegible] کہ مسلمان کی جان لینے کو عین ثواب اور خدمتِ دین [illegible] مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے۔ اور ان کے خلاف جنگ و پیکار [illegible] (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص [illegible])

وہابیوں نے کفار کی خونریزی نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہی قتل و غارت کیا ہے

اس حقیقت کا اعتراف ہندوستان کی مرکزی وفد خلافت ۱۹۲۶ء کی رپورٹ میں درج ہے کہ، قوم نجد کو ایک صدی سے زیادہ [illegible] مشرک ہیں۔ اور نجدیوں کی گذشتہ [illegible] کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے [illegible] مسلمانوں کی ہے۔ وہ ذرا ذرا [illegible] سلطان نے عبدالعزیز کی تمام تر قوت [illegible] اسی طرح آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ اس

ملک گیری کی جنگ کا نام جہاد رکھا جاتا ہے۔ اور جس ملک کو چھینا ہو اس کے لوگوں کو مشرک کہا جاتا ہے۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ جو حجاج مقام ابراہیم کی جالی یا اس کے قفل یا کنڈوں کو چھوتے تھے۔ ان کو بید سے مارا جاتا تھا۔ اور أَنْتَ مُشْرِكٌ کہا جاتا تھا۔ جو حجاج جنت المعلیٰ میں زیارتِ قبور کو جاتے تھے۔ ان میں اکثر پٹ کر آتے تھے۔

رپورٹ میں وفد نے مذہبی تعصب کا ذکر کرتے ہوئے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ تمام اسلامی دُنیا نجدیوں کی ہم عقیدہ نہیں ہے۔

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰۵)

مکہ مکرمہ پر حملہ

سردار محمد حسن بی اے مورخ لکھتے ہیں کہ "سعود جو اس وقت رسوائے عالم ہو چکا تھا۔ حجاز کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھوں طائف پر قابض ہو گیا۔ اور وہاں سے گرد و نواح میں افواج بھیجنے لگا۔ شریف کے پاس کوئی قابلِ ذکر فوج نہ تھی۔ مقابلہ کی تاب نہ لا کر جدہ چلا گیا۔ اپریل ۱۸۰۳ء میں سعود بلا مزاحمت مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا۔ وہابی مدت سے اُدھار کھائے بیٹھے تھے کہ اصل اصلاح مکہ سے کی جائے گی۔ اور ہر وہ چیز جس میں کفر و شرک کا شائبہ پایا جاتا ہو فنا کر دی جائے گی۔ چنانچہ اب مقدس مزارات توڑ پھوڑ دیئے گئے۔ زیارت گاہوں کی بے حرمتی کی گئی۔ حرم کعبہ کے غلاف پھاڑ دیئے گئے۔ وہابیوں کے معتقدات کے مطابق جس قدر شعائر یا رسومات قرآن و سنت کے خلاف تھیں یکلخت ممنوع قرار دی گئیں۔"

(سوانح حیات سلطان ابن سعود صفحہ ۴۲)

حرم شریف کے مقدس مقامات کو تباہ و برباد کرنا

سردار محمد حسن بی اے ہی مزید وہابی بادشاہوں کا مکہ مکرمہ میں ظلم و تشدد کے کارناموں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ:

"یہ واقعہ ہے کہ سلطان ابن سعود کے احکام اس وقت اہالیانِ مکہ کے کام آئے شہر میں قتل و غارت نہ ہوا۔ طائف

[illegible] دست احتجاج کیا تھا
[illegible] جہاد کے متعلق بقیہ کاروائی
[illegible] شہر میں امن و امان کا اعلان
[illegible] نے عارضی طور پر شہری
[illegible] امن و امان قائم ہو جانے کے باوجود ان
[illegible] مکہ کے مشرکین کی جائیں
[illegible] مزارات ضرور منہدم کر دیئے
[illegible] ضائع کر دی جائیں گی کیونکہ ان کے
[illegible] کے وجود میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے
[illegible] مزارات جو صدیوں سے زائرین کے مرجع
[illegible] میں تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اس کاروائی
[illegible] عالم اسلام میں غصہ و اضطراب کی لہر اٹھی۔"

(سوانح حیات سلطان ابن سعود صفحہ ۱۵)

[illegible] عبد العزیز ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ

[illegible] وہ صرف اپنے آپ
[illegible]
[illegible] کو مدد گار سمجھنے والے
[illegible]
[illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ، کان ابن
[illegible] وَكَانَ يَقْتُلُ الْحُجَّاجَ وَيُبْ
[illegible] اس پر غالب آ چکا تھا۔
[illegible] (صفحہ ۱۱)

میں داخل ہوا۔ تا آنکہ مکہ کے تمام مشاہد اور قبے زمین کے برابر کر دیئے
گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاتحین میں تقسیم کر دیئے گئے اور
مجاور قتل بھی کیے گئے اور حرم کے غلاف پھاڑ دیئے؛

(سوانح سلطان ابن سعود ص۲۱ محمد بن عبدالوہاب ص۴۳)

غیر مقلدین کے قاضی شوکانی کے شاگرد محمد بن ناصر حازمی لکھتے ہیں کہ:

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ کے عہد میں محرم
کی آٹھویں تاریخ ۱۲۱۸ھ میں ہفتہ کے روز صبح کے وقت حرم
شریف پر انہوں نے حملہ کیا تھا؛

(ابجد العلوم ص۱۸۴ بحوالہ شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص۴۱)

مکہ مکرمہ میں قتال قیامت تک حرام ہے

سرور کائنات فخر موجودات باعث تخلیق کائنات منبع کمالات خلاصہ موجودات مختار شش جہات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

انہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نہار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ۔

مجھ سے پہلے حرم مکہ میں کسی کے لیے قتال نہ ہوا۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے سوا حلال نہ ہوا پس اللہ تعالےٰ کے حرام ٹھہرانے سے حرم مکہ میں قیامت تک قتال حرام ہے۔

(مشکوۃ شریف ص۲۳۷، ۲۳۸)

مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا منع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ

میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا تم میں سے

[illegible] کسی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ
[illegible] مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھائے۔

[illegible] رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ
[illegible] میں قتل و قتال کو حرام قرار دیا مگر
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی صریح مخالفت
[illegible] قتال کیا۔

[illegible] کہاں تک اللہ تعالےٰ اور
[illegible] فرمودات پر عمل پیرا ہے۔ اور ان
[illegible]

[illegible] پر بھی حملہ کیا۔ اور مقامات مقدسہ
[illegible] زیارت کرنے والوں پر تشدد کیا۔ یہاں
[illegible] ان سب کا ثبوت وہابیہ کی ہی
[illegible]

[illegible] دہلوی اپنی کتاب
[illegible] میں لکھتا ہے کہ وہ
[illegible] کے آخر میں مدینہ منورہ پر
[illegible] اور مقبروں سے گزر کر خود
[illegible] کو بھی سلامت نہ چھوڑا آپ کے
[illegible] اور اس چادر کو اٹھا دیا جو
[illegible]

([illegible] سطر ۱۲ تا ۱۵ مطبوعہ لاہور)

[illegible] گولہ باری

[illegible] محمد حسن [illegible] مؤرخ لکھتے ہیں کہ
[illegible] میں نجدی افواج مدینہ کی

[illegible] جنرل عثمان بن معمر والی عیوینیہ [illegible] کا عہد لیا تھا جس کا تذکرہ سوانح حیات سلطان [illegible] نے اس طرح کیا ہے کہ،

"[illegible] کا پہلا قابل ذکر جنرل عثمان بن معمر [illegible] نے ان سے حلف لیا کہ وہ ان [illegible] کو تلف کرنے میں امداد دے گا۔ ابن معمر [illegible] دونوں باہم مشورہ ہو کر جبلیہ گئے۔ یہاں چند صحابیانِ رسول [illegible] کے مزارات تھے۔ دونوں نے مزارات [illegible]"

(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۱۴۷)

[illegible] کو مسمار اور تلف کرنا ہی دراصل تحریک وہابیت کا ایک عظیم [illegible] کی تصدیق وفد خلافت کی رپورٹ میں بھی کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

[illegible] وہابیت کا مقصد مزارات کو مسمار کرنا تھا | وفد خلافت کے اراکین کے سامنے

[illegible] سلطان ابن سعود نے کہا کہ،

"[illegible] قبائل نے ہم کو دھمکی دے رکھا ہے کہ ہم [illegible] اور جان و مال اس لیے قربان [illegible] و سنت کو قائم کیا جائے۔ رسوم شرک کا استیصال [illegible] ان قبوں اور عمارتوں کو منہدم کر دیا جائے۔ [illegible] سے گرا دیں گے۔ اس بنا پر [illegible] کی کہ وہ مدینہ منورہ جا کر اس کام [illegible] اور قبوں کو گرانا کو انجام دیں۔"

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء ص۴۲)

طرف بڑھیں۔ اسی مہینے کی پچیس ۲۵ تاریخ کو امیر علی کے حکام نے اقطاعِ عالم میں یہ خبر مشہور کر دی کہ نعوذ باللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس مرقد پر نجدی گولہ باری کر رہے ہیں۔ نجدیوں کی طرف سے تردید تو شائع ہوئی لیکن بعد از وقت پہنچی۔ مسلمانوں میں پھر غیظ و غضب برپا ہوا۔ مسلمان حکومتوں کی طرف سے احتجاج شائع ہوئے۔ فرداً فرداً مسلمان بھی روضۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ کے لیے کوشش کرتے رہے۔ ایرانی حکومت نے ایک وفد تحقیق حالات کی غرض سے بھیجا ۱۹۲۵ء کے اواخر میں اس وفد نے بیان شائع کیا کہ واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے کی گنبد میں پانچ گولیاں لگی ہیں۔" (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۱۵۸)

مجتہد الوہابیہ نواب صدیق حسن کی گواہی | غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کے مجتہد نواب صدیق حسن خاں

بھوپالوی لکھتے ہیں کہ،

"سعود نے مزارِ مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا۔ اور اس کے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر رعیہ کو لے گیا بعضوں نے کہا کہ ساٹھ اونٹوں پر بار کر کے خزانہ لے گیا۔ اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے ساتھ پیش آیا۔ اور مدینہ پر نمر بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا۔ اور لوگوں کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانے کا قصد کیا۔ مگر اس امر کا مرتکب نہ ہوا۔ اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے۔"

(ترجمان الوہابیہ ص۳۶)

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مزاراتِ مقدسہ کو تلف کرنیکا عہد لینا | روحانی ابوالوہابیہ

جنت البقیع اور دیگر مقامات کے مزارات کا انہدام

وفدِ خلافت کی رپورٹ میں جنت البقیع کے مزارات کا انہدام کی سُرخی دیکر لکھا ہے کہ: "۲۶ مئی کو اکبر جہاز ساحل پر لنگرانداز ہوا اس وقت سب سے پہلی جو وحشتناک اور جگر گداز خبر ہمیں موصول ہوئی وہ جنت البقیع اور دیگر مقامات کے مزارات کے انہدام کی تھی۔ لیکن ہم نے اس خبر کے قبول کرنے میں تامل کیا۔ اس لیے کہ سلطان ابن سعود خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کو تحریری وعدے دے چکے تھے۔ کہ وہ مدینہ منورہ میں تمام مبانی مآثر کو اپنی اصل حالت پر باقی رکھیں گے۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر روا نہ رکھیں گے۔ جب تک کہ موتمر اسلامی کوئی آخری فیصلہ نہ کر دے۔

لیکن جدہ پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے ایک رکن حکومت شیخ عبدالعزیز عتیقی سے جب اس خبر کی حقیقت دریافت کی۔ تو انہوں نے (مزارات کے منہدم کرنے کی) تصدیق کی۔ اور فرمایا اس مسئلہ میں وہ دنیائے اسلام کے مصالح کی کوئی پرواہ نہیں کرے گی۔ خواہ دنیائے اسلام خوش ہو یا ناراض۔ مکہ پہنچ کر جب ہم نے سلطان سے اس مسئلہ میں گفتگو کی تو انہوں نے جو جواب دیا وہ ہمیں مطمئن نہیں کر سکتا۔ اور نہ دنیائے اسلام کی اکثریت کو مطمئن کر سکتا ہے۔"

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۸۵/۸۴)

وفد خلافت نے بالمشافہ ابن سعود کو مزارات مقدسہ اور مآثر کو منہدم کرنے سے باز رہنے کے متعلق متنبہ کیا مگر جھوٹے وعدے کرتا گیا۔ کہ مزارات مقدسہ کو مسمار نہیں کیا جائے گا۔ وفد خلافت نے اس کو اس کی وعدہ خلافی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ابن سعود سے اراکین وفد خلافت کی بالمشافہ بات چیت درج کی جارہی ہے۔

وفد خلافت کا بالمشافہ متنبہ کرنا

[illegible] ۳۰ مئی ۱۹۲۶ء کی صبح کو [illegible] سلیمان ندوی صاحب [illegible] صاحب مفتی کفایت اللہ صاحب [illegible] سلطان ابن سعود کو ملنے گئے۔ رپورٹ [illegible]

[illegible] سے سُلطان کو اپنے [illegible] کی تجاویز کا ذکر کیا۔ سُلطان [illegible] کے ساتھ شوکت علی صاحب [illegible] کے ساتھ دُنیائے اسلام [illegible] وقت ضرورت ہے کہ تمام [illegible] اختلاف پیدا کیا جائے [illegible] کے انہدام کا جو طرزِ عمل اختیار [illegible] میں نئے سرے سے [illegible] بڑی مشکلوں سے اپنے [illegible] اور تمام اسلامی فرقوں کو [illegible] لیکن اس طرز عمل سے جو آپ [illegible] منتشر ہو جائیں گی۔ اور تمام [illegible] مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گی۔ [illegible] یہاں کوئی اسلامی [illegible] اپنے خیال کے مطابق [illegible] میں ایسا تصرف کرے جو دوسرے [illegible] یہ تسلیم نہیں کر سکتے کہ [illegible] کا فیصلہ صرف نجد کے چند علماء کے ہاتھوں

میں دے دیں۔ ہم نے شکایتاً کہا کہ مدینہ منورہ کے مقابر و آثار کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ مؤتمر اسلامی کے فیصلہ کے بغیر اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ لیکن یہ کس قدر تعجب انگیز ہے کہ اس کی خلاف ورزی کی گئی اور دنیائے اسلام کی خواہش کے برخلاف اس کے استصواب کے بغیر ان کو منہدم کر دیا گیا؛

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۷، ۴۸)

نجدی حکومت کا فراڈ

نجدی حکومت نے جب یہ دیکھا کہ دیگر مسلم ممالک اور ان کی رعایا کے جذبات ہمارے سخت خلاف ہیں تو انہوں نے پھر ایک چال چلی کہ یہ مشہور کر دیا کہ مدینہ منورہ کے علماء نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ مزارات اور قبوں کو مسمار اور منہدم کر دیا جائے۔ وفدِ خلافت نے اس کی تحقیقات کی تو اس میں سوائے فراڈ، دھوکہ دہی مطلقاً کوئی سچائی نہ تھی۔ وفدِ خلافت کی رپورٹ میں ہے کہ،

"مدینہ پہنچ کر جب ہم نے اس کی تحقیقات کی تو جو انکشافات ہوئے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس فتوے کی حقیقت کے متعلق جو حالات ہم سے بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ قاضی عبد اللہ بن بلیہد جب مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے علماءِ مدینہ کو اپنے مکان میں بلوایا۔ علماءِ مدینہ ان کے مکان پر جمع ہو گئے تو قاضی عبد اللہ بن بلیہد مکان کے اندر تھے۔ ان کے حقیقی بھائی حمد بن بلیہد پہلے باہر نکلے اور علماءِ مدینہ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا، کیا؛ یا اھل حجاز انتم اشد کفرا من ھامان و فرعون نحن قتلنا کم مقاتلۃ المسلمین مع الکفار، انتم عباد حمزہ و عبد القادر۔ علماءِ مدینہ نے کہا کہ ہم سوائے خداوند قدوس کے کسی کی پرستش نہیں کرتے۔ اور ہم بحمد اللہ مسلمان اور مومن ہیں۔

[illegible] سے کہا کہ کفار بھی بالکل ایسا [illegible] ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زُلفیٰ [illegible] سے انکار کیا کرتے تھے۔

[illegible] کا جواب دیا۔ مگر حمد بن بلیہد نے [illegible] نہیں کی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ علماءِ مدینہ کو [illegible] مخاطب کرتے رہے۔

[illegible] عبد اللہ بن بلیہد تشریف لائے۔ تو انہوں نے [illegible] ذیل مسائل کے متعلق سوالات کیے۔

[illegible] ناجائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو [illegible] اور اگر جائز نہیں تو ان کا ہدم ضروری ہے یا نہیں؟

[illegible] کی ندا کرنے والے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

[illegible] چراغ جلانا، چادریں چڑھانا۔ اور اُن کا طواف کرنا شرعاً [illegible] ہے؟ جو لوگ ان افعال کا ارتکاب کرتے ہیں وہ مسلمان [illegible] مشرک؟

[illegible] نے ان سے گذارش کی کہ ہم آپس میں مشورہ کر کے [illegible] عبد اللہ بن بلیہد نے سخت لہجہ میں فرمایا [illegible] جواب دو گے۔ مگر علماءِ مدینہ نے [illegible] کوئی جواب نہ دے سکے۔ چنانچہ انہیں مہلت [illegible] نے اس مشورہ کے بعد قاضی [illegible] دیا۔ آپ اپنے استفتاء میں [illegible] مسائل کو حذف کر دیجئے کیونکہ ان [illegible] اتفاق نہیں کرے گا۔ ہم میں سے کسی [illegible] مسلمان کو کافر یا مشرک کہنا روا رکھتا

ہے۔

مسئلہ قباب کے متعلق علماءِ مدینہ کی دو جماعتیں تھیں۔ ایک جماعت کا یہ خیال تھا کہ قبوں کی تعمیر شرعاً ممنوع نہیں ہے اُنہوں نے قاضی صاحب کے سامنے بڑی جُراَت کے ساتھ ظاہر کیا۔ اسی جماعت میں مولانا عبدالباقی صاحب فرنگی محلی تھے۔ دوسری جماعت کا خیال یہ تھا کہ اگرچہ تعمیرِ قباب جائز نہیں مگر ان کا ہدم بھی غیر ضروری ہے اس لیے ان کے گرا دینے سے ساری دُنیائے اسلام میں ایک زبردست شورش پیدا ہو جائے گی۔ جو مُسلمانانِ عالم کے تشتت اور تفریق کا باعث ہو گی۔ اور بجائے اس کے کہ دُنیائے اسلام کو ان کے ساتھ ہمدردی ہو سخت بیزاری پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کے خطرناک نتائج اہلِ حجاز اور حکومتِ حجاز دونوں کے لیے بدترین ثابت ہوں گے۔

ان مسائل میں قاضی عبداللہ بن بلیہد اور علماءِ مدینہ کے درمیان بڑی دیر تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ ان کے ضمن میں مسئلہ حیاتُ النبی بھی آیا جس کے متعلق علماءِ مدینہ نے اپنے عقائد و خیالات کا صاف صاف اظہار کیا مگر معاملہ بحث و دلائل کی حد سے باہر تھا۔ قاضی عبداللہ بن بلیہد نجدی قوم میں بہت زیادہ ہوشیار اور دورِ حاضر کی موجودہ سیاست کے زبردست ماہر مانے جاتے ہیں۔ دوسرے دن اُنہوں نے یہ صُورت اختیار کی۔ کہ جو علماء ان کی مخالفت میں زیادہ پیش پیش تھے۔ انہیں چھوڑ کر باقی علماء میں سے جن کو مدعو کیا گیا تھا مولانا عبدالباقی اور علامہ داغستانی کے سوا باقی حضرات نے بادلِ ناخواستہ دستخط کر دیئے۔ اور اس کے بعد وہ سب کچھ ہو گیا جس کی وجہ سے آج ساری دُنیائے اسلام میں ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

[illegible] کی حقیقت ہے۔ ام القریٰ [illegible] ہے کہ علماءِ مدینہ بھی ہدمِ قباب کے [illegible]
([illegible] رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء ص ۸۵، ۸۶)

[illegible] جب نجدی حکومت نے مزاراتِ مقدسہ اور آثار [illegible] تو عالمِ اسلام میں ایک ہیجان اور اضطراب پیدا ہوا۔ [illegible] دنیائے اسلام کے علماء پر فوقیت دی اور اپنے [illegible] مسئلہ حجاز رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء [illegible] ہے۔ تو امام اہلسنت صدر الافاضل امام [illegible] نعیم الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے ابن سعود نجدی کو مناظرہ [illegible] سیاست وغیرہ کثیر الاشاعت اخباروں میں [illegible] کر دیا ہے کہ ان کے عقائد باطل ہیں۔ اگر ابن [illegible] حق ثابت کر سکیں گے تو وہ ان کو مناظرہ [illegible] فیصلہ کن مناظرہ نہ ہو ابن سعود اس قسم [illegible] اخباروں میں چھپا تھا کہ غیر مقلد گروہ کے مشہور رکن [illegible] امرتسر نے جو اہلحدیث کانفرنس کے [illegible] ابن سعود کی [illegible] دعوتوں سے فیضیاب بھی ہو چکے [illegible] حضرت صدر الافاضل (علیہ الرحمۃ) کی خدمت [illegible] تحریری مناظرہ کی درخواست [illegible]
([illegible] جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ)

[illegible] صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ [illegible] تحریری طور پر لکھا تھا کہ نجدی علماء باطل پر ہیں اور ہم [illegible] اگر انہیں ہمت ہو اور وہ اپنے کو حق پر گمان [illegible] اور جب تک فیصلہ کن مناظرہ نہ ہو لے تم [illegible]

اس قسم کے افعال سے باز رہو۔

اس مناظرہ کے لیے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا از خود اپنے آپ کو پیش کرنا ثابت کرتا ہے کہ نجدی وہابی اور یہاں پاک و ہند کے وہابی جو کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں ایک ہی ہیں۔ عقائد میں یہ سب متفق ہیں۔

ابن سعود کو صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا اعلان مناظرہ

منجانب سید محمد نعیم الدین مراد آباد

بنام ابن سعود والی نجد

الحمد للہ وکفی وسلام علے عبادہ الذین اصطفی اما بعد والی نجد کو معلوم ہو کہ مقابر و مساجد کا ڈھانا۔ مشاہد کی اہانت۔ مسلمانوں کا قتل اور انہیں لوٹنا اور ان کی تکفیر اور ارض حجاز پر تسلط اور اس میں بادشاہ بن بیٹھنا وغیرہ تمہارے افعال جن سے تمام عالم اسلامی زیر و زبر ہو رہا ہے شرعاً بالکل ناروا اور ناجائز ہیں۔ اخباروں سے معلوم ہوا کہ تم نے یہ افعال اپنے علماء کے امر سے کیے۔ ہم تمہیں مطلع کرتے ہیں کہ وہ علماء باطل پر ہیں۔ اور ہم ان سے مناظرہ کے لیے آمادہ ہیں۔ اگر انہیں ہمت ہو اور وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے ہوں تو ہم سے مناظرہ کر لیں اور جب تک فیصلہ کن مناظرہ نہ ہو لے تم اس قسم کے افعال سے باز رہو۔

محمد نعیم الدین ناظم جماعت عالیہ مرکزی ہند مراد آباد

نقل رجسٹری مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث

بخدمت حضرت صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دفتر سیکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس امرتسر ۲۳ ربیع الاول ۴۵ھ

بخدمت مولوی نعیم الدین صاحب زاد عنایتہ! سلام علیکم! آپ کا تار بنام جلالۃ الملک ابن سعود اخبار سیاست مورخہ ۲۰ ستمبر جس میں آپ نے مسائل مختلفہ فیہ میں علمائے نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ نہ علمائے نجد یہاں آئیں نہ آپ وہاں جائیں۔ اس لیے آسان صورت یہ ہے کہ یہاں ہی مباحثہ کر لیں۔ علماء نجد کی طرف سے خادم توحید و سنت حاضر ہے۔ دہلی میں مباحثہ ہو تو بہتر ہے۔ مباحثہ تحریری ہوگا۔ اختلافی مسائل کی فہرست پہلے لکھی جائے گی۔ استدلال میں قرآن و حدیث پیش ہوں گے۔ اور تائید میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول پیش ہو سکے گا۔ امید ہے کہ آپ اس صورت کو تسلیم کر لیں گے اور اگر علماء نجد ہی پر اصرار کریں گے تو لوگ کہیں گے "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود"۔

راقم ثناء مر دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری ناظم اہلحدیث کانفرنس یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء

سردار وہابیہ ثناء اللہ امرتسری کو جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے جو رجسٹری کا جواب دیا وہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

نقل رجسٹری حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

بنام جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ناظم اہلحدیث کانفرنس

الحمد للہ وکفی والسلام علی حبیبہ خاتم النبیین آپ کی رجسٹری مرقومہ ۲۳ ربیع الاول ۴۵ھ ۲۴ ماہ مبارک بروز دوشنبہ سہ پہر کو ایسے

وقت وصول ہوئی کہ رجسٹری روانہ کرنے کا وقت نہ رہا تھا۔ اور دوسرے دن یکشنبہ تھا۔ جس میں ڈاک خانہ رجسٹری نہیں لیتا۔ آج جواب حاضر کرتا ہوں۔

اخباروں کو جو اطلاع دی گئی تھی اس میں انگریزی کرنے والے نے اعلان کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔ میں آپ کے پاس اصل اعلان کا ترجمہ بھیجتا ہوں۔ جو ابن سعود کے پاس بھیجا گیا ہے۔ جناب کا یہ خیال کہ علماء نجد مناظرہ کے لیے نہ آئیں گے ممکن ہے صحیح ہو۔ اور آپ کو ان سے قریب کے سفر میں جو تجربے ہوئے ہیں۔ ان سے یہ نتیجہ نکالنے کے لیے آپ حق بجانب ہوں۔ لیکن میری نسبت یہ حکم کر دینا کہ میں بھی نہ جاؤں گا۔ علم غیب کا غلط دعوے ہے۔ نجدی مناظرہ کے لیے طیار ہو تو جو مقام مناظرہ مقرر ہو وہاں میں مناظرہ کے لیے حاضر ہونے کے واسطے بے تامل طیار ہوں۔ انشاء اللہ تعالے آپ اس اعلان پر نظر ڈالنے کے بعد اگر مسائل مذکورہ اعلان میں مناظرہ کے لیے طیار ہیں اور اطمینان دلائیں کہ آپ کا قبول و عدول ابن سعود کو مسلم ہوگا۔ اور اگر آپ اس کے افعال کو شرعاً حق ثابت نہ کر سکے تو ابن سعود ان سے باز رہے گا۔ اور جن میں تلافی ممکن ہے ان کی تلافی کرے گا۔ مسائل مذکورہ میں اس کا تسلط حجاز بھی ہے۔ اگر آپ اس کو حق ثابت نہ کر سکے تو ابن سعود اپنا تسلط اٹھائے گا۔ اور اس پر حجت تمام ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں آپ سے بھی مناظرہ کے لیے طیار ہوں۔

امید ہے کہ آپ ایسا اطمینان دلانے میں جلدی کریں گے۔ اور مجھے مطلع کریں گے کہ ابن سعود کی جانب سے آپ کی کیا حیثیت ہے۔

محمد نعیم الدین از مراد آباد ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مناظرہ کرنے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی [illegible] جا رہا۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے [illegible] صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ سے مناظرہ کرنے کو ایک رجسٹری ارسال کی۔ اور اس کا علم صدر الافاضل کے شاگرد رشید شیر بیشۂ اہلسنت مولانا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی کو ہوا تو آپ نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تحریر ارسال کی۔ وہ تحریر بھی شائع کی جاتی ہے۔

جناب علامہ مولانا عبید الرضا حشمت علی صاحب لکھنوی کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جواب

نجدی کے افعال شنیعہ سے تمام عالم اسلام بے چین ہو رہا ہے اور نجدی نے اس کی معذرت میں یہ کہا ہے کہ یہ افعال اس نے اپنے علماء کے حکم سے کیے ہیں۔ اس لیے حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء جناب مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی دامت برکاتہم (علیہ الرحمۃ) نے نجدی کو اعلان دیا کہ وہ علماء باطل پر ہیں۔ اور اگر اس کے اعتقاد میں حق پر ہوں تو ہم ان سے مناظرہ کے لیے طیار ہیں۔ ہم سے مناظرہ کریں۔ اور جب تک ایسا مناظرہ ہو نجدی اس قسم کے افعال سے باز رہیں۔

اس پر جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک رجسٹری حضرت ممدوح کی خدمت میں بھیجی۔ جس میں مناظرہ کی استدعا کی ہے لطف یہ ہے کہ نہ آپ کو نجدی نے وکیل کیا۔ نہ آپ کو قبول و

عدول کا اختیار ہے۔ نہ آپ نے ہار جانے پر اپنے افعال سے تائب ہونے اور ان کی تلافی کرنے کا قابلِ اطمینان ذمہ لیا۔ مگر آپ ہیں کہ خود ساختہ وکیل اور مناظرہ بھی کس سے کرنا چاہتے ہیں ۔

تو کارِ زمیں را نکو ساختی! کہ با آسمان نیز پرداختی

میرے مقابلہ میں تو جناب کے وہ چھکے چھوٹے کہ اپنا ایمان تک ثابت نہ کر سکے۔ یاد کیجیے پادرہ تعلقہ بڑودہ کی شرمناک شکست ہے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ اور جس مناظرہ کی تحریریں میرے اور آپ کے مابین قلمبند ہیں۔ اب کس ہمت پر آپ مناظرہ کا اعلان کر رہے ہیں۔ جس سے آپ نے مناظرہ کا ارادہ کیا ہے۔ اُس کے ایک طالب علم سے بھی آپ کو مجالِ گفتگو نہیں ہیں آپ کی خدمت کے لیے پھر حاضر ہوں۔ اگر آپ کو شوق ہو تو اپنے اور ہم مذہبوں کو اپنی پشت پر لے لیجیے کیونکہ آپ تو بذاتِ خود بہت شرمناک شکست کھا چکے ہیں۔ اپنے چھوٹے بڑوں کو ساتھ لے کر کچھ ہوس اور باقی رہ گئی ہو تو نکال لیجیے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنا ایمان بھی ثابت نہ کر سکیں گے جیسا کہ مناظرہ پادرہ تعلقہ بڑودہ میں نہیں ثابت کر سکے۔ خاکپائے حضرت اُستاذ العلماء (محمد نعیم الدین مراد آبادی) فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ

(السواد الاعظم ۱۲۶ھ ماہ جمادی الاولی ۱۳۴۵ھ)

قارئینِ عظام! نجدیوں کا اہالیانِ حرمین شریفین سے ظلم و ستم اور مقابر و مشاہد کو مسمار کرنے اور روضۂ رسولِ مقبول علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور بے حرمتی کے واقعات کا مطالعہ کیا۔ اس سے اظہر من الشمس ہے کہ نجدیہ وہابیہ کو امام المرسلین سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور صحابۂ عظام علیہم الرضوان سے کتنی محبت و عقیدت ہے۔

[illegible] مصطفوی ہیں کے متعلق نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ	جس نے میری قبر کی زیارت اس کی شفاعت مجھ پر لازم ہے۔

لیکن یہ نجدی اس کو مسمار کرنے کے درپے ہیں۔ کتنا عناد اور دشمنی ہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف تو نجدیوں کے نزدیک ایک بُت ہے جیسا کہ وہابیوں کی شائع کردہ کتاب شرح الصدور میں درج ہے:

فَالْقَبْرُ الْمُعَظَّمُ الْمُقَدَّسُ وَثَنٌ وَصَنَمٌ [illegible] مَعَانِی الْوَثَنِیَّةِ لَوْ كَانُوْا يَعْقِلُوْنَ۔	پس حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر لحاظ سے بُت ہے۔ کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں!

(شرح الصدور ص۲۵)

یہ ہے نام نہاد توحید کا پرچار کرنے کے مدعی حضرات کے نزدیک حدیث نبوی کی عظمت اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عقیدت کا حال

کربلا معلی اور نجف اشرف پر حملہ

اب اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے جو ان کو محبت و عقیدت ہے۔ اس کا اندازہ کربلا معلےٰ شریف اور نجف اشرف پر جو ان لوگوں کے ظلم و ستم ڈھائے [illegible] کا مطالعہ کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

نجدی اور دیوبندی وہابیوں کے ممدوح سلیمان ندوی رقمطراز ہیں:

[illegible] ۱۲۱۶ھ کو سعود بن عبد العزیز نجدی تمام نجد جنوب حجاز اور تہامہ سے ایک لشکر جرار لے کر کربلا کے ارادہ سے چلا اور بلد الحسین کے [illegible] حملہ کیا۔ ان پر دھاوا بول دیا۔ اُس کی دیواروں پر چڑھ

[illegible] مشکوٰۃ شریف۔ اشعۃ اللمعات۔ شفاء السقام۔ فضائل حج

گئے۔ اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تہ تیغ کر دیا۔ اور اس قبہ کو جو ان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا تھا منہدم کر دیا۔ قبہ اور اس کے آس پاس اور چڑھاوے کی تمام چیزیں لے لیں۔ قبہ زمرد، یاقوت اور جواہر سے آراستہ تھا۔ اور اس کے علاوہ دو ہزار آدمی قتل کیے گئے۔ (محمد بن عبدالوہاب ص ۹۹)

کربلا معلّٰی کے مزارات کو تہ و بالا کرنا اور لوٹ مار، قتل و غارت کرنا

سردار محمد حسنی بی اے وہابیہ نجدیہ کی کربلا معلّٰی میں بے اعتدالیوں اور گستاخیوں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ:

"محمد بن سعود کا انتقال ۱۷۶۵ء میں ہوا۔ اور اس کا بیٹا عبدالعزیز جانشین ہوا۔ باپ کے وقت میں یہ بڑا مستعد مجاہد تھا۔ خود امیر ہونے پر سال میں چھ چھ مرتبہ غزوات کرتا رہا۔ لیکن اس کا بیٹا سعود باپ سے بھی زیادہ سرگرم جوش ثابت ہوا۔ اس نے اپنے والد کی اجازت کے بغیر نجف اشرف اور کربلا معلّٰی پر حملے کیے اور وہاں کے مزارات مقدسہ کو تہ و بالا کر دیا۔ لوٹ و غارت کا تو کچھ حساب ہی نہ تھا۔ ان مقامات پر اہل نجد کی طرف سے بے حد بداعتدالیاں اور گستاخیاں سرزد ہوئیں۔ ۱۸۰۳ء مطابق ۱۲۱۸ھ میں ایک شیعہ درعیہ میں آیا اور جب کہ سلطان عبدالعزیز مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کو قتل کر دیا۔" (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۴۴)

کربلا معلّٰی شریف میں بے اعتدالیاں کرنے پر مسلمانوں میں اضطراب اور نجدیوں میں خوشی کی لہر

سردار محمد حسنی بی اے مؤرخ لکھتے ہیں کہ: "وہابی شجاعت اور فتوحات کے نشہ میں

چُور تھے اُنہوں نے اب تک مزاحمت اور شکست کا منہ نہ دیکھا تھا۔ قرب و جوار پر یورشیں کرتے تھے اور بڑے بڑے علاقوں کو لوٹ مار کر کے تباہ و برباد کرتے رہے۔ ناظرین کو معلوم ہے۔ فرات کے ساحلی علاقوں میں کئی سو برس سے شیعوں کی کثیر آبادی ہے۔ عراق میں شیعہ عنصر کی کثرت تھی۔ اور اب تک ہے۔ وہابیوں کو سُنیوں سے تو نفرت ہی تھی لیکن شیعوں کو یہ لوگ بہت ہی بُرا جانتے تھے۔ وہابیوں نے ۱۸۰۱ء میں سعود بن عبدالعزیز کی قیادت میں کربلا معلّٰی پر حملہ کیا۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقدس مزار کو منہدم کر دیا۔ کربلا معلّٰی کی نہتہ اور امن پسند آبادی کا بیشتر حصہ بلاقصور تہ و تیغ کر دیا۔ کربلائے معلّٰی سے بصرہ تک کا تمام علاقہ خاک سیاہ کر دیا۔ کروڑوں روپیہ کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ فتنہ تاتار کے بعد عراق میں ایسا ظلم و فساد کبھی نہ ہوا تھا۔ دُنیا بھر کے مسلمانوں میں ماتم کی صفیں بچھ گئیں۔ لیکن درعیہ نجد کے دارالسلطنت میں فتح و نصرت کے شادیانے بج رہے تھے۔"

(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۴۷-۴۸)

ناظرین کرام! یہ سعود بن عبدالعزیز نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ انبیاء عظام صحابہ کرام اور اولیاء الرحمٰن کی توہین اور گستاخی کی۔ مزارات اور مقامات مقدسہ کو تہ و بالا کر دیا یہ سب کچھ اس نے انگریز کو خوش کرنے کے لیے کیا تھا۔ کیونکہ اس کے سرپرست انگریز تھے۔ وہ انگریز کا وظیفہ خوار و پٹھو تھا اس لیے مسلمانوں کے دل دکھائے اور انگریزوں کو خوش کیا۔ اس کے انگریز کا وظیفہ خوار ہونے کا ثبوت سنٹرل خلافت کمیٹی کی مسئلہ حجاز کتابی شکل میں شائع شدہ رپورٹ میں موجود ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے:

"یہ بھی خبر ملی تھی کہ ابن سعود سلطان نجد کو بھی انگریزی خزانہ سے وظیفہ

ملتا تھا۔ ایک کو برطانیہ کا دفترِ خارجہ کی معرفت اور دوسرے کو حکومتِ ہند کے ذریعہ سے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ سلطان ابنِ سعود کو یہ وظیفہ اس وجہ سے دیا جاتا ہے کہ ان کا منہ بند ہو:

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۶)

وہابیوں کے کربلا معلےٰ پر ظلم و ستم اور قتل و غارت کی تصدیق خود وہابیوں کے مجتہد اور محدث نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی کی ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالوی کی تصدیق

بعد فتح حصار کے عبدالعزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہاں جا کر خونریزی اور غارت کا بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والوں پر مباح کر دیا۔ وہاں کی آبادی اکثر ویران ہو گئی۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ ۳۹)

عبدالعزیز بن سعود بھی اپنے باپ دادا کی طرح انگریزوں کا نیاز مند تھا۔ اس نے بھی حکومت برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کیا۔ ان نجدیوں کی شقاوتِ قلبی اور امام الانبیاء سے دشمنی کا حال دیکھیے کہ انگریزوں سے مدد طلب کرنا جائز مگر امام الانبیاء سے توسل اور استفادہ کرنا شرک و کفر ہے۔

خبیث اور بے شرم دنیا میں بھی ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

علامہ جمیل آفندی کا بیان

علامہ جمیل آفندی علیہ الرحمۃ نے اسی لیے تو فرقہ وہابیہ کے متعلق واضح الفاظ میں فرمایا ہے:

اَلْفِرْقَةُ الْمَارِقَةُ الْوَهَابِيَّةُ مِنَ الْاَبَاطِيْلِ۔ (الفجر الصادق صفحہ ۲۷ مطبوعہ استنبول)

دین سے نکلنے والا فرقہ وہابیہ باطل فرقوں میں شمار ہوتا ہے۔

بہاء الحق قاسمی کا بیان

عبدالعزیز بن سعود کے انگریز کے نیاز مند ہونے کے بارے میں دیوبندیوں

کے مولوی بہاء الحق قاسمی عبدالعزیز ابنِ سعود کا حکومتِ برطانیہ سے معاہدہ کی دفعہ چہارم کی تشریح دے کر لکھتے ہیں کہ:

"ابنِ سعود عہد کرتا ہے کہ وہ اس عہد سے پھرے گا نہیں اور وہ ممالک مذکورہ یا اس کے کسی دوسرے حصہ کو حکومتِ برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر بیچنے، رہن رکھنے بہ اجارہ یا کسی قسم کے تصرف کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس کو اس امر کا اختیار نہ ہوگا کہ کسی حکومت کی رعایا کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف ممالک مذکورہ بالا میں کوئی رعایت یا اجازت نہیں دے۔ ابنِ سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومتِ برطانیہ کے ارشاد کی تعمیل کرے گا۔ اور اس میں اس امر کی قید نہیں ہے کہ وہ ارشاد کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق۔"

اسی معاہدہ کی دفعہ ششم میں ہے

"ابنِ سعود اپنے پیشرو و سلاطینِ نجد کی طرح عہد کرتا ہے کہ وہ علاقہ جات کویت، بحرین، علاقہ جات رؤسا (شیوخ) عرب عمان کے ان ساحلی علاقہ جات اور دیگر ملحقہ مقامات کے متعلق جو برطانوی حمایت میں ہیں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ ان ریاستوں کی حد بندی بعد کو ہوگی۔ جو برطانیہ سے معاہدہ کر چکی ہیں۔"

مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۳۴ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء

مہر و دستخط عبدالعزیز السعود

(دستخط پی۔ زیڈ کاکس کرنل معاہدہ ہذا و نمائندہ برطانیہ خلیج فارس)

(نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۱۵۱)

ابنِ سعود کا حکومتِ برطانیہ سے تعلقات کے واقعات حضرت مولانا محمد عمر صاحب [illegible] شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ "السواد الاعظم" میں درج کیے ان معلومات میں اضافہ کے لیے بہت مفید سمجھتے ہوئے درج کیے جاتے ہیں:

(۱) ۱۹۱۶ء میں بمقام کریٹے انگریزوں اور ابنِ سعود کا معاہدہ ہوا۔ اور
۱۹۲۲ء کے معاہدہ میں اس کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کی
رُو سے ابنِ سعود نے یہ چند خاص قیدیں اپنے اُوپر عاید کی ہیں۔
۱۔ یہ کہ اس کے ورثا جب ہی اُس کے جانشین ہو سکتے ہیں جبکہ وہ
کسی طرح گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف نہ ہوں۔ ۲۔ ابنِ سعود کا یہ
عہد و وعدہ کہ وہ کسی غیر قوم یا سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا
سمجھوتہ اور معاہدہ سلطنت برطانیہ کی بے اجازت کے نہ کرے گا۔
۳۔ ابنِ سعود کا یہ عہد کہ وہ اپنے ممالک یا اس کے کسی حصّہ کو حکومت
برطانیہ کی رضامندی حاصل کیے بغیر بیچنے، رہن کرنے، مستاجری یا ٹھیکہ
پر دینے کا مجاز نہ ہوگا۔ ۴۔ ابنِ سعود کا یہ وعدہ کہ وہ ہمیشہ گورنمنٹ
کے مشورہ کا بے استثنا اتباع کرے گا۔

(۲) اس معاہدہ کے مکمل ہونے کے بعد گورنمنٹ
برطانیہ کی طرف سے ابنِ سعود کو ستارۂ ہند اور سر پرسی کاکس نے
اسٹار آف انڈیا (STAR OF INDIA) کا تمغہ ان کو دیا۔ یہ
تمام واقعات اخباروں میں آچکے ہیں۔ اور اس کے فوٹو بھی چھپے ہوئے
موجود ہیں۔ وفد خدام الحرمین کی رپورٹ میں بھی وہ فوٹو ہے جس میں ابنِ
سعود اور سر پرسی کاکس اور دوسرے انگریزوں اور ہندوستانی فوج
کے سکھ سپاہیوں کے ساتھ ابنِ سعود کھڑا ہوا ہے اور مسٹر فلبی بھی
موجود ہے۔

(۳) ابنِ سعود کا بیٹا فیصل نصاریٰ کے علاقوں میں پھر رہا ہے۔ لندن میں
اس نے حاضری دی ہے وہاں انگریزوں کے ساتھ خوب مجالست و
مخالطت رہی۔ ہوائی جہازوں میں پروازوں کے مزے اُٹھانے میں شاہی
دربار میں باریابی کی عزت حاصل کی ہے۔ اور سی ایم جی کا خطاب پایا

[illegible] اور حکومت برطانیہ اور بادشاہ کا عربی زبان میں شکریہ ادا کیا ہے
اور اقرار کیا ہے کہ ان کی عنایت سے ارضِ حجاز کی جدید تنظیم عمل میں آئی
[illegible] دوسروں پر اعتماد، چلتے وقت ابنِ سعود کے فرزند فیصل
نے [illegible] کے نمایندوں سے کہا کہ جس شان کے ساتھ ہز مجسٹی ملک معظم
نے میرا خیر مقدم کیا، اس کو مدت العمر نہ بھولوں گا۔

(۴) [illegible] صاحبزادہ نے ملکہ ہالینڈ کے دربار میں باریابی حاصل کی۔ اور وہاں
[illegible] گرانڈ کراس آف اورنج اور ناسر کا نشان اور اعزاز پایا۔ (کافر اور عورت
کے دربار میں حاضر ہونا اور آداب شاہی بجا لانا)۔

(۵) پیرس میں پہنچکر پریذیڈنٹ فرانس کی بارگاہ میں رسائی پائی۔ اور وہاں
ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس قسم کے نجدی اور نجدیوں کے بہت سے
احوال بخوفِ اختصار ترک کیے جاتے ہیں۔

(السواد الاعظم ص۶ ماہ جمادی الاول ۴۵ھ)

وہابیوں کے انگریزوں کے وظیفہ خوار ہونے کے ثبوت میں حسرت موہانی کا خطبہ

حسرت موہانی نے نجدیوں کے رہنما کے انگریزوں کے وظیفہ خوار ہونے کا ثبوت ان دلائل
سے دیا ہے کہ :

"ہم کہتے ہیں کہ شریف اور ابنِ سعود دونوں پہلے بھی انگریزوں
کے زیر اثر تھے اور اب بھی ہیں۔ ترکوں کے خلاف دونوں لڑے
اور انگریزوں کے وظیفہ خوار رہے۔ بلا لحاظ مفاد عامۂ اسلام و
مسلمین اپنے ذاتی یا اپنی حکومت کے فائدے کے خیال سے انگریزوں
سے خفیہ و اعلانیہ عہد و پیمان کرنے میں دونوں پہلے بھی بیباک تھے اور
اب بھی ہیں۔

شریف کی بے عنوانیاں سب کو معلوم ہیں۔ اسی لیے یہاں پر صرف ابن سعود کے چند کارنامے بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) ابن سعود کے موجودہ حملہ حجاز میں بھی حکومت برطانیہ کی یہ مصلحت مدِنظر تھی اور ہے کہ پہلے شریف حسین اور اب شریف علی مجبور ہو کر قبضۂ فلسطین کے متعلق انگریزی شرائط کو تسلیم کر لیں۔ مگر شریف حسین نے اس عہدنامے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور نکالے گئے۔ اور عجب نہیں آئندہ شریف علی کا بھی وہی حشر ہو۔

۲۲ ستمبر کے اخبار پاونیر میں اس کے نامہ نگار بغداد نے صاف صاف لکھا ہے کہ سر گلبرٹ کلیٹن عنقریب ابن سعود سے ملنے والے ہیں۔ اور اب کہ جزیرہ نمائے عرب شاہ حسین کی مخالف برطانیہ روش کے اثر سے بالکل پاک ہو چکا ہے۔ اس بات کی پوری امید ہے کہ برطانیہ عظمٰی و ابن سعود کے درمیان مثل سابق گہرے دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

(۲) آج کل ابن سعود کی ساری کوشش اس باب میں صرف ہو رہی ہے کہ انگریز میری سیادت کو جزیرۃ العرب کے اکثر حصوں پر تسلیم کر لیں گے۔ اس کے معاوضہ میں وہ انگریزوں کی جملہ شرائط ماننے کو تیار ہیں۔"

(خطبہ صدارت سید الاحرار مولانا حسرت موہانی ص۱۴)

انگریزوں کی وفاداری کے نشہ میں مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی سازش

روزنامہ زمیندار کے حوالے سے مولوی بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی کا بیان | وہابیوں نے انگریزوں

[illegible] کے لیے مسلمانوں پر وہ بھی ظلم و ستم ڈھائے کہ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی [illegible] کی بھی کوشش کی۔ اس ساری حقیقت کو بیان کرتے ہوئے دیوبندی [illegible] بہاؤ الحق قاسمی مولوی ظفر علی خان کے اخبار زمیندار کے حوالہ سے [illegible]

"[illegible] وہابیوں کی حریصانہ نگاہیں حرمین شریفین کی طرف عرصہ سے اٹھ رہی تھیں۔ انہوں نے طائف شریف کو برباد کرنے کے بعد مکہ معظمہ پر دھاوا بول دیا۔ اور آخر وہاں قابض ہو گئے۔ رہ گیا یہ سوال کہ وہابی اتنے طاقتور کہاں سے ہو گئے کہ پہلے طائف میں لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کر کے وہاں قابض ہوئے اور پھر مکہ معظمہ پر بھی بغیر کسی دقت و دشواری کے مسلط ہو گئے تو اس سوال کا جواب ہر متفطن اور سنجیدہ انسان یہی دے گا ؎

نجد کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری کا
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

نجدیوں کے تسلط کے وقت اربابِ فراست بھانپ گئے تھے کہ اب صورت حالات روبہ اصلاح ہونے کی بجائے اور زیادہ خطرناک اور پیچیدہ ہو جائے گی کیونکہ یہ قوم سخت وحشی واقع ہوئی ہے۔ بربریت اور درندگی اس کے خمیر میں داخل اور انصاف پروری و رواداری کی ان کو ہوا تک نہیں لگی ہے ان کے عقائد میں اس درجہ کا غلو و تشدد اور تجاوز پایا جاتا ہے۔ کہ وہ مرکزِ اسلام پر حکومت و قیادت کرنے کی قطعاً اہلیت نہیں رکھتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شیخ نجدی محمد بن عبد الوہاب النجدی کے عہد نحوست مہد سے لے کر اس وقت یہ لوگ آستانۂ خلافت سے باغی رہے۔ بلکہ موجودہ نجدی حکومت دشمنانِ اسلام کی انگشت نمائی اور برانگیخت سے ترکوں کے ساتھ نبرد آزما اور مصروف پیکار رہ چکی ہے۔ اور موجودہ امیر نجد عبد العزیز بن سعود بھی شریف

کی طرح انگریزوں کا منظورِ نظر، پٹھو اور خاص وظیفہ خوار ہے۔ ان واقعات وحقائق کی بنا پر اربابِ بصیرت نے نجدیوں کے تسلط کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ لیکن افسوس کہ ہندوستانی مسلمانوں میں سے کسی نے سنہری اور روپہلی مصلحتوں کے ماتحت بعض نے نجدیوں کے ہم عقیدہ ہونے کے باعث کسی نے شریف کے مظالم سے تنگ آکر اور کسی نے زبان دراز اور منہ پھٹ لوگوں کی گالیوں کے خوف سے ان تمام حقائقِ ثابتہ سے آنکھیں بند کر کے نجدیوں کی تعریف وتوصیف کے پل باندھنے شروع کر دیئے۔

یہ لوگ جہاں نجدیوں نے عقائد کی خوبی بیان کرتے نہیں تھکتے وہاں چیخ چیخ کر اور گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ابن سعود نجدی شریف کی طرح انگریز پرست نہیں بلکہ اسلام پرست ہے۔ حالانکہ انہیں میں سے ذمہ دار لوگ کچھ مدت پہلے اپنی تقریروں اور تحریروں میں بالفاظ صریحہ اقرار کر چکے ہیں کہ نجدی حکومت برطانیہ کی وظیفہ خوار، مقرب پٹھو اور ترکوں کی سخت دشمن واقع ہوئی ہے۔

میں ذیل میں ذمہ دار حامیانِ نجدیہ ہی کی تقریروں اور تحریروں سے ابن سعود اور موجودہ نجدی حکومت کی غداری، انصاری پرستی اور اسلام کش حکمتِ عملی کے چند واقعات عرض کرتا ہوں۔

"غدار ابنِ سعود کی سیاسی کمائی۔ اخبار زمیندار کی زبانی" کی سرخی دے کر دیوبندیوں کے مولوی بہاؤ الحق قاسمی لکھتے ہیں کہ:

"اخبار زمیندار لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۲۲ء کے متعدد پرچوں میں ایک طویل مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کے تین عنوان تھے۔ حکومتِ برطانیہ اور عراق عرب، اسرار کا انکشاف اور حقیقت کی چہرہ کشائی۔ اس مضمون میں برطانیہ کی ان ریشہ دوانیوں کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو اس نے عراق عرب میں ترکوں کے

خلاف اور اپنا اقتدار قائم کرنے کی غرض سے عربوں کو سیم وزر کا لالچ دینے کی صورت میں روا رکھیں۔ اس ذیل میں اس مضمون سے وہ اقتباسات نمبروار نقل کرتا ہوں جن میں ابنِ سعود نجدی اور اس کی حکومت کی غدارانہ سازشوں اور مسلم کش حکمت عملیوں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔

وہابیوں کا خروج

اس لیے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ عربوں کو ترکوں کے خلاف کس طرح برانگیختہ کیا جائے سنوسی کسی کام کے نہیں تھے۔ کیونکہ وہ اس حکومتِ عرب میں حصہ دار نہیں بن سکتے اس کے ہم حامی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مصر درمیان میں حائل ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہمارے مخالف بھی ہیں۔ ادریسی اور امام یمن بہت کام دے سکتے تھے۔ رشید امیر حائل ترکوں کے ساتھ مل گئے۔ اب صرف دو ایسی ہستیاں رہ گئیں جو ہمارے گورنمنٹ برطانیہ کے شہنشاہی اقتدار کے اثر میں آسکتی تھیں۔ انہیں ہم سہارا دے سکتے تھے۔ اور ان سے یہ وعدہ کر سکتے تھے۔ اگر ہماری اعانت کی جائے گی۔ تو ہم بہت صلہ وانعام دیں گے۔ یہ معزز ہستیاں حسین شریف اعظم اور ابنِ سعود وہابی امیر نجد کی ہستیاں تھیں۔"

(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ۲۳ تا ۲۵)

حکومتِ برطانیہ کی کارگزاری

ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان "حکومتِ برطانیہ کی کارگزاری" مولوی بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی نے اخبار زمیندار کے حوالے سے یہ سرخی دے کر لکھا ہے:

"وہابی اور ابنِ سعود تو پہلے ہی ہمارے پالیوں کیسے کہ حکومت ہند کے وساز دیتے ۱۸۶۵ء کا واقعہ ہے۔ کہ اس زمانے میں ایک برطانوی وفد بسرکردگی کرنل لیوس پیلی ریاض گیا تھا۔ اس وفد نے خاندان ابنِ سعود سے ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کی پابندی

ہمیشہ ملحوظ رہی ہے۔ اگرچہ کوئی باقاعدہ عہد نامہ مرتب نہیں کیا گیا تھا لیکن اس پر بھی وہابیوں نے مجھے بتایا۔ کہ وہ اس معاہدہ کی تعمیل کو اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔" (فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص)

اشرفیوں کا توڑا

دیوبندی مولوی بہاؤ الحق قاسمی نجدیوں کے سربراہ کو روپے اور اشرفیوں کا لالچی قرار دیتے ہوتے زمیندار اخبار کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

"ایک دوسرے حقیقت نگار نے اسی حقیقت سے بحث کرتے ہوئے کہ دو برس سے بھی کم میعاد میں کرنیل لارنس نے وہاں بیس ہزار اشرفیاں تقسیم کر دیں۔ یہ کہا تھا کہ اس کا تو تعجب نہیں کہ انہیں وہاں اقتدار حاصل ہوا بلکہ اس کا تعجب ہے کہ اب مطلق اقتدار نہیں رہا۔ اگر بجائے ان کے میں ہوتا تو کبھی عرب میں نظم و نسق نہ کرتا۔ بلکہ میں خود بادشاہ بن بیٹھتا۔ ابن سعود کو اس طرح باطمینان اشرفیوں کا توڑا حوالہ کر کے ٹال دیا۔" (زمیندار صفحہ اول ۱۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء)

ترکوں کی ناکہ بندی

"پھر بھی انہوں (نجدیوں) نے ہی جنگ کا آخری دور میں ترکوں کی ناکہ بندی میں معقول مدد دی جو حیل شمار اور بندر قویت کے راستے اشیائے رسد حاصل کر رہے تھے۔ اور سنہ ۱۹۱۸ء میں ابن رشید کے ملک پر چڑھ دوڑے۔

اس سال انہوں نے پرسی کاکس کے پاس بغداد میں ایک سفارت بھیج کر یہ ظاہر کیا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ یا تو شاہ حسین کو اپنا رویہ بدلنے کے لیے خاص تنبیہ کر دی جائے۔ ورنہ ہم انتقام گیری پر مجبور ہو جائیں گے۔ امیر فیصل کو بغداد میں شاہی تخت پر بٹھانا مزید ظلم تھا۔ ابن سعود نے صاف صاف کہہ دیا کہ میرے گرد دو بھٹیاں سلگا دی گئی ہیں۔ پھر میں کیسے ہاتھ پاؤں توڑ کر خاموش بیٹھ سکتا ہوں۔ مزید برآں ایک تیسری خطرناک تر مصیبت یعنی

عبد اللہ بادر اسکے بیرون پر قابض ہے۔ سر پرسی کاکس نے اس احتجاج کے جواب میں اسے "شاہ نجد" کے نام سے مخاطب کیا۔ اس خوشامد۔ تملق اور ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی رشوت سے جو ماہ بماہ ادا ہوتی رہے گی۔ ابن سعود کو خاموش رکھنے کی امید کی جاتی ہے۔" (زمیندار صفحہ اول بابت ۱۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء)

یہ سب کارروائی نقل کرنے کے بعد مولوی بہاؤ الحق قاسمی لکھتے ہیں کہ:

"ابن سعود نجدی اور اس کی حکومت کی اسلام پرستی اور نصاریٰ کی کشی کا یہ اجمالی نقشہ ہے۔ جسے وہی اخبار شائع کر چکا ہے۔ جو آج نجدیت نوازی کے علمبرداروں میں چوٹی کا مجاہد سمجھا جاتا ہے۔

صاحبو! آپ نے دیکھ لیا کہ نجدی اعلیٰ کس طرح مخالفین اسلام سے مل کر ترکوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔

دشمن کے دوست دوست کے دشمن ہیں بے سبب
دیکھو وہابیوں کی یہ عادت عجیب ہے

(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص)

وہابیوں کی صلیبی لڑائیاں: زمیندار کی شہادت

مولوی بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی ہی رقمطراز ہیں کہ:

"معزز روزنامہ سیاست، لاہور کے حوالے سے "زمیندار" کی رائے جو اس نے ہڑبونگ سے پہلے ظاہر کی تھی درج کرتا ہوں: جناب مفتی حمایت اللہ صاحب سیکرٹری انجمن معین الاسلام لاہور نے ۸ر جون سنہ ۱۹۲۰ء کا زمیندار پڑھ کر سنایا۔ جس

ہیں وہابیوں کو مفتری لکھا گیا ہے۔ اور وہابی کے لفظ کو بغاوت کذب و بہتان کا مترادف ظاہر کیا گیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ ابن سعود انگریزوں کا وظیفہ خوار ہے۔ اور اسلام کی نہیں بلکہ صلیب کی لڑائیاں لڑتا ہے"
(سیاست بابت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

برطانیہ کا پٹھو ابن سعود ۔ مسٹر محمد علی کا فتوٰے

مشہور لیڈر جناب مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر "ہمدرد"، "کامریڈ" نے (جو آج کل ابن سعود کے خاص نعت خوانوں میں داخل ہیں) اس تقریر میں جو آپ نے خلافت کانفرنس کراچی میں فرمائی تھی۔ ابن سعود کے متعلق فرمایا کہ:

"اگر کسی وقت شریف مکہ امیر فیصل برطانیہ کے برخلاف ہو جائیں تو بنظر حفظِ ماتقدم ایک دوسرے پٹھو کو بھی تیار کر لیا ہے۔ اور وہ ابن سعود ہے۔ جسے ساٹھ ہزار پونڈ (۹ لاکھ روپیہ) سالانہ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ بوقتِ ضرورت اس کو شریف کی جگہ بٹھا دیا جائے۔" (تقاریر مسٹر محمد علی صاحب مطبوعہ غنی المطابع دہلی حصہ دوم ص ۹۶)
(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص ۱۲۱)

سردار محمد حسنی بی اے کا بیان

سردار محمد حسنی بی اے بھی جو کہ سوانح ابن سعود کے مؤرخ ہیں۔ عبد العزیز بن سعود جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مجدد ہیں کے متعلق انگریزوں کے وظیفہ خوار ہونے کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"عبد العزیز ابن سعود کو بھی پانچ ہزار پونڈ ماہوار کا وظیفہ انگریزوں کی طرف سے ملتا تھا"

سردار محمد حسنی نے اس وظیفہ کے جاری رہنے کی مدت بھی لکھی ہے کہ:

"ابن سعود کا ماہانہ وظیفہ ۱۹۱۷ء سے شروع ہو کر مارچ ۱۹۲۱ء تک جاری رہا۔" (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۲۹ مطبوعہ جالندھر)

مولوی ظفر علی خاں

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" نے بھی ایک رباعی لکھی ہے۔ جس میں ابن سعود کا تعارف اس طرح کرایا ہے:

ابن سعود کیا ہے؟ فقط اک حرم فروش
برطانیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر
اسلامیوں پہ اس نے بر سوائیں گو لیاں!
پھر کیوں نہ کشتنی ہو زمیندار کا مدیر

(نگارستان ص ۲۵۲ از ظفر علی خاں)

قارئین حضرات! سعودی حکومت میں آلِ سعود اور آلِ شیخ دو خاندان مشہور ہیں۔ یہ دونوں باہمی پروگرام طے کرتے ہیں بعد ازاں اس پر عملدر آمد ہوتا ہے سعودی حکومت نے جو مزاراتِ مقدسہ کو مسمار کیا تھا یہ ان کے مجدد اور بڑے محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تعلیم اور طریقہ کے مطابق تھا۔ کیونکہ نجدی نے خود اپنے ہاتھ سے مزاراتِ مقدسہ کو ڈھایا اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا خود قبروں کو مسمار کرنا

شیخ الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے خود بھی قبروں کو مسمار کیا۔ لوگوں کو پیسے کا بھی لالچ دیا چنانچہ وہابیہ کے پروفیسر محمد شریف اشرف خود ہی رقمطراز ہیں کہ:

"شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی حریملا چھوڑ کر جب عیینہ میں داخل ہوا تو امیر عیینہ عثمان بن معمر نے ان کا بہت زیادہ اکرام کیا اور آپ کے ساتھ پورا تعاون اور مدد کا وعدہ دیا۔ اس عہد اور رابطہ کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لیے امیر عثمان بن معمر نے اپنے بھائی کی بیٹی جوہرہ

بنت عبداللہ بن معمر سے ان کی شادی کردی۔ شیخ نے پورے زور سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کردیا۔
شیخ کے ساتھ ستر آدمیوں کی ایک جماعت تھی جس میں امیر عثمان بن معمر بھی تھے۔ انہوں نے چند ہی دنوں میں تمام درختوں، قبوں اور قبروں کا صفایا کردیا۔

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبہ گرانا

اس کے بعد شیخ نے ارادہ کیا۔ حضرت زید بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کی قبر کو گرائیں۔ جو کہ جبیلہ میں تھی۔ امیر عثمان بن معمر سے فرمایا کہ ہمیں اس قبہ کے گرانے کی اجازت دو انہوں نے کہا کہ آپ کو پوری اجازت ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ اہل جبیلہ کا ڈر ہے کہ وہ ہم پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ اس لیے میں اکیلا اس کو نہیں گرا سکتا جب تک کہ آپ ہمارے ساتھ نہ ہوں۔ امیر عثمان نے کہا میں آپ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ وہ چھ سو آدمیوں کو ساتھ لے کر چلے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو اہل جبیلہ ان کو روکنے کے لیے آئے۔ جب امیر عثمان نے ان کو دیکھا کہ وہ روکنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے ساتھیوں کو جنگ کرنے کے لیے تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ جبیلہ والوں نے جب دیکھا کہ یہاں تو لڑائی کی نوبت آگئی ہے۔ تو وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ جب توڑنے کا وقت آیا تو امیر عثمان نے توڑنے سے انکار کردیا۔ اور کہا کہ آپ خود توڑیں۔ چنانچہ شیخ نے کدال لے کر اپنے ہاتھ سے اس کو پیوست کردیا۔ (مجموعۃ التوحید ص۲۳ از پروفیسر محمد شریف اشرف لائل پوری، درس الجہاد ص۳۹،۴۰)

عبدالعزیز بن باز کی کتاب 'محمد بن عبدالوہاب' میں ہے کہ

قال الشیخ للامیر عثمان بن معمر لابد من ھدم ھذہ القبۃ التی علی قبر زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ وھو اخو عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ تعالی عنھما وکان من جملۃ الشھداء فی قتال مسیلمۃ الکذاب فی عام ۱۲ من الھجرۃ النبویۃ قد بنی علی قبرہ قبۃ فیما یذکرون فوافقہ عثمان کما تقدم وھدمت القبۃ۔ ھدموا ما فیھا من القباب التی بنیت علی قبر خدیجۃ وغیرہ فازالوا القباب کلھا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے امیر عثمان بن معمر کو کہا کہ زید بن خطاب کی قبر پر جو قبہ ہے اس کو گرانا ضروری ہے۔ زید بن خطاب امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھائی تھے۔ نیز مسیلمہ کذاب کے ساتھ ۱۲ ہجری میں جنہوں نے جنگ کی تھی ان میں سے تھے۔ ان کی قبر پر قبہ بنایا گیا تھا۔ جس میں لوگ ذکر کرتے تھے۔ عثمان نے محمد بن عبدالوہاب کا حکم مان لیا اور قبہ کو گرا دیا۔
(محمد بن عبدالوہاب ص۲۶،۲۷ مطبوعہ سعودیہ)
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر جو قبے تھے وہ بھی گرا دیے پس تمام قبوں کو ضائع کردیا۔
(محمد بن عبدالوہاب ص۳۲)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کی تصدیق

عارف ربانی، غوث صمدانی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ نجدیوں کے ظلم و ستم اور شعائر اسلامی سے توہین آمیز حرکات کی تصدیق فرماتے ہیں کہ:
"ابن سعود کا بیٹا عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا۔ جو کہ شجاعت

اور ہمت میں اپنے باپ سے بڑھ کر نکلا۔ اور محمد بن عبدالوہاب
کا اعتقاد اور قواعد کے مطابق دعوت دین وہابیہ بزور شمشیر شروع
کردی پس جبکہ عرب کے کسی قبیلہ کو اپنا مطیع بنانا چاہتا تو اولاً کسی ایک
کو تفہیم کے لیے بھیجتا تاکہ وہ اُس کے اعتقاد کے مطابق تفسیر و تاویل
قرآن کو مانے پس اگر وہ اُس کا اعتقاد قبول کرلیتا۔ تو اُس کو امن دے
دیتا ورنہ اُس کو بیخ و بنیاد اکھیڑ کر اس کے تمام اموال و مویشی غارت کرلیتا
لیکن بچوں اور عورتوں کا تعرض نہیں کرتا تھا۔ اور مطیع قبیلوں سے ہر قسم
کے اموال اور نقود میں سے عشر لیتا۔ چنانچہ رفتہ رفتہ وہابیہ کی طاقت
بحر احمر اور بحر فارس اور حلب اور دمشق و بغداد کے اطراف و اکناف
تک پھیل گئی حتٰے کہ عبدالعزیز بن سعود کے مرنے کے بعد بتاریخ ۱۰
محرم ۱۲۱۸ھ مسعود بن عبدالعزیز ایک لشکر کثیر کے ساتھ کعبۃ اللہ
پر حملہ آور ہوا۔ اور خاص خانہ کعبہ میں خونریزی کی جس کی شان بقول
قرآن ہے۔ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا لیکن اس نے آمن کو غیر امن
بنا دیا۔ اور حدود حرم میں جنگلی بھیڑیا بھی قدرتی ادب کے لحاظ سے
ہرن کا تعاقب بمجرد داخل ہونے کے چھوڑ دیتا ہے۔ اس وہابی بھیڑیے
کے پنجہ سے حرم حل ہوگیا۔ اور چاروں مصلے جلا دیئے گئے اور قبے
گرا دیئے گئے اور اُن میں بول و براز کرکے تحقیر کی گئی۔ اور اسی محرم
کے پہلے ہفتہ میں اُس نے ایک رسالہ ابن عبدالوہاب کا اہل مکہ
کی طرف بطور حجت و دعوت بھیجا جس کی اصل عبارت کا ایک
جملہ نقل کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے دیکھنے سے مشتے نمونہ از خروارے
عبرت کا باعث ہو۔ چنانچہ لکھا۔ فَمَنِ اعْتَقَدَ اَنَّهٗ اِذَا
ذُكِرَ اسْمُ نَبِيٍّ فَيَطَّلِعُ هُوَ عَلَيْهِ صَارَ مُشْرِكًا وَهٰذَا
الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ سَوَاءٌ كَانَ مَعَ نَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ

اَوْ مَلَكٍ اَوْ جِنِّيٍّ اَوْ صَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ وَسَوَاءٌ كَانَ
اِعْتَقَدَ حُصُوْلَهٗ بِذَاتِهٖ اَوْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِاَيِّ طَرِيْقٍ كَانَ يَصِيْرُ مُشْرِكًا وَمَنِ اعْتَقَدَ النَّبِيَّ
وَغَيْرَهٗ وَلِيَّهٗ وَشَفِيْعَهٗ فَهُوَ وَاَبُوْجَهْلٍ فِي
الشِّرْكِ سَوَاءٌ اَمَّا السَّابِقُوْنَ فَاللَّاتُ وَالسُّوَاعُ
وَالْعُزّٰى وَاَمَّا اللَّاحِقُوْنَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ الْقَادِرِ
وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فِي حَاجَتِهٖ يَا اَللّٰهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاِنِ
اعْتَقَدَ عَبْدًا غَيْرَ مُتَصَرِّفٍ فِي الْكُلِّ صَارَ مُشْرِكًا وَكَفَاكَ
قُدْوَةً فِي ذٰلِكَ شَيْخُنَا تَقِيُّ الدِّيْنِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَقَدْ
ثَبَتَ اَنَّ السَّفَرَ اِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَسَاجِدِهٖ
وَاٰثَارِهٖ وَقَبْرِ اَيِّ نَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ وَسَائِرِ الْاَوْثَانِ
شِرْكٌ اَكْبَرُ یعنی جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ نبی کا نام لینے
سے نبی اس پر مطلع ہوجاتا ہے۔ تو وہ مشرک ہوجاتا ہے۔ پھر یہ
اعتقاد خواہ کسی نبی کے ساتھ ہو یا ولی یا فرشتہ یا جن یا بھوت یا
صنم یا بت کے ساتھ ہو پھر خواہ یہ اعتقاد کرے کہ اس کا علم اس
نبی وغیرہ کو بذاتہ حاصل ہوتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے اعلام سے
الغرض جس طریق سے یہ اعتقاد ہو مشرک ہوجاتا ہے۔ اور جو
کوئی نبی وغیرہ کو اپنا ولی اور شفیع ہونا اعتقاد کرتا ہے تو وہ اور
ابوجہل دونوں شرک میں برابر ہیں۔ پہلے بُت لات اور سواع اور
عزیٰ تھے لیکن پچھلے بُت محمد اور علی اور عبدالقادر ہیں۔ جو شخص
اپنی حاجت کے وقت یا اللہ نہیں کہتا اور یا محمد کہتا ہے۔ اگرچہ
اس کا بندہ عاجز سب باتوں میں اعتقاد کرتا ہے تو بھی مشرک
ہوجاتا ہے۔

پس مکہ کو غارت کرکے اس نے سنہ ۱۲۰۴ھ میں مدینہ منورہ پر چڑھائی اور ایسا تاراج کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کو توڑ کر خزائن بے شمار لے گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر لاد کر لے گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن سعود بن عبدالعزیز نے جبکہ وہ محمد علی پاشا کے سامنے گرفتار کرکے لایا گیا تو اس کے پاس سے ایک صندوق ملا۔ جس میں سے تین سو لوئے آبدار کلاں اور کئی دانے زمرد کلاں کے نکلے اور اقرار کیا کہ یہ صندوق حجرہ نبویہ میں سے اُس کے والد سعود نے نکالا تھا۔ پس سعود نے فقط اسی غارت پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور علی بن ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہم کے قبے بھی گرا دیئے۔ اس خیال سے کہ یہ بھی اصنام ہیں۔ اور روضۂ رسول کریم کے گنبد پر چڑھ کر جب گرانے لگا تو عجب قدرت ظاہر ہوئی کہ سارے وہابی سرنگوں گر گر مرے اور اسی اثناء میں آگ کا ایک شعلہ ایسا نکلا جس نے بہتوں کو جلایا۔ اور اسی طرح ایک اژدہا حضرت موسیٰ کے اژدہا کی طرح نکلا۔ جس نے قوم فرعون کی طرح افواج وہابیہ کا تعاقب کیا۔ اور اتنے میں بحکم سلطان اعظم محمد علی پاشا خدیو مصر مقرر ہوا۔ اور اس کا بیٹا طوسون جس کے ساتھ سید احمد طحطاوی محشی دُرِمختار بھی مصر آئے تھے۔ بحکم والد خود ایک لشکر عظیم کے ساتھ مدینہ منورہ کے دروازہ پر وہابیہ کی بیخ کنی کے لیے آپہنچا۔ اور ملک عرب اس ناپاک فرقہ سے پاک ہوگیا۔ (سیف چشتیائی ۱۰۲، ۱۰۱)

علامہ محمد عبدالرحمن سلہٹی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

"فتنۂ وہابیت کا قلع قمع کرنے کے لیے سلطان محمود خاں نے والی مصر محمد علی پاشا کو مقرر کیا۔ وَمِنْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

فَرَّقْتُ جَمْعَهُمْ وَشَتَّتُّ شَمْلَهُمْ وَتَفَرَّقُوْا فِي الْبِلَادِ وَسَمَّوْا اَهْلَ الْحَدِيْثِ وَلَا يَلِيْقُ لَهُمْ مَا لَقَّبُوْا بِهٖ بَلْ هُمْ اَهْلُ الْبِدْعَةِ وَالضَّلَالَةِ۔

اس فتنے کو ختم کرنے کے لیے سلطان محمود خاں نے والی مصر محمد علی پاشا کو مقرر کیا۔ جب اُنہوں نے یہ دیکھا کہ وہابیوں کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور مختلف شہروں کو چلے گئے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلانا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ لقب ان کو زیبا نہیں۔ کیونکہ یہ اہلحدیث نہیں بلکہ بدعتی اور گمراہ لوگ ہیں"

(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص ۱۲)

مقابر کی بے حرمتی پر حسرت موہانی کی وہابیوں سے بیزاری

مولانا حسرت موہانی نے لکھنؤ میں مشاورتی کانفرنس کے خطبہ صدارت میں سرزمین حجاز میں نجدی وہابیوں کی بربریت اور ظلم وتشدد کو ان کے مذہبی عقائد کی بنا قرار دیتے ہوئے نجدیوں سے بیزاری کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

"حضرات آج کے اجتماع کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ ابن سعود اور اہل نجد کے ہاتھوں سرزمین حجاز میں مقابر ومساجد کی تباہی اور بالقصد بے حرمتی کے جو ناشائستہ حرکت اس وقت تک سرزد ہو چکے ہیں۔ ان کی نسبت ہم اپنی انتہائی بیزاری کا ایک قطعی اور آخری اعلان کر دیں۔ اور چونکہ نجدیوں کی اس وحشت اور بربریت کے محرک ان کے مذہبی عقائد ہیں جن پر وہ اس وقت تک سختی کے ساتھ قائم ہیں۔ اور رہیں گے اور جن کے وثوق پر وہ تخریب حرم کو کمال بے باکی سے تطہیر حرم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس لیے آئندہ کے لیے

بھی ان سے کسی بہتر طرزِ عمل کی توقع نہ رکھتے ہوئے صاف کہہ دیں کہ مقاماتِ مقدس پر ان کی حکومت یا اقتدار کو ہم کسی حیثیت سے اور کسی حالت میں منظور یا گوارا نہیں کر سکتے۔ مسلمانانِ ہند کی اکثریت کا عقیدہ کیا ہے۔ حامیانِ ابن سعود یعنی زاہدانِ خشک و مخالفینِ تصوف میں سے ہر ایک اس بات کا بصورتِ شکوہ سنجی مقر ہے۔ دیگر مسلمانانِ ہند کی اکثریت نجدیوں کے حجازی کارگزاریوں کے خلاف اور اس لیے ابن سعود سے یک قلم بیزار ہے۔"

(خطبۂ صدارت سید الاحرار مولانا حسرت موہانی ۵۲، ۵۳)

مخالفینِ ابنِ سعود میں سے مولانا عبد الباری صاحب فرماتے ہیں کہ:

"جب نجدی مدینے کو حرم سمجھتے ہیں تو پھر اس پر حیرت ہے کہ انہوں نے مدینے پر حملہ کرنے کی کیوں جرأت کی۔ جبکہ مدینہ والوں نے ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں کیا۔ وہ نہ حسین کے طرفدار تھے اور نہ ترکوں کے مقابلے میں وہ کبھی حسین کی طرف سے لڑے۔ ابنِ سعود کو لازم تھا کہ صرف جدے سے لڑتے مدینے پر حملہ کی ضرورت نہ تھی۔" (خطبۂ صدارت سید الاحرار مولانا حسرت موہانی ص۱۳)

نجدیوں کو مکر و فریب کے گُر ان کے ہندوستانی حامیوں نے سکھاتے ہیں

حسرت موہانی نے ہندوستانی وہابیوں کو بھی نجدیوں کے مکر و فریب میں اُستاد قرار دیتے ہوئے لکھنؤ میں کہا کہ:

"بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر ابنِ سعود افہام و تفہیم صلح و مباحثت اور رائے عامہ کی قوت سے اپنے تغلب کو چھوڑ دے اور حجاز میں اسلامی مصالح کی حفاظت کا ذمہ

لے" (اخبار الجمعیۃ دہلی ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء) تو ہمیں بھی مخالفت سے باز آ جانا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے وعدے بوجوہ ذیل قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتے۔

اول اس لیے کہ جب تک اہلِ نجد کے عقائد نہ بدلیں جس کی کوئی وجہ یا امید نظر نہیں آتی۔ اس وقت تک ان کے ہاتھوں تخریب آثارِ متبرکہ کا خطرہ رفع نہیں ہو سکتا۔ دوم اس لیے کہ اہلِ نجد کے ہندوستانی حامیوں نے ان لوگوں کو مکر و فریب کے ایسے ایسے گُر سمجھا دیئے ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے انہیں نقضِ عہد میں ذرا بھی دشواری محسوس نہ ہوگی۔ اور وہ بریت کے الزام سے مندرجہ ذیل باتوں میں سے کوئی نہ کوئی عذر پیش کر کے اپنے تئیں بری الذمہ سمجھ لیا کریں گے۔

(۱) یہ کام ہمارے غیر ذمہ دار اور متشدد افراد نے کیا ہے۔

(۲) یہ فعل ہم سے عمداً تا سرزد نہیں ہوا۔ بلکہ کشمکش جنگ و جدال کا اضطراری نتیجہ ہے۔

(۳) جن آثار کی توہین کا ہم پر الزام ہے۔ ان کی اصلیت ہی مشتبہ ہے۔ پھر ان کی توہین کیسی۔

(۴) فقہاء و اہلِ ظاہر کی رائے میں مزاروں اور قبوں کا بنانا ناجائز ہے۔ اس لیے ہمارا فعل تائید و توصیف کا مستحق ہے۔ نہ کہ زجر و توبیخ کا۔

(۵) یہ فعل ہم نے نہیں کیا بلکہ حامیانِ شریف نے محض ہمیں بدنام کرنے کے لیے خود کیا ہے۔ اور بعد میں ہمارا نام لگا دیا۔"

(خطبۂ صدارت سید الاحرار مولانا حسرت موہانی ص ۹)

دیوبندی مولوی بہاؤ الحق قاسمی عبد العزیز بن سعود کے متعلق رقمطراز ہیں:

عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے بعد مخصوص عقائد کے پروپیگنڈا[1] کے سلسلہ میں کتاب "مجموعۃ التوحید" کو شائع کر کے گذشتہ حج کے موقع پر مفت تقسیم کیا۔ اس مجموعہ میں مختلف رسائل ہیں۔ جن کے نام بھی مختلف ہیں۔ مگر صفحات کا نمبر مسلسل ہے۔ یہ کل مجموعہ ۴۰۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

ایک اور مستقل رسالہ "الھدایۃ السنیہ" کے نام سے ابن سعود کے حکم سے شائع ہوا ہے۔ وہ بھی میں نے سرسری طور پر دیکھا ہے۔ اس میں بھی خرافات کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن بخوف تطویل نمونہ کے طور پر صرف مجموعہ مذکورہ کی چند عبارتیں معہ ترجمہ ذیل میں نقل کرتا ہوں[2]:

۱. نبی کریم سے توسل ناجائز۔
۲. اسئالک بانبیائک کہنا بھی مکروہ۔
۳. نبی کریم سے طلب شفاعت حرام۔
۴. امام رازی و دیگر ائمت کی تکفیر۔
۵. مصنف قصیدہ بردہ شریف پر کفر کا فتوے۔

ناظرین! دیکھئے امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ستون اسلام اور دیگر بزرگوں کو کس طرح صاف الفاظ میں توحید سے جاہل

---

[1] اس کتاب کا اردو ترجمہ پاکستان کے غزنوی خاندان کے اسماعیل غزنوی سے حکومت نجد نے کرا کر جس کا نام تحفہ وہابیہ ہے مفت تقسیم کیا۔

[2] فقیر صرف قاسمی صاحب کے ہوشربا بیان نجدی عقائد کی لکھی ہیں وہ درج کرتا ہے۔ (فقیر قادری)

[illegible] دے کر نجدیوں نے اپنی خباثت کا ثبوت دیا ہے۔ اور کس طرح قصیدہ بردہ شریف کو شرک کہہ کر اس کے بزرگ مصنف اور اس کے پڑھنے والوں کو جن میں ہزاروں علماء و صلحاء بھی داخل ہیں۔ مشرک [illegible] کافر بے دردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

ان عبارات کو پڑھ کر شیخ الاسلام علامہ زینی دحلان محدث شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ نجدی چھٹی صدی کے بعد تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

کانوں سے سنا کرتے تھے جادو بھی ہے اک شے
آنکھوں سے تیری نرگس فتاں نے دکھا دیا

(فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول ۱۲۱، ۱۲۲ مطبوعہ امرتسر)

مولوی بہاؤالحق قاسمی تمام مسلمانوں کو نجدیوں کی اسلام دوستی کے متعلق غور و خوض کی دعوت دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"اہل اسلام خود اندازہ لگالیں کہ ایسی خطرناک جماعت کا مرکز اسلام کے تسلط مقاصد اسلامیہ کے لیے کس حد تک مفید ہو سکتا ہے۔" (فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول ص۱)

چنانچہ نجدیوں کو اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہونے کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ وہابیوں نے عبدالعزیز کے قاتل کو زندہ جلا دیا۔ حالانکہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دشمن کو زندہ جلانے سے منع بھی فرمایا ہے۔

مورخ حسن بی۔ اے نے قاتل کو زندہ جلانے کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

عبدالعزیز بن سعود کا قتل اور نجدیوں کا قاتل کو زندہ جلانا

۴ نومبر ۱۸۰۳ء کا واقعہ ہے کہ عبدالعزیز عصر کی نماز میں امامت کر رہا تھا۔ کہ مقتدیوں میں سے ایک شخص آگے بڑھا۔ اور عبدالعزیز کے سینے میں خنجر گھونپ دیا۔ یہ شخص شیعہ تھا۔ دو برس پیشتر اس کے اہل و عیال کربلائے معلّیٰ میں تہ تیغ کیے گئے تھے۔ یہ شخص انتقام کی غرض سے درعیہ آیا۔ اور دو برس تک وہابی بنا مناسب موقع کی تاک میں لگا رہا۔ موقعہ غنیمت جان کر وار کر دیا عبدالعزیز صدمہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ وہابیوں نے قاتل کو زندہ جلا دیا۔ لیکن وہ انتقام لے چکا تھا۔ اور ظلم و فساد کے بانی کو موت کی گہری نیند سلا چکا تھا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت مسلمانانِ عالم وہابیوں کی حرکات کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے"

(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۴۸، ۴۹)

دشمن کو آگ میں زندہ جلانے کی ممانعت پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث صحیح میں درج ہے۔

دشمن کو آگ میں جلانے کی ممانعت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا۔

میں نے تم کو فلاں اور فلاں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ (اب ایسا نہ کرنا کیونکہ) آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ عذاب دیتا ہے۔ اگر ان دونوں کو پکڑ لو تو قتل کر دینا۔

(صحیح بخاری شریف ص ۴۱۵ ج ۱ مطبوعہ قصور ص ۱۰۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

سلطان ابن سعود کو علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا خطاب

شاعرِ مشرق عاشقِ رسول علامہ اقبال علیہ الرحمۃ (ارمغانِ حجاز) میں عبدالعزیز ابن سعود سے یوں خطاب فرماتے ہیں۔

تو ہم آں مے بگیر از ساغرِ دوست | کہ باشی تا ابد اندر برِ دوست
بجز آں نیست اے عبدالعزیز ایں | بروبم از مژہ خاکِ درِ دوست

اس تشریح میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی یوں رقمطراز ہیں:

بنیادی تصور:۔ چونکہ نجدی وہابی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتے اس لیے اقبالؒ نے سچے عاشقِ رسول کی حیثیت سے سلطان ابن سعود نجدی کو عشقِ رسول کا پیغام دیا ہے۔ اور نجدیوں کے اس اعتراض کا کہ اہلِ سنت حضور کے روضۂ مبارک کو سجدہ کرتے ہیں۔ جواب دیا ہے کہ اے عبدالعزیز جسے تو اپنی کم فہمی کی بنا پر سجدہ سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ سجدہ تو نہیں ہے میں تو اپنے محبوب کے دروازے پر پلکوں سے جھاڑو دے رہا ہوں۔ (شرح ارمغانِ حجاز ص ۱۵۱)

اسلام کی حقیقت آگاہی سے متعلق ابن سعود علامہ اقبال کے سامنے فقیر ہے

شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے ابن سعود کی توحید پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

تو سلطانِ حجازی من فقیرم | ولے در کشورِ معنی امیرم
جہانے کو ز تخمِ لا الٰہ است | بیا بنگر بآغوشِ ضمیرم

پروفیسر یوسف سلیم اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے ابن سعود تو نجد و حجاز کا حکمران ہے اور میں تیرے سامنے اگرچہ فقیر ہوں لیکن جہاں تک اسلام کی حقیقت سے آگاہی کا سوال ہے۔ تو میرے سامنے فقیر ہے۔ اور میں امیر ہوں۔ وہ جہاں جو توحیدِ الٰہی کے عقیدہ اور اس کے اقتضاء سے پیدا ہوتا ہے میرے دل میں بخوبی جلوہ گر ہے" (شرح ارمغانِ حجاز ص ــــ)

دیوبندیوں کے مولوی بہاؤ الحق قاسمی نے اپنے رسالہ فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول میں۔

کفری ٹکسال کے نئے نئے سکے

وہابیوں کے بنائے ہوئے کافروں کی مختصر فہرست کی سُرخی دے کر لکھا ہے کہ:

"نجدی طائفہ مسلمانوں کو کافر بنانے کا جس قدر شوق رکھتا ہے وہ تمام کافر گروں کے جذباتِ تکفیر سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ان کے مخترعہ عقائد کی کسوٹی پر نہ صرف بریلوی، نہ صرف دیوبندی نہ صرف فرنگی محلی بلکہ ہمارے ہاں کے غیر مقلدین، کارکنانِ خلافت حامیانِ نجدیہ بھی مسلمان ثابت نہیں ہو سکتے۔ بلکہ میں عرض کرتا ہوں کہ خود نجدی طائفہ بھی اپنے عقائد کی بناء پر کافر ہوا جاتا ہے میں ان کے ایسے عقائد کی نہایت مختصر فہرست ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

(۱) کافروں سے مدارت کرنے والا کافر (۲) کافروں کے کہنے پر عمل کرنے والا کافر۔ (۳) کافروں کو امراءِ اسلام کے پاس لے جانے والا اور ان کو ہم مجلس بنانے والا کافر (۴) کافروں سے کسی امر میں مشورہ کرنے والا کافر (۵) مسلمانوں کے امور میں سے کسی ایک مثلاً مسندِ امارت (و خلافت) وغیرہ میں کافروں سے کام لینے والا کافر۔ (۶) کافروں کے پاس بیٹھنے والا اور ان کے ہاں جانے والا کافر (۷) کافروں سے خوش مزاجی کے ساتھ پیش آنے والا کافر (۸) کافروں کا اکرام کرنے والا کافر۔ (۹) کافروں سے امن طلب کرنے والا کافر۔ (۱۰) کافروں

کی خیر خواہی کرنے والا کافر (۱۱) کافروں سے مصاحبت و معاشرت رکھنے والا کافر (۱۲) کافروں کو سردار کہنے والا کافر۔ (۱۳) علم طب جاننے والے کو حکیم کہنے والا کافر (۱۴) کافروں کے ملک میں ان کے ساتھ رہنے والا کافر۔

یہ مختصر فہرست ہے۔ ان لوگوں کی جو نجدیوں کے نزدیک کافر ہیں۔ یہ فہرست کتاب مذکور (مجموعۃ التوحید) کے صفحہ ۸۶، ۹۰ سے نقل کی گئی ہے۔ بنظرِ اختصار اصل عربی عبارتیں نہیں لکھی گئیں۔ اصل کتاب دیکھ کر ہر شخص تشفی کر سکتا ہے۔

میں ان کے مذکورہ مسائل پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا خدا نے جس شخص کو تھوڑی سی عقل بھی عطا فرمائی ہے۔ وہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ نجدی خیالات و مذہب پر قائم رہ کر ہم مسلمانوں کو کسی طرح بھی مسلمان نہیں سمجھ سکتے" اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں چنانچہ طائف شریف میں ان لوگوں نے سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھ کر شہید کیا جیسا کہ علمائے دیوبند بھی اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔

ہاتھی کے دانت

میں حیران ہوں کہ ایک طرف تو نجدیوں کا اس قدر تشدد کہ کافروں سے ہر قسم کا مشورہ کرنا۔ ان سے خوش مزاجی کے ساتھ پیش آنا بھی کفر اور دوسری جانب ان کا یہ طرزِ عمل کہ انگریزوں سے رشوت لے کر ترکوں پر حملے کیے۔ ان کی ناکہ بندی کی۔ خلیفۂ اسلام سے بغاوت

وغداری کرتے رہے۔ برطانیہ کے دوست بنے رہے۔ اور حال ہی میں
خبر آئی کہ جو 'زمیندار' وغیرہ میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ کہ جدہ میں عنقریب
ایک کانفرنس منعقد ہونے والا ہے۔ جس میں نمائندگانِ حجاز و نجد و برطانیہ
جمع ہوں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب ہر امر میں کافروں سے مشورہ طلب
کرنا کفر ہے تو سلطانِ حجاز ایسے مذہبی معاملہ میں برطانیہ کی شرکت کو منظور کر لینا
کہاں کا اسلام ہے؟

اے قاسمی وہ دھوم تھی نجدی کے زہد کی!
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص ۱۵)

طائفہ نجدیہ جہنمی ہے!

دیوبندیوں کے بہاؤ الحق قاسمی صاحب نے اپنے پمفلٹ 'فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول' میں ایک غور طلب نکتہ' کے ہیڈنگ دے کر نجدیوں کے کفری بکمال جدید مذہب کی رُو سے طائفہ نجدیہ کو بھی کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔ اصل مضمون پیش خدمت ہے۔

"نجدی مفتی صاف کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام میں داخل ہو کر اسلام سے محبت کرتا ہو۔ اور اس کا یہ بھی اعتقاد ہو کہ قبے نہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان لیکن وہ ان کو نہیں گراتا۔ تو فقط اس جرم کے باعث قطعاً و یقیناً کافر ہے۔ اس کے ساتھ اس حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر جو گنبد خضرا ہے۔ وہ بھی دوسرے بزرگوں کے مزارات کے قبوں کی طرح ایک قبہ ہے۔ اب دو صورتیں

ہیں۔ یا تو (خاکم بدہنِ اعداء) اس کو گرا دیا جائے گا۔ اس صورت میں ابنِ سعود کے وعدوں کی مٹی پلید ہو جائے گی۔ اور یا وہ اس کو نہیں گرائے گا۔ لیکن اس صورت میں طائفہ نجدیہ اپنے قول کے مطابق قطعاً کافر اور یقیناً جہنمی ہو گا۔"

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلا!

ناظرین کرام: وہابیہ نجدیہ کے ظلم و ستم کی داستان آپ نے مستند کتب کے حوالہ جات سے آپ نے پڑھی ہے۔ ایسا ظالم اور خونخوار فرقہ اور گروہ جو عشاقِ رسول کا قتل عام بھی کرے اور ساتھ ساتھ اپنے آپ کو موحد مسلمان بلکہ اسلام کا ٹھیکیدار بھی کہلائے مقامِ حیرت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر وہ ایسی مکاری سے کام نہ کریں تو سادہ لوح مسلمان ان کے دام فریب میں کیسے پھنسیں مسلمانوں کے قاتل کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (پ ۵ ع ۱۰)	جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا۔ اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

پس حکم ربی کے مطابق امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین اور اس کو مجدد اور بزرگ سمجھنے والے جہنمی، لعنتی ہونے کے ساتھ اللہ غضب الٰہی اور دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔

امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے کئی سو سال پہلے ہی ان لوگوں کے لوازماتِ عادات و اطوار اور بدعقیدگی کے متعلق خبریں دی ہیں جو کہ صادق آ چکی ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُس کے متبعین

(احادیثِ شریفہ کی روشنی میں)

شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی اور علامہ جمیل آفندی صدقی زہاوی علیہما الرحمۃ نے اپنی تصانیف میں تحریر فرمایا ہے کہ

قَدْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰؤُلَآءِ الْخَوَارِجِ فِیْ اَحَادِیْثَ کَثِیْرَۃٍ فَکَانَتْ مِنْ اَعْلَامِ نُبُوَّتِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ لِاَنَّ فِیْھَا اَخْبَارَ الْغَیْبِ

بے شک نبی غیب دان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے احادیثِ کثیرہ میں ان خوارج کی خبر دے دی ہے۔ یہ علاماتِ نبوت میں سے ہے کہ انہیں غیب کی خبریں معلوم ہیں۔

وَمِنَ الْاَحَادِیْثِ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ احادیثِ شریفہ میں امام الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے۔

یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ فِیْ بَلَدِ مُسَیْلَمَۃَ رَجُلٌ یُغَیِّرُ دِیْنَ الْاِسْلَامِ۔

آخر زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے شہر میں ایک شخص ظاہر ہوگا جو دینِ اسلام کو متغیر کر دے گا۔

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمان درج کیا ہے کہ:

سَیَظْھَرُ مِنْ نَجْدٍ شَیْطَانٌ

نجد سے ایک شیطان ظاہر ہوگا۔

۱؎ علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ تمام احادیثِ شریفہ صحیح ہیں جن میں بعض تو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہیں اور بعض دیگر کتبِ احادیث میں ہیں۔ (الدرر السنیہ ص۴۹)

الزلازل جزیرۃ العرب من الشیطان (الدرر السنیۃ [illegible]، الفجر الصادق ص۹)

جس کے فتنے سے جزیرہ عرب میں زلزلہ برپا ہوگا۔

علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ایک روایت مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ:

سَیَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُحَدِّثُوْنَکُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْھِمْ اَیْضًا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ قَالَ السَّیِّدُ عَلَوِیُّ الْحَدَّادُ الْمَذْکُوْرُ آنِفًا اِنَّ الَّذِیْ وَرَدَ فِیْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَفِیْ ذَمِّ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّ وَائِلٍ شَیْءٌ کَثِیْرٌ وَیَکْفِیْکَ اَنَّ اَغْلَبَ الْخَوَارِجِ وَ اَکْثَرَھُمْ وَ اَنَّ الطَّاغِیَۃَ ابْنَ عَبْدِ الْوَھَّابِ مِنْھُمْ۔

آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہیں۔ اور نہ تمہارے باپوں نے سنی ہیں پس تم اپنے آپ کو ان سے اور ان کو اپنے آپ سے بچاتے رہو، کہ وہ تم کو گمراہی اور فتنہ میں نہ ڈال دیں اور بنو تمیم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں۔ ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق یہ بھی نازل فرمایا ہے اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔ سید علوی مذکور فرماتے ہیں کہ بنی حنیفہ اور بنی تمیم و روائل کی مذمت میں تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ اکثر خوارج انہیں میں سے ہیں۔ اور سرکش ابن عبدالوہاب انہیں میں سے ہے۔ (الدرر السنیہ ص۵۱ مطبوعہ استنبول)

۱؎ مشکوٰۃ شریف ۲؎ سورۃ حجرات پ۲۶

علامہ سید غلام مصطفٰے اشاہ صاحب علیہ الرحمۃ

اہل سنت وجماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ سید غلام مصطفٰے اشاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف "تحفۃ الناظرین"[1] میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ تم کو ایسے مسائل سناویں گے کہ نہ تم نے سنیں ہوں گے، نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ پکی مصداق اس کے اب غیر مقلد نجدیہ خوارج وظاہریہ ہیں جو عقیدہ اہل سنت وجماعت سے بے خبر ہیں۔ اور تمام عقائد بیان کرتے ہیں جن کا کچھ ثبوت نہیں ہے اور ایسے مسائل غلط اور بے اصل کہتے ہیں۔ یہ قرن شیطان فقہ کو بدعت ضلالت کہتے ہیں"۔ (تحفۃ الناظرین ص۲۱ مطبوعہ دہلی)

شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں۔ ان میں سے چند یہاں بھی درج کی جاتی ہیں۔ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الفتنة من ههنا الفتنة من ههنا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ [illegible]

فتنہ ادھر سے نکلے گا۔ فتنہ ادھر سے نکلے گا اور مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور یہ ارشاد مبارک کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں

[1] تحفۃ الناظرین ۱۲۶۵ھ یعنی آج سے ایک سو بارہ سال پیشتر کی شائع شدہ ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

[illegible] من الدين [illegible] من الرمية لا [illegible] هم شر الخلق والخليقة [illegible] قتلوه [illegible] يدعون إلى كتاب الله وليسوا منه في [illegible] أولى بالله [illegible] سيماهم التحليق

گے جس طرح کمان سے تیر۔ دین کی طرف نہ لوٹیں گے جب تک تیر چلہ کی طرف لوٹ آئے۔ وہ تمام مخلوق سے برے ہیں جو شخص ان کو قتل کرے یا وہ اسے قتل کریں اسے مژدہ اور بشارت ہو۔ وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے مگر قرآن پاک سے ان کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔ جو ان کو قتل کرے وہ اللہ تعالٰے کے [illegible] ان کی علامات سے سر منڈوانا ایک علامت ہے۔ (الدرر السنیہ ص۴۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يخرج قوم من قبل المشرق [illegible] القرآن لا يجاوز تراقيهم [illegible] من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون [illegible] سيماهم التحليق.

مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر وہ دین میں نہ آسکیں گے یہاں تک کہ تیر واپس آسکے گا۔ سر منڈانا ان کی خاص علامت ہوگی۔

(الدرر السنیہ ص[illegible])

[illegible] دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ نبی [illegible] صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[illegible] لا يجاوز تراقيهم [illegible] كلما قطع قرن نشأ قرن

مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے۔ جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ جب ایک

حَتّٰی یَکُوْنَ آخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ۔

قرن درقرن ختم ہو جائے گا تو دوسرا قرن آجائے گا۔ یہاں تک کہ ان میں سے آخر مسیح دجال کے ساتھ ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں ان کی علامت سر منڈوانا ہے۔

علامہ احمد بن زینی علیہ الرحمۃ یہ روایت نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ،

تَنْصِیْصٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْخَارِجِیْنَ مِنَ الْمَشْرِقِ التَّابِعِیْنَ لِابْنِ عَبْدِ الْوَھَّابِ فِیْمَا ابْتَدَعَہٗ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَأْمُرُوْنَ مَنِ اتَّبَعَھُمْ اَنْ یَّحْلِقَ رَأْسَہٗ وَلَا یَتْرُکُوْنَہٗ یُفَارِقُ مَجْلِسَھُمْ اِذَا تَبِعَھُمْ حَتّٰی یَحْلِقُوْا رَأْسَہٗ وَلَمْ یَقَعْ مِثْلُ ذٰلِکَ قَطُّ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْفِرَقِ الضَّالَّۃِ الَّتِیْ مَضَتْ قَبْلَھُمْ فَالْحَدِیْثُ صَرِیْحٌ فِیْھِمْ۔

یہ خوارج میں سے ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کی تصریح ہے جو مشرق سے نکلے اور اپنے متبع کو سر منڈانے کا حکم دیتے تھے۔ جب تک سر نہ منڈا لیتا جگہ سے ہٹنے نہ دیتے۔ اور ایسا کوئی گمراہ فرقہ ان سے پہلے نہیں ہوا۔ پس یہ حدیث شریف ان ہی کے متعلق ہے۔

(الدرر السنیہ ص۴۹)

مرد تو مرد رہے محمد بن عبدالوہاب نجدی تو عورتوں کو بھی سر منڈوانے کا حکم دیتا ہے۔

عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم

چنانچہ علامہ دحلان مکی اور علامہ جمیل آفندی علیہما الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

"محمد بن عبدالوہاب ان عورتوں کو بھی جو اس کی پیروکار تھیں سر منڈوانے کا حکم دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت اس کے دین میں مجبوراً داخل ہوئی تو اس نے اس کو سر مونڈنے کا حکم دیا۔ تو اس

عورت نے اس کو جواب دیا کہ تو مردوں کے سر مونڈنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر داڑھی مونڈنے کا حکم دیتا تو عورتوں کے سر مونڈنے کا حکم ٹھیک تھا۔ کیونکہ عورت کے سر کے بال مردوں کی داڑھی کی طرح ہیں۔ اس وقت وہ خارجی محمد بن عبدالوہاب نجدی مبہوت ہو گیا۔ اور اسے کچھ جواب نہ دے سکا۔"

(الدرر السنیہ ص۴۹، م الفجر الصادق ص۲)

فطرۃً شرارتی ہوں گے

رسول معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سر منڈوانے والوں کی ایک فطرت بھی ارشاد فرمائی ہے وہ ان کا شرارتی ہونا ہے۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں: کہ نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ۔

میری امت سے بعض لوگ ہوں گے جن کی نشانی ہے کہ سر منڈے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے مگر اس کا اثر حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ دین کی طرف دوبارہ نہیں آئیں گے۔ وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہوں گے اور وہ فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

(کنز العمال شریف ص۲۲۳ ج۶)

لہٰذا سمجھ لیجئے کہ ذرا غور فرمائیے! پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ

[illegible] وہابی کا فسادی شرارتی اور انتشار پسند ہونا [illegible] ان واقعات سے تصدیق ہوتی ہے کہ واقعی وہ [illegible] ہیں۔

تعالےٰ کی بارگاہ میں دعا کی،

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ یَمَنِنَا وَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔

اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نجد میں. نبی پاک نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے تیسری مرتبہ فرمایا وہاں نجد میں زلزلے اور فتنے ہیں۔ وہیں شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1]

مسیلمہ کذاب اور محمد بن عبدالوہاب نجدی شیطان کے سینگ ہیں!

شیخ الاسلام مفتی حرم مکہ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

جَآءَ فِیْ رِوَایَۃٍ قَرْنَا الشَّیْطَانِ بِصِیْغَۃِ التَّثْنِیَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَلْمُرَادُ مِنْ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ مُسَیْلَمَۃُ الْکَذَّابُ وَابْنُ عَبْدِالْوَھَّابِ وَجَآءَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ وَبِھَا یَعْنِیْ نَجْدًا اَلدَّاءُ الْعُضَالُ قَالَ بَعْضُ الشُّرَّاحِ وَھُوَ الْھَلَاكُ

ایک روایت میں ہے کہ دو قرن الشیطان (شیطان کے سینگ) نکلیں گے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ان دونوں سے مراد مسیلمہ کذاب اور محمد بن عبدالوہاب ہیں. بعض ارشادات میں ہے کہ وہاں نجد میں ہلاکت اور تباہی ہے۔ (الدرر السنیہ ص۵۴)

[1] یہ حدیث شریف مشکوٰۃ۔ اشعۃ اللمعات۔ مرقاۃ۔ وغیرہم میں درج ہے۔

حضور پُرنور نُور علیٰ نور نبی غیب دان، سیاحِ لامکاں، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان خارجیوں کی نشانیاں بھی بتائی ہیں۔ جو کہ بہت سی احادیث شریفہ میں درج ہیں۔ جن میں سے چند احادیث شریفہ درج کی جاتی ہیں۔

کفار کو چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ:

بَعَثَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذُھَیْبَۃٍ فَقَسَمَھَا بَیْنَ اَرْبَعَۃٍ الْاَقْرَعِ الْحَارِثِ الْحَنْظَلِیِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِیِّ وَعُیَیْنَۃَ ابْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَزَیْدِ نِ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ کِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا یُعْطِیْ صَنَادِیْدَ اَھْلِ نَجْدٍ وَیَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُھُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ نَاتِئُ الْجَبِیْنِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُ اَیَاْمَنُنِی اللّٰہُ عَلٰی

حضرت سیدنا علی المرتضےٰ شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے اقرع بن حارث عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی۔ علقمہ بن علاثہ ان چاروں کی جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ تو قریش اور انصار ناراض ہوتے اور کہنے لگے حضور آپ نے نجدیوں کے سرداروں میں سونا تقسیم کر دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نجدیوں کے سرداروں کو تالیف قلوب کے لیے دیا ہے۔ آپ کے سامنے ایک آدمی گہری آنکھوں والا۔ بلند ابروؤں والا۔

أَهْلِ الْأَرْضِ تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

اونچی پیشانی والا، گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈریں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کروں تو کون اس کے حکم کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر مجھے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں جانتے تو ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کے متعلق عرض کیا۔ راوی کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کو قتل کرنے سے روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک اس کی نسل سے یا اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو قرآن پاک پڑھیں گے۔ مگر قرآن پاک ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں ان کو (میں اپنے زمانہ میں) پالوں تو ان کو ضرور قتل کروں جس طرح اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کا صفایا کیا ہے۔ (صحیح بخاری شریف ص [illegible] ج ۱)

مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، ظفر علی خان، سلیمان ندوی وغیرہم پر مشتمل وفد خلافت ۱۹۲۶ء نے اپنی جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں واضح الفاظ میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

"قوم نجد کو ایک صدی سے زیادہ یہی سکھایا گیا ہے کہ ان کے علاوہ سب مسلمان مشرک ہیں۔ اور نجدیوں کی گذشتہ صدی کی تاریخ بھی

ابھی تک خالی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے اس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے۔"

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء ص ۱۰۵)

سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری حدیث شریف میں ان کی علامت ایمان سے خالی نمازیں پڑھنا بتائی ہے نیز فرمایا ہے کہ ایمان سے وہ خالی ہوں گے۔

ایمان سے خالی نمازی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے:

يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ

تم میں ایک قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو ہیچ ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو، ان کے اعمال کے مقابلہ میں تم اپنے عملوں کو ہیچ سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے سر کو دیکھا جائے تو شکار کا نشان تک نہ ہو گا۔ تیر کا زخم دیکھا جائے گا تو کوئی نشان نہ ہوگا۔ [illegible] دین کے [illegible] اوپر سے ہی گزر جائے گا۔

(صحیح بخاری شریف ص [illegible] ج ۲)

علامہ محمد عبدالرحمٰن سلہٹی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف سیف الابرار المسلول علی الفجار میں اس قوم سے مراد

وہابی فرقہ ہی لیا ہے۔ اور واضح الفاظ میں لکھا ہے:

قَدْ اَخْبَرَ بِهٰذِهِ الْفِرْقَةِ الضَّالَّةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَاَعْمَالَكُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ اِلٰی آخِرِ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ الْاِمَامُ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّا هٰذَا

بے شک اس گمراہ فرقہ کے متعلق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، تمہارے اندر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی کہ وہ تمہاری نمازوں کو اپنی نمازوں سے اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں سے اور تمہارے عملوں کو اپنے عملوں سے حقیر سمجھیں گے آخر تک۔ اس روایت کو امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی موطا میں نقل کیا ہے۔

كَتَبْتُ بِهٖ فِیْ بَيَانِ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ الضَّالَّةِ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ۔

یہ تھوڑا سا مضمون میں نے اس فرقہ کے متعلق لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالٰے ان کو تا قیامت ذلیل رکھے۔ (سیف الابرار علے المسلول الفجار مطبوعہ استنبول و دہلی)

قرآن پڑھیں گے مگر حلق سے نیچے نہ اُتریگا

رحمتِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ان کی یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ قرآن پڑھیں گے مگر اس کا اثر نہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

يَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ

آخر زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی۔ بڑے بڑے دانتوں والے۔ عقل سے خالی۔ زبانوں سے قرآنِ پاک پڑھیں گے۔ مگر قرآن پاک حلق سے نیچے نہ اُترے گا۔ حدیث نبوی والے (اہلحدیث) کہلائیں گے۔ دین سے

مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا عِنْدَ اللّٰهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ۔

ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ پس جو شخص ان سے ملے اس کو چاہیے کہ ان کو قتل کر دے بے شک ان کو قتل کرنے میں اللہ تعالٰے کے نزدیک اجر عظیم ہے جو بھی ان کو قتل کرے۔ (کنز العمال شریف ص۲۳۲ ج ۱۲)

حدیث والے کہلائیں گے مگر ہوں گے اسلام سے خارج

مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اہلحدیث کہلائیں گے مگر اسلام سے خارج ہوں گے۔ حضرت علی المرتضٰے مشکل کشا، شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

میں نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی جن کے لمبے لمبے دانت ہوں گے۔ بیوقوف خیر البریہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی حدیث سے بات کریں گے۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان حلقوں سے نیچے نہ ہوگا۔ پس جہاں تم ان کو ملو۔ قتل کر دو۔ ان کو قتل کرنے کا اتنا ثواب ہے۔ جتنا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

(ابو داؤد شریف ۲۲۱، صحیح بخاری شریف ص۲۵۶ ج ۲، نسائی شریف ص۱۶۳ ج ۲)

لمبے دانتوں والے بیوقوف ہوں گے

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حدیث شریف میں ان کی علامت لمبے لمبے دانت اور بیوقوف ہونا بتائی ہے۔ حضرت علی المرتضٰے

شیر خدا مشکل کشا، مولائے کل کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آخری زمانے میں لمبے لمبے دانتوں والی عقلوں سے خالی (بیوقوف) ایک قوم ظاہر ہو گی۔ ہر بات میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف پڑھیں گے۔ ان کا ایمان ظاہری ہو گا حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جہاں تم ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو

اس لیے ان کو قتل کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کفر کا قتل کر دیا۔ (صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۰۲۴ ج ۲، مجمع البحار صفحہ ۲۲۲ ج ۱، مظاہر حق صفحہ ۱۹۴ ج ۳)

فسادی اور اپنے پاس سے احادیث بنانے والے

علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی علیہ الرحمۃ شارح نسائی شریف حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فَاِنَّ حَدَاثَةَ السِّنِّ مَحَلٌّ لِلْفَسَادِ عَادَةً.

بڑے دانتوں والا ہونا عادۃً فسادی کی علامت ہے۔

مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

يَتَكَلَّمُوْنَ بِبَعْضِ الْاَقْوَالِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ خِيَارِ اَقْوَالِ النَّاسِ

لوگوں کے بعض اقوال کو حدیث رسول بنا کر پیش کریں گے۔

(شرح نسائی صفحہ ۱۰۲ ج ۲ مطبوعہ مصر)

کفار کے متعلق آیات مسلمانوں پر چسپاں کریں گے

امام المحدثین سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بَابُ قِتَالِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ کا باب باندھ کر کئی احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں جن میں یہ بھی ہے:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام مخلوق الٰہی میں سے خارجیوں کو برا جانتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ ان آیات قرآن پاک کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں، مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۰۲۴ ج ۲، مجمع البحار صفحہ ۱۳۲)

قرآن پاک کے معانی میں تحریف کریں گے

صحیح مسلم شریف میں ان کی ایک علامت یہ ہے کہ:

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا علامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

يَلْوُوْنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِهٖ اَيْ يُحَرِّفُوْنَ مَعَانِيَهٗ وَتَاْوِيْلَهٗ.

یہ لوگ قرآن مجید کے معنوں میں تحریف اور تاویل کریں گے۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۳۴۲ ج ۱)

وہابیوں کا قرآن مجید کے معنوں میں اور تفسیر میں تحریف اور تاویل کرنا وہابی اکابر کا ایک ہی شغل ہے۔[1]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انصاف سمجھنا

خارجیہ نجدیہ کے بانی نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بے انصاف کہا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

---

[1] قرآن پاک کے معنوں اور تفسیر میں تحریف کا نمونہ اسی کتاب کے صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم جاء عبد اللہ بن ذی الخویصرۃ التمیمی فقال اعدل یا رسول اللہ فقال ویلک من یعدل اذا لم اعدل قال عمر بن الخطاب دعنی اضرب عنقہ قال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتہ وصیامہ مع صیامہ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر فی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر فی نصلہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر فی رصافہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر فی نضیہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم اٰیتھم رجل احدی یدیہ او قال ثدییہ مثل ثدی المرأۃ او قال مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی حین فرقۃ من الناس قال

میں بارگاہِ نبوی میں حاضر تھا۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ عدل وانصاف سے کام لیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاک ہو۔ جب میں عدل نہ کروں گا تو اور کون عدل کرے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا آپ مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہیں کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو۔ اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابلے میں حقیر سمجھتا ہے وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اس کے پروں میں دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا پھر اس کے پھل میں دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا جب اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ تیر خون اور گوبر سے ہو کر گذرا ہے۔ ان کی

ابو سعید اشھد سمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علیا قتلھم وانا معہ جیء بالرجل علی النعت الذی نعتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فنزلت فیہ ومنھم من یلمزک فی الصدقات۔

نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا۔ جس کا ایک ہاتھ یا ایک پستان عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگی۔ اور ہلتی ہوگی۔ لوگوں کے تفرقہ کے وقت نکلیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔ اور میں ان کے پاس تھا۔ اس وقت ایک شخص اسی صورت کا لایا گیا جو نشانیاں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آیت وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ اسی شخص (ذوالخویصرہ تمیمی) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(صحیح بخاری شریف ص۱۲۲ ج ۴ مطبوعہ مصر)

حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی صحابی سے ملاقات کرنے کی بہت خواہش تھی کہ ان سے ملاقات کرکے خارجیوں کا حال پوچھوں۔ کیا پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے ان خارجیوں کے متعلق کوئی خبر ارشاد فرمائی تھی پس مجھے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالٰے عنہ عید کے روز اپنے دوستوں [illegible] میں مل گئے میں نے ان سے پوچھا کیا رسول پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم سے ان خارجیوں کا ذکر آپ نے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ورأیتہ بعینی

میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا اور

أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ۔

اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس مال لایا گیا اور انہوں نے اُس کو اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف والوں میں تقسیم فرمایا اور اپنے سامنے والوں کو نہ مال دیا۔ تو ایک شخص جوان کے پیچھے تھا کھڑا ہوا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تقسیم کرنے میں انصاف نہیں کیا۔ وہ شخص کالے رنگ والا تھا اور اُس کے بال منڈھے ہوئے تھے اُس پر دو کپڑے سفید تھے پس رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ناراضگی فرمائی اور غصے سے فرمایا قسم ہے اللہ تعالےٰ کی کہ میرے بعد تم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔ پھر فرمایا آخر زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی اور یہ (گستاخ اور بے ادب) انہیں [illegible] جماعت میں سے ہے۔ وہ قرآن [illegible] پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے [illegible] نیچے نہ اُترے گا۔ دینِ اسلام سے ایسے نکل جاویں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ وہ ہمیشہ اسلام سے خارج ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخیر مسیح الدجال کا ساتھی ہوگا۔

[illegible] اس وقت تم اُن سے ملو تم ان کو قتل کر دو۔ کیونکہ آدمیوں اور چوپاؤں سے [illegible] یعنی ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔

(نسائی شریف ص۱۷۵-۱۷۶، جلد۲ مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص۳۰۸، ۳۰۹)

[illegible] حضرات سے: نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا آپ نے مطالعہ فرمایا کہ آپ نے کس طرح ان حضرات کی [illegible] فرمائی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا فرمان

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف) میں ان علامات کے متعلق حاشیہ میں فرمایا

[illegible] ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز ابراہیم میر کو علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں، جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (تاریخ اہلحدیث ص۳۹۱) وہابیہ نجدیہ کی اہلحدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں [illegible] حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث [illegible] (اہلحدیث امرتسر [illegible] اپریل [illegible])

وہابیوں کے حکیم عبدالرحیم اشرف [illegible] المنبر لائل پور کے ایڈیٹر بھی ہیں، رقمطراز ہیں کہ اللہ عزوجل کی [illegible] اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی [illegible] حضرات نے قرآن و سنت کے [illegible] سورتوں کو از سر نو [illegible] اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ [illegible] ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور [illegible] لیکن اس طاقت ور گروہ [illegible] عظیم تجدیدی کارنامے (باقی ا گلے صفحہ)

ہے کہ:

این علیہ دلالت بر شرارت وجہالت وقساوت قلب وہمہ خوارج ہمچنیں بودند۔

یہ حلیہ شرارت وجہالت اور قساوتِ قلبی پر دلالت کرتا ہے اور سارے خارجی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

قارئینِ عظام! آپ نے نجدیوں کے متعلق احادیث شریفہ پڑھیں نیز یہ بھی دیکھا کہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات سے کس قدر نفرت کا اظہار فرمایا۔ بلکہ ایک روایت میں تو نبی غیب دان سید مرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے خطرہ کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ وہ روایت بھی درج کی جاتی ہے۔

نجدیوں سے خدشہ

امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے اپنی صحیح میں بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ عامر بن مالک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَى أَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْتَهُمْ إِلَى أَمْرِكَ رَجَوْتُ أَنْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَخْشَى أَهْلَ

یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ نجدیوں کی طرف اپنے چند صحابہ کو بھیجیں کہ وہ آپ کے حکم کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ آپ کے حکم کو قبول کرلیں گے۔ تو رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

(بقیہ صفحہ ۲۶۳) جن تین پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں: اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا۔ سوم الشیخ احمد بن عبدالرحیم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء)

[illegible] کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں نجدیوں سے مجھے خطرہ ہے۔

(بخاری شریف ص۵۸۶ ج۲، ابن ہشام ص۱۸۱ ج۳، ابن سعد ص۹۳ ج۳)

[illegible] ایک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ستر صحابہ کرام علیہم الرضوان [illegible] قرار حضرات کہا جاتا ہے۔ اور ایک قوم نے دھوکے سے ان کو شہید کردیا تھا۔ آج اکثر وہابی مولوی اپنی تقریروں میں اس کو موضوع بحث بنا کر [illegible] مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو ان صحابہ کرام کو انہوں نے کیوں بھیجا۔ حالانکہ اگر وہ پوری روایت پر غور کریں تو اسی سے نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ روایت میں میرے آقا علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِمْ أَهْلَ [illegible]

مجھے نجدیوں سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق خطرہ ہے۔

[illegible] صحابہ کرام کو شہید کرنے والے نجدی ہی تھے۔ وہ مفصل روایت ملاحظہ فرمائیں:

نجدیوں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی شہید کردیا

[illegible]ت کی نہایت مستند کتاب طبقات ابن سعد میں روایت درج ہے کہ

[illegible] شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے [illegible] خطیب بغدادی نے ان کی [illegible] كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ [illegible]

عامر بن مالک سرورِ عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نذرانہ پیش کیا۔ مگر رسول پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے قبول نہ فرمایا۔ امام الانبیاء محمد مصطفٰی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا مگر اس نے اسلام کو قبول نہ کیا اور نہ ہی بُرا کہا۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لَوْ بَعَثْتَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى قَوْمِيْ لَرَجَوْتُ اَنْ يُّجِيْبُوْا دَعْوَتَكَ وَيَتَّبِعُوْا اَمْرَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَنَا لَهُمْ جَارٌ اَنْ يَّعْرِضَ لَهُمْ اَحَدٌ فَبَعَثَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ شَبَبَةً يُّسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْمُنْذِرَ بْنَ عَمْرٍو السَّاعِدِيَّ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ فَلَقِيَهُمُ الْقَوْمُ

اگر آپ میرے ساتھ اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت میری قوم کی طرف بھیج دیں تو مجھے اُمید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ نجدیوں سے صحابہ کرام کے متعلق خطرہ ہے۔ تو عامر بن مالک نے کہا کہ اگر ان پر کسی قسم کی زیادتی ہوئی تو میں ذمہ دار ہوں رسول پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ستر انصاری صحابہ اس کے ساتھ بھیج دیئے جن کو قراء کہا جاتا تھا۔ اور منذر بن عمر ساعدی کو ان پر امیر مقرر فرمایا جب وہ صحابہ بئر معونہ کے مقام پر پہنچے

(بقیہ صفحہ ۲۶۵) کتابا کبیرا فی طبقات الصحابۃ والتابعین الی وقتہ فاجاد فیہ (تاریخ ابن خلدون)
نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ۲۶ پر دیے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔ (خطبات مدراس ص۴۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہ)

فَلَمَّا اَحَاطُوْا بِهِمْ فَكَاثَرُوْهُمْ فَقَاتَلُوْا فَقُتِلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو ایک قوم کی بہت زیادہ تعداد نے ان پر گھیرا ڈال لیا۔ اور ان سے لڑائی کی اور تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔

(طبقات ابن سعد ص۵۲ ج ۲)

ناظرین حضرات! آپ نے نجدیوں کی مکاری اور عیاری کا منظر دیکھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی عظیم بارگاہ کا بھی ان کو احساس اور پاس نہیں ہے۔ اس نجدی حبیب کبریا احمد مختار صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کفار نے میٹنگ اور اجلاس بلایا تو اس میں شیطان نے بھی شرکت کی۔ کفار نے اس کو اجنبی سمجھتے ہوئے پوچھا کہ تم کون ہو تو شیطان لعین نے اپنا تعارف شیخ نجدی کے لفظ سے کرایا تھا۔ جس پر کفار نے اس کو خوش آمدید کہا۔

کفار کے اس اجلاس کی مفصل کارروائی محدث کبیر مفسر عظیم علامہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے البدایہ والنہایہ[۱] میں اور عظیم مؤرخ ابن ہشام نے سیرت ابن ہشام[۲] میں درج فرمائی ہے۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔

کفار کے اجلاس میں شیطان کا اپنے آپ کو شیخِ نجد کہلانا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا ہے کہ

۱؎ امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ کے حوالہ جات دیوبندیوں کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ [illegible] پر دیے ہیں۔
۲؎ [illegible] ثناء اللہ امرتسری نے سیرت ابن ہشام کے متعلق لکھا ہے کہ حضور سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی سوانح عمری ہے۔ (اہلحدیث امرتسر [illegible] ۱۲ مئی ۱۹۱۹ء)

جب کفارِ مکہ نے اجتماع کیا اور دارالندوہ میں داخل ہونے کے لیے تیار ہوئے تاکہ رسولِ کریم نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں۔ علی الصبح ہی تیاری کرکے آگئے۔

وَكَانَ ذَالِكَ الْيَوْمُ يُسَمّٰى يَوْمَ الزَّحْمَةِ فَاعْتَرَضَهُمْ إِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللهِ فِيْ هَيْئَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ عَلَيْهِ بَتٌّ لَهُ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا رَأَوْهُ وَاقِفًا عَلٰى بَابِهَا قَالُوْا مَنِ الشَّيْخُ قَالَ شَيْخٌ مِنْ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِيْ اتَّعَدْتُمْ لَهُ فَحَضَرَ مَعَكُمْ لِيَسْمَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰى أَنْ لَا يَعْدِمَكُمْ مِنْهُ رَأْيًا وَنُصْحًا قَالُوْا أَجَلْ فَادْخُلْ فَدَخَلَ مَعَهُمْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

اور اس دن کو یوم الزحمۃ قرار دیا گیا، تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ ایک بڑی چادر اوڑھ کر بڑے بزرگ جیسی شکل بنا کر دروازے میں آکھڑا ہوا۔ جب کفارِ مکہ نے اسے دروازے پر کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا یہ بزرگ کون ہے۔ تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں شیخِ نجد (نجدی بزرگ) ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ تیاری کر رہے ہو۔ تو تمہارے ساتھ حاضری دی ہے۔ تاکہ تمہاری تجاویز سنوں۔ شاید تم سے کوئی رائے رہ نہ جائے۔ کفارِ مکہ نے کہا آگے تشریف لائیں۔ تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ کفارِ مکہ کی مجلس میں شامل ہو گیا۔ (سیرت ابن ہشام ص۹۳ ج۲، تاریخ طبری ص۹۸ ج۲، البدایہ والنہایہ ص۱۷۵ ج۳)

شیخِ نجد کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے منصوبے کی تائید کرنا

اس مجلس میں پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف انہوں نے جو تجاویز پیش کیں، مورخین نے ان کا تذکرہ بھی کیا ہے جو کہ ابنِ ہشام

میں درج ہے۔

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ احْبِسُوْهُ فِي الْحَدِيْدِ وَأَغْلِقُوْا عَلَيْهِ بَابًا۔

ان میں سے ایک نے کہا کہ محمد کو قید کرکے دروازے کو تالا لگا دو۔

شیطان لعین نے جو کہ شیخ نجدی کی شکل میں وہاں موجود تھا اس حیلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ جس کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ وَاللهِ لَئِنْ حَبَسْتُمُوْهُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَيَخْرُجَنَّ أَمْرُهُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ الَّذِيْ أَغْلَقْتُمْ دُوْنَهُ إِلٰى أَصْحَابِهِ۔ (سیرت ابن ہشام ص۹۳ ج۲، تاریخ طبری ص۹۸ ج۲)

شیخ نجدی نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ تجویز درست نہیں۔ خدا کی قسم اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے صحابیوں تک پہنچتا رہے گا۔

اس میٹنگ میں ایک دوسرے کافر نے رائے دی۔

ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ نُخْرِجُهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَنَنْفِيْهِ مِنْ بِلَادِنَا فَإِذَا أُخْرِجَ عَنَّا فَوَاللهِ مَا نُبَالِيْ أَيْنَ ذَهَبَ وَلَا حَيْثُ وَقَعَ إِذَا غَابَ عَنَّا وَفَرَغْنَا مِنْهُ فَأَصْلَحْنَا أَمْرَنَا وَأُلْفَتَنَا كَمَا كَانَتْ۔

پھر ان میں سے ایک نے رائے دی کہ ہم سب اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے۔ اور شہروں سے نکال دیں گے جب وہ ہم سے چلا جائے گا۔ تو خدا کی قسم ہم کو پھر کوئی خطرہ نہیں جہاں چاہے جائے۔ جب ہم سے غائب ہو گیا اور ہم اس سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام ٹھیک کر لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے پھر جو ہوگا سو ہوگا۔

اس رائے سے بھی شیطان نے اختلاف اس طرح کیا۔

قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللهِ

شیخ نجدی نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم

مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ أَلَمْ تَرَوْا حُسْنَ حَدِيْثِهٖ وَحَلَاوَةَ مَنْطِقِهٖ وَغَلَبَتَهٗ عَلٰى قُلُوْبِ الرِّجَالِ بِمَا يَأْتِيْ بِهٖ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ مَا أَمِنْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ وَحَدِيْثِهٖ حَتّٰى يُتَابِعُوْهُ عَلَيْهِ

یہ تمہاری رائے صحیح نہیں۔ کیا تم اس کے حسنِ کلام اور شیریں کلام کو نہیں جانتے جو وہ لاتا ہے اور اس کا لوگوں کے دلوں پر چھا جانا نہیں دیکھا۔ جو کچھ وہ پیش کرتا ہے خدا کی قسم تم نے اگر ایسا کیا تو اس کا پروگرام تمہارے تمام عرب قبیلوں پر چھا جائے گا۔ پھر تم امن و امان میں نہیں رہ سکتے یہاں تک کہ تم سبھی کے سب اس کے قول اور حدیث کے تابع ہو جاؤ گے۔ (سیرۃ ابن ہشام ص ۹۴ ج ۲ تاریخ طبری ص ۹۹ ج ۲)

بعد ازیں سردارِ کفار ابوجہل نے اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا۔

فَقَالَ أَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَاللّٰهِ إِنَّ لِيْ فِيْهِ لَرَأْيًا مَا أَرَاكُمْ وَقَعْتُمْ عَلَيْهِ بَعْدُ وَقَالُوْا مَا هُوَ يَا أَبَا الْحَكَمِ قَالَ أَرٰى أَنْ نَأْخُذَ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ شَابًّا فَتًى جَلِيْدًا نَسِيْبًا وَسِيْطًا فِيْنَا ثُمَّ نُعْطِيْ كُلَّ فَتًى مِنْهُمْ سَيْفًا صَارِمًا ثُمَّ يَعْمِدُوْا إِلَيْهِ فَيَضْرِبُوْهُ بِهَا ضَرْبَةَ رَجُلٍ فَيَقْتُلُوْهُ فَنَسْتَرِيْحُ مِنْهُ فَإِنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ تَفَرَّقَ دَمُهٗ فِي الْقَبَائِلِ جَمِيْعًا فَلَمْ يَقْدِرْ

ابوجہل بن ہشام نے کہا کہ خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے متعلق میری ایک رائے ہے۔ جہاں تک تم ابھی نہیں پہنچے سب نے کہا اے ابو الحکم کیا رائے ہے پیش کیجیے؟ اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلے سے ایک جوان زبردست خاندانی ہم سے بہترین نکلے اور ہر جوان کے ہاتھ میں تیز دھار تلوار ہم دے دیں، پھر وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایک ہی بار کر کے جھپٹ پڑیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر دیں۔ اس طرح تم اس سے بے غم ہو جاؤ گے۔

بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ عَلٰى حَرْبِ قَوْمِهِمْ جَمِيْعًا فَرَضُوْا مِنَّا بِالْعَقْلِ فَعَقَلْنَاهُ

اور تمام قبائل میں اس کا خون پھیلایا جائے۔ بنو عبد مناف کو تمام قوم سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں۔ بنو عبد مناف صرف فدیہ (دیت) پر ہی پسند کریں گے۔ ہم تسلیم کر لیں گے۔

شیطان لعین نے جو اپنے آپ کو شیخ نجد کہلاتا تھا۔ اس رائے کی پُر زور تائید ان الفاظ میں کی۔

قَالَ يَقُوْلُ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ الْقَوْلُ مَا قَالَ الرَّجُلُ هٰذَا الرَّأْيُ لَا رَأْيَ غَيْرُهٗ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُمْ مُجْمِعُوْنَ لَهٗ.

شیخ نجدی نے کہا اس آدمی نے جو کہا ہے۔ یہ رائے بالکل صحیح ہے۔ باقی سب غلط رائے ہیں۔ اسی رائے پر ان کفار کا اجلاس برخاست ہو گیا۔ اور وہ بھی صرف اور صرف اسی لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ (تاریخ طبری ص ۹۹ ج ۲)

علامہ مجد الدین فیروز آبادی صاحبِ قاموس نے بھی اپنی کتاب مستطاب میں لکھا ہے۔ حضرت ابن اسحاق نے فرمایا ہے کہ،

جَاءَهُمْ إِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ نَجْدِيٍّ وَأَتٰى أَبَا جَهْلٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ لَمَّا أَشَارَ بِقَتْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْهُدٰى هٰذَا هُوَ وَاللّٰهِ الرَّأْيُ لَا أَشُكُّ.

ابلیس لعنہ اللہ شیخ نجدی کی صورت میں آیا اور ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے کا قتل مشورہ دیا تو نجدی شیطان نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم یہی رائے بالکل درست ہے۔ (الصلات البشر ص ۱۸)

علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ نے بھی لکھا ہے کہ،

[illegible] نجد کے رہنے والوں کا ہے۔ کہ وہ ایک ملک ہے حجاز و عراق کے بیچ میں۔ شیطان ملعون اسی نجد کے شیخ کی صورت بن کر مکہ کے کافروں کا شریک مشورہ ہوا تھا۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کے لیے اس سبب سے شیطان کو شیخ نجدی
کہتے ہیں (سیف الجبار ص۳۴)

علامہ مصطفیٰ کریمی علیہ الرحمۃ نے وہابیوں کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:

"ان حضرات حجاز کی دو تحریروں میں سے ہیں انہوں نے محمد بن عبدالوہاب کی سُرقی
کی اتباع کی جو کہ خود بھی بدعتی گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے انہوں نے اس وقت اس کی اتباع
کی جس وقت اس نے ابتدائی خباثتوں کو پھیلایا ۔ اس کے متبع میں اندھی تقلید تھی ان میں نہ
صحیح فکر اور نہ ہی سیاسی مروت تھی حتیٰ کہ انہوں نے اب اپنا سیاسی مقصد اور شیطانی
غرض پالی ہے اس کے متبع اس کی دعوت وہابیت کے پھیلنے کے وقت چوپائے جانوروں
کی طرح تھے جو ہر بولنے والے کے پیچھے لگ جاتا ہے پس محمد بن عبدالوہاب کے نزدیک
کے اس کے متبع اس کی اتباع کرنے کی وجہ سے بچوں کی طرح ہو گئے کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو گیا
تھا کہ یہ کم عقل ہیں تو ان کو اپنے مقصد میں اپنا مددگار بنا لیا ۔ اور مذہب جدیدہ کو ثابت
کرنے کا جو اس نے ارادہ کیا تھا اس میں بھی ان کو مددگار بنا لیا ۔ حالانکہ واضح طور پر
شریعت مطہرہ کی سیدھا اور آسان راستہ ملت حنفیہ کی مخالفت کرنے والا تھا جب
اس کی بدعقیدگی کی وجہ سے مخالفت کی گئی تو اس نے صالحین اور بزرگوں کا لبادہ اوڑھ
لیا ۔ اپنے معتقدین کو پکارا اور ان کو دین کے نام پر چاپلوسی ملمع سازی سے دھوکہ دیا ۔
اس کا ظاہر اچھا تھا مگر باطن سراسر عذاب تھا پس لوگ اس کی طرف فرداً فرداً اور جماعت
کی شکل میں دھوکہ کھا کر فریفتہ ہو گئے ۔ (رسالۃ الحسنین ص۳)

غیر مقلدین وہابی حضرات ان احادیث شریفہ میں علامات پڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ
خارجیوں کی علامات ہیں ہم اہلسنت وجماعت بھی تو یہی کہتے ہیں کہ یہ خارجیوں کی ہی
علامات ہیں ۔ جو نبی غیب دان سید مرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی ہیں ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ خوارج کون ہیں؟

وہابیوں کے امام ابن تیمیہ کے متعلق بھی علماء عظام نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خارجی
تھا ۔ ابن قیم ابن تیمیہ کے عقیدہ پر ہی تھا بعد ازیں محمد بن عبدالوہاب نجدی جس

نے ابن تیمیہ کے مشن کو ہی ترویج دی تھی ۔ امت محمدیہ کے جلیل المرتبت ، محدثین ،
مفسرین ، محققین اور علماء ربانی نے بھی شیخ نجدی کو خارجی قرار دیا ۔ آج کل کے وہابی
جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کو شیخ الاسلام ، مجدد اعظم اور ولی اللہ قرار دیتے ہیں ، وہ
بھی یقیناً خارجی ہیں ۔ چنانچہ شہر سیالکوٹ کے ایک گروہ کے وہابیوں کی مقتدر
شخصیت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی[1] نے اپنی کتاب "احیاء المیت" میں اپنے
فرقے کے وہابیوں کو اپنے فرقہ کے وہابی مولویوں کے متعلق ہی نصیحت کی ہے جو کہ
قابل توجہ ہے ۔ اس نصیحت کی اصل عبارت یہ ہے :

"اہلحدیث جماعت اپنے ناقص العلم ، غیر محتاط ، نام نہاد علماء
کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں بعض تو
پرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض کانگریسی ہیں : (احیاء المیت ص۳۶)

وہابیوں کا امام اور مجدد ابن تیمیہ بھی سرکار علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے
کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں گستاخیاں کیا کرتا تھا ۔ جیسا کہ
امام المحدثین علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے "الدرر الکامنہ" نامی تصنیف لطیف
میں اس گستاخی عقیدہ درج کیا ہے :

قَالَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ اَخْطَاءَ فِیْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَیْئاً ۔
ابن تیمیہ نے سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا کہ حضرت علی نے
سترہ فتوے غلط دیئے ۔ (الدرر الکامنہ ص۱۵۴ ج۱ مطبوعہ حیدرآباد و غیث الغمام ص۳۸۸ مطبوعہ دہلی)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ بھی درج فرمایا ہے کہ:

عَلِیٌّ اَسْلَمَ صَبِیًّا وَالصَّبِیُّ لَا یَصِحُّ اِسْلَامُہٗ ۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں اسلام قبول فرمایا تھا ۔ اور بچہ کا بچپن میں اسلام قبول

---

[1] مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے شاگرد حافظ شریف نے اور حکیم صادق سیالکوٹی کی پارٹی کے لوگ مولوی ابراہیم صاحب کی زندگی میں ہی کہتے تھے کہ مولوی ابراہیم کا دماغ خراب ہو گیا ہے ۔

کرنا صحیح و معتبر نہیں ہے۔ (الدرر الکامنہ ص۱۵۵ ج ۱)

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے فتاویٰ میں ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

اِنَّ عَلِیًّا اَخْطَأَ فِیْ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ مَکَانٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زائد غلط فتوے دیئے۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶ مطبوعہ مصر)

واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ سیاسی اور حفظ وناموس کے لیے تھا

سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے ایک کتاب تصنیف جدید یعنی واقعہ کربلا، پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ واقعہ کربلا، مذہبی نہ تھا بلکہ یہ جنگ محض سیاسی مصلحت اور حفظ وناموس کی خاطر لڑی گئی۔ علمائے کرام کی تصدیقات بھی کتاب کے آخر میں درج ہیں۔ ہر خوبی سے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے بلکہ نشر و اشاعت ضروری ہے۔ تین سو نسخے ہم نے تاجروں اور مفت تقسیم کرنے والوں کے لیے مقرر کیے ہیں۔" (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ یکم فروری ۱۹۲۶ء)

قارئین کرام! سردار الوہابیہ امرتسری کے تبصرہ میں خارجیت کا اثر بالکل ظاہر ہے۔ ان کی تبلیغ و تشہیر کا ذوق کس جذبہ سے ہے اور سرکار سیدنا امام عالیمقام امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت لوگوں کے دلوں سے ختم کرنے اور یزید پلید کی حمایت کی نشر و اشاعت کی اپیل کس انداز سے کی گئی ہے۔

لہ وہ علماء وہابی ہی ہوں گے۔ حالیہ دور میں پاکستان کے ایک خارجی نے ایک کتاب خلافت رشید بن رشید لکھی ہے۔ اس کتاب کی تائید بھی دیوبندی اور غیر مقلد وہابی مولویوں نے کی ہے۔

یزید سے سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقابلہ حکومت اور ریاست کے حصول کے لیے تھا

وہابیوں کے مشہور مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی کا ایک مضمون امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کیا ہے۔ جس میں اعلانیہ طور پر خارجیت کا پرچار اور یزیدیت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

"حضرت امام حسین اور یزید کا مقابلہ یہ جملہ مقابلے حکومت و ریاست کی غرض سے ہوتے۔" (اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ۲۴ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء)

ابو یزید محمد دین بٹ سرکار امام عالیمقام شہزادہ گلگون قبا، راکب دوش مصطفیٰ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے باکیاں کرتے ہوئے خلافت رشید بن رشید میں لکھتا ہے:

"سیدنا حسین حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کر گزرتے تھے۔" (خلافت رشید ابن رشید ص۲۰۶)

عظمت حسین کا انکار

"حضرت حسین تو آنحضور صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفر عقبیٰ کے وقت پانچ سال کے معصوم بچے تھے ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے۔" (خلافت رشید بن رشید ص۱۵۶)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا اسلام کے خلاف اصول

"سیدنا حسین کا بیعت سے انکار کرنا۔ اس بناء پر تھا کہ آپ اپنے آپ کو امیر سے بہتر سمجھ کر خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے"

لہ [illegible] دیوبندی اور غیر مقلد وہابی مولویوں کی مستند کتاب ہے کیونکہ اس کے پیچھے ان [illegible] مولویوں کے تقاریظ موجود ہیں۔

جس کا ثبوت کتاب ہذا میں کافی سے زیادہ پہنچا دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ اصول اسلام کے خلاف ہے۔ کہ کسی ایک نیک ہستی کے ذاتی خیالات اور رائے کو مجموعۂ امت کے خلاف دین کا مقام دے دیا جائے۔ (خلافت رشید بن رشید ص ١٣٣)

امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لیے سیدنا حسین سیدنا معاویہ کی وفات کے منتظر تھے۔ جونہی انہیں سیدنا معاویہ کی رحلت کی خبر ملی تو اپنے دلی مقصد کی برآوری کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا وہی دراصل اس تمام سلسلہ کی روح رواں ہے۔ جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیدنا حسین نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے۔ جو بالآخر واقعہ کربلا پر منتج ہوئے۔ (خلافت رشید بن رشید ص ١٨٦)

یزید کی خلافت سیدنا علی المرتضےٰ کی خلافت سے اولیٰ تھی

سیدنا حسین کوئی تفرقہ بازوں کے سہارے سرکردہ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ اُلٹنے کے لیے کوفہ روانہ ہو گئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہا اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔ (خلافت رشید بن رشید ص ٢٣٠)

خلافت کا جھگڑا

اہل حق قارئین! حقیقت سورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا۔ اور خلافت کی آرزو میں کربلا کا حادثہ پیش آیا۔ (خلافت رشید بن رشید ص ٢٣٥)

یزید صالح تھا اور دنیائے اسلام میں اس کا کردار بہت بلند تھا

ابو یزید محمد دین بٹ کی اسی کتاب خلافت رشید بن رشید کے آخر میں فرقہ وہابیہ کے خارجی مولوی

عبد الحمید خطیب شیخوپورہ یزید کی حمایت میں اپنی یزیدیت اور خارجیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اسلام میں یزید بن معاویہ وہ پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے عربوں کے دل جیت کر بہادر ترین عرب کا خطاب حاصل کیا۔ اس بہادر اور صالح امیر یزید کے بارے میں تو دنیا کو یہاں تک غلط راہ پر ڈال دیا گیا ہے۔ کہ آج اسلام کے سپوت کا نام لینا بھی بڑی جرأت اور صبر آزمائی کا کام ہے۔ میری دانست میں دنیائے اسلام کے اس بہادر ترین عرب امیر یزید کا کردار بہت بلند تھا۔" (خلافت رشید بن رشید ص ٢٥٤)

یزید مظلوم شخصیت ہے

غیر مقلدین حضرات کے ابو عتیق محمد امین خادم آف کاموں کی یزید پلید کی تعریف اور اس کو امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے اپنی خارجیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ:

"شیعہ حضرات نے اس کے لیے ایک مظلوم شخصیت جناب امیر المومنین حضرت یزید کو ملزم گردانا اور یہاں تک کر دیا کہ شہادت امام حسین حضرت یزید بن معاویہ کے حکم کے مطابق تھی۔ جس کے لیے یہ شخصیت قابل صد احترام آج تک لعن و طعن بنی ہے۔" (معارف یزید ص ١٤ حصہ دوم)

یزید خلیفہ برحق ہے

ابو عتیق محمد امین وہابی نے معارف یزید کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

[illegible] صاحب [illegible] جماعت اہلحدیث

[illegible] ابو عتیق محمد امین خادم [illegible] کتاب معارف یزید [illegible] انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ [illegible] (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

نے بھی یزید کو خلیفہ حق تسلیم کیا ہے۔ اخبار اہلحدیث یکم جون ۱۹۱۷ء فتاویٰ ۳۰۹۔ (معارف یزید ص حصہ دوم "اہلحدیث امرتسر" ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء)

وہابیہ نجدیہ کے مرکزی مدرسہ رحمانیہ دہلی کے مدرس مولوی عبید اللہ مبارکپوری سرکارِ امام عالیمقام سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات لکھتے ہیں کہ:

"معتبر تاریخی روایات سے معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہے کہ کربلا کا واقعہ محض اس لیے پیش آیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قطعاً دور اندیشی اور تدبیر سے کام نہیں لیا۔ مخلص بہی خواہوں کے مشوروں کو ٹھکرا دیا۔ حالات و واقعات سے آنکھیں موند لیں۔

ہمارے نزدیک (یعنی وہابیوں کے نزدیک) حضرت حسین نے بے موقع اور بے محل و بلاضرورت و افتراق اور شقاق و عداوت پیدا ہو گئی اور اُمتِ اسلامی کا شیرازہ بکھر گیا۔" (خلافتِ رشید ابن رشید ص ۲۴۵)

سانحہ کربلا سیاسی تھا

وہابیہ نجدیہ کے مولوی ابو سعید شرف الدین دہلوی بھی کربلا کے اس جانکاہ واقعہ کو سیاسی قرار دیتے ہوئے اپنی خارجیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

"یعنی یہ کہ واقعہ کربلا مذہبی جنگ نہ تھی۔ اوّل میں محض سیاست اور آخر میں حفظِ ناموس کی تھی۔ جو لوگ اسے مذہبی بتاتے ہیں، انہیں معلوم نہیں اس میں کیا قباحت ہے۔" (خلافتِ رشید ابن رشید ص ۲۴۱)

وہابیہ نجدیہ کی معروف شخصیت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد اور جمعیت وہابیہ کے ناظمِ اعلیٰ مولوی اسماعیل سلفی کا نگریسی آف گوجرانوالہ بھی خارجیوں کی لسٹ میں یزید پلید کو امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے اپنا نام اس طرح

قطب الدین دہلوی   مصنف مظاہر حق نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

درج کرتے ہیں کہ:

"امیر المومنین یزید کی تکفیر اور ان پر لعنت کرنے کو کوئی بھی سمجھ دار اور اہلِ عقل ٹھیک نہیں سمجھتا۔" (خلافتِ رشید ابن رشید ص ۳۶)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کو اپنے شاگرد کی ذہنیت کا علم تھا تب ہی تو انہوں نے اپنی کتاب "احیاء المیت" میں یزیدی روح اور خارجی ذہنیت کی اصلاح کی سُرخی دے کر اسماعیل کی زیرِ نگرانی "الاعتصام" گوجرانوالہ شائع ہونے والے رسالہ اور اخبار اہلحدیث سوہدرہ عبد المجید سوہدروی کی زیرِ نگرانی شائع ہونے والے رسالہ کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جریدہ اہلحدیث سوہدرہ میں تو علی التواتر اور اخبار اہلحدیث گوجرانوالہ میں موسمی انقلاب کے طور پر بعض مضامین ایسے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض ناقص العلم اہلحدیث مناظر اور مقرر ایسی تقریریں بھی کرتے رہتے ہیں جن سے بُرے نتائج نکلنے کا خطرہ ہے۔" (احیاء المیت ص ۳۲)

قارئین کرام! مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا "یزیدی روح اور خارجی ذہنیت کی اصلاح" کی سُرخی دینا یقیناً معنے رکھتا ہے۔ ان کو علم تھا کہ اسماعیل آف گوجرانوالہ اور عبد المجید سوہدروی جو کہ دونوں ان کے شاگرد ہیں۔ ان میں خارجیت کا اثر ضرور ہے تب ہی تو یہ سُرخی دے کر ان کو نصیحت کی ہے۔

سفرِ کربلا حصولِ اقتدار کے لیے تھا

وہابیہ نجدیہ کے ابو عتیق محمد امین آف کامونکے نے سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفرِ کربلا معلیٰ کو اقتدار کا سفر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "خلافت کا یہ سفر کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نہیں تھا

[illegible] ناقص العلم مناظر بھی ہیں۔

بلکہ خلافت کو اپنا حق خیال کرتے ہوئے اقتدار کی خاطر حضرت امام حسین نے یہ سفر اختیار کیا تھا۔ (معارف یزید ص۸ ج ۱)

شہادتِ حسین کا استہزاء

وہابیہ نجدیہ کے ابو عتیق نے سیدنا امام عالیمقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استہزاء اُڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"غور کریں کہ وہ کونسا اسلام ہے جو حضرت امام کی شہادت سے زندہ ہوا ہے۔ اگر نہ شہید ہوتے تو اسلام مُردہ ہو جاتا۔"

(معارف یزید ص۱۲ ج ۱)

واقعہ کربلا سے اسلام مُردہ ہوا ہے

نجدی خارجی نے واقعہ کربلا کو اسلام کو مُردہ کر دینے والا لکھا ہے کہ:

"اگر بنظرِ غور دیکھا جائے تو صاف روشن ہے کہ واقعہ کربلا نے اسلام زندہ کرنے کی بجائے اسلام کو مُردہ کر دیا ہے۔" (معارف یزید ص۱۵ ج ۱)

یزید امامِ حق ہے

نجدی نے یزید کو امام حق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: "چونکہ آپ (حضرت امام حسین) نے امام حق کے خلاف خروج کیا تھا۔"

(معارف یزید ص۱۲)

قارئینِ کرام! وہابیہ نجدیہ کے مولویوں نے کس دلیری اور جرأت سے اپنی خارجیت کا اظہار کیا ہے اور سیدنا امام ہمام عالیمقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض، عناد اور کینہ کا ثبوت دیا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے!

خصوصاً وہابیت کی وبا سے

سلف صالحین کی شہادتیں

وہابیوں کے خارجی ہونے کے بارے میں اسلاف نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے۔

امام زبدۃ المفسرین علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ الباری اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا [1] آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَقِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِي الْخَوَارِجِ الَّذِيْنَ يُحَرِّفُوْنَ تَاْوِيْلَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَسْتَحِلُّوْنَ بِذٰلِكَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمْوَالَهُمْ كَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ الْاٰنَ فِيْ نَظَائِرِهِمْ وَهُمْ فِرْقَةٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ يُقَالُ لَهُمُ الْوَهَّابِيَّةُ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْكَرِيْمَ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ان خارجیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو قرآن پاک اور حدیث شریف کی تاویل میں تحریف کرتے ہیں۔ اور پھر اس تحریف کے ذریعہ مسلمانوں کے خون بہانے اور مال و متاع لوٹ لینے کو جائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ انہی جیسے لوگوں سے اس زمانہ میں بھی مشاہدہ میں آیا ہے۔ یہ لوگ سرزمینِ حجاز میں ایک فرقہ ہے جنہیں وہابی کہا جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ حق پر وہی ہیں۔ حالانکہ درحقیقت یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ شیطان نے انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ اور حقیقتاً شیطانی گروہ کے لوگ ہی خسارہ میں رہنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی جڑ کاٹ دے۔ (الصاوی علی الجلالین ص۔ مطبوعہ مصر)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ کی گواہی

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ امت اسلامیہ کے باغیوں کے متعلق [illegible] محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بھی امت اسلامیہ کا باغی [illegible] ان الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

[1] پ۲۲ س فاطر ع ۱

كما وقع في زماننا في اتباع ابن عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذالك قتل اهل السنة وعلماءهم حتى كسر الله شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين و مائتين و الف۔

جیسے ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے متبعین کا وقوع ہوا کہ یہ لوگ نجد سے اٹھے اور انہوں نے حرمین شریفین (مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ) پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ لوگ خود کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں جو کوئی ان کے اسی بنا پر ان لوگوں نے مسلمانانِ اہلسنت اور ان کے علماء کو قتل کرنا جائز قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو ختم کر دیا۔ ان کے شہروں کو برباد کر دیا۔ اور اسلامی افواج کو ان پر فتح دی۔ اور یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں وقوع پذیر ہوا۔ (شامی شریف ص ج مطبوعہ مصر)

علامہ قطب الدین دہلوی صاحب مظاہر حق نے بھی اپنی کتاب میں غیر مقلدین (جو کہ اپنے آپ کو محمدی بھی کہلاتے ہیں) کو خارجی قرار دیا ہے سو ایسا ہی وہ لا مذہب جو بر خلاف ساری اُمت مرحومہ کے ہو کر گئے کریں اور جو میری طرح مذہبوں سے الگ ہو کر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہے۔ اور باقی لوگ خاص محمدی نہیں۔ سو ایسے خارجیوں اور رافضیوں سے ترک موافقت لازم ہے
(حاشیہ توفیر الحق ص ۶۴،۶۳)

دوسرے مقام پر بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:
یہ فرقہ خارجی معتزلی، منکر علماء اور اولیاء کا بے شک اہلسنت و جماعت سے باہر ہے ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں، نہ فقہاء۔ یہ امام خود پسندی میں خراب اور گمراہ۔ یا آنکہ نہ صوفیہ میں جگہ اور نہ فقیہوں میں ٹھکانا اور نہ خلف اور سلف کے

ذکر کرنے میں۔ (حاشیہ توفیر الحق ص ۶۸،۶۷)

مولوی محمد تھانوی دیوبندی جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین میں سے ہیں: نسائی شریف کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:

كما سيمرق السهم الخ يريد ان دخولهم اى الخوارج في الاسلام ان الذين يدينون دين عبد الوهاب النجدي يسلكون مسالكه في الاصول و الفروع و يدعون في بلادنا باسم الوهابيين و غير المقلدين و يزعمون ان تقليد احد الائمة الاربعة رضوان الله عليهم اجمعين شرك و ان من خالفهم هم المشركون و يستبيحون قتلنا اهل السنة وسبى نسائنا و غير ذالك من العقائد الشنيعة التى وصلت الينا منهم بواسطة الثقات وسمعنا ها بعض منهم ايضا هم فرقة من الخوارج و قد صرح به العلامة الشامي في كتابه رد المختار و قد قول صاحب الدر المختار۔
(حاشیہ نسائی شریف ص ۲۶ ج ۱، از شیخ محمد تھانوی مطبوعہ مجتبائی)

نبی غیب دان احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خارجیوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اور وہ ارشاد کتب احادیث کی مستند کتاب طبرانی شریف میں درج ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا الخوارج كلاب النار خارجی دوزخ کے کتے ہیں۔
(طبرانی شریف ص ۱۱ ج ۲ مطبوعہ مصر حیاۃ الحیوان ص ۲۶ ج ۱)

اب تو کسی قسم کا شبہ اور شک اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں نہیں ہوگا کہ وہابی نجدی خارجی ہیں۔ ان کے خارجی ہونے کا ثبوت وہابی مولویوں کی عبارتیں اور تحریریں ہی پیش کر رہی ہیں۔

نجدیوں کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ

نبیِّ پاک کی شفاعت اور وسیلہ کارگر نہیں

سردار محمد حسنی بی۔ اے مورخ نے بھی وہابیوں کے مختصر عقائد اس طرح درج کیے ہیں کہ:

"دیگر مسلمان حیات النبی کا کامل عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن وہابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام عام انسانوں کی طرح اس دارِ فانی سے رحلت فرما چکے اور اب اُنہیں اس دُنیا اور اس کے مخلوں سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ وہ دُنیا کے امورات کے متعلق تصرف و اقتدار رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کی شفاعت اور وسیلہ کارگر ہے۔ عام مسلمان حضور رسولِ مقبول صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام نماز کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں، لیکن قدیم وہابی درود کو نہ نماز کا ضروری جزو سمجھتے تھے نہ ہی کار آمد و فائدہ مند۔

ایصالِ ثواب کے مُنکر

عام مسلمان ختم و درود میں ایصالِ ثواب کے قائل ہیں۔ اور اولیاء اللہ کے مزارات و تبرکات سے اکتسابِ فیضانِ رُوحانی کے معتقد ہیں۔ لیکن وہابی حضرات صریح اور صاف طور پر ان دونوں باتوں کا اعلانیہ انکار کرتے ہیں۔

تصوف اور طریقت کا اِنکار

عام مسلمان سلسلہ ہائے طریقت، فنِ تصوف اور پیروں فقیروں کو بہت محبت و احترام

کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہابی سرے سے اُن کے قائل ہی نہیں۔

مُسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر سمجھنا

عام مسلمانوں اور وہابیوں میں جُزوی اور غیر اہم اختلافات اور بھی ہیں۔ نجدی وہابی اپنے عقائدِ مخصوصہ میں اس قدر غلو کرتے ہیں کہ اپنے سوا دیگر مسلمانوں کو مشرک اور یہودی اور عیسائیوں سے بدتر سمجھتے ہیں۔

(سوانح حیات سُلطان ابن سعود صفحہ ۹۴-۹۵)

یارسول اللہ کہنے والا مُشرک ہے

وہابیوں کی شہرۂ آفاق کتاب تحفہ وہابیہ میں درج ہے کہ:

"اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی کو قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مُشرک ہوگا۔ اور اس کا خون مُباح ہوگا۔ لہٰذا اس صورت میں غالب اُمتِ محمدیہ کو کافر کہنا پڑے گا۔ کیونکہ ان کے معتبر علماء نے اس بات کو مندوب و جائز قرار دیا ہے بلکہ جو اس کے برخلاف کہے اُنہوں نے اس کی ملامت کی ہے ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔ ان میں غالب حصہ ان لوگوں کا ہے جن سے آج کل ہم جنگ کر رہے ہیں۔"

(تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۵-۶۹)

اُمہات المومنین کے مزارات پر حاضری اور توسل سے دُعا کرنے پر تنگ نظر

سردار محمد حسنی بی۔ اے وہابیوں کے تعصب اور عناد کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ: "شیخ سنوسی ترکی سے آئے۔ یہ بڑے متقی اور پرہیزگار [illegible] کی وجہ سے اقصائے عالم میں شہرت رکھتے تھے۔ ان کے [illegible] اور دُنیا کے مختلف حصوں میں موجود تھے۔ اپنی عادت کے مطابق وہ اُمہات المومنین کے مزارات پر حاضر ہوتے۔ اور شفاعت کے

لیے دُعا کی۔ وہابی سرے سے شفاعت کے قائل ہی نہیں جب انہیں شیخ سنوسی کی دُعائے شفاعت کا علم ہوا تو وہ بہت برافروختہ ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ شیخ سنوسی نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وہابیوں کے اعتراضات سے مشتعل ہو کر شیخ سنوسی نے بھی ان کی بہت سی باتوں پر رائے زنی کی۔ فریقین میں اشتعال طبع اس قدر بڑھا کر قتل اور نقصِ امن کا احتمال پیدا ہو گیا لیکن ابنِ سعود نے فریقین کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا۔ اس طرح پر یہ فتنہ بھی فرو ہو گیا۔ (سوانح حیات ابن سعود ص۱۹۶)

نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے توسل کفر ہے

علامہ احمد دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے:

یخطب الجمعۃ فی مسجد الدرعیۃ ویقول فی کل خطبۃ ومن توسل بالنبی فقد کفر۔	ابن عبدالوہاب مسجد درعیہ میں خطبہ پڑھا کرتا تھا اور کہتا کہ جو شخص نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل کرے وہ کافر ہے

(الدرر السنیہ ص۴۹ مطبوعہ استنبول)

وہابیہ نجدیہ کے احمد عبدالغفور عطار نے وہابی تحریک اور اس کے خصائص کی سُرخی دے کر لکھا ہے کہ:

"بلاشبہ قبے اور قبریں بُت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں"۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۱۶۵)

"فوت شدہ اولیاء کی تعظیم منع ہے"۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۲۱)

"غیر اللہ کو پکارنا حرام ہے"۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۵۴)

تعظیم الصالحین من اسباب الھلاک۔ نیک بندوں کی تعظیم کرنا تباہی و ہلاکت کے اسباب اور ذریعوں میں سے ہے۔

(الجدید شرح کتاب التوحید ص۱۲۶)

التعظیم نوع من العبادۃ۔ تعظیم کرنا عبادت کی قسم سے ہے۔

(الجدید شرح کتاب التوحید ص۱۳۲ از محمد بن عبدالعزیز)

تحریم زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ مخصوص فی زمن مخصوص وکذالک زیارۃ کل قبر۔

نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت مخصوص زمانے اور مخصوص طریقے پر حرام ہے۔ اور اسی طرح تمام قبروں کی زیارت بھی حرام ہے۔

(الجدید شرح کتاب التوحید ص۱۴۱)

ان زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتوسل بہ وبالانبیاء والاولیاء والصالحین وزیارۃ قبورھم شرک۔

نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ اور انبیاء، اولیاء اور صالحین کا وسیلہ اور ان کی قبر مبارک کی زیارت شرک ہے۔

(فتنۃ الوہابیہ ص۹۶)

ان نداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند التوسل بہ شرک۔	بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کے وقت ندا کرنا (پکارنا) شرک ہے۔

(فتنۃ الوہابیہ ص۹۶)

نداء غیرہ من الانبیاء والاولیاء والصالحین عند التوسل بھم شرک۔	نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علاوہ انبیاء، اولیاء اور صالحین کو بھی توسل کے وقت پکارنا شرک ہے۔

(فتنۃ الوہابیہ ص۹۶)

کتاب دلائل الخیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلو سے پُر ہے۔

(حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۹۶ از احمد عبدالغفور عطار)

"انبیاء، اولیاء اور صالحین کی ذات سے توسل کو جائز سمجھنے سے بلاشبہ [illegible] کا دروازہ کھلتا ہے"۔ (حاشیہ محمد بن عبدالوہاب ص۱۰۱)

"تعویذ اور دھاگا گنڈے وغیرہ پہننا شرک ہے"۔

(الجدید شرح کتاب التوحید ص۲۵ از محمد بن عبدالعزیز القرعاوی)

"قرآن پاک کی آیات سے لکھا ہوا تعویذ بھی حرام ہے"

(المجدید شرح کتاب التوحید ص۹۹)

تَحْرِیْمُ قَصْدِ قَبْرِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) لِاَجْلِ الدُّعَاءِ وَکَذَا کُلُّ قَبْرٍ.	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت دعا کے لیے قصد کرنا حرام ہے۔ اور اسی طرح تمام قبروں کے لیے ہے۔

(المجدید ص۱۴۲ مطبوعہ ریاض)

مَنْ شَدَّ الرِّحَالَ بِقَصْدِ الْقَبْرِ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ النَّبِیِّ۔

جس نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کے لیے سفر کیا پس اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی۔

(المجدید شرح کتاب التوحید ص۱۴۳)

اِنَّہٗ مَوْضِعُ قَدَمِی الرَّحْمٰنِ	کرسی رحمان کے قدموں کی جگہ ہے

(المجدید شرح کتاب التوحید ص۱۱)

ناظرین کرام! نجدیوں کی کتابوں سے ہی نجدیوں کے نظریات باطلہ اور عقائد فاسدہ کو بالاختصار درج کیا گیا ہے۔ تفصیلاً عقائد آئندہ صفحات پر عقائد کے بیان میں درج کیے جا رہے ہیں۔

اب نجدیوں کے سردار محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق دیوبندی اکابر کی رائیں پیش کی جاتی ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق اکابر دیوبند کی رائیں!

انور شاہ کشمیری | دیوبندی حضرات کے شیخ الحدیث انور شاہ کشمیری امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق مقدمہ فیض الباری

شرح صحیح البخاری میں رقمطراز ہیں کہ،

فَاِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا بَلِیْدًا قَلِیْلَ الْعِلْمِ فَکَانَ یَتَسَارَعُ اِلَی الْحُکْمِ بِالْکُفْرِ۔	وہ کم فہم اور کم علم آدمی تھا پس اسی وجہ سے وہ فوراً کفر کا فتوے لگا دیتا تھا۔

(مقدمہ فیض الباری)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی | جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے دست راست اور شاگرد بھی تھے اپنی کتاب التلبیسات میں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین (وہابیوں) کو خارجی قرار دے کر لکھتے ہیں کہ:

"وہ اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں۔ اور اہلسنت وعلماء اہلسنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے"

(التلبیسات ص۱۳ مطبوعہ دیوبند المہند ص۱۹۰۸)

مولوی حسین احمد کانگرسی | جو کہ دیوبندی حضرات کے نزدیک نہایت ہی معتقد شخصیت ہیں رقمطراز ہیں کہ،

"صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی میں نجد

عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لیے اُس نے اہلسنت وجماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ اور ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اہلِ حرمین کو خصوصاً اُس نے تکالیفِ شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے باکی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اُس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ (محمد بن عبدالوہاب) ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب ص۴۲ مطبوعہ دیوبند)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک اور کافر ہیں۔ اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (الشہاب الثاقب ص۴۳)

مولوی محمد تھانوی دیوبندی

دیوبندی اکابر میں سے مولوی محمد تھانوی غیر مقلدین وہابیوں کے متعلق نسائی شریف کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّجْدِیِّ یَسْلُکُوْنَ مَسْلَکَهٗ فِی الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَیُدْعَوْنَ فِیْ بِلَادِنَا بِاسْمِ الْوَهَّابِیِّیْنَ وَغَیْرِ الْمُقَلِّدِیْنَ وَیَزْعُمُوْنَ اَنَّ تَقْلِیْدَ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ رِضْوَانُ

بے شک وہ لوگ جو عبدالوہاب نجدی کے دین پر ہیں۔ اصول اور فروع میں اُس کے طریقے پر چلتے ہیں ان کو ہمارے علاقوں میں وہابیوں اور غیر مقلدین کے نام سے پکارا جاتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ آئمہ اربعہ علیہم الرضوان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا شرک ہے

اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ شِرْکٌ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَهُمْ هُمُ الْمُشْرِکُوْنَ وَیَسْتَبِیْحُوْنَ قَتْلَنَا اَهْلَ السُّنَّةِ وَسَبْیَ نِسَائِنَا وَغَیْرَ ذٰلِکَ مِنَ الْعَقَائِدِ الشَّنِیْعَةِ الَّتِیْ وَصَلَتْ اِلَیْنَا مِنْهُمْ بِوَاسِطَةِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْنَا هَا بَعْضٌ مِنْهُمْ اَیْضًا هُمْ فِرْقَةٌ مِنَ الْخَوَارِجِ وَقَدْ صَرَّحَ بِهٖ الْعَلَّامَةُ الشَّامِیُّ فِیْ کِتَابِهٖ

جو ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی مشرک ہیں اور وہ ہم اہلسنت وجماعت کے قتل کو جائز قرار دیتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قید کر لینا ان عقائد کے علاوہ ان کے دیگر بُرے عقائد جو ہم تک ثقہ لوگوں کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ اور بعض عقائد ان سے ہم نے خود سنے ہیں وہ ایک خارجی فرقہ ہے۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ (حاشیہ نسائی شریف ص۲۶ ج ۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

مولوی عبیداللہ سندھی

جو کہ دیوبندیوں کی شہرہ آفاق شخصیت ہیں نے بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ان کی تحریک وہابیت کے متعلق کافی لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نزدیک التوسل فی الدعا کو جائز کہنے والا[1] اور شرکِ اصغر کا مرتکب کافر اور مشرک ہے۔ انہوں نے چند بے اساس امور کی بنا پر تمام دُنیا کو کافر قرار دیا ہے۔ بلا کسی دلیل وحجت کے انہوں نے بے گناہوں کو قتل کرنے کی اجازت دی۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۲۲۹، ۲۳۰)

مولوی بہاؤ الحق قاسمی

جو کہ دیوبندیوں کے پرانے مولوی ہیں اور اس وقت بقیدِ حیات ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

---

[1] توسل فی الدعا کی تشریح خود عبیداللہ سندھی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ توسل فی الدعا سے مراد یہ ہے مثلاً خدا تعالیٰ سے استمداد کی جائے بحرمت فلاں یا بحق فلاں مدد کر۔ تو اس توسل کو ابن عبدالوہاب نہایت شدت سے ممنوع قرار دیتے ہیں۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۲۲۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

ہندوستان کے بعض علماء نے جب مشہور کیا کہ دیوبندی محمد بن عبدالوہاب
نجدی کے ہم عقیدہ اور اس کے پیرو ہیں۔ تو مدینہ طیبہ کے ایک عالم نے
مولانا خلیل احمد صاحب دیوبندی سہارنپوری سے چند سوالات
کا جواب طلب کیا۔ مولانا موصوف نے ان سوالات کا مفصل جواب
لکھا۔ ان تمام جوابات کی تصدیق دیوبندی خیال کے ۲۴ ہندوستانی اکابر
علماء نے کی بلکہ ان تمام کے ساتھ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، دمشق اور جامع ازہر
مصر کے ۲۴ حنفی شافعی، مالکی اور حنبلی جلیل القدر علمائے کرام نے بھی اتفاق
فرمایا۔ اور آخر مولانا خلیل احمد صاحب ان تمام سوالات و جوابات
اور مواہیر و تصدیقات کو کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ جس کا نام ہے
التصدیقات لدفع التلبیسات معروف بمہند۔ ان سوالات
و جوابات میں سے ایک سوال و جواب کی عبارت ذیل میں نقل
کرتا ہوں:

سوال: محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور
ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک جانب اور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
جواب: ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے
فرمایا ہے کہ خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام
پر چڑھائی کی تھی۔ تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب
سمجھتے تھے۔ جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے
جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔
آگے فرماتے ہیں کہ ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ اور علامہ شامی نے اس کے
حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا۔ کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے

کو حنبلی بتاتے تھے۔ لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں۔ اور جو
ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ اور اسی بناء پر انہوں
نے اہلسنت اور علماء اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ
تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ دیکھئے مولانا خلیل احمد صاحب نے
صاف لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کا وہی حکم ہے
جو خارجیوں کا۔ اس کے ساتھ آپ علامہ شامی کا یہ قول بھی نقل
کر رہے ہیں کہ ابن عبدالوہاب اور اس کے پیرو اہلسنت کو مشرک
سمجھ کر قتل کرنا بھی جائز سمجھتے تھے۔ اس کتاب کے جملہ مضامین کی تائید
میں علمائے دیوبند کے علاوہ مکہ معظمہ، مدینہ شریف، دمشق اور جامع
ازہر کے علمائے کرام کی تصدیقات و تقریظات بھی مندرج ہیں۔ حنفی
مذہب کے ایک سربرآوردہ فقیہہ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ
بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی آنجہانی اور اس کے متبعین کی مذمت
بیان فرماتے ہیں۔ دوسری طرف حضرات شافعیہ کے مقتدر مفتی شیخ
الاسلام مولانا سید احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے نجدیوں
کی تردید میں متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ (نجدی تحریک پر ایک نظر ص [illegible])

محمد بن ناصر حازمی

وہابیوں کے ممدوح محمد بن ناصر حازمی نے
بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق جو لکھا ہے
کہ وہ مولوی [illegible] نے بھی ان کی کتاب ابجد العلوم کے حوالے سے لکھا ہے
شیخ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) یہ اعلان کیا کرتے تھے۔ کہ جس
نے اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کی۔ یا کسی نبی۔ بادشاہ اور عالم کو اس
میں وسیلہ بنایا تو وہ مشرک ہے۔ خواہ وہ دل سے چاہے یا اس
کا انکار کرے۔ اور وہ اس کا عقیدہ رکھتا ہو یا اس کو نہ مانتا ہو۔ اس
کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے روئے زمین کے سب مسلمانوں کو تکفیر کا

نشانہ بنا دیا۔ چنانچہ جو مسلمان اولیاء سے دعا کرتے ہیں۔ ان کو موصوف
نے کافر قرار دیا۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے شیخ موصوف نے
ان شک کرنے والوں کو بھی کافر ثابت کیا۔ آپ اُن لوگوں سے جو
آپ کے مخالف تھے جہاد کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور جس طرح بھی
بس چلے ان کو قتل کرنا روا جانتے تھے۔ اور ان کے مال و دولت
کو لوٹنے کی اجازت دیتے تھے۔ موصوف نے اس طرح دُنیا
جہاں کے مسلمانوں کو زمرۂ کفار میں داخل کر دیا۔

دراصل موصوف نے کسی ایسے اُستاد سے علم حاصل نہ کیا تھا جو انہیں
صحیح ہدایت کی راہ پر لگاتا اور نفع مند عوام کی طرف ان کی رہنمائی کرتا۔
اور دین کے معاملات میں ان میں تفقہ اور سمجھ پیدا کرتا۔ طلبِ علم کے
سلسلہ میں موصوف نے صرف اتنا کیا کہ شیخ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد
ابن قیم کی بعض کتابیں پڑھ لیں۔

شیخ سید محمد امین جو ابن عابدین کے نام سے مشہور ہیں۔ شرح
الرد المختار میں باغیوں کے ذکر میں لکھتے ہیں ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسا
کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبد الوہاب کے ماننے والے ہیں۔ ابھی پچھلے
دنوں یہ لوگ نجد سے نکلے اور حرمین پر قابض ہو گئے۔ یہ اپنے آپ کو
حنبلی مذہب کے پیرو کہتے ہیں۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ اپنے سوا باقی

لہ محمد بن عبد الوہاب نجدی جو کہ وہابیوں کے شیخ الاسلام مجدد اور مجتہد ہیں۔ ان کی علمی قابلیت کا حال اسی
گواہی سے عیاں ہو جاتا ہے جب وہابیوں کے شیخ الاسلام کی علمی قابلیت یہ ہے تو ان کے دیگر اکابر نواب
صدیق حسن۔ محمد حسین بٹالوی۔ ثناء اللہ امرتسری۔ میاں نذیر حسین۔ عبد العزیز رحیم آبادی۔ عبد اللہ غازی پوری۔
عبد اللہ غزنوی۔ عبد الجبار غزنوی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی۔ عبد المنان وزیر آبادی۔ حافظ عبد اللہ روپڑی وغیرہم
کی علمی قابلیت کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

سب مسلمانوں کو جو ان کے اعتقادات کے مخالف ہوں کافر سمجھتے
ہیں۔ اور ان کا خون بہانا جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اہلسنت
اور ان کے علماء کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا ۱۲۳۳ھ میں اللہ تعالیٰ
نے ان کی طاقت کو توڑا اور ان پر مسلمانوں کے لشکر کو فتح دی۔
(ابجد العلوم ص ۲۲۹، ۲۳۰ بحوالہ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک)

افسوس: دیوبندی حضرات کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی [illegible]
ان کی پالیسی ہمیشہ دورخی رہی ہے۔ شاید انہوں نے سوچا ہو گا کہ دورخی
پالیسی سے سادہ لوح مسلمان ہمارے دام فریب میں بہت جلد پھنسیں گے۔
اس پالیسی کے تحت انہوں نے اب اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت بھی
کہلانا شروع کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قادری چشتی نقشبندی
سہروردی بھی بن بیٹھے ہیں نیز پیری مریدی کا ڈھونگ بھی رچایا ہے۔ کہ کسی
طرح مسلمان ہمارے دام فریب میں آ جائیں۔

اکثر و بیشتر مقامات پر اپنے آپ کو حنفی اور اہلسنت وجماعت کہلا کر
اور [illegible] امامت وخطابت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ شروع شروع
میں [illegible] گیارہویں شریف بھی پڑھتے ہیں۔ دسواں، چالیسواں اور عرس کے کھانے
بھی کھاتے ہیں۔ محفلِ میلاد شریف بھی سنتے ہیں۔ یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں۔ جب
دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاؤں کچھ مضبوط ہو گئے ہیں۔ تو پھر یہ تبلیغ شروع ہو جاتی ہے کہ
گیارہویں شریف، دسواں، چالیسواں اگر نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ [illegible]
[illegible] کے کام میں لگا دو یعنی کسی طرح سے لوگ
[illegible] جب دیکھتے ہیں کہ اب قدم اچھی طرح مضبوط
ہو گئے ہیں تو پھر صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ گیارہویں حرام ہے۔ میلاد شریف

[illegible] نے نقشبندی سہروردی چشتی قادری کہلانے کو بدعت قرار دیا ہے۔

بدعت ہے یا رسول اللہ کہنا شرک ہے وغیرہ وغیرہ اپنے وہابی عقائد کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ اور مسجدوں میں دنگہ فساد اور اختلاف برپا کر دیتے ہیں۔ اور یا یونس المدد المدد کے وظیفہ کو اپنا اوروبنا لیتے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق بھی دیوبندیوں کی دو رنگی پالیسی ہے جیسا کہ دیوبندی اکابر کی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق مندرجہ بالا رائے پڑھنے اور دیوبندیوں کے قطب رشید احمد گنگوہی کا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق یہ فتوے پڑھنے سے عیاں ہوتا ہے۔

سوال سولہواں:۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا۔ اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب:۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے انہیں فساد آ گیا ہے۔ اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۸ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

گنگوہی صاحب کے شاگرد رشید خلیل انبیٹھوی نے بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین وہابیوں کو خارجی قرار دیا ہے۔

ہم مسلک حق اہلسنت وجماعت اس لیے دیوبندیوں کو بھی وہابی قرار دیتے ہیں کیونکہ ان کے قطب الارشاد رشید گنگوہی نے وہابیوں کے عقائد کو عمدہ قرار دیا ہے۔ نیز یہ بھی فتوے دیا ہے کہ:

"مجتہدین کو برا کہنا اور تقلید کو شرک بتانا۔ مسلمان مقلدوں کو مشرک جاننا۔ نفسانیت سے عمل کرنا برا ہے۔ اور حدیث پر عمل کرنا واللہ تعالے اچھا ہے۔ سب حدیث پر ہی عامل ہیں۔ مقلد ہو یا غیر مقلد"

(فتاوی رشیدیہ ص ۸ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

ہم تو ان حضرات کو یہی عرض کریں گے۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

ناظرین کرام! جن کے عقائد کو دیوبندیوں کے قطب گنگوہی عمدہ کہہ رہے ہیں۔ اس محمد بن عبدالوہاب نجدی کی اس وہابی تحریک کے ملی اور دینی ہر دو لحاظ سے جو خطرناک عزائم تھے ان کا تذکرہ دیوبندیوں کے ہی مولوی بہاؤ الحق قاسمی نے اپنی کتاب "نجدی تحریک پر ایک نظر میں" جو تحریر کیا ہے۔ وہ من وعن پیش کیا جاتا ہے۔ قاسمی صاحب نے عزائم کے جو نتائج اور ثمرات ظہور پذیر ہوئے وہ ہی درج کر دیئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے اس کا ہیڈنگ نجدی تحریک کے ثمرات رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

نجدی تحریک کے ثمرات!

پہلا ثمرہ

کافر سازی اور مشرک گری

عبدالعزیز بن سعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہو کر اپنے عقائد کی اشاعت کے سلسلہ میں سب سے پہلے جو کتاب شائع کرا کر مفت تقسیم کی وہ "مجموعۃ التوحید" ہے۔ اس کے متعدد مقامات میں اچھے خاصے مسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی اور خدا جانے کیا کیا بنایا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر صرف ایک عبارت مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

"ان اعداء الله لهم اعتراضات كثيرة اعلى دين الرسل يصدون بها الناس منها قولهم نحن لا نشرك بالله بل نشهد انه لا يخلق ولا ينفع ولا يضر الا الله وحده لا شريك له و ان محمدا صلى الله عليه وسلم لا يملك لنفسه نفعا و لاضرا عن عبد القادر او غيره ولكن انا مذنب والصالحون لهم جاه عند الله و اطلب من الله بهم فجاوبه بما تقدم وهو ان الذين قاتلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم مقرون بما ذكرت ومقرون ان اوثانهم لا تدبر شيئا و انما ارادوا الجاه والشفاعة" (مجموعۃ التوحید ص مطبوعہ ام القری مکہ معظمہ سنہ بحکم ابن سعود)

(ترجمہ) "دشمنانِ خدا کے بہت سے اعتراضات ہیں جن سے

[illegible] وہ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ ہم خدا کے ساتھ شرک [illegible] گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا پیدا کرنے، نفع اور نقصان پہونچانے [illegible] کوئی نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفع اور نقصان [illegible] نہیں ہیں چہ جائیکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے [illegible] وصف ثابت ہو لیکن چونکہ میں گنہگار ہوں اور اللہ کے نزدیک صلحاء کا [illegible] ہے۔ اس لیے میں ان کے طفیل سے خدا سے حاجات طلب کرتا [illegible] پس تو اس اعتراض کا جواب یہ دے جو گزر چکا ...... کہ لے [illegible] جس کا تو نے ذکر کیا اس کا وہ لوگ (مشرکین) بھی اقرار کرتے تھے جن [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا وہ اقرار کرتے تھے کہ ان کے [illegible] کسی چیز کے مدبر نہیں ہیں اور وہ (تیری طرح) جاہ اور شفاعت ہی کا ارادہ رکھتے تھے۔"

اس عبارت میں اس مسلمان کو مشرکین عرب سے بدتر قرار دیا گیا ہے جو بیچارہ [illegible] کی توحید کا اقرار کر رہا ہے۔ اس کو فقط اس بنا پر [illegible] قرار دیا گیا کہ وہ کیوں خدا سے صلحاء کا واسطہ دے کر حاجات طلب کرتا ہے؟ کیوں نجدیوں کی حمایت کرنے والو! اب بھی وہابیوں کی کافر سازی اور مشرک گری میں کچھ شک ہے؟

دوسرا ثمرہ

کتب دینیہ و شریف کو تلف کیا جانا

ابن سعود [illegible] کے [illegible] ایک اور کتاب [illegible] کرا کے مفت تقسیم ہوئی ہے

[illegible]

جس کا نام ہے "الهدية السنية" اس میں لکھا ہے :-

"ولا نامر باتلاف شئ من المؤلفات اصلا الا ما اشتمل على ما يوقع الناس في الشرك كروض الرياحين او ما يحصل بسببه خلل في العقائد كعلم المنطق فانه قد حرمه جمع من العلماء على انا لا نفحص عن مثل ذالك وكالدلائل"

(الهدية السنية ص۴۶ ۴۵ مطبوعة المنار مصر سنہ ۱۳۴۲ھ)

(خلاصۂ مطلب) "ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں ہم اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں۔ جس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقاید میں خلل آتا ہو جیسے روض الریاحین کتب منطق اور دلائل الخیرات" (یعنی ان کو تلف کرا دیا جاتا ہے)

دیکھئے! دلائل شریف کو تلف کرنے کا صاف اعتراف ہے اس بہانہ سے کہ اس میں (معاذ اللہ) مشرکانہ کلمات ہیں۔ حالانکہ یہ وہ پاکیزہ اور بابرکت کتاب ہے کہ جس میں اول سے آخر تک کلماتِ درود شریف کے علاوہ توحید، عشقِ الٰہی اور محبت سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ولولہ انگیز درس موجود ہے۔ اسی وجہ سے ہزاروں علماء، صلحاء اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقدس کتاب کو حرزِ جان بناتے رہے۔" مولوی ثناء اللہ صاحب علمائے دیوبند سے حسنِ ظن کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دلائل الخیرات کا وظیفہ دیوبندی علماء کے معمولات سے ہے۔ (کتاب "سفرنامہ شیخ الہند ص۹۰" و "التصدیقات ص۱۱") کیا مولوی ثناء اللہ صاحب نجدیوں کی "شرک بازی" کے طوفانِ بے تمیزی سے علماءِ دیوبند کو بچانے کی کوشش فرمائیں گے؟ (دیدہ باید)

تیسرا ثمرہ

گستاخی اور بے ادبی | مقاماتِ مقدسہ کے ساتھ نجدیوں کی گستاخی

مشہور ہے۔ نعت خوانانِ نجدیہ اگرچہ اس سے انکاری ہیں مگر تابکے؟

کتاب "حیاتِ طیبہ" میں (جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے دفتر میں فروخت ہوتی ہے) اگرچہ نجدیوں کی خوب تعریف کی گئی ہے مگر بعض مقامات پر حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ :-

"۱۸۰۴ء کے اختتام پر مدینہ بھی سعد کے قبضہ میں آگیا۔ مدینہ لے کر اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک اُبال آیا کہ اس نے اور مقبروں سے گزر کر خود نبی اکرم کے مزار کو بھی نہ چھوڑا۔ آپ کے مزار کی جواہر نگار چھت کو برباد کر دیا۔ اور اس چادر کو اٹھا دیا جو آپ کی قبرِ مقدس پر پڑی تھی۔" (ص۲۰۹)

چوتھا ثمرہ

اسلامی سلطنتوں کی مخالفت اور اُن کی تباہی و بربادی | وہابی فرقہ جب سے عالمِ وجود میں آیا ہے اسلامی بادشاہوں سے برابر لڑتا رہا۔ اس فرقہ نے ترکی سلطنت کو مٹانے کی ہمیشہ کوشش کی۔ بنظرِ اختصار چند ثبوت عرض کرتا ہوں۔

(۱) کتاب مذکور (حیاتِ طیبہ) میں لکھا ہے کہ :-

"عبد العزیز کے بعد اس کا بڑا بیٹا سعد اپنے باپ سے زیادہ پُرجوش نکلا۔ اس نے اور بھی فتوحات کو وسعت دی اور ترکی سلطنت کی بنیادوں کو ہلا دیا۔" (ص۲۰۵)

پھر اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے :-

"سعد نے بیس ہزار فوج سے سلیمان پاشا سے مختلف جنگوں میں پے در پے فتوحات حاصل کیں اور اس کی فوج کے آگے ترکوں کی کل اسپرٹ کی دال نہ گلی۔"

۲۔ یہ تو خود ترکی سلطنت کے ساتھ نجدیوں کا سلوک رہا۔ ترکوں کے نہایت گہرے دوست ابنِ رشید امیر حائل مرحوم اور ان کے خاندان پر نجدی ظالموں نے انگریزوں کی طرفداری میں جو مظالم توڑے اس کی مختصر کہانی جناب ظفر علی صاحب ایڈیٹر "زمیندار" کی زبانی سناتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب موصوف نے اپنے اخبار میں ایک مضمون[1] لکھا تھا جس کا عنوان ہے "ہمارے قبلہ کو وہابیوں نے لوٹ لیا" جس کو مندرجہ ذیل سطور سے شروع کیا گیا تھا:

"وسطِ عرب میں حائل ایک زبردست امارت ہے جس کے فرمانروا امیر ابنِ رشید کے قتل کی افسوسناک خبر پچھلے دنوں بعض انگریزی اخباروں میں چھپی تھی۔ لندن "ٹائمز" اپنی ۱۰ رمئی کی اشاعت میں امیر مغفور کے واقعۂ قتل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: "دورانِ جنگ میں ابنِ رشید ترکوں کا حلیف تھا۔ اور ابنِ سعود جو وہابیہ کے امیر ہیں دولِ متحدہ کی طرفداری میں اس سے برسرِپیکار تھے ابنِ رشید کا خاندان کئی نسلوں سے قاتل کے خنجر کا شکار ہوتا چلا آیا ہے اور اب شاید بجز ایک طفلِ شیرخوار کے ابنِ رشید کی نسل بالکل ہی مٹ گئی ہے۔" (زمیندار ۱۲ رجون ۱۹۲۰ء)

(۳) آج مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے "یارانِ طریقت" نہایت بلند آہنگی سے یہ دعوے کر رہے ہیں کہ دورانِ جنگِ عظیم میں نجدیوں نے ترکوں کی ہرگز مخالفت نہیں کی۔ حالانکہ آپ اس سے پہلے نجدیوں کی مخالفت کا اقرار کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کے ایک مضمون مندرجہ "زمیندار" کا حسبِ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے جو انہوں نے ایڈیٹر "زمیندار" کے مذکورہ بالا مضمون کے اس حصہ

[1] یہ مضمون ذرا طویل ہے عدمِ گنجائش کے باعث پورا نقل نہیں ہو سکتا ایڈیٹر صاحب نے اسی مضمون میں لکھا تھا کہ وہابی صلیب کی لڑائیاں لڑتے ہیں اور یہ کہ وہابیت کذب بغاوت اور تمرد و سرکشی کے مترادف ہے ۱۲ منہ

کی تردید میں لکھا تھا جہاں اڈیٹر صاحب نے ہندوستانی غیر مقلدوں کو وہابی کہا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ: "اس خلافِ واقعہ الزام لگانے میں ان کی دو غرضیں تھیں۔ ایک مذہبی کہ یہ لوگ (اہلحدیث) باوجود دعویٰ ترکِ تقلید کے عبد الوہاب نجدی کے مقلد ہیں۔ دوسرے پولیٹیکل غرض تھی کہ گورنمنٹ کے ذہن نشین کریں کہ جس طرح نجدی لوگ اپنی اعلیٰ حکومت ترکی کے مخالف ہیں، یہ لوگ بھی گورنمنٹ کے مخالف ہیں۔ اس لیے اعیانِ اہلحدیث نے اس الزام کو دور کرنے میں مقدور بھر کوشش کی۔ جس میں وہ بحمد اللہ کامیاب ہو گئے۔"

(زمیندار مورخہ ۲۲ رجون ۱۹۲۰ء)

آج ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جنگِ عظیم میں نجدیوں نے ترکوں کی مخالفت کر کے ان کو نقصان پہنچایا تھا تو ہمارا گلا دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ ہم آپ کے پہلے اقوال کی تائید کر رہے ہیں ؎

گل و گلچیں کا گلہ بلبلِ خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

پانچواں ثمرہ

جزیرۃ العرب پر نصاریٰ کا قبضہ و اقتدار

کہا جاتا ہے کہ ابنِ سعود نے حجاز میں داخل ہو کر اس کو غیر مسلم اقتدار سے پاک کر دیا ہے حالانکہ یہ واقعات کے خلاف ہے اگر اس کے جنگ و جدال کا دوسری جانب یہ ہوتا تو عقبہ و معان پر انگریزوں کے قبضہ کو بھی گوارا نہ کرتا۔ شریف حسین غدار ہونے کے باوجود اس قبضہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکا ہے (ریاست ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء) لیکن ابنِ سعود نے کیا کیا؟ اس کو روشنی میں لانے کے لیے معزز روزنامہ سیاست لاہور کا ایک اقتباس نقل کرتا ہوں:-

ابنِ سعود کے اخبار "اُمّ القریٰ" نے عقبہ اور معان پر انگریزی تصرف
سے قبل ابنِ سعود سے مل کر دریافت کیا کہ عقبہ اور معان کی طرف
جو فوج جانے والی تھی وہ کیوں روک دی گئی ہے؟ ابنِ سعود نے
کہا ہمیں علم ہے کہ چند روز میں شریفی فوجیں عقبہ اور معان سے
نکل جائیں گی "مولانا محمد علی اگر چاہیں تو "اُمّ القریٰ" کی یہ تحریر ان کی خدمت
میں بھیجی جا سکتی ہے۔ ذرا ابنِ سعود کے الفاظ پر غور کیجیے۔ کیا یہ الفاظ
معنی خیز نہیں؟ کیا ان سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابنِ سعود کو علم تھا کہ
انگریز عقبہ اور معان پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ غرضیکہ عقبہ اور معان
پر قبضہ ہوا اور ابنِ سعود کی مرضی سے ہوا۔ اور اس کی وجہ سے
اس کو مدینہ منورہ پر فوج کشی کا موقع ملا اور اگر ابنِ سعود اس
ناپاک سازش میں انگریزوں کے ساتھ شامل نہ ہوتا تو انگریز مجبور
ہوتے کہ عقبہ اور معان کو نجدی افواج سے بچانے کے لیے شریف کی
مدد کریں ورنہ فلسطین کا امن مخدوش ہو جاتا"۔

(سیاست مؤرخہ بابت ۸ر اکتوبر ۲۵ء)

اس مضمون کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابنِ سعود نے اس وقت
تک اس قبضہ کے خلاف کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ اگر اس کا یہی مطمحِ نظر ہوتا
کہ حجاز غیر مسلم اثر سے پاک ہو جائے تو سب سے پہلے مدینہ شریف پر چڑھائی
کرنے کی بجائے عقبہ اور معان پر انگریزوں سے لڑتا[1] لیکن واقعہ یہ ہے کہ انگریز
کے اس ناجائز قبضہ کے خلاف اس کی پیشانی پر ابھی تک بل بھی نہیں پڑا۔ پھر یہ

---

[1] بلکہ ابنِ سعود نے اس قبضہ کو حلِ مشکل سے تعبیر کر کے مسرت و شادمانی کیا ہے دیکھو ابنِ سعود کا خط بنام مسٹر ایمری وزیر مستعمرات لندن مطبوعہ اخبار فتح العرب دمشق بحوالہ سیاست لاہور مؤرخہ بابت ۱۹ر اکتوبر ۲۵ء

کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ابنِ سعود حجاز کو غیر مسلم اقتدار سے پاک کر رہا ہے

اور استخوان بغیر تو یہ آپ کا رفیق
قائل نہیں ہے بجا کی اگر کسی شیخ و شاب کا

چھٹا ثمرہ

نصاریٰ کی ابدی غلامی شریف حسین اور امیر علی کے قبضۂ حجاز کو اس
لیے گوارا نہیں کیا جاتا کہ وہ انگریزوں کے پٹھو اور
زیرِ اقتدار ہیں۔ مگر ابنِ سعود اور اس کی حکومت انگریزوں کے اس قدر بے بس
غلام ہیں کہ شریفی خاندان کی غلامی کو نسبتاً "آزادی" سے تعبیر کرنا چاہیے۔ چنانچہ
وہ معاہدہ اس کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے جو ۱۹۱۵ء میں انگریزوں اور نجدیوں
کے مابین ہوا اور جس کی تصدیق ۱۹۲۰ء میں ہوئی تھی۔ وہ معاہدہ یہ ہے:

ابنِ سعود اور انگریزوں کا معاہدہ

دفعہ اوّل حکومت برطانیہ اعتراف کرتی ہے اور اس کو اس امر کے تسلیم
کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ علاقہ جات نجد، احسار، قطیف
جبیل اور خلیج فارس کے ملحقہ مقامات جن کی حد بندی بعد کو ہوگی۔ یہ سلطان ابنِ سعود
کے علاقہ جات ہیں اور برطانیہ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ان مقامات کا مستقل
حاکم سلطان مذکور اور اس کے اجداد ہیں۔ ان کو ان ممالک اور قبائل پر خود مختار حکومت
حاصل ہے اور اس کے بعد ان کے لڑکے ان کے صحیح وارث ہوں گے۔ لیکن
ان [illegible] میں سے کسی ایک کی سلطنت کے انتخاب و تقرر کے لیے یہ شرط ہوگی
کہ وہ شخص سلطنت برطانیہ کا مخالف نہ ہو اور شرائط مندرجہ معاہدہ ہذا کے بھی
خلاف نہ ہو۔

دفعہ دوم اگر کوئی اجنبی طاقت سلطان ابنِ سعود اور اس کے ورثاء کے

ممالک پر حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر یا اس کو ابن سعود سے مشورہ کرنے کی فرصت دیے بغیر حملہ آور ہوئی تو حکومت برطانیہ ابن سعود سے مشورہ کر کے حملہ آور حکومت کے خلاف ابن سعود کو امداد دے گی اور اپنے حالات کو ملحوظ رکھ کر ایسی تدابیر اختیار کرے گی جن سے ابن سعود کے اغراض و مقاصد اور اس کے ممالک کی بہبود محفوظ رہ سکے۔

دفعہ سوم | ابن سعود اس معاہدے پر راضی ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ:
(۱) وہ کسی غیر قوم یا سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا سمجھوتہ اور معاہدہ کرنے سے پرہیز کرے گا۔
(۲) ممالک مذکورہ بالا کے متعلق اگر کوئی سلطنت دخل دے گی تو ابن سعود فوراً حکومت برطانیہ کو اس امر کی اطلاع دے گا۔

دفعہ چہارم | ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ اس عہد سے پھرے گا نہیں اور وہ ممالک مذکورہ یا اس کے کسی دوسرے حصہ کو حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر بیچنے، رہن رکھنے، مستاجری یا کسی قسم کے تصرف کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس کو اس امر کا اختیار نہ ہوگا کہ کسی حکومت یا کسی حکومت کی رعایا کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف ممالک مذکورہ بالا میں کوئی رعایت یا لائسنس دے
ابن سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ارشاد کی تعمیل کرے گا اور اس میں اس امر کی قید نہیں ہے کہ وہ ارشاد اس کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق۔

دفعہ پنجم | ابن سعود عہد کرتا ہے کہ مقامات مقدسہ کے لیے جو راستے اس[illegible] کی سلطنت سے ہو کر گزرتے ہیں وہ باقی رہیں گے۔ اور ابن سعود حجاج کی آمد و رفت کے زمانے میں ان کی حفاظت کرے گا۔

دفعہ ششم | ابن سعود اپنے پیشرو سلاطین نجد کی طرح عہد کرتا ہے کہ وہ علاقہ جات کویت، بحرین، علاقہ جات رؤساء و شیوخ، عرب عمان کے ان ساحلی علاقہ جات اور دیگر ملحقہ مقامات کے متعلق جو برطانوی حمایت

میں ہیں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ ان ریاستوں کی حد بندی بعد کو ہو گی جو برطانیہ سے معاہدہ کر چکی ہیں۔

دفعہ ہفتم | اس کے علاوہ حکومت برطانیہ اور ابن سعود اس امر پر راضی ہیں کہ طرفین کے بقیہ باہمی معاملات کے لیے ایک اور مفصل عہد نامہ مرتب و منظور کیا جائے گا۔

مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۳۴ھ
۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء

مہر و دستخط عبدالعزیز السعود

دستخط بی ریڈ کاکس وکیل معاہدہ ہذا و نمائندہ برطانیہ خلیج فارس
دستخط چیمسفورڈ نائب ملک معظم و وائسرائے ہند

یہ معاہدہ وائسرائے ہند کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا بمقام شملہ ۱۸ مئی ۱۹۱۶ء کو تصدیق ہو چکا ہے۔ دستخط اے۔ ایچ گرانٹ سیکرٹری حکومت ہند شعبہ خارجیہ و سیاسیات۔"

(نجدی تحریک ایک نظر صفحہ [illegible]، مرتبہ مولوی بہاد القاسمی دیوبندی، مطبوعہ آفتاب پریس امرتسر تاریخ اشاعت ۳ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ)

ہندوستان میں وہابیت | محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات کا اثر ہندوستان میں بھی ہوا۔ اس کے مبلغ اور تحریک کو لانے والے اور فروغ دینے والے سید احمد اور مولوی اسماعیل دہلوی قتیل تھے جن کی شہادت دہلی کے مشہور مورخ مرزا حیرت دہلوی اس طرح دیتے ہیں کہ:

"محمد وہابی کی زندگی اور طاقت جب چکنا چور ہو گئی اور سعد نواسہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خاندان کی حکمرانی کی حدود نجد میں محدود ہو کر رہ گئی۔ مگر پھر بھی جو اصول مذہبی محمد بن عبدالوہاب نے بنائے

تھے۔ اب تک مساجد میں نہایت مذہبی جوش سے بیان کیے جاتے ہیں۔ ان جوشیلے واعظوں کی گونجیں حدودِ نجد میں مقید نہ رہیں بلکہ انہوں نے ہندوستان کے ایک بزرگ کی بے آرام روح میں مذہبی ولولے کی نئی روح پھونک دی۔ جب یہ بزرگ مکۂ شریف کے حج کو آیا۔ تو اس نے وہابیوں کے بڑے فاضل سے وہابی مذہب کی تعلیم حاصل کی اور محمد بن عبدالوہاب کے اسلامی اصول کو خوب مانجھا سید احمد نے بریلی کے قزاق اور راہزن نے ۱۸۲۲ء میں حج بیت اللہ کر کے چاہا کہ شمالی ہندوستان کو یک لخت اپنے اسلامی اصول منوا دوں۔ پیغمبر اسلام کے براہِ راست سلسلۂ اولاد میں ہونے سے برخلاف فرمانِ نجد کے اس نے اپنے میں امیر المومنین بننے کی ضروری صفات ملاحظہ کیں مسلمانانِ ہند نے اسے سچا خلیفہ یا مہدی تسلیم کر لیا۔ انگریزی حکام کی لاعلمی میں وہ ہمارے صوبوں میں گشت لگاتا رہا اور بے شمار لوگوں کو اپنا معتقد بنایا۔ اس نے اپنے کارندے پٹنہ میں مقرر کیے اور پھر دہلی کی طرف رُخ کیا۔ یہاں خوش قسمتی سے ایک فاضل اجل محمد اسماعیل نامی اس کا مرید ہو گیا اور آخر میں اپنے پیر کا ایسا والہ و شیدا ہوا کہ اس نے نئے خلیفہ کے اصولِ مذہبی کی ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام صراطِ المستقیم ہے۔"

تاہم اس مذہب کا اثر ہندوستان اور نجد میں باقی ہے جو دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ بہت دھوم دھام سے ہندوستان میں وہابی مذہب کی کتابیں طبع ہوتی ہیں اور انہیں اشاعت کیا جاتا ہے مثلاً تقویت الایمان اور صراط المستقیم کتابیں جنہوں نے ہندوستانی مسلمانوں پر اپنا زبردست اثر ڈال رکھا ہے۔

(حیات جیبیہ ص۲۸۹ تا ص۲۹۱ مطبوعہ لاہور)

احمد عبدالغفور عطار نجدی سے تصدیق

محمد بن عبدالوہاب کتاب کے مصنف احمد عبدالغفور عطار نے بھی سید احمد [illegible] بریلوی کو محمد بن عبدالوہاب کی دعوت کا مبلغ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"محمد بن عبدالوہاب کے ان وارثین میں سے خاص طور پر سید احمد بریلی ہندوستان کے بطلِ عظیم مصلح اور امام برحق ہیں۔"

(محمد بن عبدالوہاب ص۹۳ از احمد عبدالغفور عطار)

محمد عبدہٗ الفلاح سے تصدیق

کتاب محمد بن عبدالوہاب کے محشی وہابیہ نجدیہ کے ابوالقاسم محمد عبدہٗ الفلاح نے بھی لکھا ہے کہ:

"ہندوستان میں یہ اسلامی اور اصلاحی تحریک بھی وہابی تحریک کے نام سے مشہور ہوئی اس وقت ہندوستان میں بھی مشرکانہ رسوم کا زور تھا۔ اور شعارِ اسلامی مٹ رہے تھے۔ سید احمد بریلوی اور حضرت الامام شاہ اسماعیل نے تجدید اسلام کی تحریک شروع کی اور [illegible] قوت حاصل کرنے کے لیے صوبہ سرحد کو منتخب کیا۔ مسلمانوں کو دعوت جہاد دی۔ اسی کوشش میں بالاکوٹ کے مقام پر جامِ شہادت نوش کیا۔ انہی بزرگ کی مساعی سے سنت کا احیاء ہوا [illegible] میں جمعہ کا اجرا ہوا۔ نکاح بیوگان [illegible]

(حاشیہ محمد بن عبدالوہاب ص۹۳ مطبوعہ لائل پور)

[illegible] کی بھی کوشش کی کیونکہ وہابی [illegible] اپنا نام اہلحدیث رکھا۔ اس نام کو [illegible] مولوی محمد حسین بٹالوی نے درخواست دی۔

[illegible] کی منظوری اس کتاب کے ص [illegible] پر درج کیا جا چکا ہے۔ فقیر [illegible])

اس حقیقت کو کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا کہ موجودہ دور میں اہلحدیث کہلانے والے وہی حضرات ہیں جن کو وہابی کہا جاتا تھا۔

اہلحدیث دراصل وہابی ہیں

اس حقیقت کو سردار محمد حسنی صاحب بی۔ اے اپنی کتاب سوانح حیات سلطان ابن سعود کے آخر میں لکھتے ہیں کہ:

"انیسویں صدی کے ابتدا میں ہندوستان میں وہابیت کی تحریک جاری ہوئی تھی۔ آج تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل وہابی ہیں، مگر انہیں اور نام سے پکارا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اہلحدیث!"
(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۲۶۱)

اس حقیقت کے ثبوت کے لیے سنٹرل وفد خلافت کی رپورٹ میں درج شدہ مندرجہ ذیل واقعہ بھی کافی ہے:

وفد خلافت سنہ ۱۹۲۶ء کی رپورٹ میں مجلس العلماء جو کہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۶ء کو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوئی تھی کی کارروائی میں لکھا ہے کہ (مولانا محمد علی صاحب نے) موثر کہا کہ ہم کتاب و سنت کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ ملوکیت چھوڑ کر جمہوریت اختیار کیجئے اور قیصر و کسریٰ کی سنت کی بجائے صدیق و فاروق کی سنت اختیار کیجئے۔ مولوی عبدالحلیم صاحب (جمعیت العلماء) نے اسلام کے دوسرے فرقوں کے ساتھ رواداری کی ضرورت ظاہر کی اور شکایت کی بعض اہل نجد دوسرے مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات پر کافر و مشرک کہہ بیٹھتے ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحب (جمعیت العلماء) نے اس کی تائید میں تقریر کی۔ اس پر سلطان اور ابن بلیہد قاضی القضاۃ نے مشتعل ہو کر اس کا جواب دیا۔ اور افسوس ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اصحاب نے شور و شغب برپا کیا۔ (مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۰۱)

ہندوستانی وہابی کیوں نہ شور و شغب کرتے کیونکہ یہ حضرات انہی کے پیرو تھے۔ اور ہم مسلک تھے۔ کسی نے اسی لیے تو کہا ہے:

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

مولوی اسماعیل دہلوی نے ہندوستان میں تحریک وہابیت کی جب ابتدا شروع کی تو نجدیوں سے جو کہ روحانی طور پر اس کے آباؤ اجداد میں سے تھے امداد طلب کی جس کا تذکرہ خود ممدوح کو وہابیہ عبیداللہ سندھی کے بھتیجے نے ان الفاظ میں کیا ہے:

نجدیوں کا اسماعیل دہلوی کو پیغام کہ ہم دعا کرتے ہیں

مولوی عبیداللہ سندھی کے بھتیجے نے کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

"مولانا شہید نے نجدیوں کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا، مگر وہ چونکہ حجاز میں آ نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے نامہ بر کو واپس کر دیا کہ ہم اس وقت دعا کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ مکہ معظمہ میں نجد کے ثقہ عالموں سے معلوم ہوا۔"
(حاشیہ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۳۶)

عبیداللہ سندھی سے تصدیق

مولوی عبیداللہ سندھی نے بھی شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۲۴ پر اس حقیقت کو [illegible] ہندوستان میں [illegible] (قاضی شوکانی) اور نجدی تحریک نے معاملہ بگاڑ [illegible]

داؤد غزنوی کا گھرانہ تحریک وہابیت کی تصویر تھے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی داؤد غزنوی [illegible] ان کی جمعیت کے امیر بھی تھے کہ ان کی سوانح حیات میں تحریک [illegible] کی ایک تصویر قرار دیا ہے ملاحظہ ہو۔

"اصلاً وہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تصویر تھے"

(داؤد غزنوی ص۶۴)

قارئین حضرات! تحریک وہابیت کو ہندوستان میں پھیلانے والے سید احمد آف رائے بریلی اور مولوی اسماعیل دہلوی قتیل ہیں۔ وہابی حضرات نے ان کو جو رفعت و منزلت سے نوازا ہے۔ اس کے متعلق بھی چند شواہد پیش کیے جاتے ہیں:

سید احمد بریلوی کو اکابر وہابیہ مہدی سمجھتے تھے

ہندوستان میں وہابی تحریک کے مبلغ اول سید احمد آف رائے بریلی کو اکابر وہابیہ مہدی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مولوی عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں کہ:

"مولانا نذیر حسین دہلوی اور مولانا عبد اللہ غزنوی بھی مولانا ولایت علی کی پارٹی سے خاص تعلق رکھتے تھے۔

مولانا ولایت علی کی پارٹی کا مرکزی فکر یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ امیر شہید غیر معین عرصہ کے لیے غائب ہو گئے ہیں۔ ان کے انتظار میں جہاد کی تیاری کرتے رہنا چاہیے وہ ضرور آئیں گے۔ اور انہیں کی امامت میں کام کرنے سے ہمیں نجات مل سکتی ہے۔ بظاہر یہ فکر نہایت غیر معقول معلوم ہوتا ہے۔ مگر بڑے بڑے عالموں اور صوفیوں کا جو اس تحریک کی شمولیت کے سلسلہ میں نام لیا جاتا ہے۔ مولانا ولایت علی کی تحریک کے متعلق ہمارا اپنا خیال یہ ہے۔ کہ وہ مولانا اسماعیل شہید کی اس خاص جماعت کو جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ زندہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اسی لیے مولانا نذیر حسین اور نواب صدیق حسن جیسے عالم بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۳۲-۱۳۳)

محمد نور الحق محشی شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک نے بھی لکھا ہے:

"نواب صدیق حسن خاں حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔ عظیم آباد

(پٹنہ) اور بنگالہ کی ایک بڑی جماعت سید احمد ...... بریلوی کے بارے میں یہ بھی گمان رکھتی ہے۔ کہ وہ مہدی تھے۔ چنانچہ (سید احمد) ...... بریلوی کے بعض مریدوں نے چالیس حدیثیں جمع کی ہیں جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آپ ہی مہدی تھے۔ یہ لوگ سید احمد ...... کے غائب ہونے کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ سرحد پار کے پہاڑوں میں شہید نہیں ہوئے۔ اسی بنا پر ان کے واپس آنے کے منتظر ہیں۔ (حاشیہ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۳۲-۱۳۳)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہت

مولوی اسماعیل دہلوی اپنے پیر سید احمد کی امام الانبیاء سے کمال مشابہت کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

"از بسکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہت رسالتمآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ"

"آپ (سید احمد بریلوی) کی ذات والا صفات ابتدا فطرت سے جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی۔"

(صراط مستقیم فارسی ص۲ مطبوعہ دہلی)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی اپنے پیر و مرشد سید احمد بریلوی کو سلوک نبوت [illegible] واصل ہونے کے بھی قائل تھے۔ جس کا اظہار اپنی کتاب صراط مستقیم میں اس طرح کیا ہے۔

"[illegible] آنجناب کی توجہات کی برکت سے [illegible] معاملات ظاہر ہوئے کہ انہیں وقائع [illegible] کمالات جو ابتدائے فطرت میں [illegible] تھے۔ ان کی اب تفصیل اور شرح کی نوبت پہنچی۔ اور مقامات [illegible] ولایت بھی [illegible] جلوہ گر ہوئے۔ ان سب معاملات

سے اول اور بہتر یہ ہے۔ کہ آپ نے جناب رسالتمآب صلوات
اللہ وسلامہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تین عدد چھوہارے اپنے ہاتھ مبارک سے لے کر حضرت سید
صاحب کے منہ رکھتے تھے۔ اور بعد ازاں کہ آپ بیدار ہوئے
اس رویائے حقہ کا اثر ظاہر اپنے نفس میں پاتے تھے۔ اور
اس خواب کی بدولت ابتدائے سلوک نبوت حاصل ہو گیا؛"

(صراط مستقیم اردو صفحہ ۱۸۹ فارسی صفحہ ۱۶۴)

سرکار فاطمۃ الزہرا کا ننگے سید احمد کو کپڑے پہنانا

ابو الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل اپنے
پیر و مرشد کی شان اور رفعت بیان کرتے ہوئے اور سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ
دارین والی جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین اور گستاخی کرتے
ہوئے لکھا ہے کہ:

"ایک دن جناب ولایت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا۔
پس جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنے ہاتھ
مبارک سے غسل دیا۔ اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح سے شست و
شو کی جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے
ہیں۔ اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ اور
قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے پہنایا۔ پس اس واقعہ کے سبب سے
کمالات طریق نبوت نہایت جلوہ گر ہوئے۔" (صراط مستقیم اردو صفحہ ۱۸۹)

سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا تجویز ہوا

شیخ العلماء مقدام الفضلاء شاہ فضل رسول بدایونی
علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے:

"سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا۔ اور سکہ
مہر کا یہ ٹھہرا اِسْمُہٗ اَحْمَد اور جو صراط مستقیم میں سید احمد
کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اس کا اظہار شروع کیا۔"

(سیف الجبار صفحہ ۹۵)

سید احمد بریلوی کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کا نمبر آتا ہے۔
اسماعیل دہلوی نے ہندوستان میں وہابیت پھیلانے کے لیے تقویۃ الایمان
کتاب لکھی۔ اسماعیل دہلوی چونکہ شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندان سے تھا۔
اس وجہ اس کتاب کی کافی شہرت ہوئی۔ اسماعیل دہلوی ولی اللہی خاندان
سے تھا۔ مگر اس کے عقائد میں فرق آگیا تھا جس کی تصدیق ممدوح الوہابیہ
والدیابنہ اشرف علی تھانوی کے یہ الفاظ کرتے ہیں:

"مولوی اسماعیل شہید تھے چونکہ محقق تھے۔ چند مسائل میں اختلاف
کیا اور مسلک پیران خود مثل شاہ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔"

(امداد المشتاق صفحہ ۹)

دیوبندی اور غیر مقلد

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مابین یہ ایک
عجیب قسم کا نزاع ہے کہ دیوبندی کہتے
ہیں کہ اسماعیل دہلوی مقلد تھا۔ اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ غیر مقلد تھا۔ دونوں ہی اس
کو اس کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ دیوبندی باوجود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اسماعیل
دہلوی اپنے خاندانی اکابر شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز علیہما الرحمۃ کے عقائد
[illegible] تھا۔ اس کے علاوہ دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو
[illegible] اشرف علی تھانوی اس کتاب کے
[illegible]

[illegible] سمجھنے کے عوام متحمل نہیں ہیں [illegible]
[illegible] اپریل ۱۹۰۹ء)

عامر عثمانی کا بیان

دیوبندی مکتبِ فکر کے ترجمان، ماہنامہ تجلی دیوبند کے ایڈیٹر مولوی عامر عثمانی لکھتے ہیں کہ: "میں نے دیکھا کہ شاہ اسماعیل شہید ...... نے تقویۃ الایمان میں فصل فی الاجتناب عن الاشراک کے ذیل میں لکھا ہے: "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔" کیا اس کا صاف اور بدیہی مطلب یہ نہیں ہے کہ اولیاء وصحابہ تو ایک طرف رہے تمام انبیاء و رُسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ کیسا خطرناک اندازِ بیان ہے۔ کیسے لرزا دینے والے الفاظ ہیں۔ (تجلی فروری مارچ [illegible])

دوسری جگہ رقمطراز ہیں۔

"اگر شاہ صاحب (اسماعیل دہلوی قتیل) کے تمام فرمودات پر بے لاگ عمل جراحی کیا جا سکے تو ضرور ان میں قابلِ نظر اجزاء نکلیں گے۔ ہو سکتا ہے اور شاید ہوا بھی ہے کہ حمایتِ حق کے جذبہ وجوش میں وہ کہیں کہیں نقطۂ اعتدال سے آگے نکل گئے ہیں۔"

(ماہنامہ تجلی جون ۱۹۵۹ء)

دیوبندی وہابیوں کے علاوہ غیر مقلد وہابیوں کے مولوی وحید الزمان حیدرآبادی[1] نے بھی تقویۃ الایمان کے متعلق اپنی رائے دی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مولوی وحید الزمان کی عبارات

وہابیہ نجدیہ کے مشہور عالم مترجم صحاح ستہ مولوی وحید الزمان

---

[1] غیر مقلدین وہابیہ کے ابو یحییٰ نوشہروی وحید الزمان کے متعلق لکھتے ہیں کہ حیدرآباد (دکن) میں وحید العصر جناب وحید الزمان اور ان کے برادرِ حقیقی مولانا بدیع الزمان کی خدمات قرآن و حدیث ہیں۔ جناب نواب صاحب نے تقریباً تمام کتب صحاح کا اردو میں ترجمہ کر دیا۔ تفسیر وحیدی لکھی اور بہت سی کتابیں۔ یہ ہر دو حضرات اسی سلسلہ سے بواسطہ میاں صاحب ...... نذیر حسین ...... دہلوی وابستہ تھے۔ (تراجم علمائے حدیث ہند ص۹۶)

[illegible] اصحاب میں سے مولوی اسماعیل دہلوی نے بہت خطا [illegible] کی تمام اقسام کو خواہ شرک اکبر ہوں یا شرک اصغر سب [illegible] شرک قرار دیا ہے اور شرک فی العادت کو بھی شرک [illegible] ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص۳۶ سطر ۳ تا ۵ مطبوعہ دہلی)

[illegible] میں کہ وَشَدَّدَ بَعْضُ اِخْوَانِنَا مِنَ الْمُتَاخِرِیْنَ فِی [illegible] الْاِسْلَامِ وَجَعَلَ الْاُمُوْرَ الْمَکْرُوْهَةَ [illegible] فَاِنْ کَانَ غَرَضُهٗ مِنْ هٰذَا الشِّرْکَ الْعَمَلِیَّ [illegible] الْاَصْغَرَ اَوْسَدَّ الذَّرَائِعِ فَاللّٰهُ یَغْفِرُلَهٗ وَیَعْفُوْا [illegible] غَالٍ وَمُشَدِّدٌ فِی الدِّیْنِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تَغْلُوْا [illegible] وَالتَّشْدِیْدُ فِی الدِّیْنِ شِعَارُ الْخَوَارِجِ الْمَارِقِیْنَ وَالنَّاکِثِیْنَ

[illegible] (حاشیہ پر مولوی وحید الزمان نے محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کا نام لکھا ہے) نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار کر رکھا [illegible] اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے کہ امورِ مکروہہ یا محرمہ کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر اس تشدد سے ان کی غرض شرکِ اصغر یا اس کا سدِ باب [illegible] ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ ورنہ وہ دین میں سخت غالی [illegible] اور اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ دین میں غلو [illegible] اور دین میں تشدد ان خارجیوں کی علامت ہے جو دین سے خارج [illegible]

(ہدیۃ المہدی ص۲ سطر ۱ تا ۱۳ مطبوعہ دہلی)

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل سے تائید

خود تقویۃ الایمان کے مصنف اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی [illegible] کے شائع ہونے پر خدشات کا جو اظہار کیا وہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب ارواحِ ثلاثہ میں اس طرح کیا ہے:

"مولوی اسماعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اول عربی میں
لکھی تھی۔ چنانچہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس اور ایک نسخہ
مولانا گنگوہی کے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصراللہ خاں خورجوی
کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کو اردو میں
لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا۔ جن میں سید
صاحب، مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسحاق صاحب، مولانا محمد یعقوب
صاحب، مولوی فریدالدین صاحب مرادآبادی، مومن خاں، عبداللہ خاں
علوی (استاذ امام بخش صہبائی) و مملوک علی صاحب بھی تھے۔ اور ان کے
سامنے تقویۃ الایمان پیش کی۔ اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور
میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور
بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔ مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے
شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس
کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین
کو میں آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اس وقت میرا ارادہ
حج کا ہے۔ اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم جہاد ہے۔ اس لیے
اس کام سے معذور ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھانے[1]
گا نہیں۔ اس لیے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے گو اس سے شورش[2]

---

[1] اسماعیل دہلوی نے یہ بات کہ اس بار کو دوسرا اٹھانے گا نہیں اس لیے کہی کہ اس کو علم تھا کہ اس طرح بارگاہ نبوت میں گستاخیاں اور بیباکیاں کسی دوسرے سے سرزد نہیں ہوں گی۔ اور قرآن پاک کی تفسیر میں اس طرح تحریف کرنے کی کسی دوسرے کو جرأت نہیں ہوگی۔

[2] شورش کا خدشہ اس لیے تھا کہ اسی کتاب میں صحابہ، تابعین، آئمہ مجتہدین اور سلف صالحین کے عقائد [illegible] گئے ہیں۔ ایسے عقائد کی ہندوستان میں کسی نے تشہیر اور ترویج (باقی اگلے صفحہ پر)

ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ میرا خیال
ہے اگر آپ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جائے
ورنہ اسے چاک کر دیا جائے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اشاعت
تو ضرور ہونی چاہیے مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم ہونی چاہیے۔ اس
پر مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسحاق صاحب اور عبداللہ خاں علوی و
مومن خاں نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر آپس
میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد بالاتفاق یہ طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت
نہیں ہے اور اسی طرح شائع ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس کی اشاعت
اسی طرح ہو گئی۔
(ارواح ثلاثہ ص ۱۰۲، ۱۰۳ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء مطبوعہ سہارنپور)

تصانیف اسماعیل دہلوی سے ہل چل

مولوی ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں
"مولانا محمد اسماعیل شہید، مولانا
منورالدین [illegible] ہم درس تھے۔ شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب انہوں نے
تقویۃ الایمان اور جلاء العینین لکھیں اور ان کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو
تمام علماء میں ہل چل پڑ گئی۔ ان کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا
منورالدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں ۱۲۴۰ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد میں
کیا۔ تمام علماء ہند سے فتوے مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگوایا۔
اس معاملے میں مولانا فضل امام خیرآبادی اور دیگر علما ان کے (مولانا منورالدین)
شریک [illegible] تھے۔ چنانچہ ایک تصنیف خاص مسئلہ امتناع نظیر خاتم النبیین پر

[illegible]
[illegible] السواد الاعظم کی شرح میں فرمایا ہے
[illegible] اس کی پیروی کرو۔ علامہ نووی علیہ الرحمۃ نے فرمایا
[illegible] جو منکر ہو سو دوزخی ہے۔ (فقیر قادری)

ہے جس میں بڑے ہی شرح و بسط سے معقولات کی بنا پر بحث کی ہے۔
ایک کتاب مجموعی طور پر تقویت الایمان، جلاء العینین اور یک روزی کے رد میں ہے۔ اس میں تقویت الایمان کے تیس ۳۰ مسئلے ما بہ النزاع منتخب ہیں اور پھر تیس بابوں میں ان کا رد کیا ہے۔ ایک رسالہ اس باب میں ہے کہ مولانا اسماعیل شہید کے عقائد کا رد خود ان کے خاندان اور اساتذہ کی کتب سے کیا جائے۔ چنانچہ اس میں ہر مسئلے کے رد میں شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے اقوال سے اپنے نزدیک رد کیا ہے۔

اسماعیل دہلوی سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی ناراضگی

معاملہ میں بے قیدی کی بنا پر ابوالوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل سے بزرگ ناراض تھے۔ چنانچہ فخر الجہابذہ، شیخ العلماء علامہ شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"مولوی اسماعیل کی فکر میں حدت اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ ان کے اس سبب سے ان سے ناراض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کرا دیا۔ مگر مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا۔ جب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ مولوی اسماعیل کھلے بندوں کھیل کھیلے۔ تین چشمے فساد کے دین میں ان کی ذات سے جاری ہوتے۔"
(سیف الجبار ۴۸-۴۹)

تقویۃ الایمان کی بنا پر اسماعیل دہلوی کی تکفیر علماء حق کا فتویٰ

[illegible] کے تیسرے فساد کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ:
[illegible] آباد میں کہ وہاں پہلے سے کسی قدر
[illegible] باتفاق اس مذہب کو پسند کیا۔ اور تقویۃ
[illegible] کتاب التوحید کی شرح ہے۔ اس دین
[illegible] عوام الناس بہت اس بلا میں پھنسے تزیین و
[illegible] تمام امت سلف و خلف کی خوب جاری
[illegible] تھے۔ ان کے فیض صحبت سے جو بچا سو بچا
[illegible] طرف میل آگیا بسبب شہرت ان
[illegible] فن سیرت و حدیث سے۔ جب
[illegible] ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید تھے والے
[illegible] صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے
[illegible] تھے۔ مولوی اسماعیل اور مولوی عبدالحی
[illegible] اور خواص نے فہمائش کی کہ اس عقر
[illegible] کہ اس کی رو سے تمہارے استاد ولی
[illegible] سے نہیں بچا۔ اور قتیل بس
[illegible] تھے اور ویسا ہی وعظ کہتے تھے۔ اور فتویٰ
[illegible] دین میں فساد ڈالنا اور
[illegible] کو گمراہ کرنا بہت برا ہے۔
[illegible] ہو کر سب نے انکار و
[illegible] صاحب اور مولوی مومن صاحب
[illegible] نے فتویٰ اور رسالے ان
[illegible] پہنچائی۔ مولوی فضل حق صاحب
[illegible] کے علم و فضل میں مولوی اسماعیل وغیرہ کو

اُن سے کچھ نسبت نہیں۔ علومِ عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد سے جو
یگانۂ عصر تھے حاصل کیے۔ ہر طرح مولوی اسماعیل کے روبرو اُنکا
رد و ابطال کیا۔ اور تکفیر کی۔ نوبت تحریر کی آئی۔ مسئلہ شفاعت میں
مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب میں کی۔ آخر کو عاجز و ساکت
ہو گئے۔ اور تحقیق الفتویٰ فی رد اہل الطغویٰ کمال شرح و بسط سے
مولوی فضل حق صاحب نے لکھا۔ اجمال اُس کا یہ ہے کہ مستفتی نے
عبارت تقویۃ الایمان کی جو شفاعت میں ہے۔ سب نقل کر کے
سوال کیا کہ یہ کلام حق ہے یا باطل۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے استخفاف پر شامل ہے یا نہیں۔ اور شرعاً اُس کے
قائل کا کیا حکم ہے۔ تفصیل جواب کی چار مقام میں مولوی فضل حق
صاحب نے بیان کی۔ پہلا مقام شفاعت کی حقیقت اور اُس کے
اقسام کے بیان میں۔ دوسرا مقام کلمہ لاطائل کے بیان میں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مولوی اسماعیل کی زبان سے سرزد ہوا۔
تیسرا مقام ثابت کرنے میں اس کے کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے استخفاف شان پر دلالت کرتا ہے۔ چوتھا مقام اُس کے
حکم میں۔ اور چاروں مقاموں کو آیات و احادیث اور اقوال ائمہ
دین سے جیسا چاہیے مفصل اور شرح بیان کر کے آخر میں لکھا۔
چوں ہر چہار مقام پیرایۂ انجام و اختتام یافت حالا خلاصہ فتویٰ
و جواب استفتاء باید شنید کہ مستفتی در استفتاء سہ سوال کردہ یکے
آنکہ ایں کلام حق است یا باطل۔ دوم آنکہ کلامش بر استخفاف و
انتقاصِ شان واجب التوقیر حضرت سید الاولین و الآخرین
افضل الانبیاء و المرسلین اشتمال دارد یا نہ۔ سوم اینکہ بر تقدیر اشتمال و
دلالت آں شفاعت بر استخفاف و انتقاص شان آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم حال و حکم مرتکب آں شرعاً چیست و او از روئے دین و
ملت کیست جواب سوال اول ایں است کہ کلام قائل مذکور ادمسرتا پا
کذب و زور و فریب و غریب است چہ او نفی بودن شفاعت
برائے نجات گنہگاراں و نفی شفاعتِ وجاہت و شفاعتِ محبت
از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و حضرت سائر انبیاء و ملائکہ و
اصفیاء میکند ایں اعتقاد او خلافِ کتاب مبین و احادیث سید المرسلین
و اجماع المسلمین است کما ثبت فی المقام الاول مفصلاً و قد بان
بطلان بعض کلماتہ فی المقام الثانی مجملاً۔ جواب سوال دوم اینست
کہ کلام قائل از روئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بیدین است
ہر گز مومن و مسلمان نیست و حکم او شرعاً قتل و تکفیر است و ہر کہ
در کفر او شک آرد یا تردد دارد یا ایں استخفاف را سہل انگارد کافر
و بیدین و نامسلمان و لعین است الدرر کفر و بیدی کمتر است از
کسیکہ ایں کلام ضلالت نظام را صواب و مستحسن پندارد و اعتقاد
ایں کلام را از معتقدات ضروریۂ دین شمارد و آنکس در کفر با قائل ہمسر بلکہ
در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و سائر انبیاء و اولیاء و ملائکہ را مستحسن داشت و آں را از ضروریاتِ
دین پنداشت و ہمچناں کسیکہ ظاہراً و باطناً پاسداری ایں قائل و ایں
چنیں مسائل روا دارد و برائے حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات
دور از کار بر روئے کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف شان
حضرت سید المرسلین شد کہ پاسداری بیدینی را با احترام آں سید
الانام علیہ التحیۃ و السلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے
بدبختی و شقاوت در پئے اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد
افتاد و ایں ہمہ کفر و زندقہ است و الحاد اعاذنا اللہ من ذالک

بحرمة النبی وآلہ الامجاد واز اثبات ایں مطالب
درمقام رابع فراغ دست داد فقطع دابر القوم الذین
ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحاصل سواد ظلمت کفر
شکست وبیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیؤ
من ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الھدی
مہریں و دستخط اکثر علماء کی اس پر ثبت ہوئیں۔ (سیف الجبار ص ۵۳ تا ۵۴)

جامع مسجد دہلی میں مناظرہ

حضرت علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ نے جامع مسجد دہلی میں مجلس مناظرہ
کی کارروائی بھی بیان فرمائی ہے۔ جو کہ قارئین کی معلومات میں اضافہ کے ساتھ
ساتھ دلچسپی سے بھی خالی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اور مجلس جامع مسجد کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے ایک استفتاء ترتیب
ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خاں صاحب و مولوی فضل حق
صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی موسیٰ صاحب و
مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و آخون شیر محمد
صاحب کہ صبح کے وقت منگل کے دن انیسویں ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ھ
کو کہ مولوی عبد الحی جامع مسجد میں وعظ کہہ رہے تھے۔ مولوی رشید
الدین خاں صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب
مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے اور مولوی محمد شریف
وغیرہم علماء و طلبہ خاص و عام حوض پر مجتمع ہوئے۔ جب مولوی عبد الحی
وعظ کہہ چکے عبید اللہ طالب علم نے استفتاء پیش کیا کہ اپنی مہر اس
پر کر دیجئے۔ مولوی عبد الحی نے کہا میں نہیں مہر کرتا کہ میں کچھ نہیں جانتا
اس نے کہا یہی لکھ دیجئے۔ اور اصرار کیا۔ مولوی عبد الحی نے انکار کیا
اور ملال ظاہر کرنے لگے۔ مفتی محمد شجاع الدین علی خاں صاحب

[illegible] کی تصنیف مشہور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام
[illegible] طالب علم کی تکرار سے رنجیدہ ہوئے اور مولوی
[illegible] مجمع علماء میں واسطے مناظرہ کے لیے۔ مجمع بے شمار خلق
[illegible] کا ہو گیا کوتوال بھی بندوبست کے واسطے آ گیا۔ پھر مولوی
[illegible] سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو۔ کسی نے کہا کہ آپ
[illegible] کے موافق ہم ہر روز کہا کرتے تھے کہ جس کو تاب مناظرہ کی
[illegible] سامنے آئے۔ سب لوگ چپ ہو گئے۔ مولوی مخصوص اللہ نے
[illegible] آئے ہیں کہ حق ظاہر ہو جائے۔ مولوی عبد الحی
[illegible] کہ تم ہمارے استادوں کو برا کہتے ہو۔ بولے کہ میں نہیں کہتا۔
[illegible] نے کہا کہ یہ ایسے مسئلے نئے بتاتے ہیں کہ ان سے برائی
استادوں کی ثابت ہوتی ہے۔ پوچھا وہ کیا ہیں۔ کہا کہ مثلاً قبر کے بوسے
کو شرک کہتے ہیں۔ اور ہمارے اکابر اس کے مباشر ہوتے تھے۔
مولوی عبد الحی نے انکار کیا۔ [illegible] نے کہا لکھ دو تاکہ تمہارا [illegible] جھوٹ
[illegible] کی تکذیب کی۔ مولوی عبد الحی نے [illegible] ہاتھ
[illegible] لکھ دیا۔ بوسہ دادن قبر شرک نیست۔ مولوی رشید الدین خاں
[illegible] فتوے دیا۔ اور قریب مولوی عبد الحی کے آ بیٹھے
مولوی عبد الحی نے [illegible] شکوہ ان سے شروع کیا کہ خانصاحب مجھے
آپ کی [illegible] دوستی تھی تم بھلا مجھے ذلیل کرتے ہو۔ خانصاحب
[illegible] کے واسطے آئے ہیں۔
[illegible] کہ تم مسئلے خلاف سلف کے کہتے ہو۔
[illegible] ہے۔ ایسے مجمع میں [illegible] کی
[illegible] گی۔ مولوی عبد الحی شکوے ہی کی پریشان باتیں
کرتے رہے۔ خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ

عبدالعزیز کی راہ راہِ جہنم کی ہے۔ اُسی وقت گواہی سے یہ بات ثابت
ہوگئی۔ لوگ بُرا کہنے لگے۔ مولوی عبدالحی نے بھی تبرا کیا باواز بلند اور
مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز کی محبت
اور اعتقاد علم و بزرگی میں مثل تمہارے ہوں۔ طحاوی اور کرخی کے برابر
جانتا ہوں۔ پھر استفسار شروع ہوا۔ ہر مسئلے کا جواب دیا۔ کہ چنداں
مخالف جمہور کے نہ تھا۔ مولوی اسمٰعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ
کیا اُٹھ جانے کا۔ مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ ذرا تشریف رکھئے کہ
جناب کے دستخط اس تحریر پر ضروری ہیں۔ مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ
میں کسی کے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔ میرے واسطے محتسب لا۔ اے
مردود میرے ساتھ سختی کرتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت میں سختی
نہیں کرتا۔ عرض کرتا ہوں پھر مولوی اسمٰعیل نے کہا میرے رسالہ کا جواب
لکھو۔ مولوی رحمت اللہ نے کہا رسالہ آپ کا میری بغل میں ہے۔ اگر
فرمائیے اسی مجمع میں جواب عرض کروں۔ غصہ کھا کر کچھ نہ کہا۔ پھر مولوی
رحمت اللہ نے کہا کہ نئے عقیدے اپنے دل کے بنائے ہوئے
کسی سے نہ فرمائیے اور نہیں تو ابھی بحث کر لیجئے۔ مولوی اسمٰعیل
اُٹھ بھاگے اور چلتے ہوئے مولوی رشید الدین خاں صاحب،
مولوی عبدالحی صاحب سے پوچھا کیے وہ جواب دیتے تھے۔
ایسے کہ قدماء کے خلاف نہ تھے۔ تیرھویں سوال میں کسی بدعت
کی بحث تھی۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک بدعت حسنہ
بھی گو اصل ہر بدعت کی بد ہے۔ مگر بسبب نیکی کا اس میں ہو تو حسنہ
ہو جاتی والّا فلا۔ مولوی رشید الدین خاں صاحب نے کہا کہ اصل ہر
بدعت کی بد نہیں ہے بموجب حدیث۔ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً
وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً الحدیث کے اور حدیث مَنْ

أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ اور حدیث مَنْ
ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ کہ ان تینوں حدیثوں
سے ثابت ہوا کہ نیا [illegible] نیک بھی ہوتا ہے۔ بد بھی۔ اور خدا اور رسول
کی مرضی کے موافق بھی۔ مخالف بھی۔ گمراہ بھی۔ غیر گمراہ بھی۔ اسی سبب سے
علما نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب و مندوب و مباح بعضے حرام
و مکروہ۔ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا جس بدعت کی وجہ حسن و قبح
کی ظاہر نہ ہو وہ کیا ہے۔ مولوی عبدالحی نے کہا سیئہ۔ انہوں نے
کہا اس تقدیر پر بدعت و مباح کیا فرق ہے۔ مولوی عبدالحی ساکت
ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ احکام خمسہ میں سے ایک حکم کم ہو گیا۔ پھر مولوی
عبدالحی نے کہا کہ ہر بدعت کو بُرا اس واسطے کہتا ہوں کُلُّ بِدْعَةٍ
کا کلیہ ظاہر ہے اور مخصوص نہ ہو جائے۔ خانصاحب نے کہا کہ تخصیص
سے کیا قباحت لازم آتی ہے۔ اور عمومات میں تخصیص مشہور ہے۔ کہ
مولوی محمد شریف نے پڑھا۔ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَ قَدْ خُصَّ مِنْهُ
البعض خاں صاحب نے کہا کہ تینوں حدیثیں مذکورہ بالا تخصیص
کرتی ہیں۔ پس تخصیص ضرور ہوئی۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ اصل
[illegible] بعض علما کا مذہب ہے۔ خانصاحب نے کہا کہ
[illegible] حضرت مجدد صاحب کا ہے۔ مگر تمہارے مذہب سے
[illegible] کے مذہب میں جس کی اصل شرع میں پائی
[illegible] بدعت وہی ہے کہ جس کی اصل نہ پائی
[illegible] مولوی عبدالحی نے [illegible] میں جا کر کے یہ قول نووی
[illegible] اسی وقت فتح المبین شرح
[illegible] کی گئی۔ عبارت اس مقام کی باواز
[illegible] تو مولوی عبدالحی صاحب اچھی طرح

سے قائل معقول ہو گئے۔ پھر اذان میں بعد دفن کے کلام ہوا۔ بعد
کسی قدر تکرار کے کہا کہ میں کسی کو منع نہیں کرتا۔ پھر کلام ہوا سوم کے
فاتحہ میں بعد قیل وقال کے کہا کہ اگر اس دن میں ثواب زیادہ جانتا
ہے۔ تو ممنوع اور اگر ثواب زائد نہیں جانتا اور برعایت مصلحت کے
کرتا ہے تو منع نہیں ہے۔ تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا۔ پھر تو یہ حال
ہوا کہ ہر ایک مسئلہ میں ادنیٰ ادنیٰ آدمی سے قائل ہونے لگے اور
اطراف وجوانب میں بھی یہ تقریریں اور تحریریں جابجا پھیل پڑیں سب
پر ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسماعیل کا طریقہ مخالف ہے۔ تمام سلف
صالحین کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالف ہے اور سبب اعتبار
کا وہی نسبت خاندان کی تھی جب اس کے بھی مخالف ٹھہرے تو
کچھ اعتبار نہ رہا اور ساری قلعی کھل گئی۔ اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تھے
متوجہ ہوتے۔ ان کی بددینی کے اظہار اور اس کے رد لکھنے پر ان ہی
سببوں سے آگ اُن کے فتنے کی ٹھنڈی ہو گئی اور نئے دین والے
بھی زبان دبا کر بات کرنے لگے۔ اور توجیہات بنانے میں ہوئی اور
تقیہ جاری ہوا۔ ہزاروں ہزار آدمی اس طریقہ سے تائب ہوئے

لہ یہ مولوی عبدالحی صاحب کی سلامت طبع کی علامت ہے۔ کہ حق واضح ہونے پر تسلیم سے گریز نہ کیا
وگرنہ وہابیہ کے مناظرین کی عام عادت ہے کہ شکست کھانے کے بعد بھی اپنی فتح کا اشتہار شائع کر دیتے
ہیں حال ہی میں موضع دھرنگ ضلع گوجرانوالہ میں شیر اہلسنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری خطیب اعظم
سانگلہ ہل کا وہابیہ کے مشہور حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی سے چار گھنٹے مسئلہ ندا یارسول اللہ پر
مناظرہ ہوا۔ فقیر اس مناظرہ میں اہلسنت کی طرف سے معاون تھا مسلم منصف مناظرہ نے فیصلہ میں
اہلسنت وجماعت کے مناظر کی فتح کا اعلان بھی کیا مگر وہابیوں نے حسب روایات سابقہ اپنی فتح
کا اشتہار شائع کر دیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

[illegible] کا پاس دین پر غالب ہوا۔ یا
[illegible] گویا پیدا کرنے کا اس طریق پر قائم رہے۔
[illegible] کے ساتھ۔ اہل علم کی مجلسوں میں تقیہ سے
[illegible] (سیف الجبار [illegible])

[illegible] اسماعیل دہلوی قتیل کی تکفیر

علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری تصنیف
[illegible] الشافعین میں لکھتے ہیں کہ:
[illegible] کے مذہب پر تمام اولین اور آخرین کے واسطے
[illegible] فائدہ شفاعت کے بیان میں جو مولوی اسماعیل
[illegible] کا رد ہوا۔ مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی
[illegible] التحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی کمال شرح وبسط
[illegible] اسماعیل کی تکفیر ثابت کی اور علماء دہلی وغیرہ کی
[illegible] اور کچھ جواب اس کا نہ ہو سکا جس کا جی چاہے
[illegible] یہاں اس قدر ثابت کرنا مقصود تھا کہ مولوی
[illegible] مذہب اہلسنت وجماعت کے
[illegible] (البوارق [illegible] الشفاعۃ الشافعین [illegible])

[illegible] اسماعیل دہلوی کے مانند خوارج اور معتزلہ بدمذہب ہیں

علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ
[illegible]
[illegible] خوارج و معتزلہ وغیرہ محاید مذہب
[illegible] (البوارق [illegible] الشفاعۃ الشافعین [illegible])

[illegible] شائع ہوئی تھی۔ (فقیہ قادری غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں سے تعلقات

اب وہابیہ نجدیہ کے ناخواندہ (جاہل) امیر المومنین سید احمد اور امام
مجدد اسماعیل دہلوی قتیل کے سکھوں اور ہندوؤں سے تعلقات بھی [illegible]
لیں۔ سید احمد نے رنجیت سنگھ کی افواج کے جنرل بُدھ سنگھ کو خط لکھا [illegible]
میں بہت القاب لکھے۔ اور ان الفاظ سے خط کی ابتدا کی۔

"از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر اصابت تخمیر۔ سپہ سالار جنود و
عساکر مالک[1] خزائن و دفاتر۔ جامع ریاست و سیاست۔ حاوی
امارت و ایالت صاحب شمشیر و جنگ۔ عظمت نشان سردار بدھ سنگھ"
(حیات طیبہ ص۳۰۳، تواریخ عجیبہ ص۲۵ مطبوعہ دہلی)

وہابیہ نجدیہ کے میرزا حیرت دہلوی نے دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے
امام اور مجدد اور اسماعیل دہلوی کے منشی کا نام ہیرا لال لکھا ہے۔ (حیات طیبہ)
سید احمد بریلوی اور اسماعیل دہلوی کی فوج کے توپچی بھی ایک سکھ تھا
قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جن حضرات کی فوج (ARMY) کے توپچی اور منشی ہندو
اور سکھ ہوں۔ اور عظمت و رفعت والے القاب سے خط و کتابت ہو۔ کیا ایسے حضرات
کا جہاد ہندوؤں اور سکھوں سے ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ان کا جہاد
عشاقِ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے ہی تھا۔

---

[1] سید احمد کے نزدیک ایک سکھ مالک خزائن و دفاتر ہے۔ مگر اس کے چیلے اور چیلوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سید الاولیاء علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی چیز کے مالک مختار نہیں ہیں۔
نعوذ باللہ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

[illegible] کہ وہ مخالف فریق کے مُردوں کو نہایت
[illegible] اور ان کی قبریں بنائی ہیں؟ قطعاً نہیں لیکن
[illegible] مرزا حیرت دہلوی رقمطراز ہیں کہ:
[illegible] اسی لاش (اسماعیل دہلوی کی لاش) پر
[illegible] فوج کے مسلمانوں اور نیز سکھوں سے اس
[illegible] اعزاز اور اکرام سے اس کو دفن کرا دیا۔
(تواریخ عجیبہ ص۱۶۹ مطبوعہ دہلی)

[illegible] عبیداللہ سندھی بھی رقمطراز ہیں کہ:
[illegible] بالاکوٹ میں بقیۃ السیف مجاہدین کو امیر شہید (سید احمد)
[illegible] سکھوں نے امیر شہید کا سر کاٹنے
[illegible] مسلمانوں کی معرفت فوجی اعزاز کے ساتھ آپ کو
(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۲۹)

[illegible] نے مزید لکھا ہے کہ:
[illegible] شیر سنگھ نے اپنا خاص
[illegible] کے لیے بھیجا۔ (حاشیہ کتاب مذکور ص۱۳۰)
[illegible] کی لاش کے بارے میں سکھوں
[illegible]

[illegible] کی لاش کو دیکھ کر کہا کہ یہ سید صاحب
[illegible] شیر سنگھ نے دو شالہ
[illegible] سے اس کو دفن کرایا۔
[illegible] ایک پکی قبر بھی بالاکوٹ میں موجود تھی
[illegible] تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا
[illegible]

(سید احمد کو) سنگھوں نے تعظیم و اکرام عام مزار تیار کیا۔"

(امداد المشتاق ص۱۱۶)

غیر مقلدین کے مرزا حیرت دہلوی نے لکھا ہے کہ:

"یہ خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (سید احمد و اسماعیل دہلوی) کی نعشوں کو شناخت کرا کر نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کرادیا۔"

(حیات طیبہ ص۵۲۵، تواریخ عجیبہ ص۱۶۹)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا وہابیہ اپنے تاریخی کوائف سے اظہر من الشمس ہے کہ اسماعیل دہلوی قتیل اور سید احمد کا یہ نام نہاد جہاد سکھوں اور ہندوؤں سے نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک ڈھونگ تھا۔ اور مسلمانوں کے قتل عام کرنے کا ذریعہ اور انگریزوں کو مضبوط کرنے کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔

اپنے مجددین سید احمد اور اسماعیل دہلوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس دور کے وہابیوں نے بھی ہندوؤں اور سکھوں سے تعلقات استوار رکھے۔ اپنے اکابر کی روش کو ہی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں کی جماعت کانگریس کی پرزور حمایت کرتے ہوئے پاکستان کی مخالفت کی اور اس میں شامل ہوئے۔

نہرو کی جوتی پر دس ہزار جناح قربان کیے جاسکتے ہیں

دیوبندی احراری لیڈروں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ دس ہزار جناح اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جاسکتے ہیں۔ (چمنستان ص۱۶۵ از ظفر علی خاں)

دیوبندی مولوی کے نزدیک نہرو ایمان کا شعلہ منور ہے

دیوبندیوں کے مولوی اقبال سہیل نے نہرو کی شان میں جو لکھا ہے۔ اس کا ایک شعر دیوبندیوں کے ماہر القادری نے

اپنے ماہنامہ فاران میں درج کیا ہے۔

اخلاق کی صورت مجسمہ — ایمان کا شعلہ منور

(فاران کراچی ص۵۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے اسی لیے عطاء اللہ بخاری اور احرار کے متعلق لکھا ہے کہ:

نہرو جو کہ دولہا تو دولہن مجلس احرار
ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی
ہندوؤں سے ہے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے
قلعہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے

(چمنستان ص۱۵۹)

احراری پاکستان کو ہندوؤں کے حوالے کرنے میں کوشاں رہتے ہیں

احراری خود زندگی بھر تقسیم ہند کی مخالفت اور کانگریس کی حمایت کر کے پورے کا پورا پاکستان ہندوؤں کے حوالے کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴)

مولوی ظفر علی خاں نے اسی لیے احرار کے متعلق لکھا تھا۔

[illegible] میں ناموس نبی پر آیا!
[illegible] بنیاد ان اشرار سے ہے
[illegible] ہے خوار و ذلیل
[illegible] احرار سے ہے

(چمنستان ص[illegible])

دیوبندیوں کے نزدیک گاندھی شہید ہے

دیوبندیوں کے مولوی اقبال سہیل نے گاندھی کی شان میں بھی شعر لکھا [illegible] دوام اور منصب شہادت کا مالک گردانتا ہے چنانچہ

لکھتا ہے۔

تیری شان کون گھٹا سکے ! اُسے خُود خدا نے بڑھا دیا
کہ تجھے بقائے دوام دی تجھے منصب شہدا دیا

(ماہنامہ فاران کراچی ص۵۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کی نظر میں گاندھی کی بے مثال عظمت

دیوبندیوں کے مولوی نعمانی نے لکھا ہے کہ:

"اس میں شبہ نہیں کہ گاندھی جی کی ہستی اس زمانہ میں ممتاز ترین ہستی تھی اور بلاشبہ وہ بعض ایسی اعلیٰ صفات سے متصف تھے جو اس زمانہ میں خصوصاً بڑے لوگوں میں بالکل عنقا ہیں۔

پھر گاندھی جی کی ان خصوصیات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ:

اُنہوں نے اس کا ایک زندہ ثبوت فراہم کیا کہ ایک پکا مذہبی اور خُدا پرست شخص بھی کامیاب ترین سیاسی لیڈر ہو سکتا ہے اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ گاندھی جی عہدِ حاضر کے سیاسی لیڈروں میں یقیناً بڑے بلند مقام پر فائز تھے۔ اور بعض بہت اعلےٰ اخلاق اوصاف کے حامل اور روحانیت پسند درویش صفت انسان تھے۔ اور ان کی زندگی سے مادیت کے اس دور میں اخلاق اور روحانیت کے شعبوں میں بڑی تقویت حاصل ہوئی اور ان حیثیتوں سے ان کی شخصیت دُنیا کے لیے قابلِ تقلید اور مستحق احترام ہے۔"

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ص۴۳، ۴۴، ۴۶ ماہ رجب المرجب ۱۳۶۷ھ)

مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنی جماعت کے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے محبوب مولوی ابوالقاسم بنارسی کو گاندھی اور نہرو کی آواز کا لاؤڈ سپیکر قرار

(پیغام ہدایت ص۸۲)

[illegible] سے مایوس نہیں

وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے اپنے فرقہ کے [illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ:

"[illegible] اپنی قوم (وہابیہ) سے سخت مایوس ہیں [illegible] سے مایوس نہیں۔ صبح وشام ان کے [illegible] اور ان کے دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور [illegible] کام نہیں کرتے۔ اور درس تک بھی نہیں۔ [illegible] لکھا ہے کہ یہاں روزانہ درس ہوتا ہے جو کہ [illegible]"

(الجبر البلیغ ص۱۲۸ ج۱)

[illegible] مسلمانوں پر ظلم وستم

دیوبندی حضرات کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الرشید" [illegible] الفاظ سے کیا ہے۔ اس سے [illegible] مسلمانوں سے ہی تھا چنانچہ لکھا ہے کہ:

"[illegible] یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا [illegible]"

(تذکرۃ الرشید ص[illegible] ج۲)

[illegible] نے بھی لکھا ہے کہ:

"[illegible] محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا۔ [illegible] محمد خان کے پاس بھیجا۔ وہ تن تنہا [illegible] اس نے جواب دیا سید [illegible] جلسہ پر آمادہ ہے۔ اس کے لیے [illegible] ایک ایک کر کے مارے جاویں"

گے۔" (ارواحِ ثلاثہ ص۱۹۱ مطبوعہ [illegible]

تاریخ ہزارہ میں درج ہے کہ:

"سید شہید نے پائندہ خاں کے ملک کو فتح کرنے کا عزم کیا [illegible]
اور سربلند خاں کی رہنمائی میں کوہستان کے راستے سے آئے [illegible]
خاں اپنی فوج سوار و پیادہ کے ساتھ اَنب میں تیار کھڑا تھا [illegible]
(تاریخ ہزارہ [illegible]

وہابیوں کے مؤرخ مرزا حیرت دہلوی واضح الفاظ میں [illegible]
"مولانا اسماعیل دہلوی کی پہلی نظریں درانی مسلمانوں کی [illegible]
پر لگ رہی تھیں۔ آپ سب سے پہلے ان ہی درانی مسلمانوں [illegible]
پر جا پڑے۔

گولہ انداز نے مہتابی کو روشن کر کے چاہا کہ پہلے مولانا شہید کو [illegible]
دوں کہ مولانا نے تلوار کا پھرتی سے وار کر کے اس کی گردن اڑا دی
دوسرا توپچی بھی یوں ہی مارا گیا۔ مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں توپیں
درانیوں کی طرف پھیر کر فائر کرنے شروع کیے۔ ایک وفادار ہندو
(راجہ رام) جو مولانا شہید پر فریفتہ تھا۔ گولہ اندازی پر مقرر ہوا۔ اس نے
اس پھرتی سے گولہ باری کی کہ درانیوں (مسلمانوں) کے پاؤں اکھڑ گئے
ادھر مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے۔ تکبیروں کی آوازیں خوب زور شور
سے بلند ہو رہی تھیں۔ بھلا اب درانی کیوں کر میدانِ جنگ میں ٹھہر سکتے تھے
اپنا کل سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جب وہ فرار ہو رہے تھے سید صاحب
ان پر آ پڑے تھے۔ جتنے درانی (مسلمان) مارے گئے تھے۔ ان کی
ٹھیک ٹھیک تعداد معلوم نہیں۔ ہاں جن مُردوں کو وہ میدان میں چھوڑ
گئے تھے۔ وہ چار سو سے زیادہ تعداد میں تھے۔ مولانا شہید کی فوج کا
ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا تھا۔ (حیاتِ طیبہ ص۳۲۹، ۳۳۰)

[illegible] سید احمد آف رائے بریلی کا
[illegible] نکاح کرنے کا تذکرہ اس طرح
[illegible]

[illegible] مختلف عہدوں پر مقرر فرمایا کہ وہ
[illegible] نگران (سید احمد و اسماعیل
[illegible] زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ اور بعض اوقات
[illegible] وہابیوں سے نکاح کر لیں۔
[illegible] نکاح ثانی کرنا پسند نہ کرتیں زبردستی
[illegible] (حیاتِ طیبہ ص۲۵۵)

[illegible] نکاح ثانی ہو۔ مگر مجاہد صاحب
[illegible] آخر ماں باپ اپنی نوجوان
[illegible] ان کا کچھ چارہ نہ تھا۔
(حیاتِ طیبہ ص۲۵۵-۲۵۶)

[illegible] (وہابی) نے اسماعیل دہلوی
[illegible] تین دن کے عرصہ میں ملک پشاور
[illegible] نکاح ہو جانے ضروری ہیں ورنہ
[illegible] لگ دی جائیگی۔ (حیاتِ طیبہ ص۳۵۰)
[illegible] (THE INDIAN MUSLIMS) (دی انڈین
[illegible]

[illegible] (سید احمد اور اسماعیل دہلوی) کے ساتھی غریب
[illegible] خواہش تھی تو آپ نے ایک
[illegible] لڑکیاں ہیں وہ سب ہمارے لیفٹیننٹ
[illegible] کے لیے حاضر کی جائیں۔" (حیاتِ طیبہ ص۳۶۴)

ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے ہر صاحبِ شعور اندازہ کر سکتا ہے کہ قوم وہابیہ نے کیسے کیسے ظلم وستم مسلمانوں پر کیے ہیں۔ اسی قوم کے متعلق ہی نبی غیب داں محبوبِ ربِ دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نشان دہی فرمائی ہے۔

یقتلون اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان۔ — مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

(صحیح مسلم شریف ص۳۴۱)

مسلمانوں پر ان کے ظلم وستم کی جب انتہا ہو گئی اور عوام پر جب ان کی بدعقیدگی بھی آشکارا ہو گئی تو مسلمان ان کے خلاف ہو گئے اور ان کے مشن کو قبول نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسماعیل دہلوی اور سید احمد دونوں کے ہاتھوں ہی مارے گئے۔

اسماعیل دہلوی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا — قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب انوار آفتابِ صداقت میں تاریخ ہزارہ کے حوالہ سے درج کیا ہے کہ:

"جرگہ یوسف زئی پٹھان جو کہ سکھوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ اور مولوی اسماعیل کے حامی ہو چکے تھے۔ ان کے خاندانوں میں رواج تھا کہ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی دیر سے کرتے تھے۔ مولوی اسماعیل نے خلیفہ سید احمد کو اس امر کی اطلاع دی تو خلیفہ صاحب نے ان پٹھانوں کو راضی کر کے دو لڑکیوں کا نکاح خود کر لیا۔

اس معاملہ سے تمام یوسف زئی جرگہ میں مولوی اسماعیل اور سید احمد کے متعلق نفرت پھیل گئی اور ان لوگوں نے سید احمد کی بیعت توڑ دی۔ اور اپنی لڑکیاں واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مولوی اسماعیل وغیرہ نے انکار کیا تو سید احمد صاحب اور مولوی اسماعیل نے ان پٹھانوں

کو منافق ٹھہرایا اور سکھوں سے جہاد کرنا فرض قرار دے دیا۔ ادھر پٹھانوں نے تنظیم کر لی۔ ادھر وہابیوں نے مقابلہ کیا۔ بالآخر پٹھان غالب ہوتے ہوئے نظر آئے۔ تو ایک روز خود مولوی اسماعیل پٹھانوں سے مقابلہ کے لیے نکلا۔ ایک یوسف زئی پٹھان نے ایسی گرگی چپ کی ضرب سے اول اسماعیل ہی کا خاتمہ کر دیا اور وہیں ختم ہو گیا۔

(انوار آفتابِ صداقت ص۵۱۹)

صحیفہ اہلحدیث کی گواہی — غیر مقلدین حضرات کے پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی نے بھی اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ اسماعیل دہلوی کو ہندوؤں سکھوں نے نہیں مارا بلکہ وہ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ صحیفہ کی اصل عبارت یہ ہے۔

"قربان جاؤں اس شہید اکبر پر کہ علم توحید بلند کرتا ہوا دہلی سے بالاکوٹ تک لڑتا چلا گیا۔ سکھوں سے بارہ جنگیں اس فاتحانہ شان سے لڑیں کہ [illegible] اور بالاکوٹ کے پہنچ کر [illegible] مسلمانوں میں [illegible] گئے اور آخر کار کشمیر کے ایک منافق کی سازش [illegible] بلند کرتا ہوا بالاکوٹ کی سرزمین میں شہید اعظم ہو کر [illegible] کے لیے سو گیا۔

(صحیفہ اہلحدیث یکم ذی الحج ۱۳۷۲ھ ص۹)

[illegible] صحیفہ اہلحدیث والوں نے جس کے ہاتھ سے مولوی اسماعیل [illegible] ہندوؤں اور سکھوں کو منافق نہیں کہا جاتا [illegible] مسلمان کو منافق و کافر اور [illegible] حضرات کا عام شیوہ ہے وہ تو یا رسول [illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے [illegible] کے قائل اہلسنت وجماعت کو کافر و [illegible]

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ وہابیہ کے مجدد اسماعیل دہلوی قتیل مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے ہندؤں سکھوں کے ہاتھوں نہیں۔

وہابیوں کے نام نہاد مجدد دین اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی کی اس قتل و غارت کو جہاد کے نام سے یاد کرنا بھی غلطی ہے۔ دراصل یہ ساری تحریک اکابر وہابیہ نے انگریز کو مضبوط کرنے کے لیے چلائی تھی جب سکھوں اور ہندوؤں نے انگریزوں سے صلح کر لی اور انگریزی حکومت کی حمایت کر دی تو انگریزی حکومت نے ایک خط وہابیہ کی اس تحریک کے سپاہی مولوی ولایت علی اور مولوی عنایت علی کے نام لکھا جس کا تذکرہ بھی اسی تحریک کے سپاہی جعفر تھانیسری نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

"اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے ایک خط بنام مولوی ولایت علی صاحب اور مولوی عنایت علی صاحب اس مضمون کا لکھا کہ گلاب سنگھ نے سرکار انگریزی سے معاہدہ کیا ہے اور بموجب اس معاہدہ کے اب وہ گورنمنٹ کی حمایت میں ہے۔ اس وقت اس سے لڑنا عین گورنمنٹ سے لڑنا ہے۔ لہٰذا تم کو چاہیئے کہ اب اس کے ساتھ لڑائی بھڑائی مت کرو۔" (تواریخ عجیبہ صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ فیصل آباد)

قارئین کرام! اب مستند کتب کے حوالہ جات سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ دیوبندی، غیر مقلد وہابیوں کے اکابر گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار تھے۔

دیوبندی، غیر مقلد وہابیوں کے اکابر گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار تھے۔

اسماعیل دہلوی کا فتوےٰ

وہابیہ نجدیہ کے مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب حیات طیبہ[1] میں لکھا ہے کہ:

کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں اور دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔

---

[1] حیات طیبہ مولانا اسماعیل ... کی مکمل سوانح عمری مع مختصر سوانح امیر المسلمین سید احمد رائے بریلوی مولانا صاحب کے حسب و نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی اشاعت میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا ذکر ہے۔ آخر میں سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کا حال اور ان کی کیفیت درج ہے۔ مردہ قلوب کو حرکت میں لانا چاہتے ہو تو مطالعہ فرمائیں۔
(مصنفہ مرزا حیرت دہلوی) (اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء)

(حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ دہلی و تواریخ عجیبہ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ دہلی)

ہم سرکارِ انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔ (تاریخ عجیبہ صفحہ ۹۱ مصنفہ محمد جعفر تھانیسری)

مولوی عبدالرحیم صادق پوری کا بیان

مولوی عبدالرحیم صادق پوری نے بھی سید احمد کا انگریزوں کی حمایت میں سرگرم رہنے کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ،

"اتباع سید احمد کی یہ روش رہی کہ وہ ایک طرف لوگوں کو سکھوں کے خلاف آمادۂ جہاد کرتے۔ اور دوسری طرف حکومت برطانیہ کی امن پسندی جتا کر لوگوں کو انگریزوں کے مقابلہ سے روکتے تھے۔"

(مقالات سرسید صفحہ ۲۵۴)

مولوی اسماعیل اور سید احمد کے خصوصی مرید جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ،

"آپ (سید احمد بریلوی) کے سوانح عمری اور مکاتیب میں بہت سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکارِ انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے۔" (تواریخ عجیبہ صفحہ ۳۳۶)

مرزا حیرت دہلوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ،

"مولوی اسماعیل صاحب نے اعلان دے رکھا تھا کہ سرکارِ انگریزی پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔"

(حیات طیبہ صفحہ ۲۰۱)

سکھوں سے جہاد کا ڈھونگ

سید احمد بریلوی اور اسماعیل دہلوی کو جو وہابیہ جہاد کے

[illegible] بھی ایک ڈھونگ ہے۔ یہ اسلام اور شریعت اسلامیہ [illegible] سب کچھ انگریز کا راستہ صاف کرنے اور اس کے پاؤں [illegible] تھا۔ کیونکہ جب سکھوں نے انگریزوں سے صلح کر لی [illegible] سید احمد نے اپنا نام نہاد جہاد ان کے خلاف بند کر دیا۔ [illegible] کے بعد انگریز نے بھی ان کی جماعت مجاہدین کے امیر [illegible] مضمون جماعت مجاہدین کے ایک فرد جعفر تھانیسری [illegible] سید احمد شہید میں ان الفاظ سے لکھتے ہیں کہ،

"[illegible] سرکار انگریزی کا آپس میں معاہدہ ہو گیا۔ [illegible] انگریزی نے ایک خط بنام مولوی ولایت علی [illegible] سرکار انگریزی کی حمایت میں [illegible] سے لڑنا ہے۔ لہٰذا [illegible] اس کے ساتھ لڑائی بھڑائی مت کرو۔"

(تواریخ عجیبہ صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ دہلی)

[illegible] لکھتے ہیں کہ،

[illegible] ہتھیار سرکار کے پاس جمع [illegible] انگریزوں نے مجاہدین کا شاندار [illegible]

(حیات سید احمد)

[illegible] جماعت مجاہدین کے ایک مجاہد [illegible] کا یہ سب کچھ انگریزوں

[illegible] اور حمایت کے سلسلہ [illegible] انگریزوں کے پاس ہتھیار جمع کرانا [illegible] انگریزوں کا مجاہدین کا شاندار [illegible] سے صاف عیاں ہے کہ یہ

سب ڈھونگ تھا اور ڈھونگ بھی انگریز کی وفاداری کے
لیے تھا۔ ان حقائق کے ہوتے ہوئے اگر وہابی یہ کہیں کہ اسماعیل
دہلوی اور سید احمد بریلوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد
کیا تھا۔ تو محض کذب بیانی ہے[1] اور کچھ بھی نہیں۔
مولوی اسماعیل صاحب پانی پتی لکھتے ہیں کہ:

"سید احمد بریلوی کا کوئی ہمعصر مؤرخ اس بات کا اشارۃً
بھی ذکر نہیں کرتا کہ وہ (سید احمد) انگریزوں کا بھی دشمن تھا۔ اور ان
کے خلاف جہاد کرتا یا جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ ان ہمعصر مؤرخوں کے
واضح بیانات کی موجودگی میں اب ۱۱۰ برس کے بعد یہ کہنا کہ نہیں
حضرت شہید انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے
ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا۔"
(حاشیہ مقالات سرسید حصہ شانزدہم ص۲۴۹)

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے انگریزوں کے خلاف فتوے کیوں نہ دیا تھا۔ اس
کی صرف اور صرف وجہ یہ تھی کہ وہ انگریزوں کا پٹھو اور وفادار تھا۔ ان کو انگریزوں
سے مدد ملتی تھی۔ جس کا ثبوت درج کیا جاتا ہے۔

سید احمد اور اسماعیل دہلوی کو انگریزوں سے مدد ملتی تھی

سید احمد اور اسماعیل دہلوی
کی نام نہاد تحریک جہاد
کے ایک سرگرم رکن جعفر تھانیسری کی عبارت اہل سنت وجماعت کے اس
موقف کی (ان کا جہاد انگریزوں سے نہیں تھا۔ اور یہ انگریزوں کے پٹھو اور وفادار
تھے) بہت زیادہ تائید کرتی ہے وہ عبارت یہ ہے:

"اس سوانحہ اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید

---

[1] جیسا کہ مولوی غلام رسول مہر نے حقائق کو ٹھکراتے ہوئے کہا ہے۔

صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہ تھا۔ وہ
اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک
نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف
ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی۔"
(تواریخ عجیبہ ص۱۸۲ مطبوعہ دہلی)

حسین احمد مدنی کی گواہی

ممدوح الوہابیہ مولوی حسین احمد مدنی نے بھی
سید احمد کو انگریزوں سے مدد ملنے کا تذکرہ
ان الفاظ میں اپنی خود نوشت سوانح حیات میں کیا ہے۔

"جب سید صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا تو
انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور جنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے
میں سید صاحب کی مدد کی۔"
(نقش حیات ص۱۲ ج۲)

مرزا حیرت دہلوی کی گواہی

غیر مقلدین کے مؤرخ اور سید احمد کے مرید
خاص مرزا حیرت دہلوی بھی انگریزوں
سے مدد ملنے کی گواہی اس طرح دیتے ہیں کہ:

"جب ۱۲ برس [illegible] میں مصروف جہاد تھے تو انگریزوں کو اس
کا علم بخوبی تھا۔ اور انہوں نے اسی لیے اس تحریک میں مزاحمت
نہ کی [illegible] سے چندہ جمع ہو کر مجاہدین کو برابر پہنچتا رہا
اور انگریزوں نے اس میں دست اندازی نہ کی۔ بلکہ ایک بار
[illegible] ایک ہندو ساہوکار کی وجہ
[illegible] محمد اسحاق صاحب نے مقدمہ
[illegible] انگریزی نے جماعت مجاہدین کے مذکورہ
[illegible] اور بذریعہ [illegible] سید صاحب کو وصول
ہوگئی۔"
(حیات طیبہ ص۔۔۔)

حج پر جاتے وقت سید احمد بریلوی کو انگریز نے کھانا پیش کیا!

جعفر تھانیسری نے سید احمد بریلوی کے حج پر جاتے وقت ایک انگریز کا سارے قافلے کو کھلانے کا واقعہ درج کیا ہے

"ایک انگریز گھوڑے پر سوار اور بہت سا کھانا قسم قسم کا بہنگیوں میں رکھوائے ہوئے چلا آتا ہے۔ اُس نے کشتی کے نزدیک آکر پوچھا کہ پادری صاحب (سید احمد بریلوی) کہاں ہیں۔ جب حضرت نے کشتی میں سے جواب دیا تو وہ گھوڑے سے اُتر کر اور اپنی ٹوپی سر سے اُتار کر بہت ادب سے حضرت کے سامنے کشتی میں آیا۔ اور بعد سلام و مزاج پرسی کے عرض کیا کہ تین روز سے میں نے نوکر واسطے لانے خبر تشریف آوری حضور اس طرف تعینات کر رکھے تھے آج اُنہوں نے مجھ کو خبر دی۔ سو یہ ماحضر واسطے حضور اور کل قافلے کے تیار کر کے لایا ہوں۔ براہ بندہ نوازی اس کو قبول فرمائیں۔ حضرت نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ فوراً وہ کھانا اپنے برتنوں میں لے کر قافلے میں تقسیم کر دو۔ قریب دو گھڑی تک وہ انگریز حضور میں حاضر رہا۔ اور پھر رُخصت لے کر مع اپنے آدمیوں کے واپس چلا گیا۔"

(تواریخ عجیبہ ص٦٣،٦١، سیرت سید احمد ص١٩٠ ج ١)

گل محمد صاحب فیضی اپنی تصنیف "آزادی کی ان کہی کہانی" میں لکھتے ہیں کہ:

"مخزن احمدی اور سیرت سید احمد شہید میں انگریز دوستی کے کئی واقعات ملتے ہیں مثلاً

(۱) سید احمد بریلوی کے انگریزوں سے بڑے خوشگوار تعلقات تھے اور انگریزی فوج کے محکمہ توپ خانہ کا داروغہ سید صاحب کا بڑا مخلص تھا۔ جس کا نام محمد حسین تھا۔

[illegible] وعظ
[illegible] ہزار کا

[illegible] بنانے کے لیے
[illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ
[illegible] ہندوستان آئی تھیں۔ یہ
[illegible] اور عورتوں کی حیثیت
[illegible] ہونا قابل تردید واقعہ
[illegible] صاحب کر ان ورز بطور
[illegible] (آزادی کی ان کہی کہانی ص٤٢)

[illegible] دوستی ہے؟ انگریز کا
[illegible] سید احمد قبول کر رہے ہیں۔ وہابی تو انگریزوں
[illegible]

[illegible] سے اچھی طرح
[illegible] امیر المومنین سید احمد اور
[illegible] انگریزوں کے وفادار اور
[illegible] تو اب وہابی کبھی بھی یہ نہیں
[illegible] ہم تو ان کے وفادار
[illegible]

[illegible] اور پرورش
[illegible] حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے
[illegible] ملک پنجاب میرے
[illegible] تواریخ عجیبہ

میں کی ہے سے واضح ہے۔ تاویل کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ جب
پنجاب انگریزوں کے ہاتھوں فتح ہوا تھا تو اس وقت سید احمد بریلوی اس
دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔ اور آپ کی پیشین گوئی یہ تھی کہ ملک پنجاب میرے ہاتھ
پر فتح ہوگا۔ اور اس سے قبل مجھے موت نہ آئے گی لہٰذا وہابیوں نے جو تاویل کی
وہ درج ہے:

"تو ضرور ہوا کہ اس وقوعہ کے پندرہ برس کے بعد سلطنت پنجاب
متعصب اور ظالم سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک ایسی عادل اور
آزاد اور لامذہب قوم کے ہاتھ میں آگئی جس کو ہم مسلمان اپنے ہاتھ
پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہیں۔ اور غالباً سید صاحب کے الہام کی
صحیح تاویل یہی ہوگی۔ جو ظہور میں آئی۔" (تواریخ عجیبہ ص۱۸۱)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا مستند مؤرخین کی کتب کے حوالہ جات سے اظہر من الشمس
ہے کہ وہابی اکابر نے انگریزوں کی حکومت کو مضبوط کرنے کے سلسلہ میں نمایاں کام
کیا۔ بلکہ انگریزوں کی حکومت کو وہ اپنی حکومت ہی سمجھتے تھے۔

انگریز حکومت میں عیسائیت کی تبلیغ

اب جب انگریز کی حکومت مضبوط ہوگئی اور ان کی معاونت ان کو
حاصل ہوگئی تو انگریز حکومت میں عربی اور دینی تعلیم کی قدر و قیمت لوگوں کے ذہن
سے ختم کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ جس کا تذکرہ "مقالاتِ سرسید" میں بایں
الفاظ ہے:

"قدر عربی کی بہت کم ہوگئی اور فقہ اور حدیث کی تعلیم یکسر جاتی رہی فارسی
بھی چنداں قابل لحاظ نہ رہی۔ تعلیم کی صورت اور کتابوں کے رواج نے
بالکلیہ تغیر پکڑا۔ اردو اور انگریزی کا رواج بہت زیادہ ہوا۔ جس کے
سبب سے وہی شبہ کہ گورنمنٹ کو ہندوستان کے مذہبی علوم
کا معدوم کرنا منظور ہے۔ قائم ہوگیا۔

یہ سب خرابیاں لوگوں کے دلوں میں ہو رہی تھیں کہ دفعۃً ۱۸۵۵ء
میں پادری ایڈمنڈ نے دارالامارت کلکتہ سے عموماً اور خصوصاً سرکاری
معزز نوکروں کے پاس چٹھیات بھیجیں۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ اب تمام
ہندوستان میں ایک عملداری ہوگئی۔ تار برقی سے سب جگہ کی خبر ایک
ہوگئی۔ ریلوے سڑک سے سب جگہ کی آمد و رفت ایک ہوگئی۔ مذہب
بھی ایک چاہیے۔ اس لیے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ایک مذہب
ہو جاؤ۔" (مقالاتِ سرسید ص[illegible] حصہ نہم)

میاں نذیر حسین دہلوی!

مولوی اسماعیل دہلوی کے بعد دہلی کے ایک اور وہابیہ نجدیہ کے محدث اور بزرگ
میاں نذیر حسین صاحب بھی انگریزوں کے پٹھو تھے اور انگریز حکومت کے وفادار
تھے۔ جس کا ثبوت غیر مقلدین ہی کی لکھی ہوئی ان کی سوانح "حیات الحیات بعد

[illegible] نے لکھا ہے کہ الحیات بعد الممات سوانح عمری جناب شمس العلماء نذیر حسین صاحب
[illegible] معتبر ذرائع سے موزوں طریق پر قلمبند کیے گئے ہیں۔
(اہل حدیث امرتسر [illegible] ۱۹۳۲ء [illegible] ۱۹۳۱ء)
[illegible] کہ مولانا نذیر حسین
[illegible] مولانا محمد اسحاق اور
[illegible] مولانا اسحاق کے مسلک کے
[illegible] کی طرف میلان ظاہر کرتے رہے۔
[illegible] رکھتے تھے بہرحال اسے انگریزی حکومت
[illegible] سیاسی تحریک ص۱۳۲) (باقی اگلے صفحہ پر)

الممات' سے پیش کیا جاتا ہے۔

میاں نذیر حسین دہلوی کی انگریزوں سے وفاداری

یہ بتا دینا ضروری [illegible] کہ میاں صاحب [illegible] انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے بعض مفتی اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریز سے جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے اس پر دستخط کیے نہ مہر۔ وہ خود فرماتے تھے کہ میاں وہ بلوا تھا بہادر شاہی نہ تھی۔ وہ بیچارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا۔ بہادر شاہ کو بہت سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے۔ مگر وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے کرتے تو کیا کرتے

(الحیات بعد الممات صفحہ ۱۲۵)

میم کی خدمت

وہابیوں کے قاضی مظفر حسین اپنے میاں نذیر حسین دہلوی کی میم کی خدمت کا تذکرہ ان الفاظ میں درج کرتے ہیں کہ:

"عین حالت غدر میں جبکہ ایک بچہ بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا مسز لیسنس ایک زخمی میم کو میاں صاحب رات کے وقت اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے پناہ دی۔ علاج کیا۔ کھانا دیتے تھے اس وقت اگر ظالم باغیوں کو ذرہ برابر خبر ہو جاتی تو آپ کے قتل اور خانماں بربادی میں دیر نہ لگتی مگر ساڑھے تین مہینہ تک کسی کو بھی معلوم نہ ہوا کہ حویلی کے مکان میں کتنے آدمی ہیں۔ تین مہینوں کے بعد جب پوری طرح امن قائم ہو چکا تب اس نیم جان میم کو جو اب بالکل تندرست اور توانا تھی۔ انگریز کے کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور سارٹیفکیٹ ملیں۔ (الحیات بعد الممات صفحہ ۱۲۶)

(بقیہ صفحہ ۳۵۱) میاں صاحب کو زبدۃ المحدثین شمس العلماء اور ختم المحدثین اور مجدد لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر) نہ بچوں کو تو سمجھ آگئی کہ انگریز ہمارا دشمن ہے اسلام کا دشمن ہے۔ مگر وہاں کے محدث میاں نذیر حسین دہلوی کو سمجھ نہ آئی۔

[illegible] سے وفاداری نہیں تو اور کیا ہے۔ غلامی کے صلہ میں انگریز [illegible] کے امام سردار اور استاذ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی [illegible] آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق محفل میلاد شریف [illegible] اعتقاد کرنے والے جن میں محدثین، مفسرین اور اولیاء کاملین [illegible] نیز ایسے مولویوں کی محفل وعظ میں شریک ہونا اور [illegible] سننا منع ہے۔

[illegible] نذیر حسین کو میم کی خدمت [illegible] سرٹیفکیٹ ملنا!

محمد ایوب قادری نے اپنی کتاب جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لکھا ہے کہ میم کو چھپائے رکھنے اور اس کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں میاں نذیر حسین کو ایک [illegible] ملا تھا۔ وہ سرٹیفکیٹ محمد ایوب صاحب قادری نے درج کیا ہے جو کہ [illegible] کرتے ہیں،

[illegible] ۱۰ ستمبر ۱۸۸۴ء

[illegible] بی۔ وارڈ فیلڈ۔ قائم مقام کمشنر دہلی

مولوی نذیر حسین اور ان کے بیٹے مولوی شریف حسین اور ان کے دوسرے گھر والے غدر کے زمانے میں مسز لیسنس کی جان بچانے [illegible] ہوئے۔ حالت مجروحی میں انہوں نے ان کا علاج کیا ہا ڑھے [illegible] اپنے گھر میں رکھا۔ اور بالآخر دہلی کے برٹش کیمپ میں ان کو پہنچا دیا۔ (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۴۱۳)

[illegible] کی جان بچانے کے سلسلہ میں ملازمت کا خواب؛ محمد ایوب قادری

[illegible] جاتے ہیں خلاف قرآن وحدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لا دیں اور [illegible] ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں ان کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہو۔ [illegible]

لکھتے ہیں کہ:

"مسز لیسنس کی جان بچانے میں شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد بھی شامل تھے۔
اور بقول افتخار عالم مارہروی اس انگریز خاتون کو وہی اٹھا کر لائے تھے
اور جنگ آزادی کے بعد جب ڈپٹی نذیر احمد دہلی کے ڈپٹی انسپکٹر مقرر
ہوئے تو میاں نذیر حسین کے صاحبزادے مولوی شریف حسین نے
اس کو اپنے باپ کا حق سمجھا۔ مولوی افتخار عالم مارہروی کا بیان ہے:
مولوی شریف حسین نے دعویٰ کیا کہ مولوی نذیر احمد صاحب کو جو نوکری
مل گئی ہے وہ میرے باپ مولوی نذیر حسین صاحب کا حق ہے۔"

(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۲۱۱)

قارئین کرام! یہ انگریز سے وفاداری نہیں تو اور کیا ہے۔ غلامی کے صلہ میں انگریز کے وظیفہ خوار پٹھو غیر مقلدین حضرات کی مقتدر شخصیتوں مثلاً مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی اور حافظ عبدالمنان وزیر آبادی وغیرہم کے استاذ میاں نذیر حسین دہلوی بھی نکلے۔

نذیر حسین دہلوی کی وفاداری کی حکومت برطانیہ سے تائید

مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے حج کا ۱۳۰۰ھ میں ارادہ کر لیا۔ کمشنر دہلی سے ملاقات کر کے حج پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو کمشنر دہلی نے آپ کو ایک چٹھی مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء کو دی جس کا ترجمہ پڑھیے:

سفارشی چٹھی

"مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں۔ جنہوں نے نازک وقت میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے۔ وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے مکہ جاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس

وعظ سننا نہیں چاہیے۔ (فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۴۳ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

[illegible] افسر کی وہ مدد چاہیں گے۔ وہ ان کو مدد دے گا کیونکہ وہ کامل [illegible] مستحق ہیں۔
[illegible] ہے۔ ڈبلیو بی بریلیٹ بنگال سروس کمشنر دہلی و سپرنٹنڈنٹ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء"

(الحیات بعد الممات)

[illegible] دو بیویوں کے محدث نذیر حسین دہلوی کی سوانح عمری سے:
[illegible] کیے گئے ہیں۔ انصاف پسند غیور مسلمان میاں صاحب کے حج پر
[illegible] فوراً [illegible] کرے گا۔

سوچو! کہاں کے تھی حج کو چلی!

انگریز نوازی کے صلہ میں شمس العلماء کا خطاب

میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کو غیر مقلدین وہابی حضرات شمس العلماء بھی لکھتے ہیں۔ یہ خطاب انگریزوں نے میاں صاحب کو ان کی انگریزوں سے وفاداری اور ان کی [illegible] دیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

"شمس العلماء کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ بروز سہ شنبہ کو ملا۔"

(الحیات بعد الممات صفحہ ۱۸۰)

مولوی اسماعیل [illegible] اور میاں نذیر حسین دہلوی کے بعد وہابیہ کی تیسری [illegible] کہلائے جاتے ہیں۔ اور نواب [illegible] جاتے ہیں۔ ان کی انگریز دوستی۔

[illegible] سے مدد مانگنا [illegible] جائز ہے

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

برٹش نوازی اور حکومت برطانیہ سے وفاداری ملاحظہ فرمائیں؛

نواب صدیق حسن بھوپالوی کی انگریز نوازی

سیاست کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنا

نواب صدیق حسن بھوپالوی کے متعلق مولوی عبید اللہ سندھی نے لکھا ہے کہ؛

"مولانا ولایت علی کی جماعت کے دوسرے ممتاز عالم نواب صدیق حسن خان ہیں۔ اپنی کتاب الحطہ کی تصنیف تک حزب ولی اللہ کے معارف کی ترجمانی کرتے رہے۔ لیکن اس کے بعد ان کی سیاسی مصلحت نے ان کو امام شوکانی کے اتباع پر مجبور کر دیا۔"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۱۴۲)

نواب[1] صدیق بھوپالوی خود اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ؛

---

[1] مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے نواب صدیق حسن بھوپالوی کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں خود نمائی اور زمانہ سازی تھی چنانچہ ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ اس خاکسار (بٹالوی) نے حلیۃ الذہب الابریز فی کتاب اللہ العزیز (جو مولوی بدیع الزمان صاحب برادر مولوی وحید الزمان صاحب کی تالیف کے قلمی نسخہ پر جو چھپنے کے واسطے شیخ محی الدین کتب فروش لاہور کے پاس پہنچا۔ اور میری نظر سے گزرا، نواب صاحب کی قلم سے لکھے ہوئے الفاظ مدح شی زائد بچشم خود دیکھے جو نواب صاحب کی تعریف میں اسی کتاب کے صفحہ ۶ میں درج ہیں الامام العلامۃ الحبر الفہامۃ البرکۃ الشاملۃ لمن ہو فی الہند والفہامہ اور اسی دن سے خاکسار (بٹالوی) نواب صاحب کے تقویٰ اور اخلاص کا معتقد نہیں رہا۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ نمبر ۷ جلد ۲)

[2] وہابیہ کے مولوی اسماعیل سلفی [illegible] گوجرانوالہ نے نواب صدیق حسن بھوپالوی کے متعلق لکھا ہے کہ؛ وقت نظر، وسعت مطالعہ، زہد و تقویٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

[illegible] سے متوسل و متوطن اس ریاست بھوپال کا ہوں۔ [illegible] رئیسہ معظمہ (بھوپال) نے زوجیت سے مجھے [illegible] اور یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی [illegible] میں آیا۔ اور چھبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب [illegible] سے سرفرازی ہوئی۔ حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان [illegible] تجربہ اس ریاست کی خیر خواہی اور وفاداری عموماً [illegible] دولت (صدیق حسن خان بھوپالوی) کا خصوصاً [illegible]

(ترجمان وہابیہ ص۱۹، ۲۸، ۲۹)

[illegible] نواب صدیق حسن بھوپالوی کی مندرجہ بالا تحریر میں وہابیوں [illegible] اور حیاسوز کارنامہ کا تذکرہ کس طرح فخریہ طور پر کیا [illegible] نے انگریز کی حمایت میں جو فتوے دیا۔ وہ پیش کیا جاتا ہے

انگریزوں سے مسلمانوں کا جہاد جہاد نہ تھا

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنے فتوے میں انگریزوں [illegible] مسلمانوں نے جو جہاد کیا اس کو جہاد قرار نہیں دیا بلکہ فساد قرار دیا ہے؛

[illegible]

"[illegible] جو ترک سرکار انگریزی سے لڑنے اور عہد شکنی [illegible] وہ جہاد نہ تھا فساد تھا [illegible] (نواب صدیق حسن بھوپالوی) نے [illegible] اور کتاب [illegible] میں شائع کیا"

[illegible] سے اکابر علماء سے بھی ان کی [illegible] کہ نواب صدیق حسن خان [illegible] التقلید ص۱۳۲ (نواب صدیق حسن بھوپالوی [illegible]

([illegible] ۲۰ جون ۱۹۶۲ء)

اور بڑا گناہ ہوتا عہد شکنی کا اور جائز نہ ہوتا جہاد کا ہندوستان میں کتاب عوائد العوائد میں ثناء اللہ اور حال وہابیوں کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب تاج مکلل میں رابعاً لکھا ہے۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ بغاوت جو ہندوستان میں بزمانہ غدر ہوئی اس کا نام جہاد رکھنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور ملک میں فساد ڈالنا اور امن کا اٹھانا چاہتے ہیں"

(ترجمان وہابیہ [illegible])

ناظرین کرام! نواب صدیق حسن بھوپالوی کے بعد وہابیہ کے غزنوی خاندان کے روح رواں عبداللہ غزنوی کا بھی حال پڑھ لیجئے:

مولوی عبداللہ[1] غزنوی اور صدیق پشاوری

انگریزوں کی میم کی خدمت کے صلہ میں انعام

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جو کہ مولوی عبدالجبار غزنوی کے والد اور داؤد غزنوی کانگریسی کے دادا جان تھے۔ وہ بھی انگریز کے پٹھو اور وفادار تھے۔ اور وفاداری کے سلسلہ میں انعام یافتہ تھے۔ محمد ایوب قادری نے میم مسز لیسنس کی جان بچانے اور اس کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں مولوی عبداللہ غزنوی کا نام بھی میاں نذیر حسین دہلوی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ تحریر یہ ہے:

[1] مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق بٹالوی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ اہلحدیث پنجاب و ہندوستان کے بہت لوگوں کے امام تھے۔ ہمارے مرشد واقعی عمل بالسنۃ اور زہد میں امام تھے۔ (اشاعۃ السنۃ ۱۹۰۰ء نمبر ۹ جلد ۱۲) مولوی عبداللہ غزنوی کو مجدد لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر)

[illegible] اور مولوی نذیر حسین اور ان کے بیٹے مولوی [illegible] اور ان کے شاگرد ان مولوی محمد صدیق پشاوری اور [illegible] نے ایک میم کو زخمی پا کر امن دیا۔ اور اپنے [illegible] اس کے زخموں کا علاج کر کے جب موقع پایا سرکاری [illegible] دیا۔ جس پر ان کو سرکار کی طرف سے انعام واکرام بھی [illegible]

(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء [illegible])

محمد حسین بٹالوی کی انگریز نوازی

[illegible] سید احمد بریلوی، مولوی اسماعیل دہلوی قتیل، میاں [illegible] نواب صدیق حسن بھوپالوی، عبداللہ غزنوی نے صدیق حسن [illegible] وہابیوں کی عظیم المرتبت شخصیت مولوی محمد حسین صاحب [illegible] کا کردار ملاحظہ فرمائیں:

[illegible] انگریزی کی اطاعت واجب ہے

مداح الوہابیہ مسعود عالم ندوی نے غیر مقلدین وہابی حضرات کی [illegible] کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:

[illegible] شروع ہوئی۔ اور آمین بالجہر [illegible] سرکاری زبان

[illegible] (اہلحدیث امرتسر [illegible] اگست ۱۹۲۶ء)

[illegible] (اہلحدیث امرتسر [illegible] فروری ۱۹۲۲ء)

[illegible] (اہلحدیث امرتسر [illegible] ۱۰ دسمبر

[illegible] (اہلحدیث امرتسر [illegible] یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)

میں باغی کے ہو گئے۔ تو ہندوستان کی جماعت اہلحدیث موجودہ شکل
میں نمایاں ہو گئی۔ اور ان کے سرگروہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
نے سرکارِ انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔ اور یہ کہ وقت
کے بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیئے۔
مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے بعض علماء اہلحدیث کی
روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہلحدیث کا عام رجحان فرعی
مسائل تک محدود ہو کر رہ گیا۔" (ہندوستان میں پہلی تحریک اسلامی صفحہ ۲۹)

برٹش حکومت کی موافقت

غیر مقلدین حضرات کے ہی ندیم کوثر وہابی اکابر سے انگریزوں کی حمایت کا اقرار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ،

"یہ صحیح ہے کہ (مولوی محمد حسین بٹالوی) کے قلم سے برٹش حکومت
کی موافقت میں کچھ مضامین ان کے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں
شائع ہوتے۔" (الاعتصام لاہور ص ۴ کالم ۲، ۶ دسمبر ۱۹۵۶ء)

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جنگِ آزادی لڑنے والے سب باغی ہیں!

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی کتاب ترجمان الوہابیہ میں درج ہے کہ ۱۸۷۵ء میں مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین
لاہور نے بجواب سوال (مسئلہ) اور اس فتوے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند
مسلمانانِ ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید میں ہتھیار اٹھانا چاہیئے یا نہیں۔
یہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ
ہند یا بمقابلہ اس حاکم کے جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روئے شریعت
اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے۔ اور وہ لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی
اس بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی مذہب دی ہے۔ ہتھیار اٹھاتے ہیں۔ اور

[illegible] لوگ باغی ہیں۔ اور مستحق سزا کے مثل باغیوں کے
[illegible] مولوی محمد حسین نے اپنے اسی دعوے اور جواب کی تصدیق
[illegible] علمائے ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی کو بھیج دیا۔ اور
[illegible] اور کل علماء ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق
[illegible] مسلمانانِ ہند کو ہتھیار اٹھانا اور جہاد بمقابلہ
[illegible] خلاف سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علماء
[illegible] تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے۔ اور اپنے اپنے
[illegible] مولوی محمد حسین کو اس فتوے میں بہت سچا اور پکا کہا سب
[illegible] اسلامی و ایمانی سے اس فتوے کو قبول کیا ہے۔ اور جانا اور
[illegible] گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو ہتھیار اٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے
[illegible] مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا کی تھی۔ کہ وہابیان ملک ہزارہ
[illegible] بذریعہ مسلمانانِ ہند کے بھیجا جاوے اور وہ مع اس
[illegible] کو مطلع کرے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند
[illegible] ان کو آگاہ کرے۔ کہ ان کی نافہمی کے خونریزی و قتال و جہاد
[illegible] اور سب کا گناہ ان کے سر پر وارد شرعی ہے اور جو کہ
[illegible] برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقۂ اسلام و
[illegible] ان کو خیر خواہی گورنمنٹ ہند میں برابر مستعد رہنا
[illegible] مولوی محمد حسین کا [illegible] لفٹیننٹ
[illegible] جواب درخواست مذکور لفٹیننٹ
[illegible] مولوی محمد حسین کا شکریہ خیر خواہی ادا کیا۔"
(ترجمان الوہابیہ ص ۶۱-۶۲)

بٹالوی کا اصل فتوے

اب وہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا وہ اصل فتوے جس میں انگریزوں کی

صریحاً حمایت کرتے ہوئے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کی ممانعت کا فتوے دیا ہے پیش کیا جاتا ہے:

"ہم لوگوں رعایا گورنمنٹ انگلشیہ کو جو گورنمنٹ کے عہد و امن میں ہیں اور ان کی طرف سے شعارِ دین کے ادا کرنے میں خود مختار و آزاد ہیں اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۴۳ ضمیمہ ۶ ج ۲)

غیر مقلدین وہابیوں کے سید احمد بریلوی اور اسماعیل دہلوی کے فتوے کو بھی بٹالوی نے درج کیا ہے۔ کہ سید احمد صاحب، مولوی اسماعیل صاحب نے انگریزوں سے جہاد کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اور مولوی اسماعیل صاحب نے کلکتہ میں برملا مجلسِ وعظ میں کہا کہ ہم کو انگریزوں سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۵ ضمیمہ ۶ ج ۲)

وہابیوں کے محدث بٹالوی نے صرف فتوے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انگریزوں کی حمایت کرتے ہوئے ان سے جہاد کی ممانعت پر "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" نامی کتاب لکھ دی۔

اور مسعود عالم ندوی رقمطراز ہیں:

"مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکارِ برطانیہ کی وفاداری میں جہاد کی منسوخی پر ایک مستقل رسالہ الاقتصاد فی المسائل الجہاد ۱۲۹۲ھ میں لکھا۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔ یہ رسالہ سر چارلس ایچی سن اور سر جیمس لائل گورنر پنجاب کے نام معنون کیا گیا۔ مولوی محمد حسین نے اپنی جماعت کے علماء سے رائے لینے کے بعد ۱۲۹۶ھ میں یہ رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جلد دوم شمارہ گیارہ میں بطور ضمیمہ شائع کیا پھر مزید مشورہ و تحقیق کے بعد ۱۳۰۶ھ میں باضابطہ کتابی شکل میں شائع ہوا۔" (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۹۴ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۱۲)

اس سلسلے میں خود مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

"اگرچہ اس مضمون منسوخی جہاد کے رسائل گورنمنٹ اور ملک کے اور خیر خواہوں نے بھی لکھے ہیں، لیکن جو ایک خصوصیت اس رسالے میں ہے وہ آج تک کسی تالیف میں پائی نہیں جاتی۔ وہ یہ ہے کہ یہ رسالہ صرف مؤلف کا خیال نہیں رہا۔ اس گروہ کے عوام و خواص نے اس کو پسند کیا۔ اور اس سے اپنی آراء کا توافق ظاہر کیا اس توافق رائے حاصل کرنے کے لیے مؤلف (محمد حسین بٹالوی) نے عظیم آباد پٹنہ تک ایک سفر کیا تھا جس میں لوگوں کو یہ رسالہ سنا کر اتفاق حاصل کیا اور جہاں خود نہیں پہنچا وہاں اس رسالہ کی متعدد کاپیاں ارسال کر کے توافق حاصل کیا۔" (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۹۴)

انگریزوں کی حمایت میں بٹالوی کا کتاب لکھنا

مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ:

"اس کتاب پر (مولوی محمد حسین بٹالوی) انعام سے بھی سرفراز ہوئے۔ جماعت اہلحدیث کو فرقے کی شکل دینے میں ان کا خاص حصہ ہے۔ اور یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس سادہ لوح فرقے میں وفاداری کی تخم ریزی کی۔ نہ صرف یہ ہوا بلکہ دوسرے معاصر علماء کو سرکار کی مخالفت کے [illegible]"

مسعود عالم [illegible] لکھتے ہیں کہ:

"[illegible] میں سرکار [illegible] اس رسالے کا پہلا حصہ پیش نظر ہے [illegible] عجیب و غریب نمونہ ہے۔"

(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۹۵، ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۱۲، صفحہ ۲۹)

وہابی کی بجائے اہلحدیث کہلانے کیلیے بٹالوی کا انگریزوں کی خوشامد کر کے منظوری لینا !

انگریز بٹالوی کے شکر گزار رہتے۔ بٹالوی کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سرفراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے لیے وہابی کی بجائے اہلحدیث کا نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے۔

محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ:

"انہوں نے ارکان جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کر دی۔ اس درخواست پر سر فہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسب ضابطہ منظوری آ گئی۔ کہ آئندہ وہابی کی بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے"

(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء از ایوب قادری)

قارئین کرام! اس درخواست کا جواب اور منظوری اصل انگریزی مضمون کی درج کرنا از حد مفید ہوگا۔ پڑھیے اور وہابیوں کی کارستانیوں کا اندازہ لگایئے! درخواست کی منظوری انگریزی میں خود وہابیوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر نے درج کی ہے:

No: 137

FROM

W.M. Young Esque,
Secretary to the Government
of the Punjab

To,

Moulvi Abu Said Mohammad Hussain
Editor of the 'Ashaat-ul-Sunnah'
Lahore

D/Lahore 19th January 1887

Sir,

In reply to your letter No, 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to member of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1758 dated the 3rd from the officiating secretary to the Government of India, in the Home Department, to the discontinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence.

2. I return the books recieved with your

letter No. 547/of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the to

be Sir

Your most obedt Servant

Sd/

for the secretary to the Government of the Punjab.

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating secretary to the Government of the India Home depart-ment to the secretary Government of the Punjab.

ترجمہ: صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۶ء بنام مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لیے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لیے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔

[illegible] ۱۸۸۶ء صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ [illegible] سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چٹھی [illegible] ۱۸۸۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل [illegible] سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و [illegible] استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۸۵۶ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

نواب [illegible] حسن کی تصدیق امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی کتاب ترجمان وہابیہ کے آخر میں اس درخواست کا [illegible] کی منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

[illegible] صاحب بہادر موصوف کی روبکاری میں استدعا [illegible] غلط بنام وہابی سے پکارے جاتے اور اطلاق اس [illegible] کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے [illegible] غلط بنام وہابی سے نہ مخاطب کیے [illegible] گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست [illegible] دیا گیا کہ موحدین ہند پر [illegible] اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان [illegible] رکھتے ہوں اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ [illegible] وہابی نہ ہوں۔ (ترجمان وہابیہ ص ۶۲)

[illegible] کی تصدیق [illegible] کی مقتدر شخصیت مولوی عبدالمجید [illegible] مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے [illegible] صاحب لاہوری کے داماد بھی تھے۔ [illegible] ضلع گوجرانوالہ سے اخبار اہلحدیث اور [illegible] کے ذمہ دار عہدیدار بھی رہ چکے ہیں نے

بھی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں بھی اس منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے ؛

"بٹالوی نے اشاعۃ السنہ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی۔ لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا ۔ اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا ۔" (سیرت ثنائی ص۳۷۲)

ناظرین حضرات ! مندرجہ بالا وہابی اکابر کی اپنی ہی تحریروں سے اظہر من الشمس ہے کہ وہابیوں کو اہلحدیث انگریزوں نے بنایا ہے ۔ اور وہ بھی انگریز نوازی کے صلہ میں ان کو یہ نام بخشیش کیا گیا ہے ۔ مجتہد الوہابیہ نے انگریز نوازی اور ان کی خوشامد اور کاسہ لیسی میں اسی لیے حد کر دی تھی ۔

انگریز کے نیاز مند ہونے کی خود بٹالوی سے تصدیق

چنانچہ محمد ایوب قادری وہابی لکھتے ہیں۔ مولوی بٹالوی صاحب کے رسالہ اشاعۃ السنہ کے حوالہ سے ان کی انگریز سے نیاز مندی، خوشامد اور کاسہ لیسی کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ؛

"اس گروہ اہلحدیث کے خیر خواہ وفادار رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن اور قوی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں ۔ اور اس امر کو اپنے قومی وکیل اشاعۃ السنہ کے ذریعے سے جس کے نمبر ۱۰ جلد نمبر ۶ میں اس امر کا بیان ہوا ہے اور وہ نمبر ہر ایک لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں پہنچ چکا ہے ۔ گورنمنٹ پر بخوبی ظاہر اور مدلل کر چکے ہیں جو آج تک کسی اسلامی فرقہ رعایا گورنمنٹ نے ظاہر نہیں کیا ۔ اور نہ آئندہ کسی سے اس کے ظاہر ہونے کی امید ہو سکتی ہے ۔"

اسی طرح ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر جو ایڈریس محمد حسین بٹالوی نے گروہ اہلحدیث کی طرف سے پیش کیا تھا ۔ اس میں لکھا تھا ۔

یہ آزادی اس گروہ کو خاص کر اس سلطنت میں حاصل ہے ۔ بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ ان کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے ۔ اس خصوصیت سے یہ یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں ۔

اسی طرح لارڈ ڈفرن وائسرائے ہند کی سبکدوشی پر جماعت اہلحدیث نے ایک خوشامدانہ ایڈریس دیا جس پر سب سے پہلے شمس العلماء میاں نذیر حسین کے دستخط ہیں ۔ اس کے بعد ابو سعید محمد حسین وکیل اہلحدیث مولوی احمد اللہ واعظ میونسپل کمشنر امرتسر مولوی قطب الدین پیشوائے اہلحدیث روپڑ مولوی حافظ عبداللہ غازی پوری مولوی محمد سعید بنارسی، مولوی [illegible] پیشوائے اہلحدیث مدراس کے دستخط ہیں ۔

انگریزوں کی والینٹری کی درخواست

[illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے دادا استاذ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا انگریزوں کے خیر خواہ اور وفادار ہونے کے بارے میں واضح الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ ؛

"جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی خدمات بذریعہ اشاعۃ السنہ [illegible] مسائل الجہاد کا ذکر کر کے مسلمانوں کو رغبت دلائی [illegible] گورنمنٹ کے دشمنوں سے لڑیں [illegible] لکھا ہے [illegible] کبھی نہیں اٹھائی ۔ [illegible] کے لیے بھرتی کرے ۔ تو میں [illegible]" (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳ کالم نمبر ۲ ، اکتوبر ۱۹۱۲ء)

[illegible] انگریزوں کے خیر خواہ ہونے کا ثبوت دیا ہے اب

تو وہابیوں کو کوئی شک و شبہ نہ رہنا چاہیے کیونکہ درخواست دینے والے آپ کے [illegible]
اور مجتہد محمد حسین بٹالوی ہیں۔ اور اس درخواست کا تذکرہ کرنے والا آپ کا [illegible]
ثناء اللہ امرتسری ہے۔ اور جس اخبار میں یہ درج ہے۔ وہ آپ ہی کا شہرہ آفاق
اور گوہر بار اخبار اہلحدیث امرتسر ہے۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

اسماعیل کانگریسی کی گواہی

غیر مقلدین وہابیہ کے مولوی اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ نے خود بھی اقرار کیا ہے کہ:

"مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی انگریزی حکومت سے تعاون کے حق میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے ثناخواں۔"

(تحریک آزادی فکر ص ۱۰۱)

مولوی محمد حسین بٹالوی کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ:

"ان بے چاروں کو یہ ہوش نہیں رہا کہ وہ اپنے کو سرکار کی زد سے بچانے کی فکر میں کیا کر رہے ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کو کس پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے بعض علماء اہلحدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہلحدیث کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی پوری پالیسی میں میاں نذیر حسین دہلوی (جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری، ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم کے استاد تھے) ممد و معاون بلکہ سرپرست و سرخیل رہے۔"

(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء ص ۶۶ تا ۶۸)

قارئین کرام! مستند حوالہ جات سے آپ نے وہابیوں کی سیاسیات کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کے اکابر کے کارنامے مسلمانوں کے لیے کتنے شرمناک اور خطرناک

[illegible] انگریزوں کے غلام اور شیدائی تھے۔ آج اگر یہ حضرات
[illegible] ہمارے اکابر نے مسلمانوں کی بہی خواہی اور بہتری کے
[illegible] انگریز کی مخالفت میں پیش پیش تھے کس قدر جھوٹ اور کذب ہے۔
[illegible] تاریخ کی روشنی میں آپ نے وہابیہ نجدیہ کے
[illegible] آزادی کا آپ نے اندازہ لگا لیا کہ انگریز کی انتہائی
[illegible] اسلام جنہوں نے انگریز کی مخالفت کی اور اس
[illegible] وہابیوں کے مجدد نے ان کو باغی قرار دے کر ان کی سزا قتل بیان
[illegible] قرار دیا ہے۔
[illegible] اپنی تحریر میں اس فتویٰ کو تمام وہابیوں کا فتویٰ قرار دیا
[illegible] وہابیوں میں اور بے غیرتی کیا ہوگی عوام کیوں نہ کہے۔"
اس [illegible] مذہب پر لعنت کیجیے!
اب [illegible] وہابیوں کے [illegible] اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سیاست سے
[illegible] ہے۔ اس معاملہ میں وہابیوں کے روپڑی خاندان کے
[illegible] حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی کے پیارے چچا جان اور معزز مشر
حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کا بیان پیش کر دینا بہت مناسب ہے۔

ثناء اللہ امرتسری نے انگریزوں کی حمایت کا فتویٰ دیا

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ میں اپنے
[illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھا ہے کہ:
"مولوی ثناء اللہ امرتسری نے انگریزوں کی خوشامد میں یہ فتویٰ
صادر کیا ہے کہ ترکوں سے لڑائی جائز ہے۔ اسی فتوے کی بنا پر
[illegible] لاکھ انگریزی ہندوستانی فوج میں سے نو لاکھ مسلمانوں نے

عربوں اور ترکوں کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا!

(تنظیم اہلحدیث روپڑ بحوالہ اخبار محمدی دہلی ص۱۲ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء)

برٹش گورنمنٹ کے خلاف سازشیں کرنا اسلام کے خلاف ہے

وہابیوں کی آل انڈیا

اہلحدیث کانفرنس منعقدہ کلکتہ میں امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تقریر کی روئداد میں لکھا ہے :

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی اثنائے تقریر میں آنریبل مسٹر جسٹس گرویز جج ہائیکورٹ کلکتہ اور مسٹر او۔ ایف۔ جیکسن آئی۔ سی۔ ایس سیکرٹری بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کلکتہ تشریف لائے۔ اس وقت مولوی صاحب مضمون کے اس حصہ کو بیان فرما رہے تھے کہ :

جس کو سلطنت ملتی ہے۔ خدا ہی کے حکم سے ملتی ہے۔ اور جس سے چھینی جاتی ہے۔ اس کے حکم سے چھینی جاتی ہے۔ چونکہ بفرمان قرآن شریف سلطنت کا ملنا خدا کے حکم سے ہے۔ اس لیے سلطنت کے برخلاف پوشیدہ سازشیں کرنے کو اسلام روکتا ہے۔"

(روئداد اہلحدیث کانفرنس ص۸)

انگریزی حکومت اور اس کے حکام کا شکریہ ادا کرنا

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے کلکتہ کے جلسہ میں

انگریزی حکومت کا شکریہ ادا کیا جس کو روئداد میں ان الفاظ میں درج کیا ہے :

"اس کے بعد آپ (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کیا اور ازاں گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے حکام کا بہبود اعیانِ جلسہ کا بہبود دعائے قبولیت مانگی۔"

(روئداد اہلحدیث کانفرنس ص۳۰)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بعد موجودہ دور کے حافظ عبدالقادر روپڑی کے

چچا جان اور سسر حافظ عبداللہ روپڑی کی بھی انگریز نوازی ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ روپڑی اور عبدالستار دہلوی انگریزوں کے غلام تھے

مولوی ثناء اللہ امرتسری

کے انگریزوں کی حمایت میں فتوے دینے کا راز فاش وہابیوں کے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے کیا ہے۔ اب حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اور مولوی عبدالستار دہلوی کے انگریزوں کے غلام ہونے کے متعلق وہابیہ کے مشہور اخبار "محمدی" دہلی نے مولوی عبداللہ صاحب روپڑی سے ایک سوال کی سرخی جما کر فاش کیا ہے کہ :

"انگریزوں کی حکومت کے غلط بلکہ غلاموں کے غلام اور وہ چلے ہیں حاکم شرعی بننے کو۔" (اخبار محمدی دہلی ص۱۲ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء)

ہندوستان میں حکومتِ برطانیہ کی بدولت امن و امان ہوا

وہابیوں کی آل انڈیا

اہلحدیث کانفرنس منعقدہ کلکتہ کے چھٹے سالانہ جلسہ کی کارروائی کی روئداد میں مولوی عبدالنور صاحب (وہابی) نائب صدر استقبالیہ کمیٹی نے جو استقبالیہ پڑھا۔ اس میں واضح الفاظ میں گورنمنٹ انگریزی کو ہندوستان میں امن و امان کا سبب ان الفاظ میں قرار دیا ہے۔

"ہندوستان میں گورنمنٹ انگریزی کی بدولت جب امن و امان ہوا۔" (روئداد اہلحدیث کانفرنس دہلی ص۲)

غیر مقلدین کے مولوی بسم اللہ خان اپنے رسالہ "اعلان دافع بہتان" میں رقمطراز ہیں کہ :

"ہم اس سرکار (انگلشیہ) کے بڑے خیر خواہ ہیں۔ کیونکہ اپنے شعار مذہبی آزادی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور کسی طرح ہمارے دین و مذہب میں خلل نہیں۔" (اعلان دافع بہتان ص۹)

گورنمنٹ انگریزی وہابیوں کے لیے نعمت ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالمنور نے کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ:

"ہم اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا فرض منصبی جانتے ہیں۔ جس کی قانونی آزادی سے ہم کو مذہبی آزادی نصیب ہوئی لیکن ہم نے اس نعمت کی کوئی قدر نہ کی۔ جوں ہی ہم اس قسم کی مخالفتوں سے فارغ ہوئے تو آپس کی مخالفت میں پھنس گئے۔ ایک دوسرے کی تکفیر، تفسیق، تبدیع وغیرہ ہمارا شغل ہو رہا ہے جس سے جماعت اہلحدیث ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہے۔" (روداد اہلحدیث کانفرنس دہلی ص۴)

انگریزی حکومت وہابیوں کی حکومت ہے

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی روداد میں وہابیوں نے برٹش گورنمنٹ کو اپنی گورنمنٹ ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"الٰہ آباد ہماری برٹش گورنمنٹ کے صوبہ اودھ کا جیا دار الخلافہ ہے"

(روداد اہلحدیث کانفرنس دہلی ص۴۹)

ناظرین حضرات: مندرجہ بالا تحریرات سے اظہر من الشمس ہے کہ وہابی ٹولہ انگریزوں کا پٹھو اور وفادار تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کا کوئی خیال نہیں کیا بلکہ انگریزوں کی طرف داری کی۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بھر میں افتراق و انتشار انہیں کی طرف سے شروع ہوتا ہے۔

مدیر ایشیا کی گواہی

غیر مقلدین کے ندیم کو موسے لکھتے ہیں کہ: تذکار شہید پر تبصرہ کرتے ہوئے مدیر ایشیا جو وہابیوں، دیوبندیوں اور مودودیوں کے ممدوح ہیں، رقمطراز ہیں کہ: انگریزوں کے ہمہ گیر غلبہ کے زمانہ میں وہابیت کے نام سے اس تحریک اسلامی کو بدنام کرنے کے لیے جو پراپیگنڈہ کیا گیا کہ اس سے وہ طبقہ بھی متاثر ہو گیا جو اس ملک میں اہلحدیث کہلاتا تھا۔

اس کے اندر اتنی جرأت نہ رہی کہ وہ شاہ صاحب کو اپنا ہیرو بنا کر پیش کر سکے۔ بلکہ بڑے بڑے اکابر اہلحدیث بھی اس کوشش میں مصروف ہو گئے کہ وہ انگریزوں کو اپنی خیر سگالی اور وفاداری کا یقین دلائیں۔ (الاعتصام لاہور ص۴ کالم ۲، ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء)

دیوبندی حضرات کی آماجگاہ اور مرکزی دارالعلوم دیوبند انگریزی حکومت کا موافق اور اس کا ممد و معاون تھا۔

مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق سرکار ہے

دیوبندی "مولوی احسن نانوتوی" کے سوانح نگار نے دیوبندیوں کے مرکزی مدرسہ "دیوبند" کے متعلق حکومت برطانیہ کے لفٹیننٹ گورنر کے ایک معتمد انگریز پامر نامی کا تاثر اس طرح درج کیا ہے کہ:

"اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے۔ وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص۲۱۷ مطبوعہ کراچی)

ناظرین! جو مرکزی مدرسہ انگریزوں کا پٹھو ہو تو وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پٹھو اور نمک خوار ہوں گے۔ یہ دیوبندیوں کے ماتھے پر ایک ایسا بدنما داغ ہے جو قیامت تک نہیں اتر سکتا۔

علماء اہلسنت وجماعت کا مطالبہ

مسلکِ اہلسنت وجماعت (بریلوی) کے علماء اکثر و بیشتر مرتبہ حکام بالا کو اس حقیقت سے باخبر کرتے رہتے ہیں کہ ہندوستان سے دیوبندی مولویوں کا آنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ مختلف بہانوں سے پاکستان آتے ہیں۔ دراصل ان کا آنا پاکستان میں تخریبی کارروائی کرانا مقصود ہے۔ دیوبندیوں نے پاکستان بننے کی سر توڑ مخالفت کی تھی۔ اور پاکستان کے قیام کا نعرہ بلند کرنے والی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی بہانگِ دہل نہ صرف مخالفت ہی کی بلکہ اس پر طرح طرح کے فتوے لگاتے۔ نظریہ پاکستان کا استہزا اڑایا اور طنزیں کیں۔ بلکہ جب پاکستان بن بھی گیا تب بھی اس کو بازاری عورت، پلیدستان، خاکستان، سانپ اور گناہ جیسے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ ایسے حضرات ملک وملت کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو ان پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور دوسرے ممالک سے ان کی آمد ورفت بند کرنی چاہیئے۔

دیوبندی وہابی مولویوں کا پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنا

روزنامہ کوہستان لاہور نے اپنی ۲ر نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ:

"بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ احراری مولوی یا کانگریسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے۔ جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتا ہے۔" (کوہستان ۲ر نومبر ۱۹۵۶ء)

احرار علامہ اقبالؒ کے نظریہ کے مخالف تھے

مصورِ پاکستان علامہ اقبال مرحوم انگریز کے خلاف آواز اٹھاتے رہے اور یہ

دیوبندی مولوی انگریز سے وظیفہ حاصل کرتے رہے۔ اس لیے خود دیوبندیوں احراریوں نے یہ حقیقت رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں تسلیم کی ہے کہ:

"احرار اور علامہ اقبال کے نظریوں کے درمیان کھلا ہوا تصادم موجود تھا۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے حسین احمد مدنی کے متعلق اشعار

علامہ اقبال نے جب دیوبندی مولویوں کے سردار مولوی حسین احمد مدنی کے نظریات کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت کے خلاف پایا تو لکھا:

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ — ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اسی لیے دیوبندی مولوی عامر عثمانی نے دیوبند سے ہی شائع ہونے والے اپنے ماہنامہ "تجلی" میں دیوبند مدرسہ کے متعلق ایک نظم شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

دیوبند سے

کیا گردشِ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں — دیوبند تیرا حالِ زبوں دیکھ رہا ہوں

سمٹا ہوا ساحل ہے کہ ٹھہری ہوئی موجیں — یکسوں تیرے سمندر میں سکوں دیکھ رہا ہوں

اٹھے تری آغوش سے کتنے ہی مجاہد — اغیار کا اب صیدِ زبوں دیکھ رہا ہوں

اللہ رے یہ مسندِ افتاء کی امانت — اپنوں کا بھی ہوتا ہوا خوں دیکھ رہا ہوں

آوارگیِ فکر و نظر اہلِ حرم کی! — نا پختہ مگر جوشِ جنوں دیکھ رہا ہوں
جو داعیِ اسلام تھے وہ دیش بھگت ہیں — نیرنگیِ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں
اسلاف کے دل بھی ترے فتووں سے ہیں مجروح — تکفیر کا یہ شوقِ فزوں دیکھ رہا ہوں
غیروں سے ہے الفت تجھے اپنوں سے ہے اُلجھاؤ — بدلا ہوا اندازِ جنوں دیکھ رہا ہوں
یہ منصبِ افتا ارے فتووں کی یہ اندھیر — فنکاریِ شیطان کا فسوں دیکھ رہا ہوں
پنہاں اسی تخریب میں تعمیر کے انوار — چھٹ جائیں گے بادل یہ شگوں دیکھ رہا ہوں
حق گوئی و بیباکیِ اسلاف کی سوگند — تجھ کو پئے اغراض نگوں دیکھ رہا ہوں
کس برقِ نگاہی کا یہ اعجاز ہے افسرؔ — اب شعلہ فشاں سوزِ دروں دیکھ رہا ہوں

(ماہنامہ تجلی دیوبند ص۵۳ مئی ۱۹۵۶ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی انگریزوں سے ماہانہ مدد ملتی تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی شبیر احمد عثمانی نے خود اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

اشرف علی تھانوی کو انگریز کی طرف سے چھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ

"حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ..... ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔"

(مکالمۃ الصدرین ص۹)

غیر مقلد دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے بانی کو بھی انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا۔ اس کا ذکر بھی دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمان صاحب نے کیا ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی کو انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا!

"مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب ..... کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا، پھر بند ہو گیا۔"

(مکالمۃ الصدرین ص۸)

جمعیت علماءِ اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایماء پر بنائی گئی تھی

دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمٰن کی تقریر کا خلاصہ دیوبندی حضرات کے دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور کے شائع کردہ رسالہ مکالمۃ الصدرین میں ان الفاظ میں درج ہے:

"مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیۃ العلماء اسلام[1] حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔"

(مکالمۃ الصدرین ص۷)

دیوبندی وہابی مولویوں نے جو انگریزی حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون قرار دیا۔ یہ اسی امداد کا ہی کرشمہ تھا۔ چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی احسن نانوتوی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:

---

[1] آج کل جمعیت علماءِ اسلام کے صدر مفتی محمود صاحب ہیں۔ خود ہی ان حضرات کی غیرت و حمیت کا اندازہ لگائیں۔

انگریزوں کی حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون ہے

"۲۲ مئی کو نمازِ جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد [illegible] مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت [illegible] قانون ہے۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص [illegible])

انگریزوں کی حمایت میں اس تقریر کا جو اثر لوگوں پر ہوا اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگا دی۔ اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی کے خلاف ہو گئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدر الدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص [illegible])

حالی سے انگریزوں کی تعریف

الطاف حسین حالی نے بھی انگریزوں کی تعریف میں اشعار لکھے ہیں چنانچہ "کلیاتِ نظمِ حالی" میں حالی نے "مژدہ قدوم حضور شاہزادہ ویلز در ہندوستان" کی سرخی دے کر لکھا ہے کہ:

مژدہ ہو اہلِ مشرق دن پھرے تمہارے
گلہ کی اپنے لینے آیا خبر کہاں سے
ہندوستاں بھی تجھ سے کچھ آج کل نہیں کم
تیرے نصیب کا تو کیا پوچھنا ہے لیکن
مہماں ہے آج ان کا اس شاہ کا ولی عہد

مشرق سے سوئے مشرق آیا ہے مہرِ تاباں
ہے ایسے گلہ باں پر گلہ کی جان قرباں
اے معدنِ بزرگی اے خاکِ انگلستان
ہندی بھی ان دنوں ہیں قسمت پہ اپنی نازاں
روئے زمیں کے سلطاں جھکتے ہیں جن کے مہماں
(کلیاتِ نظمِ حالی ص [illegible])

اکابر وہابیہ پاکستان کے مخالف تھے

[illegible] کی رگ رگ میں انگریز کی وفاداری اور نیاز مندی سمائی ہو۔ اور جو [illegible] کے باوجود انگریزوں کی خدمت اور ان کے مشن کو کامیاب [illegible] کے لیے والنٹری طور پر اپنے آپ کو پیش کرنے کا جذبہ رکھیں [illegible] پاکستان کے کیسے خیر خواہ اور محب ہوں گے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے [illegible] عیاں ہوتا ہے کہ اکابر وہابیہ پاکستان کے مخالف تھے۔ [illegible] میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علماء اہلسنت اور مشائخ اہلسنت [illegible] کوششوں سے جب پاکستان معرضِ وجود میں آگیا اور وہابی مولویوں [illegible] شرمندۂ تعبیر نہ ہوا تو پھر انہوں نے عوام میں اپنا منہ دکھانے کے لیے [illegible] آپ کو پاکستان کا بہی خواہ اور خیر خواہ ظاہر کرنے کی کوشش کی اور وہابیوں [illegible] ان حضرات کو اپنی جمعیت کا امیر اور ناظم اعلےٰ مقرر کر دیا جیسا کہ مولوی داؤد غزنوی اور مولوی اسماعیل سلفی یہ دونوں حضرات کانگریسی تھے۔ اول الذکر مرکزی جمعیت کے امیر اور آخر الذکر جمعیت کے ناظم اعلےٰ رہ چکے ہیں۔

پاکستان کی مخالفت میں وہابی علماء اور عوام کا کردار

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ۲۷ مئی ۱۹۴۹ء کو لاہور میں جمعیت وہابیہ مغربی پاکستان کے اجلاس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے واضح طور پر اس حقیقت کی قلعی ان الفاظ میں کھولی ہے:

(۱) بہت سے اہلحدیث علماء اور عوام و امراء کانگریس کا ساتھ دیتے تھے اور تقسیم نہیں چاہتے تھے۔

(۲) بعض اہلحدیث علماء اور بہت سے عوام احراری تھے۔ وہ کانگریس

کے ساتھی تھے یا نہ لیکن بہرحال مسلم لیگ کے موافق نہ تھے
(۳) اسی طرح بہت سے اہلحدیث خاکسار تھے۔ یہ بھی کانگریس کے
موافق ہوں یا نہ ہوں لیکن مسلم لیگ کے موافق نہ تھے۔
(۴) بہت سے متوسط درجے کے اہلحدیث عوام اور بعض علما اور
انگریزی دان وکلا مودودی تھے۔ جو اپنا نام اسلامی جماعت رکھتے
ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ کانگریس کے خلاف آواز اٹھاتے تھے لیکن انہوں
نے عملی طور پر مسلمانوں کی عام جماعت مسلم لیگ کو بھی ووٹ نہ دیا۔
(احتفال الجمہور ۱۲)

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری

مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کانگریس اور مسلم لیگ میں سے کس میں شرکت
کی جاتے کا سوال ہوا تو مولوی صاحب نے اس کے جواب میں واضح الفاظ میں
مسلم لیگ کی حمایت نہ کی تھی۔ وہ سوال وجواب دونوں درج ہیں۔
س:۔ آج کل ہندوستان میں دو پارٹیاں (جماعتیں) کانگریس و مسلم لیگ کا
ہر چہار طرف شور و غوغا ہے۔ اور دونوں پارٹیوں میں ہمارے چوٹی
کے علماتے کرام و رہنماتے ملت (ہندوستان کے پالٹیکس میں جو
بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں) شامل ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں دونوں
جماعتیں اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کو مسلمانوں کو دعوت دے
رہے ہیں۔ جواب طلب یہ کہ موجودہ انقلاب کے دور میں اپنے
مذہب اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوتے مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث
کو خصوصاً کس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ آیا کانگریس میں یا مسلم لیگ میں۔
ج:۔ عام ملکی حالات میں جس قدر مذہب اجازت دے اس جماعت

[illegible] کے لحاظ سے اچھا کام کرے۔"
اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۰ جلد ۲ دسمبر ۱۹۳۷ء)
[illegible] اہلحدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کی کارروائی شائع ہوئی
[illegible] لکھا ہے کہ:
[illegible] اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیتے ہیں
[illegible] آزادی اندرونی اور بیرونی) حاصل کریں گے۔
[illegible] لندن میں ایسی تقریریں بکثرت ہوتی رہیں۔ ہماری
[illegible] سے یہ ہے کہ کانگریس نے اپنا مافی الضمیر بتانے
[illegible] سے کام نہیں لیا۔ اور نہ اس دعوے میں اس
[illegible] کل ہندوستانیوں کی قائم مقام ہوں۔
[illegible] اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے۔ اور اپنے مقصد
[illegible] ہو چکی ہے۔ اب اس کی مخالفت کرنا ہمارے
[illegible] خیال میں چنداں مفید نہیں ہے۔"
(اہلحدیث امرتسر ۱۵ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء)
[illegible] ثناء اللہ امرتسری کے بعد وہابیہ کے مولوی عبدالقادر قصوری کا
[illegible]

مولوی عبدالقادر قصوری[لہ]

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبدالقادر قصوری بھی کانگریسی تھے جس کا تذکرہ [illegible] مولوی احسان الٰہی ظہیر کے اپنے ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں مولانا [illegible] قصوری" کے ہیڈنگ سے ابوسلمان شاہجہان پوری کے شائع کردہ [illegible] طرح ہے:

"مولوی عبدالقادر قصوری پنجاب خلافت کمیٹی کے صدر [illegible] پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کے بھی وہ مدت تک صدر [illegible] تھے۔ اور جب تک وہ اپنی صحت کی بناء پر کنارہ کش نہیں [illegible] آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔"

(ترجمان الحدیث ص۵۵ مئی جون ۱۹۸۲ء)

وہابیوں کے ممدوح مولوی غلام رسول مہر نے بھی مولوی عبدالقادر قصوری کے متعلق لکھا ہے کہ:

"مولوی عبدالقادر قصوری ...... نے سالہا سال تک کانگریس کی خدمت کی۔ اور پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر بھی [illegible] بلاخوف و تردید کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں کانگریس کو ان سے زیادہ مخلص، صاحب ایثار اور بے غرض رہنما آج تک نہیں ملا۔"

(ترجمان الحدیث ص۵۵ مئی جون ۱۹۸۲ء)

لہ مولوی عبدالقادر قصوری وہابیہ نجدیہ کی موجودہ جمعیت کے امیر مولوی معین الدین [illegible] کے والد ہیں۔

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

[illegible] لکھتے ہیں کہ:

"[illegible] اسلام اور مسلمانوں کی بہت سی خدمات[لہ] انجام دیں۔ [illegible] کے وقت ان کا مسلک ہمارے نزدیک صحیح نہیں [illegible]"

(ترجمان الحدیث ص۵۵ مئی جون ۱۹۸۲ء)

[illegible] نے اپنے مضمون میں مولوی عبدالقادر قصوری [illegible] کانگریس کی حمایت اور معاونت کو وہابیہ کے اکابر کا ہی [illegible] لکھا ہے۔

[illegible] معاملات میں ان کا انداز فکر وہی تھا جو جماعت [illegible] اکابر کا تھا۔ (ترجمان الحدیث ص۵۵ مئی جون ۱۹۸۲ء)

[illegible] دیوبندی وہابیوں کے ممدوح شورش کاشمیری نے بھی مولوی [illegible] متعلق لکھا ہے:

"[illegible] مولانا آزاد کا نائب سمجھا جاتا تھا۔"

(ترجمان الحدیث ص۶۱ مئی جون ۱۹۸۲ء)

[illegible] مولوی سلیمان ندوی نے بھی مولوی عبدالقادر قصوری کے متعلق [illegible] ہے کہ:

"[illegible] اور کانگریس میں بیش از بیش حصہ لیا۔"

(ترجمان الحدیث ص۶۲ مئی جون ۱۹۸۲ء)

لہ [illegible] کانگریس کی حمایت کرنے والے مولوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں [illegible] مگر وہابیہ کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ کانگریسی علماء [illegible] خارج ہیں۔ (پیغام ہدایت ص[illegible])

[illegible] مولوی ابوالکلام آزاد کٹر کانگریسی تھے۔ لہٰذا پنجاب میں ان کے نائب [illegible]

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

مولوی داؤد غزنوی کانگریسی

وہابیہ نجدیہ کے مشہور خاندان ... فرد تھے ۔ جو کہ مولوی ...

تھے ۔ غزنوی صاحب اپنے دادا عبداللہ غزنوی کی طرح ...
انگریزوں کے حامی تھے ۔ احرار اور کانگریس کے ہمنوا تھے ...
کا شمار ہے ۔ ان جماعتوں کا تحریک پاکستان کے سلسلہ میں جو کر...
اظہر من الشمس ہے ۔ تب بھی ایک مورخ کی تحریر سے اس ...
کیا جاتا ہے ۔ مورخ عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ ،

غزنوی تحریک پاکستان کے مخالف تھے

جو قوم ... تحریک پاکستان ...
ہے ۔ اسے تاریخ لکھنے یا لکھوانے کا کوئی حق نہیں ۔ ممکن ہے کہ آپ ...
ہوؤں کا ذکر اچھے انداز میں کرنا چاہیئے تو جناب تاریخ تو مرے ہوؤں ...
کردار ہی کے ذکر سے بھری ہوئی ہے ۔ اگر ہم نے مرے ہوؤں کے ...
بند کر لی ۔ تو تاریخ نویسی کیسے ہو گی ، کاش آج حمید نظامی ہوتے تو آپ ...
کہ داؤد غزنوی کا رول کیا تھا ؎

کسی جگہ سے میں کروں بیاں تو کہے صنم بھی ہری ہری

دیانت وامانت اور کریکٹر کے اعتبار سے داؤد غزنوی تو ...
جوتے سیدھے کرنے کے اہل نہ تھے ۔ (روزنامہ نوائے وقت ...

داؤد غزنوی ہندو قوم سے مایوس نہیں

وہابی مولوی عنایت اللہ ... حال مقیم گجرات ... مقتدر شخصیت داؤد غزنوی کی ہندو نوازی کے بارے میں ...

" مولوی داؤد صاحب اپنی قوم (وہابیہ) سے سخت مایوس ...
ہندو قوم کانگریس سے مایوس نہیں ۔ صبح و شام ان کے ...
رہتے ہیں ۔ اور ان کے دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں ۔ اور ...

مولوی اسماعیل کانگریسی !

... کے بعد ان کی مرکزی جمعیت ...
... جن کا نام اسماعیل ...
... کو خوش کرنے کے ...
... اپنے چہرے سے اس ...

وہابی اور انگریزوں کی حکومت

کانگریس کے نمائندے انگریزی حکومت کے پُرزے تھے ۔ یہ کسی اہلسنت [illegible] کے ذی علم بزرگ کا فیصلہ نہیں بلکہ وہابی معتبر اور مقتدر شخصیت کا فیصلہ ہے [illegible] شخصیت کشمیر سیالکوٹ کے مولوی ابراہیم صاحب میر ہے ۔ چنانچہ [illegible] لکھتے ہیں :

"جو جماعت (کانگریس) اس وقت یہ دعوے کرے کہ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی شب و روز کی تگ و دو اسمبلیوں کے مقابلہ میں اپنے آدمی بھرتی کرنے میں صرف کرتی ہو ۔ جہاں پر انگریزی قانون کو جاری کیا جائے گا ۔ وہ جماعت پبلک کو دھوکہ دیتی ہے ۔ اور لوگوں کی عقل کی آنکھ میں خاک ڈالنا چاہتی ہے ۔ معمولی سوچ کا مقام ہے کہ یہ لوگ حکومت انگریزی کی مشین کے پرزے بنیں گے یا اس مشین کے توڑنے والے (ہیرو متصور ہونگے) ؟

جب یہ امر واضح ہوگیا کہ یہ لوگ حکومت انگریزی کی مشین کے پرزے بنیں گے تو اب ان کا یہ دعویٰ کہ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں صریحاً دھوکا ہے ۔ جس سے وہ عوام میں جوش پھیلا کر اپنے شکم پرور مطالب پورے کرنا چاہتے ہیں ۔ (پیغام ہدایت [illegible])

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے فرقہ کے کانگریسی مولوی ابوالقاسم [illegible] کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس کا اصل مقصد بیان کرتے ہیں کہ :

"اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ اپنی قوم کے بہترین دماغوں کو انگریزی سیاست کے ماتحت غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا ہے ۔"

(پیغام ہدایت [illegible])

مولوی ابوالقاسم بنارسی کانگریسی

[illegible] امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] کانگریس کی ترویج و تشہیر اور اس کے مقاصد [illegible] ہندوؤں سکھوں اور کانگریسی [illegible] شائع کیا ۔ بنارسی صاحب نے پاکستان [illegible] بنارس کے معاصر اور ہم مسلک [illegible] پیش کر دینا وہابیوں کے منہ پر [illegible]

[illegible] صاحب نے کہا کہ پاکستان کا [illegible] نیز یہ کہا [illegible] پاکستان [illegible] پھر یہ کہا کہ [illegible]

(پیغام ہدایت [illegible])

[illegible] لکھتے ہیں :

[illegible] ہندوؤں سکھوں اور [illegible] جو کچھ وہ [illegible]

(پیغام ہدایت [illegible])

[illegible] لاؤڈ سپیکر ہیں | مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے [illegible] لاؤڈ سپیکر قرار دیتے [illegible]

"یہ آواز گاندھی جی اور پنڈت نہرو صاحب کی ہے۔ مولوی [illegible] ابوالقاسم صاحب ان کی آواز کے لاؤڈ سپیکر ہیں۔ اپنی طرف [illegible] سے نہیں کہتے۔ مسٹر گاندھی جی پکارتے ہیں کہ پاکستان کی تعریف معلوم نہیں۔ پنڈت نہرو صاحب بھی واویلا مچاتے ہیں کہ [illegible] تعریف معلوم نہیں۔ آریہ اور کانگریسی اخبار لاہور وغیرہ مقامات کے بھی یہی شور اٹھاتے ہیں کہ ابھی تک اس کی تعریف پیش نہیں [illegible] سکھ الگ چلا رہے ہیں کہ ہم پاکستان نہیں بننے دیں گے۔" (پیغام [illegible]

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے بنارسی صاحب کے [illegible] الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"مولوی ابوالقاسم صاحب گورکھشا والے پرانے کانگریسی ہیں۔"
(پیغام ہدایت [illegible])

کانگریس میں وہابی مولویوں کا بڑھ چڑھ کر حصہ لینا وہابیہ کی تحریروں [illegible] اب ان کانگریسی مولویوں پر وہابیوں کی شہرہ آفاق شخصیت مولوی ابراہیم [illegible] کا فتوے ملاحظہ فرمائیں:

مولوی ابراہیم میر کا فتوے

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی [illegible] (پیغام ہدایت) میں نمایاں [illegible] صادر فرمایا ہے کہ:

"کانگریسی علماء دس کروڑ مسلمانوں کی تباہی کا موجب ثابت ہو [illegible] ہیں۔" (پیغام ہدایت [illegible])

وہابیوں کو مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی نصیحت

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنے فرقہ کے [illegible]

ہی شکریہ کیوں نہ ادا کرے۔ کہ انہوں نے ایک ایسی تنظیم کی بنا ڈالی
جو اپنی کوششوں سے شاہ بلوط کے درخت کی طرح پروان چڑھی
چاہتے ہیں کہ ہر ہندوستانی اس بات کو ملحوظ رکھے۔ کہ اس کی پشت
پر بیرونی حکومت کے جوئے سے آزاد کرانے کا مقصد نہ تھا، بلکہ
برٹش حکومت کی جڑیں ہندوستان میں اور مضبوط و مستحکم ہوں۔
برطانیہ سے وفاداری کانگریس کا مذہبی فریضہ تھا۔ تعلیم یافتہ برٹش
کا دلدادہ تھا۔" (کانگریس کے ساٹھ سال صفحہ ۱۱۱)

کانگریس کا دوسرا اجلاس

سنہ ۱۸۸۶ء میں کلکتہ میں دادا بھائی نوروجی
میں منعقد ہوا جس میں انہوں نے اپنے
صدارت میں فرمایا کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کا اجتماع جس کا ہر فرد برٹش
نعمتوں سے واقف ہے۔ کسی ایسے مقصد کے لیے منعقد ہو سکتا ہے جو
کے خلاف ہو؟ اس حکومت کے جس نے ہم کو یہ سب کچھ عطا کیا ہے۔
صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم سر سے پیر تک وفادار ہیں۔"
(کانگریس کے ساٹھ سال مؤلفہ سیتا رامیا صفحہ ۱۲۷۔ بحوالہ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء
چودھری حبیب احمد صفحہ ۲۵۹/۲۶۰)

کانگریس کے انگریز صدر

کانگریس کا بانی ہی انگریز نہ تھا بلکہ اس کے متعدد
اجلاسوں کی صدارت انگریز کرتے تھے سنہ ۱۸۸۸ء
میں الٰہ آباد کے اجلاس کی صدارت مسٹر جارج ویول نے کی۔ سر ولیم ویڈر برن (انڈین)
سول سروس کے آدمی تھے سنہ ۱۸۸۶ء میں انہوں نے پنشن لی۔ اور سنہ ۱۸۸۹ء میں
نے بمبئی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبر اور انگلستان کے
مشہور خطیب چارلس بریڈ لا نے شرکت کی پھر سنہ ۱۸۹۲ء میں پارلیمنٹ کے ایک
دوسرے ممبر ویب نے کانگریس کے اجلاس کی صدارت کی مسلم لیگ کے
سے صرف دو سال قبل یعنی سنہ ۱۹۰۴ء میں بمبئی کے اجلاس کی صدارت

[illegible] سروس کا آدمی اور آسام کا چیف کمشنر رہ چکا ہے۔"
([illegible] پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صفحہ ۲۶۱/۲۶۲ از چودھری حبیب احمد)

[illegible] کانگریس نوازی

مسلم لیگ کے قیام کے وقت انگریز اور کانگریسی
لیڈروں میں اس قدر باہمی موافقت تھی۔ کہ
[illegible] کے اجلاس کی صدارت کرتا یا اس کے اندر کوئی اہمیت
[illegible] کورٹ کا جج بنا دیا جاتا یا وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر
[illegible] برہمانیہ ایر وی کرشنا سوامی ایار، سر سنکرن نیر،
[illegible] کے عہدے حاصل کرکے حکومت کی کلیدی آسامیاں حاصل
[illegible] شنا میر کانگریس میں نمودار ہوئے۔ اور لا ممبر بنا دیئے
[illegible] چندا وکار این۔ ایم۔ سمرانتھ اور مسٹر جی۔ این باسو اور مسٹر
[illegible] کے پلیٹ فارم ہی سے عہدوں تک پہنچے مسٹر ایس
[illegible] میں کانگریس میں ایک زوردار تقریر کی۔ اور وائسرائے کی
[illegible] نامزد کر دیئے گئے۔ مسٹر ایس سنہا کو صرف کانگریس کے
[illegible] بہار کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنایا گیا۔ سر فیروز شاہ مہتا کو لارڈ
[illegible] کا خطاب دیا۔ جو کانگریس کے بہت بڑے لیڈر تھے۔ اور
[illegible] کو محض کانگریس کا لیڈر ہونے کی وجہ سے لیجسلیٹو کونسل کا ممبر

[illegible] کانگریس نوازی کا یہ عالم تھا کہ سنہ ۱۹۰۸ء میں جب کانگریس کنونشن کا
[illegible] ہوا تو اس وقت کے گورنر سر آرتھر لالی نے اپنے خیمے
[illegible] کے لیے عطا فرمائے۔ ان تمام واقعات کو نہایت تفصیل کے
[illegible] پٹا بھائی نے اپنی کتاب ہسٹری آف دی کانگریس (History
[illegible] of the Congress) میں درج کیا ہے۔"
([illegible] اور نیشنلسٹ علماء صفحہ ۲۹۱/۲۹۲ مطبوعہ البیان چوک انارکلی لاہور)

مسلم لیگ اور دیوبندی، مودودی

مسلم لیگ میں شرکت اکابر دیوبند کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے

دیوبندیوں کے اکابر نے بھی مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ چنانچہ اشرف علی تھانوی کے متعلق مولوی عبدالاحد ق[illegible] دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

'محمد ظفر احمد تھانوی اور مولوی شبیر علی تھانوی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہمارے اکابر (دیوبندی اکابر) خصوصاً حضرت تھانوی کے مسلک اور تعلیمات کے برخلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لیے حضرت (تھانوی) کے مشہور خلفاء مولانا سید سلیمان صاحب مولانا خیر محمد صاحب، مولانا محمد عبدالجبار صاحب مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ وغیرہم کی (مسلم لیگ میں) عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے'

(اشرف الافادات ص۱۱)

مسلم لیگ کی مخالفت کرنا

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا ہے کہ 'موجودہ لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی و شرعی تنظیم سوادِ اعظم تسلیم نہیں کی جا سکتی'

(اشرف الافادات ص[illegible])

مسلم لیگ بددین جماعت ہے

دیوبندیوں کے مولوی عبدالجبار نے مسلم لیگ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی

[illegible] ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ:

'[illegible] ہو سکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت (اشرف علی) [illegible] جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں۔'

(اشرف الافادات ص۱۸ مطبوعہ دہلی)

[illegible] شرکت کسی طرح گوارا نہیں

'فی الواقع حضرت مولانا .... موجودہ لیگ کی شرکت [illegible] گوارا نہیں کر سکتے'

(اشرف الافادات ص۱۹)

[illegible] نے مسلم لیگ کی مذمت کی

جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت [illegible] کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی تو علماء تھانہ بھون [illegible] الاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی' (اشرف الافادات ص۲۰)

[illegible] کو ووٹ دینے والے سُور ہیں

دیوبندیوں کے مولوی عطاء اللہ بخاری نے کہا کہ جو لوگ [illegible] کو ووٹ دیں گے وہ سُور ہیں اور سُور کھانے والے ہیں۔'

(چمنستان ص۱۶۵ مصنفہ مولوی ظفر علی خاں)

[illegible] مسلم لیگ کی مخالفت

(احرار) اور مسلم لیگ کے درمیان کامل مغایرت تھی۔ اور مسلم لیگ کے پاکستان [illegible] قبول نہ کیا تھا جس زمانے میں مسلم لیگ قائداعظم کے زیر قیادت [illegible] جدوجہد کر رہی تھی۔ احرار برابر مسلم لیگ کی ممتاز شخصیتوں کو مغلظات [illegible] اور ان پر غیر اسلامی زندگی بسر کرنے کے الزام عائد کر رہے تھے [illegible] اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ دشمنِ اسلام [illegible] "قائداعظم" "کافرِ اعظم" تھے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۳)

مودودی صاحب مسلم لیگ اور قیام پاکستان کی مخالفت

کے قیام کے مخالف تھے۔ انہوں نے پاکستان بنانے کا مطا
نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہ
مخالفت کی ہے جیسا کہ ان کی تحریریں شاہد ہیں:

مودودی نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا

میں اس کا اقرار کیا ہے چنانچہ ترجمان القرآن میں لکھا ہے
"مسلم لیگ کی حمایت میں اگر کبھی کوئی لفظ میں نے
کا حوالہ دیا جاتے۔"

ایک دوسرے شمارہ میں مولوی صاحب رقمطراز ہیں کہ:
"ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ
کی جنگ سے غیر متعلق رہے۔" (ترجمان القرآن

مودودی صاحب نے اپنی کتاب سیاسی کشمکش حصہ سوم
"افسوس کہ لیگ کے قائد اعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں
بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر رکھتا
کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے
اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔" (سیاسی

مودودی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:
"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لیے اس مسئلہ میں کوئی
نہیں ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد میں ہیں
حکومت قائم ہو۔" (سیاسی کشمکش

قیام پاکستان کا مطالبہ وقت ضائع کرنیکی حماقت ہے

زیڈ۔ اے سلہری ہی لکھتے ہیں کہ:

"اپنی جگہ مجھے ہمیشہ اس بات کا قلق رہا ہے کہ مولانا مودودی نے … تحریکِ پاکستان میں شرکت نہیں کی۔" (نوائے وقت ۲۷ مئی …)

بانیانِ پاکستان کی نیت پر حملہ

زیڈ۔ اے سلہری نے مودودی … کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ:

"محترمی مولانا مودودی نے بانیانِ پاکستان کے بارے میں شکایت کی ہے۔ لیکن مولانا نے شکایت سے تجاوز کرکے بانیانِ پاکستان کی نیت پر بھی حملہ کیا ہے کہ ان کا مقصد ہی نہ تھا کہ نظامِ اسلام قائم ہو۔ اور اس طرح انہوں نے قوم کو دھوکہ دیا۔ ہفت روزہ … کی رپورٹ میں انگریزی لفظ فراڈ (FRAUD) درج ہوا۔ اس بیان سے پوری تحریکِ پاکستان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، اور اس کے مویدین اور مخالفین کا کردار نکھل کر سامنے آ جاتا ہے۔" (نوائے وقت …)

قارئین حضرات! مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں آپ … مفکرِ اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ کا پاکستان کے متعلق کردار ملاحظہ … آج سب سے زیادہ پاکستان کے محب بنے بیٹھے ہیں۔ اور جماعتِ اسلامی … حقیقت ذکر مودودی صاحب نے تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی تھی … انکار کرتے ہیں ؎

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ!
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

"قائدِ اعظم کافرِ اعظم ہے!"

احرار کے ہر لیڈر نے اپنی ہر اہم تقریر میں مسلم لیگ پر تنقید کی۔ اس … پر نکتہ چینی کی۔ یہاں تک کہ قائدِ اعظم کو بھی نہ چھوڑا۔ انہیں کافر کہنا شروع کر دیا …

… منسوب ہے۔ جو تنظیم احرار میں ایک ممتاز شخصیت ہیں۔

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائدِ اعظم ہے کہ ہے کافرِ اعظم

… نے بھی "حیاتِ محمد علی" نامی کتاب میں دیوبندی احراری … محمد علی جناح کو کافرِ اعظم کہنا درج کیا ہے۔ رپورٹ تحقیقاتی عدالت … احرار کے متعلق لکھا ہے کہ:

"… اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ … اسلام تھی۔ ان کے نزدیک قائدِ اعظم کافرِ اعظم تھے۔"
(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۳)

… دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں نے قیامِ پاکستان اور نظریۂ پاکستان … اور استہزا اڑایا۔ اسٹیجوں پر نظریۂ پاکستان کو طنزیں کیں۔ … نہایت ہی رذیل قسم کے الفاظ استعمال کیے۔ جو کہ کتابوں … حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں۔

… پاکستان کے مخالف تھے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء کو لاہور … اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا کہ:

"… پاکستان کے مخالف تھے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

… پاکستان کی "پ" بھی کوئی نہیں بنا سکتا

مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں …

… عطاء اللہ بخاری تو خود علمِ غیب کا دعوے کرتے ہوئے یہ کہیں کہ اب … نہیں بنا جو پاکستان کی پ بنا سکے مگر امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ … عقیدہ ہے کہ ان کو کل کی اور دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ …
… ستم ترے دل میں کس سے بخار ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :

" اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ [illegible]

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴)

پاکستان ایک بازاری عورت ہے

دیوبندی مولوی عطاء اللہ [illegible] لاہور میں اپنی ایک تقریر [illegible]

" پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول [illegible] ہے۔ "

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۵)

احراریوں کے صدر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ :

" احرار کا نظریہ بھی وہی تھا جو کانگریس کا نظریہ تھا۔ "

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت [illegible])

پاکستان پلیدستان ہے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری [illegible] تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد [illegible] کے لیے " پلیدستان " کا لفظ استعمال کیا ۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت [illegible])

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان

احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری نے [illegible] میں علی پور کی احرار کانفرنس میں اپنی [illegible] ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا ہے کہ :

ؔ دیوبندی تو پاکستان کو پلیدستان اور خاکستان کے لفظوں سے یاد کریں مگر اہلسنت [illegible] کے مقرر شہیر محی الفاضل علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب کوٹلوی مدفیوضہ نے متحدہ [illegible] کے بمبئی، دہلی اور کلکتہ جیسے شہروں کے عظیم اجتماعات میں شعر پڑھا ۔

> ؎ پاک اللہ پاک احمد پاک جسم و جان ہو !
> کیوں نہ رہنے کے لیے بھی ملک پاکستان ہو

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری [illegible])

لیڈروں نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو پلیدستان بھی کہا۔ ۲۹ نومبر [illegible]
داؤد غزنوی نے اخباروں میں ایک بیان شائع کرایا جس میں احرار کے [illegible]
کیا کہ وہ اپنے آپ کو کانگریس میں جذب کر دیں گے۔" (رپورٹ تحقیقاتی [illegible]

مسلمانوں کیلئے نظریۂ پاکستان سراسر مضر ہے

دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے مولوی شبیر احمد صاحب [illegible]
کے سامنے کہا کہ:

"پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ [illegible]
کے ساتھ بیان کیے اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لیے نظریۂ پاکستان
سراسر مضر ہے۔" (مکالمۃ الصدرین ص [illegible])

تصورِ پاکستان پر طنز اور توہین

چودھری افضل حق احراری لیڈر نے تصورِ پاکستان کے خلاف بہت [illegible]
اور توہین آمیز باتیں کہیں جو "خطبات احرار" کے صفحات ۴۱، ۸۲، ۸۳، [illegible]
درج ہیں۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے غیر مقلد، احراری، دیوبندی،
مودودی حضرات کی انگریز نوازی، پاکستان دشمنی، نظریۂ پاکستان اور مسلم [illegible]
مخالفت بالکل عیاں ہے۔ جن لوگوں نے قیامِ پاکستان اور مسلم لیگ کی
مخالفت کی ہو۔ اور مخالفت کے باوجود جب پاکستان معرضِ وجود میں آگیا
ان حضرات کو پاکستان میں رہتے ہوتے بھی اس کا پھلنا پھولنا۔ ترقی کی [illegible]
کرتے دیکھنا۔ کبھی بھی گوارا نہیں کیونکہ اس کا قیام تو ان کی خواہشات کے بالکل [illegible]
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی ان کے ان سے تعلقات
نہیں ہوتے بلکہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ کے مربی سعودی حضرات کا [illegible]

[illegible] کو یاد کرنا اور اس کو عجیب وغریب القاب سے یاد کرنا جب سعودی
[illegible] تو اس کا گاندھی کی سمادھی (قبر) پر پھول چڑھانا اس حقیقت
[illegible] دلیل ہے۔ ان سب حقائق کو باحوالہ پیش کیا جاتا ہے

[illegible] وہابیوں کی مسلم کش کانگریسی لیڈروں سے والہانہ عقیدت

[illegible] استقبال کی تیاریاں

پنڈت جواہر لال نہرو جب سعودیہ جاتا تھا تو اخبارات میں اس کے استقبال
[illegible] خبریں اس طرح شائع ہوئیں کہ:

"سعودی عرب میں پنڈت نہرو کی مدارات کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے
[illegible] کے جاہ و جلال کی یاد تازہ کر دے گا۔ ہر روز طائف
[illegible] سے گلاب کے تازہ پھول طیارہ کے ذریعے ان محلات
[illegible] جائیں گے جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم (نہرو) اور
[illegible] کے لیے شاہی ترشہ خانوں میں خاص انتظامات کیے جا رہے ہیں
[illegible] ہوائی مستقر سے ریاض میں شاہ سعود کے نہایت پرشکوہ محل تک
[illegible] کی صورت میں لے جایا جائے گا۔ جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ
دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام شاہراہوں کو بھارتی
اور سعودی پرچموں سے مزین کیا جائے گا۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۲۱ اگست ۱۹۵۶ء)

[illegible] کے لیے دعائیں

مکہ معظمہ کے ایک روزنامے "البلاد السعودیہ" نے
پنڈت جواہر لال نہرو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے
(اپنے اداریہ "بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید" میں لکھا ہے کہ:

"سعودی عرب ایک رہنما (نہرو) کو خوش آمدید کہنے میں فخر محسوس

کرتا ہے۔ مسٹر نہرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پُرامن اور [illegible]
پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دُعا کی ہے کہ [illegible]
کا یہ داعی (نہرو) ہزاروں برس جئے۔

شاہ سعود کی "موتمر اسلامی" کے سیکرٹری کرنل انور سادات نے [illegible]
روزنامے "الجمہوریہ" میں پنڈت نہرو کو "ایشیائی فرشتہ" بتایا ہے۔ [illegible]
ہے: "اے ایشیا کے فرشتے (نہرو) تم پر سلامتی ہو۔"

آگے چل کر کرنل سادات لکھتے ہیں کہ:
"مسٹر نہرو کی نرم اور ملائم آواز توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ [illegible]
کیونکہ یہ سچائی کی علم بردار ہے۔"

(روزنامہ کوہستان لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

"سعودی عرب میں نہرو کا مرحبا نہرو رسول السلام اور جے ہند کے نعروں [illegible]
استقبال شاہ سعود نہرو کی پنج شیلا پر ایمان لے آئے۔ سعودی
عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال کے لیے عرب [illegible]
عورتیں بھی موجود تھیں۔ یہ خواتین ٹرکوں اور کیڈیلاک کاروں میں بیٹھی ہوئی
مسٹر نہرو کو نقابوں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھیں۔ ریاض [illegible]
پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگا لیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۷، ۲۸، ۲۹ [illegible]

نجدیوں کے نعرہ نہرو رسول السلام پر ہندو اخبار کا تبصرہ

بھارت [illegible] اخبار [illegible]

۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں "خوش آمدید پیغمبر امن" کے عنوان کے تحت
باتوں کے علاوہ حسب ذیل فقرے موجود ہیں۔

(۱) پردھان منتری شری جواہر لال نہرو "پیغمبر اسلام" کی دُنیا میں پہنچے تو ان کا
استقبال "پیغمبر امن" کے نعروں سے کیا گیا۔

(۲) اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں، سلامتی کے ہیں [illegible]

[illegible] سلامتی کے پیغام بر کہے ہیں۔
[illegible] پاسبانوں (نجدیوں) نے پنڈت جی کی عزت افزائی
[illegible] اس پر اسے ناز ہے۔ جس کی وجہ سے دُنیائے اسلام
[illegible] ہے۔

[illegible] اس دورہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ تو وقت بتائے گا مگر اس
[illegible] تبدیلی ہوگئی تو یہ دورہ کی بہت بڑی فتح ہوگی
(نوائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء کالم ایڈیٹر کے نام خطوط)

[illegible] تھانوی سے مذمت

دیوبندیوں کے مولوی احتشام الحق تھانوی
نے بھی نجدی وہابیوں کی اس ہندو نوازی
[illegible] روزنامہ جنگ نے درج کی ہے۔

[illegible] (شاف رپورٹر) مولانا احتشام الحق تھانوی نے آج
[illegible] ہے کہ سرزمین حجاز کے دارالخلافہ ریاض میں
[illegible] پنڈت نہرو کے استقبال پر "مرحبا نہرو رسول السلام"
[illegible] اور اسلام سوز قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ان
[illegible] مسلمانانِ عالم کے دینی و ملی جذبات غیرت کو ناقابل
[illegible] ہے۔ بلکہ متولی حرمین شریفین کی اس موحدانہ دینداری کا
[illegible] سارے عالم اسلام میں ڈھنکا پیٹا جاتا رہا ہے۔
[illegible] سرزمین توحید اور گہوارۂ اسلام میں ایک صنم پرست
[illegible] کو دعوتِ تکریم دینا اور جوارِ رسول میں بسنے
[illegible] مردوں اور عورتوں سے خیر مقدم و استقبال کرانا پاسبان
[illegible] زیب دیتا ہے۔ یا اس احساس ذمہ داری کو
[illegible] ہے۔ جو حرمین شریفین کی تولیت پر مسلمانانِ عالم کی
[illegible] ہوتی ہے۔ خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی شرمناک

اور غیر اسلامی ہے کہ پنڈت نہرو کے لیے "رسول السلام" جیسے [illegible]
الفاظ استعمال کیے جائیں۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ [illegible]
بیان دیا گیا ہے کہ نامہ نگار عربی کی ابجد سے بھی واقف نہیں [illegible]
سے قاصد کے معنی مراد ہیں۔ نبی کے معنے مراد نہیں۔ میرے [illegible]
یہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے اور ممکن ہے کہ نامہ نگار [illegible]
کی ابجد سے حقیقت میں واقف نہ ہو لیکن سعودی عرب کے [illegible]
ترجمان سے زیادہ واقفِ اسلام ضرور معلوم ہوتا ہے۔ [illegible]
کرنے والے ترجمان ممکن ہے کہ عربی کی مہارتِ تامہ رکھتے ہوں [illegible]
اور تعلیماتِ اسلام کی ابجد سے بھی ناآشنا معلوم ہوتے ہیں [illegible]
السلام کے نعرہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والے کو [illegible]
ہوتی ہے کہ پنڈت نہرو کو نبی یا پیغمبر بنا دیا۔ یا اس لفظ سے [illegible]
مراد لیے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ رسول سے قاصد کے [illegible]
لیے گئے ہیں۔ یہ اعتراض ہے کہ لفظِ رسول اسلام اور قرآن [illegible]
اصطلاح ہے۔ جس کی حیثیت شعائر اللہ اور شعائرِ اسلام کی [illegible]
قرآن، مسجد حرام، مسجد اقصےٰ وغیرہ قسم کے بے شمار الفاظ اسلامی [illegible]
جو اپنے لغوی معنے سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لیے خاص [illegible]
اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنے میں حدود [illegible]
رکھنا ضروری ہے۔ قطعاً ناجائز و حرام ہے۔ بلکہ شعائر اللہ کی [illegible]
بے حرمتی اور توہین ہے ؏

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی !

کیا کسی مسلمان کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی تصنیف کا نام [illegible]
اپنے گھر کا نام "بیت اللہ" اور اپنی مسجد کا نام "مسجد حرام" [illegible]
کو "جنت" اپنے تالاب کا نام "کوثر" اور تنور کا "جہنم" اور [illegible]

[illegible] رسول رکھ لے۔ حالانکہ لغوی اعتبار سے یہ سب نام
[illegible] قرآن کریم میں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
[illegible] میں الفاظ کا ادب مسلمانوں کو نہیں سکھایا گیا ہے
[illegible] مسلمانوں کو خباثتِ نفسی کی ممانعت سے یہی ادب
[illegible] گیا ہے۔

[illegible] کے سفارتی ترجمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان کی عربی
[illegible] ہیں اصطلاحاتِ قرآن کی حرمت کا لحاظ رکھا
[illegible] کے احترام میں آج ناموسِ رسول کو
[illegible] گیا کہ رسول کے معنے قاصد کے ہیں۔ تو آئندہ
[illegible] حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔ پھر سلامتی و امن
[illegible] قدر حیا سوز اور غیرت کش ہے کہ جس کے ملک میں
[illegible] بری پھیلی جاتی رہی ہو، وہ قاصدِ امن تو کیا ہوتا
[illegible] کا ادنیٰ اشارہ بھی موجود نہیں ہے۔ خدا
[illegible] خرد و ندوں کو قاصدِ امن کے لقب سے یاد
[illegible]

جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

[illegible] حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں
[illegible] مسلمانانِ عالم کی امانت ہے اور ان پاسبانوں کی
[illegible] رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔"

(جنگ کراچی)

[illegible] گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانا

روزنامہ نوائے وقت نے فیصل
کا گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانے

کا بھی ذکر کیا ہے کہ:

"ابن سعود نجدی کا لڑکا فیصل جب ۱۹۵۵ء میں ہندوستان [illegible]
بھارتیوں نے اس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب [illegible]
"راجھار سعودی عرب زندہ باد" کے نعرے لگاتے ۔ امیر فیصل [illegible]
میں راج گھاٹ پر "مہاتما گاندھی کی سمادھ" پر پھول چڑھا [illegible]
(نوائے وقت [illegible])

دیوبندی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ

انہیں سعودی حضرات [illegible] کے دورہ پر آئے اور گاندھی [illegible]
پھول چڑھائے اسی دورہ میں دیوبندیوں نے مدرسہ دیوبند میں ابن [illegible]
بڑے بیٹے کو دعوت دی ۔ اور ابن سعود کے بیٹے نے مدرسہ دیوبند [illegible]
دی ۔ نامعلوم اس وقت دیوبندیوں کی غیرت کہاں گئی تھی ۔ اخبار میں ہے [illegible]
"ابن سعود کے بڑے بیٹے اور فیصل کے بڑے بھائی جو [illegible]
حکومت کے فرمانروا بھی تھے ــــــ شملہ سے آٹھ میل [illegible]
آپ نے ہماچل پردیش کے لوگوں کا پیش کیا ہوا لوک ناچ [illegible]
پروگرام دیکھا اور جناب صدر معزز وزرا ، خواتین اور راجندر [illegible]
کے جواب میں شاہ سعود نے تقریر فرمائی ۔ مدرسہ دیوبند کو پچیس [illegible]
روپیہ دیا ۔" (اخبار ریاست کانپور ۲۳ دسمبر ۱۹۵۵ء بحوالہ تاریخی حقائق [illegible]

جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول

نجدی وہابیوں نے تو گاندھی [illegible] کی قبر پر بھی پھول چڑھائے ۔ [illegible]
کوہستان نے لکھا ہے کہ:
"سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ [illegible]
سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن
کی قیام گاہ کی سیر کی ۔ بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے

[illegible] کی ۔ اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے"
(کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

[illegible] مستند کتب کے حوالہ جات سے اکابر وہابیہ کی انگریز
[illegible] فرما لیا ۔ وہابی انگریزوں کے پٹھو کیوں نہ ہوں ۔ جبکہ
[illegible] کی بناء انہیں کے ایما پر ڈالی گئی ۔ جیسا کہ دیوبندی
[illegible] احمد لکھنوی نے غیر مقلد وہابیوں سے استفسار
[illegible] الفاظ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ غیر مقلدین کا وجود
[illegible] اور صرف انگریزی کی وجہ سے ہے ۔ وہ استفسارات یہ

[illegible] میں سوائے انگریزی سلطنت کے اور کہیں آپ کا
[illegible] انگریزی سلطنت سے باہر جاکر بندگان خدا کو بچانے
[illegible] کرتے ۔ مگر تم جانتے ہو اگر تم کسی اسلامی سلطنت
[illegible] وہابیوں کا حال کابل میں ہوا یا کسی مرتد کی گت اسلامی
[illegible] چاہیئے وہی تمہاری ہوتی ۔ اس لیے انگریزی سلطنت
[illegible] دنیا کے کسی گوشہ میں اور غدر سے پہلے ہندستان
[illegible] تمہارا کوئی مذہبی مدرسہ ہے یا تھا ۔ تھا تو بتاؤ؟
[illegible] پہلے اور انگریزی سلطنت سے باہر تمہاری کوئی مسجد ہے
(صاعقۃ التقلید علی اغوی العنید ص ۲۳-۲۴)

[illegible] وہابیت کا بیج بونے والے انگریز ہوں تو پھر وہابی کیسے ان

[illegible] اس سے اظہر من الشمس ہے ۔ کہ گاندھی کی سمادھی اور واشنگٹن کی
[illegible] سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر صحابہ کرام اور
[illegible] ان کے نزدیک بدعت وحرام ہے ۔ (فقیر محمد ضیاء القادری غفرلہ)

کی نیاز مندی اختیار نہ کریں۔ اور انگریزوں کی حمایت میں فتوے اور کتابیں
شائع کریں۔ نیز انگریز کے خلاف جہاد کرنے کو ناجائز کیوں نہ کہیں۔

جو لوگ امام الانبیاء، محبوبِ خدا، شافعِ روزِ جزا، شبِ اسریٰ کے [illegible]
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نیاز مند اور خیر خواہ نہیں [illegible]
کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ علماءِ سُو نے ہر دور میں علماءِ حق کے طریق [illegible]
کی ہے۔ علماءِ سُو نے اسلاف سے رُوگردانی کر کے نئے نئے فتنے [illegible]
مسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ محبوبِ خدا اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ [illegible]
وسلم کو ختم کرنے کے لیے عجیب و غریب قسم کے حربے اختیار کیے۔ [illegible]
عبدالوہاب نجدی اور پاک و ہند میں غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیہ [illegible]
سید احمد اور اسماعیل دہلوی کے حالات میں نہایت ہی وضاحت [illegible]
چکے ہیں۔ ان فتنوں کے پیچھے کسی نہ کسی کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ [illegible]
دہلوی نے ہندوستان میں اس فتنہ وہابیت کا بیج بویا تو نجدیوں [illegible]
حاصل کیا۔ اپنے اسلاف سے اُس کو یہ عقائد کہیں نہ ملے۔ حالانکہ اس [illegible]
سے ہی شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی تھے جن کا علم [illegible]
دنیا میں مسلّم ہے۔ اسماعیل دہلوی نے یہ فیض نجدیوں سے حاصل کیا اور
امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کو یہ فیض ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم سے حاصل [illegible]
ابنِ تیمیہ نے یہ فیض ابنِ حزم ظاہری سے لیا۔ اور جس دور میں [illegible]
میں یہ فتنے برپا کیے تو علماءِ حق نے فوری طور پر ان کے تردید کے لیے [illegible]
اور مسلمانوں کا تحفظ فرمایا۔ لہٰذا مناسب ہے کہ محمد بن عبدالوہاب [illegible]
بریلوی اور اسماعیل دہلوی کے بعد ان تینوں کے جو مورثِ اعلیٰ [illegible]
اور ابنِ قیم اور ان کے عقائد کا تذکرہ کر دیا جائے تاکہ عامۃ المسلمین [illegible]
اُن کی تردید میں علماءِ حق نے جو کچھ تحریر فرمایا ان کا درج کرنا بھی بہت [illegible]
اور نفع بخش ہوگا۔

امام الوہابیہ ابنِ تیمیہ

[illegible] والوں کے بہت بڑے امام ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے
[illegible] استفادہ کیا اور انہیں کے عقائدِ باطلہ کو پروان چڑھانے کی کوشش
[illegible] غیر مقلدین وہابیوں کے ممدوح مولوی عبید اللہ سندھی نے اس کی
[illegible]

> [illegible] تیمیہ کے ماننے والوں میں سے سرزمینِ نجد میں محمد
> [illegible] ہوئے۔ دراصل محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کسی
> [illegible] سے علم حاصل نہ کیا تھا۔ جو انہیں صحیح ہدایت کی راہ پر لگاتا
> [illegible] کی طرف ان کی رہنمائی کرتا اور دین کے معاملات میں ان
> [illegible] کرتا۔ طلبِ علم کے سلسلہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی
> [illegible] شیخ ابنِ تیمیہ اور ان کے شاگرد کی بعض کتابیں پڑھ
> ([illegible] شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۲۳)

[illegible] علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

> [illegible] ثانی کے زمانہ میں ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نامی
> [illegible] کے مر جانے کے بعد اس نے اس مٹے ہوئے
> [illegible] کو ظاہر کیا۔ اور اہلِ سنت کے خلاف اُس نے ایک
> [illegible]
> (سیف الابرار علی المسلول الفجار ص۱۱)

[illegible] الاسلام نہیں بلکہ [illegible] الاثام ہے	علامہ محمد عبدالرحمٰن سلہٹی علیہ الرحمۃ نے ہی اپنی شہرۂ آفاق کتاب سیف الابرار میں ابنِ تیمیہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:

اِبْنُ تَیْمِیَّۃَ فَھُوَ کَبِیْرُ الْوَھَّابِیِّیْنَ وَمَا ھُوَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ بَلْ ھُوَ شَیْخُ الْبِدْعَۃِ وَالْاٰثَامِ وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ تَکَلَّمَ بِجُمْلَۃِ عَقَائِدِھِمُ الْفَاسِدَۃِ وَفِی الْحَقِیْقَۃِ ھُوَ الْمُحْدِثُ لِھٰذِہِ الْفِرْقَۃِ الضَّالَّۃِ۔

ابن تیمیہ وہابیوں کا سردار ہے۔ شیخ الاسلام نہیں بلکہ شیخ البدعۃ اور شیخ الآثام (تمام برائیوں کا) ہے۔ اور یہی وہ سب سے پہلا شخص ہے۔ جس نے تمام عقائد فاسدہ کو بیان کیا ہے اور حقیقت میں وہی اس گمراہ فرقہ کا بانی ہے۔

(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص۱ مطبوعہ دہلی و استنبول)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

مفتی حجاز، شیخ الاسلام امام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ امام [illegible]

ابن تیمیہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:

ابن تیمیۃ عبد خذلہ اللّٰہ و اضلہ و اعماہ اصمہ و اذلہ و بذالک صرح الائمۃ الذین بینوا فساد احوالہ وکذب اقوالہ ومن اراد ذالک فعلیہ بمطالعۃ کلام الامام المجتہد المتفق علی امامتہ وجلالتہ و بلوغہ مرتبۃ الاجتہاد ابی الحسن السبکی وولدہ التاج و شیخ الامام العز ابن جماعۃ واھل عصرھم وغیرھم من الشافعیۃ و المالکیۃ والحنفیۃ

ابن تیمیہ ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا۔ گمراہ کیا۔ اندھا، بہرا اور رسوا کیا ہے۔ آئمہ دین نے اس کی تصریح فرمائی ہے جنہوں نے اس کے فاسد احوال اور جھوٹے اقوال کو بیان فرمایا ہے۔ جو شخص ان تصریحات کی تفصیل کرنا چاہے وہ امام مجتہد جن کی امامت جلالت، رتبۂ اجتہاد کو پہنچنا مسلم ہے ابوالحسن سبکی اور ان کے فرزند ارجمند علامہ تاج الدین سبکی، شیخ امام عز بن جماعہ ان کے ہمعصر حضرات اور ان کے علاوہ علماء شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ کے

[illegible] اعتراضہ علی [illegible] الصوفیۃ بل اعترض [illegible] عمر بن الخطاب وعلی [illegible] طالب رضی اللّٰہ عنہما۔ [illegible] والحاصل ان لا یقام [illegible] وزنا بل یرمی فی کل [illegible] ویعتقد فیہ انہ [illegible] ضال مضل جاھل غال [illegible] اللّٰہ بعدلہ واجارنا [illegible] طریقتہ وعقیدتہ [illegible] آمین۔

کلام کا بھی مطالعہ کرے۔ ابن تیمیہ نے صرف متاخرین صوفیاء کرام پر ہی اعتراض کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے اکابر صحابہ کرام پر بھی اعتراض کیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس کا کلام کچھ وزن نہیں رکھتا بلکہ ویرانہ میں پھینکے کے قابل ہے۔ اس کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ وہ بدعتی۔ گمراہ گمراہ کن۔ جاہل۔ غالی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عدل سے معاملہ فرمائے اور ہمیں اس جیسے عقیدے اور طریقے [illegible] آمین

(فتاویٰ حدیثیہ ص۹۹ مطبوعہ مصر)

[illegible] یہ کسی معمولی عالم کی تحریر اور فیصلہ نہیں بلکہ ابن حجر مکی علیہ [illegible] عالم ہیں جن کے متعلق فرقہ وہابیہ کی ممتاز شخصیت اور مولوی ثناء اللہ [illegible] کے دست راست مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ:

شیخ ابن حجر مکی (علیہ الرحمۃ) مکہ شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ اہلحدیث ص۲۹۲)

علامہ عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے ممدوح علامہ عبدالحی لکھنوی ابن تیمیہ کے بارے میں [illegible] دیتے ہیں کہ:

[illegible] الشوکانی فی غیر موضع [illegible] بکونہ کثیر العلم

اور میں نے اپنے رسائل میں کئی جگہ شوکانی کی تعریف کی ہے کہ وہ کثیر العلم

قَلِيْلَ الْحِلْمِ وَبِاَنَّ عِلْمَهٗ اَكْبَرُ مِنْ عَقْلِهٖ وَفَهْمِهٖ اَنْقَصُ مِنْ نَظْرِهٖ وَقَدْ بَلَغَ اِلَيَّ اَنَّ بعض افاضل عصرنا وَهُوَ الَّذِيْ تَفَرَّدَ بلقب غير ملتزم الصحة مِنْ بَيْنِ اَمَاثِلِ دَهْرِنَا اَنْكَرَهٗ عَلَيَّ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وكتب فِيْ بَعْضِ تَحْرِيْرَاتِهٖ مَا يُؤْذِنُ بِاَنَّ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الْحَلِيْمِ المشهور بِابْنِ تَيْمِيَةَ رَأْسُ العقلاءِ الكبارِ مَعَ اَنِّيْ لَسْتُ مُنْفَرِدًا فِيْمَا وصفته به بَلْ قَدْ نَصَّ عليه جَمْعٌ مِنَ الْاَعْيَانِ وَشَهِدَتْ بِهٖ مُطَالَعَةُ تَصَانِيْفِهٖ ايضا بحيث لا يحتاجُ اِلٰى اِقَامَةِ بُرْهَانٍ ولنذكر ههنا عِبَارَاتِ السَّلَفِ الدَّالَّةِ عَلٰى اَنَّ عِلْمَ ابْنِ تَيْمِيَةَ اَكْبَرُ مِنْ عَقْلِهٖ وَعَلٰى تَشَدُّدِهٖ وَتَجَاوُزِهٖ عَنْ حَدِّهٖ فِيْ تَقْرِيْرِهٖ وَتَحْرِيْرِهٖ۔

ہے۔ کم حوصلہ والا ہے۔ اس کا [...] اس کی عقل سے بڑا ہے۔ اور اس [...] سمجھ اس کی نظر سے کم ہے۔ [...] معلوم ہوا ہے کہ ہمارے زمانہ [...] بعض افاضل جو کہ اس زمانہ کے [...] عالم ہیں، انہوں نے قاضی شوکانی [...] سخت انکار کیا ہے۔ اور اپنی [...] میں انہوں نے لکھا ہے کہ احمد بن [...] المشہور ابن تیمیہ جو کہ راس العقلا[...] میں اس کی تعریف میں کتنے [...] اکیلا ہی نہیں اور ایسی تعریف پر دلیل قائم کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس کے بارے میں سلف کی کچھ عبارات درج کریں گے جن میں یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ابن تیمیہ کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔ اس نے اپنی تحریر اور تقریر میں تشدد اور تجاوز سے کام لیا ہے۔

(غیث الغمام ص۵۵ مطبوعہ لکھنؤ)

علامہ عبدالحی لکھنوی امام الوہابیہ ابن تیمیہ کے متعلق مندرجہ بالا عبارت لکھنے کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ:

وَآمِنْ بِاَنَّ مَا ذَكَرْتُهٗ فِيْ — اور ابن تیمیہ کے بارے میں میں نے

[...] ابن تيمية هُوَ صِدْقٌ [...] وَالْحَقُّ الصُّرَاحُ۔ — جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر تو یقین کرے کہ وہ بالکل سچ اور واضح حق ہے۔

(غیث الغمام ص۵۵ مطبوعہ لکھنؤ)

دنیائے علم کی ممتاز شخصیت علامہ سید غلام مصطفےٰ شاہ علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

[...] شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف "تحفۃ الناظرین" میں ابن تیمیہ [...] فرمایا ہے کہ:

[...] کرتا تھا۔ اور سفر زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو [...] تحقیر و توہین بعض خلفائے راشدہ اور آئمہ مجتہدین طریقہ [...] تھا۔ اور کتاب صراط مستقیم اس کی اسباب میں موجود ہے۔ [...] علمائے عصر شیخ داؤد دہمان و شیخ کمال الدین سبکی نے اس کے عقیدہ باطل کو رد کیا اور اسے گرفتار کر کے مدرسہ کاملیہ مصر میں لے گئے مجلس منعقد ہوئی۔ قاضی و مفتی تمام جمع ہوئے اور اس کو قائل کیا۔ اور حکم سلطان تمام بلاد میں جاری ہوا کہ عقیدہ ابن تیمیہ خلاف اجماع ہے۔ جو کوئی اس کی پیروی کرے گا سزایاب ہو گا پھر تحقیر اولیاء اللہ اور توسل نبی الرحمۃ میں گفتگو ہوئی۔ آخر اس مقدمہ میں قید ہوا۔ کہ اہانت اولیاء و مشائخ و علماء کفر ہے۔ اور توسل نبی الرحمۃ متفق علیہ علمائے امت ہے۔ اور منکر اس کا گمراہ ہے۔ چنانچہ زمانہ دولت ناصریہ میں ابن تیمیہ نے توبہ کی اور رہائی پائی۔ اور جب شام میں آیا تو پھر ایسی باتوں سے قید خانہ دمشق میں قید ہوا اور حکم عام اور شاہی جاری ہوئے کہ جو کوئی عقیدہ ابن تیمیہ پر ہو گا اس کا خون و

[...] کتاب ۱۲۶۵ھ میں یعنی آج سے ۱۱۲ سال پہلے کی چھپی ہوئی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

مال حلال ہے۔ اور ابن تیمیہ قطع نظر ظاہری ہونے کے خارجی بھی تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں بے ادبی کرتا تھا۔ (تحفۃ الناظرین ص۹۵)

علامہ ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

علامہ ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب [illegible] بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجہلۃ الوہابیین میں ابن تیمیہ کے عقائد درج کر کے [illegible] کا احسن دلائل سے رد فرمایا ہے۔ علامہ ابن مرزوق علیہ الرحمۃ اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ،

اِنَّ ابْنَ تَیْمِیَّۃَ جَازِمٌ بِاَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ جِہَۃِ الْعُلُوِّ فَوْقَ الْعَرْشِ حَقِیْقَۃً مُوَّ وَلٌ لِلسَّمَاءِ بِجِہَۃِ الْعُلُوِّ۔

بے شک ابن تیمیہ کا پختہ عقیدہ تھا کہ یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ علندی کے لحاظ سے حقیقی طور پر عرش کے اوپر ہے۔ (التوسل بالنبی ص[illegible] مطبوعہ استنبول)

علامہ ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد [illegible] کرتے ہوئے عقائد میں ابن عبد الوہاب کو ابن تیمیہ کا مقلد قرار دیا ہے۔ ان عقائد کا تذکرہ بھی علامہ ابن مرزوق علیہ الرحمۃ نے اس طرح کیا ہے:

تَشَخَّصَ اُمَّہَاتُ عَقَائِدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَہَّابِ وَمُقَلِّدِیْہِ فِیْ اَرْبَعٍ تَشْبِیْہُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بِخَلْقِہٖ وَتَوْحِیْدُ الْاُلُوْہِیَّۃِ الرُّبُوْبِیَّۃِ وَعَدَمُ تَوْقِیْرِہِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَکْفِیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَہُوَ مُقَلِّدٌ فِیْہَا کُلِّہَا اَحْمَدَ بْنَ تَیْمِیَّۃَ۔

ہم محمد بن عبد الوہاب اور ان کے مقلدین کے چار بنیادی عقائد بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینا۔ ربوبیت اور الوہیت کے لحاظ سے اس کو یکتا ماننا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر نہ کرنا اور مسلمانوں کی تکفیر کرنا۔ وہ ابن عبد الوہاب ان تمام عقائد میں ابن تیمیہ [illegible]

[illegible] مطبوعہ استنبول) کا مقلد ہے۔

[illegible] الدین سبکی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

شیخ الاسلام الفقیہ المحدث العلامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ اپنی [illegible] شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام میں لکھتے ہیں کہ،

[illegible] فِی التَّوَسُّلِ [illegible] وَالتَّشَفُّعِ [illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

آٹھواں باب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ پکڑنے، ان سے امداد چاہنے اور شفاعت طلب کرنے کے متعلق باب باندھ کر لکھتے ہیں

[illegible] مِنْ [illegible] سَمِیْعٍ بِہٖ [illegible] الْاَزْمَانِ حَتّٰی [illegible] فَتَکَلَّمَ فِیْ [illegible] عَلٰی [illegible] وَابْتَدَعَ [illegible] فِیْ سَائِرِ [illegible]

اہل ادیان میں سے کسی ایک نے کسی زمانے میں بھی ان عقائد کا انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ آیا۔ اس نے اس میں ان کا انکار کیا ضعیف الاعتقاد والوں کا عقیدہ مشتبہ ہو گیا اور اس نے ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس کو کسی زمانہ میں بھی کسی نے اختیار نہیں کیا۔

(الشفاء السقام ص۱۱۹ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

[illegible] ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف میں تحریر [illegible] کہ علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم [illegible]

[illegible] وَالصَّبِیُّ [illegible]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں اسلام قبول فرمایا تھا۔ اور

اور بچہ کا بچپن کا اسلام قبول کرنا صحیح اور معتبر نہیں ہے۔ (الدرر الکامنہ ص۱۵۵)

مدرج الوہابیہ والدیانہ عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے کہ:

"ابن حجر نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے ساتھیوں پر فخر کیا ہے اور اس نے اپنے آپ کو مجتہد گمان کیا ہے۔ اس وجہ سے وہ چھوٹے اور بڑے علماء اور پرانے علماء کی تردید کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق کہا کہ انہوں نے کئی مسائل میں غلط فتوے دیئے۔ جب یہ شیخ ابراہیم الرقی کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اس کے پاس گئے اور اللہ تعالےٰ سے اس کے لیے معافی مانگی۔ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق بھی ابن تیمیہ نے کہا کہ انہوں نے سترہ فتوے غلط دیئے۔ قرآن کریم کی النصوص قطعیہ کی بھی ابن تیمیہ نے مخالفت کی۔ جاہل ہونے کی وجہ سے وہ متعصبانہ طور پر اشعریوں پر رقیق حملے کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کو گالیاں دیتا تھا۔ ان چیزوں کی بنا پر ایک قوم نے اس پر حملہ بھی کیا۔ قریب تھا کہ وہ اس کو قتل کر دیتے۔"

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے الدرر الکامنہ میں لکھا ہے کہ ابن مطہر حلی نے اپنی کتاب منہاج الکرامۃ میں ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے اپنی کتاب الأمۃ میں قصداً جاہلانہ روش اختیار کرتے ہوئے بہت سی احادیث شریفہ کو چھوڑ دیا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے لسان المیزان میں بھی لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں ابن تیمیہ سے بہت سے چند احادیث کا انکار پایا ہے۔ جن کو کہ حلی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

(غیث الغمام برحاشیہ امام الکلام ص۵۵)

[illegible] علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

علامہ محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] کا استقبال کرنے کی بحث میں ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

[illegible] ابتدع له مذهب [illegible] القبور۔ — اس شخص ابن تیمیہ نے اپنا مذہب خود ساختہ بنالیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ [illegible] کی زیارت قصداً نہیں کرنی چاہیئے۔ ابن تیمیہ کی جو شخص مخالفت [illegible] حملہ کرنے والا سمجھتا تھا۔ جب ابن تیمیہ اپنے مد مقابل کا رد [illegible] تو وہ اس شخص کو فوراً جھوٹا کہہ دیتا تھا۔

[illegible] من قال فيه علمه [illegible] من عقله۔ — بے شک کسی نے یہ بالکل صحیح کہا ہے کہ اس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہے۔

(غیث الغمام برحاشیہ امام الکلام ص۵۵)

[illegible] ابن بطوطہ کا فیصلہ

شہرۂ آفاق مورخ ابن بطوطہ نے غرائب الاسفار کتاب میں دمشق کے علماء و فضلاء کے ذکر میں [illegible] الا ان في عقله شيئا۔ اس کی عقل میں کوئی چیز (فتور) تھی۔

[illegible] إن الله ينزل [illegible] الدنيا كنزولي هذا و[illegible] من درجة المنبر — پس اس نے اپنے وعظ میں کہا کہ اللہ تعالےٰ آسمان پر اترتا ہے۔ اس طرح جس طرح کہ میں منبر کی ایک سیڑھی سے [illegible] اترا ہوں۔

[illegible] اس کو غلط قرار دیا۔ (غیث الغمام ص۵۵ مطبوعہ لکھنؤ)

[illegible] الدین خلیل صفدی کا فیصلہ

علامہ صلاح الدین صفدی نے شرح لامیۃ العجم المسمی بغیث الادب المنسجم میں

[illegible] کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی والے نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا (تاریخ التقلید ص[illegible])

ابن تیمیہ کو نصیحت کی ہے :

إِصْمِتْ فَفِي الصَّمْتِ نَجَاةٌ مِنَ الزَّلَلِ

چپ رہ کیونکہ چپ [illegible] نجات ہے۔ نیز ایک جماعت نے اس کے متعلق یہ کہا [illegible] عقل کم ہے اور علم زیادہ ہے۔ (غیث الغمام ص۳۸)

شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

شیخ ابو المفتوح [illegible] الدین سہروردی [illegible] القوی ابن تیمیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ :

فَرَأَيْتُهُ لَا يَرْجِعُ عَمَّا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ وَرَأَيْتُهُ كَثِيرَ الْعِلْمِ قَلِيلَ الْعَقْلِ۔

(غیث الغمام ص۳۸ مطبوعہ لکھنؤ)

میں نے دیکھا ہے کہ اس کے [illegible] جو چیز آجاتی تھی اس سے [illegible] کرتا تھا۔ اور میں نے دیکھا ہے [illegible] علم کثیر تھا مگر عقل قلیل تھی

سیف الدین صفدی کا فیصلہ

شیخ سیف الدین صفدی ابن تیمیہ [illegible] فرماتے ہیں کہ :

عِلْمُهُ مُتَّسِعٌ جِدًّا إِلَى الْغَايَةِ وَعَقْلُهُ نَاقِصٌ يُوَرِّطُهُ فِي الْمَهَالِكِ وَيُوْقِعُهُ فِي الْمَضَائِقِ

اس کا علم بہت وسیع تھا۔ اور عقل [illegible] کی ناقص تھی جو اس کو تباہیوں [illegible] میں داخل کر دیتی تھی۔ (غیث الغمام [illegible])

علامہ ذہبی کا فیصلہ

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ [illegible] ہے۔ ان سب کے ساتھ ہمارا اتفاق نہیں [illegible] بہت سے اصولی اور فروعی مسائل میں ہمارا اس کے ساتھ اختلاف ہے [illegible] میں وہ تیزی اور غصہ اختیار کر جاتا تھا۔ اس کے دور میں بہت سے علما [illegible] ساتھ مباحثہ اور مناظرہ کرنے والے تھے۔ (غیث الغمام ص۳۸ [illegible])

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ

مفتی حرم شریف علامہ ابن حجر مکی علیہ [illegible] بھی فتاویٰ حدیثیہ میں ابن تیمیہ کا سر کا [illegible]

[illegible] کے متعلق عقیدہ باطلہ تحریر فرمایا ہے کہ :

[illegible] أَكْثَرَ مِنْ [illegible] (فتاویٰ حدیثیہ ص[illegible] مطبوعہ مصر)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سے زائد جگہ غلط فتوے دیئے۔

[illegible] قرآن پاک کے متعلق عقائد باطلہ

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے عقائد اپنی کتاب [illegible] میں اس طرح درج فرماتے ہیں۔

[illegible] تَعَالَى عَمَّا يَقُوْلُ [illegible] الْجَاحِدُوْنَ عُلُوًّا [illegible] الْحَوَادِثِ تَعَالَى [illegible] ذَالِكَ وَتَقَدَّسَ وَ [illegible] تَفْتَقِرُ ذَاتُهُ [illegible] تَعَالَى اللّٰهُ [illegible] وَتَقَدَّسَ وَأَنَّ [illegible] فِي ذَاتِ اللّٰهِ [illegible] عَنْ ذَالِكَ وَأَنَّ [illegible] بِالنَّوْعِ وَلَمْ يَزَلْ [illegible] اَمَّا فَجَعَلَهُ مُوْجِبًا [illegible] بِالْاِخْتِيَارِ [illegible] اللّٰهُ عَنْ ذَالِكَ وَقَوْلُهُ

بے شک ہمارا رب ان باتوں سے پاک اور بلند ہے جن کے قائل ظالم اور جاہل لوگ ہیں (حوادثات (فانی چیزوں) کا محل ہے (اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے) بے شک اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ اس کی ذات اس طرح محتاج ہے جس طرح کل جزو کا محتاج ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک ہے) بے شک قرآن پاک فانی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جہاں اپنی نوعیت کے لحاظ سے قدیم ہے مخلوق ہوتے ہوئے دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ موجود رہا ہے

[illegible] مولوی عبداللہ گنگوہی نے ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ شیخ قطب الدین ابن حجر [illegible] علما میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں (مقدمہ اکمال الشیم ص۹۲)

بِالْجِسْمِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاِنْتِقَالِ
وَاَنَّهٗ بِقَدْرِ الْعَرْشِ لَا اَصْغَرَ
وَلَا اَكْبَرَ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ
هٰذَا الْاِفْتِرَاءِ الشَّنِيْعِ الْقَبِيْحِ
وَالْكُفْرِ الْبَرَاحِ الصَّرِيْحِ وَخَذَلَ
مُتَّبِعِيْهِ وَشَتَّتَ شَمْلَ مُعْتَقِدِيْهِ
وَقَالَ اِنَّ النَّارَ تَفْنٰى وَاَنَّ
الْاَنْبِيَاءَ غَيْرُ مَعْصُوْمِيْنَ وَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا جَاهَ لَهٗ وَلَا يُتَوَسَّلُ
بِهٖ وَاَنَّ اِنْشَاءَ السَّفَرِ اِلَيْهِ
بِسَبَبِ الزِّيَارَةِ مَعْصِيَةٌ لَا تُقْصَرُ
الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَسَيُحْرَمُ ذٰلِكَ
يَوْمَ الْحَاجَةِ مَاسَّةً اِلٰى
شَفَاعَتِهٖ وَاَنَّ التَّوْرَاةَ وَ
الْاِنْجِيْلَ لَمْ تُبَدَّلْ اَلْفَاظُهُمَا
وَاِنَّمَا بُدِّلَتْ مَعَانِيْهِمَا۔

ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ [illegible]
بالذات تسلیم کیا ہے [illegible]
بالاختیار ہونے کی نفی کر دی [illegible]
اللہ تعالیٰ اس سے پاک [illegible]
وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے [illegible]
اور مکان سے منتقل ہوتے [illegible]
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو عرش کے [illegible]
ہے اور کہتا ہے کہ وہ عرش [illegible]
بھی نہیں اور بڑا بھی نہیں [illegible]
اس قبیح اور بُرے بہتان سے [illegible]
کھلے اور واضح کفر سے بلند و [illegible]
اس نے اپنے پیروکاروں کو [illegible]
اور اپنے عقیدتمندوں کی جما[illegible]
پراگندہ کیا ہے۔ اور اس [illegible]
کہ دوزخ فنا ہو جائے گا۔ [illegible]
کرام علیہم السلام معصوم نہیں [illegible]
بے شک رسول پاک صلی اللہ [illegible]
وسلم کے لیے کوئی عظمت اور بزرگی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کی ذات [illegible]
پکڑا جائے۔ زیارت کی نیت سے ان کی طرف سفر کرنا گناہ ہے۔ ایسے [illegible]
قصر نماز نہ پڑھی جائے۔ اور ایسا کرنے والا شخص قیامت کے دن نبی پاک [illegible]
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ بے شک تورات [illegible]
انجیل کے الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تبدیلی صرف ان کے معانی میں [illegible]
(فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶ مطبوعہ [illegible])

[illegible] حائضہ طواف کعبہ [illegible] ایک طلاق ہے

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے عقائد میں لکھا ہے کہ:

[illegible] بے شک نماز کو جب جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کی قضا لازم نہیں آتی۔ اور بے شک حائضہ عورت کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرنا مباح ہے اور اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا اور تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق سمجھا جائے گا۔ حالانکہ وہ اس دعوے سے پہلے [illegible] اپنے عقیدہ کے خلاف نقل کرتا تھا۔

[illegible] سے نماز پڑھ سکتا ہے

فوائد جامعہ میں ابن تیمیہ کے مزید عقائد لکھے ہیں:

[illegible] رات میں نوافل تیمم سے پڑھنے چاہئیں۔ اور ان [illegible] چاہئیں۔ اور ان نوافل کو فجر کے غسل تک موخر [illegible] اگرچہ وہ شہر میں ہو۔ اور یہ بھی کہ جس نے امیر کے لیے [illegible] کے اندر رات میں جنبی ہو گیا۔ اور اس کو یہ ڈر ہے [illegible] کرے گا تو اس کا استاد یا افسر وغیرہ اس کو متہم کرے گا [illegible] تیمم سے پڑھ لے خواہ وہ غسل پر قادر ہو۔ اور یہ بھی [illegible] حلال ہے۔ جس نے زمین کو جاگیر میں دیا ہو [illegible] ٹیکس لیے جائیں تو زکوٰۃ کے عوض میں ان کی [illegible] اگرچہ وہ زکوٰۃ کے نام سے نہ لیے ہوں۔ اور نہ [illegible] دستور کے مطابق لیے ہوں۔ (فوائد جامعہ ص۲۲۸)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

امام المحدثین جلال [illegible] علیہ الرحمۃ بھی [illegible] فیصلہ دیتے ہیں کہ:

وَقَدْ رَأَيْتُ مَا نَ أَمْرِهِ إِلَيْهِ مِنَ الْحَطِّ عَلَيْهِ الْعَجُوْ وَالتَّضْلِيْلِ وَالتَّكْفِيْرِ بِحَقٍّ وَبِبَاطِلٍ فَقَدْ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ مُنَوَّرًا مُضِيْئًا عَلٰى مُحَيَّاهُ سِيْمَا السَّلَفِ ثُمَّ صَارَ مُظْلِمًا مَكْسُوْفًا عَلَيْهِ قَتَمَةٌ عِنْدَ خَلَائِقَ مِنَ النَّاسِ وَدَجَّالًا أَفَّاكًا كَافِرًا عِنْدَ أَعْدَائِهِ وَمُبْتَدِعًا فَاضِلًا مُحَقِّقًا بَارِعًا عِنْدَ طَوَائِفَ مِنْ عُقَلَاءِ الْفُضَلَاءِ۔

(شواہد الحق النبہانی ص[illegible] مطبوعہ مصر)

اور بے شک میں نے [illegible] یہ دیکھا کہ اس کو ذلیل [illegible] بیان کی گئی۔ اور حق و باطل [illegible] تضلیل اور تکفیر ہوئی اور [illegible] کے داخل ہونے سے پہلے [illegible] خصوصاً سلف پر منور اور روشن [illegible] وہ باطل اور بدعتی [illegible] لوگوں کے نزدیک اندھیر [illegible] والا، غبار آلود ہو گیا۔ اپنے اعد[illegible] مخالفین کے نزدیک دجال [illegible] کافر ہو گیا۔ عاقلوں اور فاضلوں [illegible] کی نظر میں فاضل محقق [illegible]

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

محدث ابن جوزی [illegible] اپنی تصنیف [illegible]

۱ے وہابیوں نجدیوں کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو [illegible] ہے۔ (الاعتصام ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)، علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے [illegible] جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بحالت بیداری میں [illegible] کی ہے (میزان الکبریٰ ص[illegible]) مولوی اشرف علی تھانوی نے علامہ سیوطی کی [illegible] میں ذکر کیا ہے۔ (طریقۂ مولد)

۲ے وہابیہ کے رسالہ الاسلام دہلی نے محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کے [illegible]

[illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ:

[illegible] الْمُسْلِمِيْنَ [illegible] اللّٰهُ تَعَالٰى [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اور اولیاء کبار کو شرک کے [illegible] اور ان کی تکفیر کرنے کی بنا پر مسلمانوں سے جدا ہو گیا ہے۔ اور یہ اس کی عام عادت ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی کتابوں سے نفع کم کر دیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ جو کوئی اولیاء کو اذیت پہنچانے کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ختم کر دیتا ہے۔

[illegible] میں ہے۔ مَنْ آذٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ [illegible] پہنچائی پس اس نے مجھ کو اعلانِ جنگ کا چیلنج کیا ہے۔ [illegible] اولیاء اللہ کو کافر بتانا اور ان کو دائرہ اسلام [illegible]

[illegible] صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث و نبیل [illegible] پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے [illegible] اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام دہلی [illegible]) [illegible] ذہبی نے لکھا ہے کہ كَانَ مِنَ الْأَعْيَانِ وَفِي [illegible] مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ صَنَّفَ [illegible] علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فن حدیث میں [illegible] ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصنیف [illegible] (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

وَاَخْبَارُ جَمِيْعٍ مِنْ دَائِرَةِ الْاِسْلَامِ بِالْكُلِّيَّةِ. (شواہد الحق للنبہانی صفحہ ۱۹۵) | ہے بالکلیہ [illegible] اور کیا اذیت ہو [illegible]

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ[1]

اعارف ربانی [illegible] گزرے علیہ الرحمۃ [illegible]

جامع الدرر رسالہ میں نبہانی نے ابن تیمیہ کی جو تردید فرمائی ہے [illegible]

علامہ یوسف بن اسماعیل علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے [illegible]

ہے گروہ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ جو کیا [illegible]

تھے کی تکفیر کرتا تھا نیز ابن تیمیہ کی کتابوں کے متعلق لکھا [illegible]

مَحْشُوَّةٌ مِنْ بِدَعِهِ الْمُخَالِفَةِ لِاُمَّتِهِ بِحَيَاتٍ قَاتِلَاتٍ فَهِيَ تَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ الْاِقْبَالِ عَلَيْهَا وَالْاِنْتِفَاعِ بِهَا.

اس کی کتابیں سازی بدعات [illegible] اور اس کا امت کی [illegible] سانپوں کے ساتھ [illegible] ہوئی ہیں۔

اس کی کتابوں کو پڑھنے اور ان سے نفع حاصل کرنے سے [illegible] کو باز رکھتی ہیں۔

(جامع الدرر رسالہ صفحہ ۱۵)

ابن تیمیہ حنبلی مذہب سے خارج ہے

امام یوسف نبہانی قدس [illegible] نے شواہد الحق میں فرمایا [illegible]

(بعض مسائل کی بنا پر ابن تیمیہ حنبلی مذہب سے خارج [illegible]

---

[1] دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ مدنیہ لاہور لکھتے ہیں [illegible] نبہانی علیہ الرحمۃ چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار [illegible] کی ذات گرامی ہے آپ کو حضور اکرم سے عشق تھا اس کی حرارت آپ کی تحریر [illegible] یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں [illegible] علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر کرائے۔ (شمائل رسول مطبوعہ لاہور) [illegible]

[illegible] میں وہ تین طلاقوں کو ایک ہی قرار دیتا ہے [illegible] کو لغو قرار دیتا ہے۔ مساجد ثلاثہ کے [illegible] قصداً بطور تبرک سفر کو حرام قرار دیتا تھا انبیاء [illegible] کرنے کو منع قرار دیتا تھا۔ یہ تینوں مسئلے حضرت [illegible] الرحمۃ کے مسلک سے نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان مسائل [illegible] روایت نقل کی گئی ہے۔

[illegible] | فقہ حنابلہ نے ابن تیمیہ پر حکم لگایا ہے کہ ان مسائل میں اس نے امام احمد بن حنبل کی متابعت نہیں کی۔ بے شک جو حنبلی المذہب ہونے کا دعوے کرے پس اس کو کہا جائے گا کہ امام احمد کے یہ عقائد نہیں ہیں جیسا کہ اس فرقہ مذکورہ [illegible] کے مٹ جانے کی بنا پر یہ عقائد رکھے ہیں۔

(شواہد الحق صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ مصر)

[illegible] طلاق دیتا تھا | علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ نے ہی درج فرمایا ہے کہ:

[illegible] | بے شک اس کا ثبوت چودھویں رات کے چاند کی طرح اظہر من الشمس ہے کہ مذاہب اربعہ کے علماء نے ابن تیمیہ کی بدعات کی تردید

[illegible] علامہ زملکانی امام سبکی شافعی حافظ کبیر عبد الرحیم العراقی [illegible] الرحمۃ وغیرہم علماء نے ابن تیمیہ کا غلط حوالہ جات دینے کے متعلق [illegible]

(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

اِتَّفَقُوْا عَلٰی رَدِّ بِدْعَةِ اِبْنِ تَیْمِیَّةَ وَمِنْهُمْ مَنْ طَعَنُوْا بِصِحَّةِ نَقْلِهٖ كَمَا طَعَنُوْا بِكَمَالِ عَقْلِهٖ فَضْلًا عَنْ شِدَّةِ تَشْنِیْعِهِمْ عَلَیْهِ فِیْ خَطَئِهِ الْفَاحِشِ فِیْ تِلْكَ الْمَسَائِلِ الَّتِیْ شَذَّ بِهَا فِی الدِّیْنِ وَخَالَفَ بِهَا اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

کرنے پر اتفاق کیا ہے کہ ان [illegible] بعض علماء نے اس کے [illegible] اعتراض کیا ہے (یعنی وہ [illegible]) ہے) جیسے کہ اس کی عقل [illegible] پر اعتراض کیا ہے۔ [illegible] ان مسائل کا جن کی بنا پر وہ [illegible] الگ ہو گیا ہے اور تمام [illegible] عقائد کی مخالفت کی ہے سختی سے رد فرمایا ہے۔ (شواہد الحق [illegible])

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب شواہد الحق میں [illegible] ان الفاظ سے شروع فرمایا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ نَقْلِ عِبَارَاتِ عُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِی الرَّدِّ عَلٰی ابْنِ تَیْمِیَّةَ وَالْكَلَامِ عَلٰی بَعْضِ كُتُبِهٖ وَمُخَالَفَتِهٖ اَهْلَ السُّنَّةِ فِیْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ الْمُهِمَّةِ وَمِنْهَا اِعْتِقَادُ الْجِهَةِ فِیْ جَانِبِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ۔

اس باب میں علامہ نبھانی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کی تردید جن علماء [illegible] ان کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا ہے:

فَمِنْ عَاصَرَهُ الْاِمَامُ صَدْرُ الدِّیْنِ بْنُ الْوَكِیْلِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْمُرَحَّلِ الشَّافِعِیُّ وَقَدْ نَاظَرَهٗ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْحَیَّانَ وَكَانَ صَدِیْقًا لَهٗ فَلَمَّا اطَّلَعَ عَلٰی بِدَعِهٖ رَفَضَهٗ رَفْضًا بَتًّا وَحَذَّرَ النَّاسَ مِنْهُ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ عِزُّ الدِّیْنِ

ابن تیمیہ کے معصروں میں اس کی [illegible] والے بعض حضرات یہ ہیں امام صدر [illegible] بن الوکیل المعروف ابن المرحل شافعی [illegible] نے ابن تیمیہ سے مناظرہ بھی کیا تھا [illegible] ابو حیان پہلے ابن تیمیہ کے [illegible] جب اس کی بدعات کا ان کو [illegible] بالکل اس سے ورق [illegible]

[illegible]

کو ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ سے ڈرایا۔ امام عزالدین بن جماعہ نے بھی ابن تیمیہ کا رد فرمایا ہے۔ اور اس کو بہت برا بھلا کہا ہے۔ ان تین آئمہ کی کتب پر میں مطلع نہیں ہوا ہاں علامہ ابن حجر وغیرہ نے ذکر فرمایا ہے اور اس کے معصر رد کرنے والوں میں سے امام کمال الدین الزملکانی شافعی متوفی ۷۲۷ھ امام ابن الوردی نے ان کا ان الفاظ سے یاد کیا ہے۔ عزیز العلم کثیر الفنون مسدد الفتاوی دقیق الذہن کشف الظنون میں ان کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ کتاب الدرۃ المضیئۃ فی الرد علی ابن تیمیۃ انہوں نے بھی ابن تیمیہ سے اس کے ان مسائل میں مناظرہ کیا جس کی وجہ سے وہ مذاہب اربعہ سے خارج اور منفرد ہوا۔ ان مسائل میں سے بہت شنیع اور غلط مسئلہ یہ ہے [illegible] انبیاء اور صالحین خصوصاً حضور پرنور سید المرسلین صلی [illegible] روضہ مبارکہ کی طرف جانے سے رد کا اور ان سے استغاثہ [illegible]

[illegible] شواہد الحق النبہانی [illegible] مطبوعہ مصر)

[illegible] کا ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کو [illegible] کرنے پر خراج تحسین

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کو ابن تیمیہ کی تردید کرنے پر خراج تحسین ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے کہ:

"ابنِ تیمیہ کی تردید کرنے والوں میں سے ایک امام شہاب [illegible]
بن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ بھی ہیں۔ یہ اکابر علما اور اولیا [illegible]
ہیں۔ انہوں نے ابنِ تیمیہ کی سخت تردید فرمائی ہے۔ محافظۃ [illegible]
الدِّیْنِ وَشَفَقَۃً عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حفاظتِ دین اور مسلمانوں [illegible]
سے شفقت کی بنا پر تردید فرمائی ہے تاکہ ابنِ تیمیہ کے [illegible]
مسلمانوں میں سرایت نہ کر جائیں۔ (شواہد الحق ص۱۹۰) [illegible]

ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے جس انداز سے ابنِ تیمیہ کی تردید فرمائی [illegible]
کو اس سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہابیوں کے نواب صدیق [illegible]
نے نعمان آلوسی کو روپیہ دے کر ابنِ حجر کے رد میں کتاب [illegible]

نواب صدیق حسن بھوپالوی کا مالی امداد دے کر ابنِ تیمیہ کی شان میں کتاب لکھانا

جس کا تذکرہ [illegible]
کر نعمان آلوسی [illegible]
صدیق حسن [illegible]
پر جن کی طرف [illegible]
مالی امداد حاصل تھی۔ جلاء العینین میں ابنِ حجر مکی پر رد کا ارادہ کیا [illegible]
ابنِ تیمیہ کے دامن کو اکثر شوائب سے پاک کرنے میں بڑا زور لگایا [illegible]
ہوئی کیونکہ ابنِ تیمیہ کی کتابوں کی اشاعت نے ان کی اس درجہ حمایت [illegible]
رُسوا کر دیا کہ جن باتوں کی انہوں نے تردید کی تھی۔ ان کی ان کتابوں میں [illegible]
عنقریب ان کی اور کتابیں بھی شائع ہو جائیں گی۔ جیسے [illegible]
التقدیس۔ ہے۔ جس میں تشبیہ کی وہ بعض باتیں نظر آئیں گی جن [illegible]
یہ تو اپنے گھروں کو اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے خود گراتے ہیں [illegible]
نظر میں ابنِ تیمیہ کے تفردات کے جو نمونے پیش کیے ہیں۔ وہ کافی ہیں [illegible]
آلوسی نے اپنی تردید آپ ہی کر لی ہے کیونکہ انہوں نے غالیۃ المواعظ [illegible]
ان کا کلام اس کے مخالف ہے۔ اللہ تعالیٰ مادہ کو ہلاک کرے [illegible]

[illegible] ہے۔ انہوں نے تو اپنے والد ماجد کی تفسیر میں بھی
[illegible] اور کوئی اس کا اس نسخے سے جس کو خود مؤلف
[illegible] کی خدمت میں پیش کیا۔ جو آج بھی استنبول میں راغب
[illegible] ہے۔ مقابلہ کرے۔ تو اس کو اس امر کا اطمینان ہو
[illegible] سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ (فوائد جامعہ ص۲۵۲۔۲۵۴)
[illegible] میں لکھا ہے کہ:

[illegible] معاصرین میں سے حافظ صلاح الدین خلیل علائی
[illegible] نے اپنے ایک مکتوب میں ابنِ تیمیہ کے
[illegible] کر دیا ہے۔ ان کا وہ مسلوات افزا مکتوب
[illegible] محمد زاہد کوثری نے ذخائر القصر کے [illegible]
[illegible] میں نقل کیا۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔ موصوف

[illegible] نے ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر میں شیخ
[illegible] کے تبدیلِ مسلک کا سبب بیان کرتے ہوئے کہ ان کے
[illegible] بنا یا تھا۔ مگر انہوں نے حنبلی مذہب کو چھوڑ کر
[illegible] لکھا ہے کہ حافظ صلاح الدین علائی نے ان
[illegible] مسائل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ابنِ تیمیہ نے اختلاف کیا
[illegible] بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جن کے اندر موصوف نے
[illegible] اختلاف کیا ہے۔ اور بعض وہ ہیں جن میں مذہب رائج کے
[illegible] ان ہی میں سے طلاق یمین یعنی وہ طلاق جو قسم
[illegible] ہوتی ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے کہا ہے
[illegible] ہے۔ اس کے واقع ہونے کے بعد وہ واقع
[illegible] قسم کھانے والے پر قسم کا کفارہ واجب ہو جاتا

ہے۔ حالانکہ ان سے پہلے، اس مسئلہ میں فقہاء اُمت میں [illegible]
کوئی فقیہ کفارہ کا قائل نہیں ہوا اور ایک زمانہ دراز تک [illegible]
یہی فتوے رہا ہے۔ اور مصائب بڑھتے رہے عوام کی [illegible]
بھاری اکثریت نے ان کی تقلید کر لی۔ اور یہ بات عام [illegible]
کہ طلاق حالتِ حیض میں واقع نہیں ہوتی اور ایسے طہر میں طلاق [illegible]
نہیں ہوتی جس میں ہمبستری ہو چکی ہو اور یہ بھی کہ تین طلاق [illegible]
طلاق واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اس [illegible]
کا اجماع اس کے خلاف نقل کر چکے ہیں نیز یہ بھی کہ جس [illegible]
کی مخالفت کی اس نے کفر کا کام کیا۔ پھر انہی نے [illegible]
فتوے دیا۔ اور بڑی خلقت کو اس مسئلہ میں پھنسا دیا۔ اور [illegible]
اگر نماز کو قصداً چھوڑا جائے تو اس کی قضا درست نہیں [illegible]
حائضہ طوافِ کعبہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں [illegible]
لیے مباح اور درست ہے۔ اور یہ کہ ٹیکس لینا اس کے لیے [illegible]
جس نے زمین کو جاگیر میں دیا ہے۔ اور اگر تاجروں سے ٹیکس [illegible]
جائے یا نہیں تو زکوٰۃ کے عوض میں ان کی طرف کافی ہیں [illegible]
کے نام سے نہ لیے ہوں اور نہ زکوٰۃ کے دستور کے مطابق [illegible]
اور یہ بھی کہ بہنے والی چیز میں پڑ جائے جیسے بازاروں کے [illegible]
نہیں ہوتیں۔ اور یہ کہ جنبی کو نفل رات میں تیمم سے پڑھنا جائز [illegible]
ان نوافل کو فجر کے غسل تک مؤخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اگرچہ وہ [illegible]
میں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس مسئلہ میں ان کی اقتدا کی [illegible]
میں نے ان کو اس سے روکا اور میں نے ابن تیمیہ کے [illegible]
ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ جس نے [illegible]
بیلے بچھونا بچھایا اور سفر کے اندر رات میں جنبی ہو گیا اور اس کو [illegible]

[illegible] کرے گا تو اس کا استاد اسے متہم کرے
[illegible] اس کا فتوے دیا کہ فجر کی نماز تیمم سے پڑھے حالانکہ
[illegible] اور ان سے اُمہاتِ اولاد (اُم ولد لونڈیوں) کی بیع و
[illegible] متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کو ترجیح دی اور
[illegible] جائز کر دیا۔

[illegible] ان کے تفردات میں سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ
[illegible] محل ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ حوادث کے لیے محل
[illegible] کی ذات جو وہ کہتا ہے۔ اس سے بہت بالا و [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ اس کو ہاتھ، آنکھ، چہرہ، پنڈلی
[illegible] ہے جیسے کل کو جزو کی طرف احتیاج ہوتی ہے۔
[illegible] حادث ہے اور عالم قدیم بالنوع ہے بخلق ہو کر
[illegible] کو تعلق دائمی ہے۔ چنانچہ اس نے اس کو موجب
[illegible] فاعل بالاختیار نہیں۔ جو کچھ اس نے خواب دیکھا
[illegible] اس سے پاک ہے۔

[illegible] اس کو ذاتِ خداوندی کے لیے جہت۔
[illegible] کا قائل ہوا ہے۔ اور باری تعالیٰ کی ذات
[illegible]

[illegible] میں بصراحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] ہے وہ نہ اس سے بڑا ہے۔ اور نہ اس سے چھوٹا
[illegible] ذات باری تعالیٰ اس سے بالاتر ہے۔
[illegible] نے ایک رسالہ اس مسئلہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] امور سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ جیسے کہ جنتیوں کی نعمتیں

ہیں۔ اور یہ کہ وہ غیر متناہی کو محیط نہیں ہے۔ یہ وہ بات [illegible]
امام (ابن) جوینی کے قدم (کتاب البرہان) میں [illegible]
اور ان ہی باتوں میں سے یہ ہے کہ انبیاء علیہم [illegible]
ہیں۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاہ نہیں [illegible]
آپ کی ذات سے وسیلہ پکڑے گا۔ وہ خطا کار ہے۔ اور [illegible]
موضوع پر کئی ورق کا رسالہ بھی لکھا ہے۔

اور یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیارت کے [illegible]
سفر کرنا معصیت ہے۔ اس میں نمازِ قصر نہیں کی جا سکتی اور [illegible]
ہی غلو کیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں ان سے پہلے اس کا کوئی [illegible]
ہوا۔ اور یہ کہ دوزخیوں کا عذاب منقطع ہو جائے گا۔ وہ [illegible]
پہلے نہیں ہوا۔ تقی الدین سبکی نے ایک رسالہ میں اس کی [illegible]
ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ (یعنی الشفاء السقام)

اور نیز ان کے تفردات میں سے یہ ہے کہ تورات اور [illegible]
کے الفاظ میں تبدیل اور تحریف نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ [illegible]
ہی موجود ہیں جن پر وہ نازل ہوئی تھیں اور تحریف ان کی [illegible]
ہوئی ہے۔ اور اس موضوع پر ان کی ایک اور تصنیف [illegible]
جو میں نے نہیں دیکھی ہے۔ اور میں تو اس قسم کی باتوں [illegible]
اللہ تعالے سے استغفار کرتا ہوں۔ جیسا کہ ان کا اعتقاد [illegible]
(فوائد جامعہ [illegible])

ابن رجب سے ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ کا تذکرہ

ابن رجب نے ابن تیمیہ کے منفرد عقائد کا تذکرہ اس طرح کیا [illegible]

[illegible] کی کوئی مدت نہیں
موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں ہے۔

[illegible] اور نمازِ عیدین کے لیے تیمم
وقت کے فوت ہونے نمازِ جمعہ کے نکل جانے اور عیدین [illegible] کے ڈر ہو تو تیمم کرنا درست ہے۔

[illegible] کوئی مدت نہیں ہے
اور یہ کہ کم سے کم حیض کی کوئی مدت نہیں ہے۔ اور نہ اکثر حیض کی کوئی مدت ہے۔

[illegible] کے لیے نمازِ قصر جائز ہے
اور نمازِ قصر چھوٹے اور بڑے سفر میں [illegible]

[illegible] کے لیے استبراء نہیں
اور باکرہ کے لیے استبراء نہیں ہے اگرچہ وہ بڑھی ہو گئی ہو۔

[illegible] کے لیے وضو شرط نہیں
اور وضو سجدۂ تلاوت کے لیے شرط نہیں ہے اور [illegible] بلا مثل جائز ہوتی ہے۔ (فوائد جامعہ ۲۵۲)

[illegible] نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وسلم [illegible] اور دیگر مسلمانوں کے مزار برابر ہیں
علامہ سبکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے خط سے ان کا یہ عقیدہ استنباط کرتے

جس نے یہ دعوے کیا (ابن تیمیہ) کہ انبیاء کرام اور باقی اموات مسلمین کے

سَوَاءٌ فَقَدْ اَتٰى اَمْرًا عَظِيْمًا نَقْطَعُ بِبُطْلَانِهٖ وَخَطَائِهٖ فِيْهِ وَفِيْهِ حَطٌّ حَطٌّ لِدَرَجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى دَرَجَةِ مَنْ بِسِوَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَذَالِكَ كُفْرٌ مُتَيَقَّنٌ فَاِنَّ مَنْ حَطَّ رُتْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَجِبُ لَهٗ فَقَدْ كَفَرَ فَاِنْ قَالَ اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِحَطٍّ وَلٰكِنَّهٗ مَنْعٌ مِنَ التَّعْظِيْمِ فَوْقَ مَا يَجِبُ لَهٗ قُلْتُ هٰذَا جَهْلٌ وَسُوْءُ اَدَبٍ وَنَحْنُ نَقْطَعُ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِقُّ مِنَ التَّعْظِيْمِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا الْمِقْدَارِ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَا يَرْتَابُ فِيْ ذَالِكَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

مزارات برابر ہیں [illegible] اس میں اس کی [illegible] سمجھتے ہیں اور اس [illegible] تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کے [illegible] کے درجہ کی طرف گرا [illegible] کفر ہے کیونکہ جس [illegible] تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم [illegible] صلی اللہ تعالٰے علیہ [illegible] ثابت اور واجب [illegible] کافر ہوا۔ اگر وہ منکر [illegible] بلکہ ثابت سے زیادہ [illegible] ہے۔ تو میں سبکی [illegible] جہالت اور بے ادبی [illegible] رکھتے ہیں کہ نبی پاک [illegible] وسلم ظاہری زندگی [illegible] اس قدر تعظیم و تکریم [illegible] تکریم کے مستحق ہیں۔ اور [illegible] برابر ایمان ہے۔ وہ اس بات میں قطعاً شک نہ کرے گا۔

(شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام ص۹۶ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے نظریہ باطل کا [illegible] بھی تذکرہ فرمایا ہے :

وَتَخَيَّلَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ اَنَّ مَنْعَ الزِّيَارَةِ وَالسَّفَرِ اِلَيْهَا مِنْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ

اور ابن تیمیہ نے یہ خیال [illegible] سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ [illegible]

[illegible] وَهٰذَا

اور زیارت نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم سے منع کرنا توحید کی محافظت [illegible] ہے۔ اور اس زیارت کا کرنا ان چیزوں میں سے [illegible] ہیں۔ حالانکہ ابن تیمیہ کا خیال باطل ہے۔

(شفاء السقام ص[illegible] مطبوعہ حیدر آباد دکن)

[illegible] علیہ الرحمۃ کا امام سبکی کو [illegible] خراج تحسین

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے وہ خراج تحسین جو امام سبکی کو علامہ قسطلانی نے ابن تیمیہ کا شفاء السقام میں رد کرتے [illegible] کرتا ہوں :

[illegible] الدین [illegible] السقام فشفی [illegible] (شواہد الحق ص[illegible])

شیخ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب شفاء السقام میں ابن تیمیہ کا رد کر کے مومنوں کے سینوں کو شفا دی [illegible]

[illegible] الباری کا فیصلہ

حنفیوں کی مشہور و معروف شخصیت شارح مشکوٰۃ المصابیح حضرت [illegible] علیہ الرحمۃ نے شرح شفا میں ابن تیمیہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ :

[illegible] مِنَ الْحَنَابِلَةِ [illegible] الزِّيَارَةَ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا [illegible] قَالَ كَوْنَ

حنبلیوں سے ابن تیمیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے سفر کو حرام قرار دے کر زیادتی کی ہے جیسا کہ اس کے علاوہ

[illegible] نے مُلّا علی قاری کو یگانۂ روزگار فقیہ و محدث لکھا [illegible]

(فقیر محمد [illegible] اللہ القادری غفرلہٗ)

الزِّيَادَةِ قُرْبَةٌ مَعْلُوْمٌ مِنَ الدِّيْنِ
بِالضَّرُوْرَةِ وَجَاحِدُهٗ مَحْكُوْمٌ
عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ وَلَعَلَّ الثَّانِيْ
اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ لِاَنَّ تَحْرِيْمَ
مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءُ فِيْهِ بِالْاِسْتِحْبَابِ
يَكُوْنُ كُفْرًا لِاَنَّهٗ فَوْقَ تَحْرِيْمِ
الْمُبَاحِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

دوسروں نے بھی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کرنے سے اللہ تعالیٰ [illegible]
ہوتا ہے۔ یہ دین میں [illegible]
معلوم ہے۔ اس [illegible]
جاتا ہے اور دوسرا [illegible]
کرنے والے کو منع [illegible]
قرار دینا) حق کے زیادہ قریب ہے۔ اس لیے کہ جس کے مستحب [illegible]
ہے۔ ایسی چیز کو حرام قرار دینا کفر ہے۔ کیونکہ علماء متفقہ فیصلہ [illegible]
طور پر مباح ہو اس کو حرام قرار دینا کفر ہے۔ (شواہد الحق ص۱۸۰)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

علامہ شہاب [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible] متعلق لکھا ہے:

فَتَوَهَّمَ اَنَّهٗ حَمٰى جَانِبَ التَّوْحِيْدِ بِخُرَافَاتٍ لَا يَنْبَغِيْ ذِكْرُهَا فَاِنَّهَا لَا تَصْدُرُ عَنْ عَاقِلٍ فَضْلًا عَنْ فَاضِلٍ

اس کا یہ خیال تھا کہ وہ [illegible] ساتھ توحید کی جانب [illegible] جن خرافات کا ذکر [illegible] حالانکہ وہ خرافات کسی عاقل سے صادر نہیں ہو سکتیں [illegible] ہے چہ جائیکہ ایک فاضل سے صادر ہوں۔

(نسیم الریاض شرح شفاء شریف ج۲ ص۱۵۱، شواہد الحق ص۱۸۰) [illegible]

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا [illegible]
ابن تیمیہ کا رد اس طرح فرمایا ہے:

اَنَّهٗ لَا حُجَّةَ فِيْهِ لِمَا قَالَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَغَيْرُهٗ فَاِنَّ اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ

اس حدیث شریف [illegible]
کے قول کی اصل دلیل [illegible]

[illegible]

اُمّت کا اس کے خلاف ہونا اس بات
کا مقتضی ہے کہ اس کی تفسیر ان کی مفہوم
[illegible] سے غلط مفہوم نکال کر غلط دعوے کی دلیل بنانا شیطانی
[illegible]

[illegible] کا فیصلہ

لغت کے بہت بڑے ماہر علامہ ابو حیان نے بھی ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے:

[illegible]

یہ خطاب کے لائق ہی نہیں ہے۔

(الدرر الکامنہ [illegible] مطبوعہ حیدر آباد دکن)

[illegible] علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ امام تقی سبکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

[illegible]

کتاب العرش ابن تیمیہ کی قبیح ترین کتابوں
میں سے ہے۔ اور جب اس پر شیخ
ابو حیان مطلع ہوئے تو مرتے دم تک ہمیشہ
ابن تیمیہ پر لعنت کرتے رہے۔ حالانکہ وہ
[illegible] تعظیم کرتے تھے۔ (شواہد الحق ص۲۴۵)

[illegible] بخیت المطیعی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

شیخ العلماء علامہ محمد بخیت المطیعی علیہ الرحمۃ [illegible] عقائد باطلہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

[illegible] کے عقائد باطلہ کی تردید کرنے کا پورا ارادہ
[illegible] علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ کی کتاب
[illegible] میں ہم نے ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ
[illegible] سمجھا اور اس کتاب کی نشر و اشاعت
[illegible]

(تطہیر الفؤاد من دنس الاعتقاد ص۱۲ مطبوعہ ترکی)

علامہ صاوی علیہ الرحمۃ اللہ الباری کا فیصلہ

زبدۃ العلما [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible] بھی ابن تیمیہ کے متعلق فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:

قَالَ الْعُلَمَاءُ اِنَّهٗ الضَّالُّ الْمُضِلُّ

علماء نے ابن تیمیہ [illegible] کروہ خود بھی گمراہ [illegible] کو بھی گمراہ کرنے [illegible]

(تفسیر صاوی علی الجلالین ص ۹۶ ج ۱)

علامہ مجدالدین فیروز آبادی کا فیصلہ

علامہ مجدالدین [illegible] قاموس نے بھی [illegible] کے ہم خیالوں کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:-

اَمَّا حَدِيْثُ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الزِّيَارَةِ بَلْ هُوَ حُجَّةٌ فِيْ ذَالِكَ وَمَنْ جَعَلَهٗ دَلِيْلًا عَلٰى حُرْمَةِ الزِّيَارَةِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْجُرْأَةَ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَفِيْهِ بُرْهَانٌ قَاطِعٌ عَلٰى غَبَاوَةِ قَائِلِهٖ وَقُصُوْرِهٖ عَنْ نَيْلِ دَرَجَةِ كَيْفِيَّةِ الْاِسْتِنْبَاطِ وَالْاِسْتِدْلَالِ وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى اسْتِحْبَابِ الزِّيَارَةِ مِنْ وَجْهَيْنِ۔

(اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَرُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى خَيْرِ الْبَشَرِ ص ۱۲۱)

لیکن لا تشد الرحال [illegible] شریف میں [illegible] پر کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ [illegible] ثبوت پر دلیل ہے [illegible] حدیث کو حرمت [illegible] ہے۔ اس شخص نے اللہ [illegible] اس کے رسول کی [illegible] بڑی جرأت کی ہے [illegible] کہنے والا کا کند ذہن [illegible] ہوتا ہے۔ اور وہ استنباط [illegible] اور اجتہاد کے درجہ [illegible] بے خبر ہے۔ حالانکہ [illegible] زیارت کے مستحب [illegible] سے واضح دلیل ہے

[illegible] اہلبیت اطہار، غوث اور [illegible] کی توہین اور تحقیر کی ہے

شاہ ولی اللہ کے لخت جگر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ میں بھی ابن تیمیہ [illegible] کے ساتھ لکھا ہے۔

[illegible] منهاج السنة [illegible] عليه السلام [illegible] والقطب والابدال [illegible] موجودة

منہاج السنۃ وغیرہ کتابوں میں ابن تیمیہ کا جو کلام پایا جاتا ہے۔ نہایت وحشت ہوتی ہے۔ بالخصوص ان باتوں سے تو انسان متوحش ہو جاتا ہے۔ جو اس نے اہلبیت اطہار پر زیادتی، تنقیص اور توہین کرتے ہوئے لکھی ہیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے منع کیا ہے۔ غوث قطب

[illegible] نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی کے متعلق مندرجہ ذیل القاب [illegible] صدق وصفا، زبدۃ اصحاب فنا و بقا، رشید العلماء، سند الاولیاء، حجۃ اللہ علی [illegible] مرجع ہر ذلیل و عزیز، مولانا و مرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول [illegible] (صراط المستقیم فارسی ص ۱۳۶) وہابیہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں [illegible] صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں [illegible] ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۶) [illegible] شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کو بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے [illegible] میں لکھا ہے کہ استاد الہند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث [illegible] (ہدیۃ البیان ص ۲۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے [illegible] شاہ عبدالعزیز صاحب کو چھ ہزار حدیث کے متن یاد تھے۔ (الافاضات الیومیہ ص ۳ ج ۲)

هندی وقد تصدی لرد کلامه
فی زمانه جهابذة علماء الشام
والمغرب والمصر ثم ان ابن
القیم تلمیذه الرشید قد بالغ
فی توجیه کلامه لکن لم یقبله
العلماء حتی ان المخدوم معین
الدین السندی فی عصر
سیدی الوالد اطال
رسالة فی رده واذا کان
کلامه مردودا عند علماء
اهل السنة فای طعن یلحقهم
فی ذالک فقط۔

اور ابدال کا انکار کیا [illegible]
کی تحقیر اور توہین کے [illegible]
بہت کچھ لکھا ہے [illegible]
بہت سی باتیں ہیں [illegible]
مصر کے علماء کرام [illegible]
ہیں ہی اس کا مبسوط [illegible]
اس کے شاگرد ابن قیم [illegible]
ابن تیمیہ کے کلام کی [illegible]
تاویلات بیان کی ہیں [illegible]
وجماعت نے ان تاویلات [illegible]
کیا، ہمارے مخدوم معین [illegible]
سندی نے بھی ہمارے والد ماجد شاہ ولی اللہ [illegible]
زمانہ میں ابن تیمیہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا تھا علماء اہلسنت وجماعت [illegible]
ابن تیمیہ کا کلام باطل ہے۔ (فتاوی عزیزی ص۱۰۸ ج ۲ مطبوعہ [illegible])

اہلبیت سے عناد کی بنا پر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی کا انکار کرنا

ابن تیمیہ نے [illegible] امام اعظم ابوحنیفہ [illegible] عنہ کا [illegible] صادق رضی اللہ [illegible]
کے شاگرد ہونے کا انکار کیا ہے۔ اور اس کے انکار کی بنیادی [illegible]
جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض اور عناد ہے۔ ممدوح [illegible]
نے بھی ابن تیمیہ کے اس نظریہ فاسدہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے
ابن تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے اور اس وجہ سے کیا ہے [illegible]
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے معاصر اور ہمعصر تھے۔ اس [illegible]

[illegible] لیکن یہ ابن تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے۔
[illegible] لیکن فضل وکمال میں ان کو حضرت امام جعفر صادق
[illegible] تمام مذہبی علوم اہلبیت کے گھر سے نکلے۔
(سیرت النعمان ص۴۷ از شبلی نعمانی مطبوعہ دہلی)

[illegible] بدایونی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

اجماع کیا اس کے عصر کے عالموں نے
اس کی گمراہی پر اور قید ہوا اور منادی
ہوئی اسلام کے شہروں میں کہ جو ایسے
[illegible] اس کا مال و خون مباح ہے۔ (سیف الجبار ص۱۴۹)

[illegible] علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف سیف الابرار
میں لکھا ہے کہ:

[illegible] ابن تیمیہ کہ بزرگان دین متین را بد میگوید شیخ
[illegible] بزرگان دین متین کو برا کہتے ہیں۔
(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص۶)

[illegible] اس لیے اس نے خارجیوں کی مخالفت نہیں کی۔

[illegible] مخالفت نہ کرنا — ابو زہرہ نے اپنی کتاب میں ان فرقوں کا تذکرہ
کرتے ہوئے جن سے ابن تیمیہ کا مقابلہ [illegible]

[illegible] کا ذکر نہیں کریں گے کیونکہ ان سے
[illegible] نہیں ہوئی۔ (حیات ابن تیمیہ ص۲۵۹)

[illegible] نعمانی علیہ الرحمۃ کی نصیحت — جملہ اہلسنت وجماعت کو
علامہ یوسف نبھانی [illegible]

قدس سرہ النورانی نصیحت فرماتے ہیں کہ ،

إِذَا عَلِمْتَ ذَالِكَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُ الشَّافِعِيُّ أَوِ الْحَنَفِيُّ أَوِ الْمَالِكِيُّ أَوِ الْحَنْبَلِيُّ الصَّالِحُ الْمُوَفَّقُ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْكَ الْحَذَرُ التَّامُّ مِنْ كُتُبِ الْإِمَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ وَ جَمَاعَتِهِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْعَقَائِدِ لِئَلَّا تَهْوِيَ فِي مَهْوَاةِ الضَّلَالِ وَ لَا يَنْفَعُكَ النَّدَمُ بَعْدَ ذَالِكَ بِحَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَ إِيَّاكَ أَنْ تَغْتَرَّ بِكَلَامِ السَّيِّدِ نُعْمَانَ أَفَنْدِي الْآلُوسِيِّ الْبَغْدَادِيِّ فِي كِتَابِهِ جِلَاءُ الْعَيْنَيْنِ وَ تَظُنَّ أَنَّهُ حَنَفِيٌّ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُوَ بِهَذَا الْكِتَابِ قَدْ خَرَجَ عَنْ حَنَفِيَّتِهِ وَ سُنِّيَّتِهِ وَ صَارَ مِنْ جَمَاعَةِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ نَاصِرًا لِمَذْهَبِهِ مَذْهَبُ الْوَهَّابِيَّةِ .

اے شافعی حنفی مالکی [illegible] مسلمان جب تو [illegible] وسائل باطلہ جان [illegible] کا یقین رکھ کر تجھے [illegible] تو ابن تیمیہ اور اس کی [illegible] سے مکمل اور پوری طرح [illegible] کے گڑھے میں نہ [illegible] تجھے ندامت نفع نہ [illegible] آپ کو اس سے بھی [illegible] افندی آلوسی کے اس [illegible] ہو جائے جو اس کی کتاب [illegible] میں موجود ہے ۔ اور تو [illegible] گمان کرے ۔ کیونکہ وہ اس [illegible] سے حنفیت اور سنیت [illegible] ہے ۔ اور ابن تیمیہ کی جماعت [illegible] کے وہابی مذہب کا حامی [illegible] بن چکا ہے ۔

(شواہد الحق ص۲۰۵ مطبوعہ [illegible])

اعلحضرت گولڑی علیہ الرحمۃ کی نصیحت

اعلحضرت عارف [illegible] صمدانی پیر سید مہر [illegible] چشتی گولڑوی علیہ الرحمۃ کی کتاب عجالہ بر دو رسالہ میں ابن تیمیہ [illegible] کو جو نصیحت فرمائی ہے ۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

"ابن تیمیہ متولد ۶۶۱ھ و متوفی ۷۲۸ھ مدینہ طیبہ کی [illegible]

[illegible] ابن تیمیہ [illegible] انبیاء علیہم السلام (جو مومنین کے لیے کتاب و [illegible] قیاس اعلیٰ ذریعہ نجات کا ہے) حرام کہا ۔ اور [illegible] حوادث اور باری تعالیٰ کی صفت ذاتی کو حادث [illegible] جرأت کرنے کے باعث آئمہ اربعہ سے علیحدہ [illegible] امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان ذیل مندرجہ [illegible] :

[illegible] وصفاته في الازل غير محدثة ولا [illegible] انها مخلوقة او محدثة او وقف فيها [illegible] فهو كافر بالله تعالى ۔

[illegible] ابن تیمیہ کی طویلہ تحریرات کو دیکھ کر اپنا مذہب حق نہ چھوڑ [illegible] بڑی تاکیدی ہدایتیں فرمائی ہیں کہ ابن تیمیہ کی تالیفات [illegible] عالم کے ملاحظہ نہ کرے ۔ یعنی وہ عالم کہ ان عقائد [illegible] فاسدہ کی تردید پر قادر ہو ۔ ورنہ کم فہم اور بودے لوگ [illegible] ہو جائیں گے ۔

(عجالہ بر دو رسالہ ص۴۲)

[illegible] لکھنوی کا بیان

سب سے آخر میں ممدوح الوہابیہ والدیابنہ عبدالحی لکھنوی کا ابن تیمیہ کے متعلق فیصلہ درج [illegible] ہے ۔

[illegible] ابْنِ تَيْمِيَّةَ [illegible] وَ الْحَقُّ [illegible] أَنَا مِنَ [illegible] وَ يُخْرِجُهُ [illegible] وَ يَجْعَلُ جُمْلَةَ [illegible] وَ رَدِيَّةً وَ [illegible] أَتْقَى اللّٰهِ

میں نے ابن تیمیہ کے متعلق جو کچھ ذکر کیا ہے ۔ وہ بالکل سچ اور واضح حق ہے ۔ میں ان میں سے نہیں ہوں جن کو ابن تیمیہ نے گمراہ کیا ہے ۔ اور اہل سنت و جماعت سے نکال دیا ہے ۔ اس نے اپنی ساری تحقیقات کو تنگ اور ردی کر دیا ہے ۔ اور میں ان لوگوں میں سے

كَانُوحِي النَّازِلِ مِنَ السَّمَاءِ وَ يُقَلِّدُ تَقْلِيدًا جَامِدًا فِي كُلِّ مَا تَقُوْهُ بِهٖ وَلَوْ كَانَ مُهْمَلًا عِنْدَ اَصْحَابِ الْاِرْتِقَاءِ۔

نہیں ہوں جو ابن تیمیہ [illegible] کو آسمانوں سے نازل شدہ [illegible] سمجھتے ہیں، اور اس کے [illegible] جامد کرتے ہیں، اگرچہ اس [illegible] ارتقار کے نزدیک مہمل ہو۔ اور اس کو بڑا عقل والا شمار کرتے ہیں [illegible] بڑا عالم سمجھتے ہیں۔

اگر تو اس کے سارے نظریات فاسدہ پر مطلع ہونا چاہتا ہے [illegible] کتاب فرحۃ المدرسین بذکر المؤلفات والمؤلفین [illegible] کر، میں نے شرح بسط کے ساتھ اس میں منہاج السنۃ کے [illegible] کے حالات درج کر دیئے ہیں۔ (غیث الغمام ص [illegible])

بد عقیدہ حضرات کی تردید کرنا مسلمانوں پر بہت احسان ہے

بد عقیدہ حضرات کی تردید کرنے [illegible] ان کے عقائد سے باخبر رکھنے [illegible] میں مسلمانوں پر بہت بڑا احسان [illegible] ملاحظہ ہو۔

"ابن تیمیہ سے اصول و فروع میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں [illegible] علماء امت کا یہ بہت بڑا احسان ہے، کہ انہوں نے ہر زمانے [illegible] بڑے سے بڑے عالم کی لغزش سے امت کو آگاہ کر دیا تاکہ آنے والے لوگ ان کی ان غلطیوں سے آگاہ رہیں۔ اور امت گمراہی سے محفوظ رہے۔" (فوائد جامعہ ص ۲۴۶)

ناظرین حضرات! وہابیوں کے ممدوح ابوزہرہ مصری نے بھی [illegible] ابن تیمیہ کا مسلک عقائد اور اس کی تصریحات کا تذکرہ اپنی کتاب حیات [illegible] میں کیا ہے جس سے امام الوہابیہ کے عقائد کفریہ اور نظریات فاسدہ کا علم [illegible] پر عیاں ہو جاتا ہے۔ اس لیے ابوزہرہ مصری کی عبارات درج کی جاتی ہیں۔

ابن تیمیہ کے متعلق ابوزہرہ مصری کی عبارات

[illegible] ابوزہرہ نے اپنی کتاب حیات ابن تیمیہ میں لکھا ہے:

[illegible] ابن تیمیہ کی تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب و سنت میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق جو کچھ مذکور [illegible] استوی علی العرش یا اس کا چہرہ اور ہاتھ خدا کی محبت [illegible] کا توں مان لیا جائے۔ ہم اس کے جواب میں کہتے [illegible] ہجری میں بعینہٖ انہیں خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور [illegible] منسوب کیا تو علماء ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور [illegible] تجسیم و تشبیہ لازم آتی ہے۔

[illegible] ابن تیمیہ کے اس عقیدہ تجسیم و تشبیہ باری تعالیٰ سے [illegible]

[illegible] کے اصل الفاظ ہم نے پیش کر دیئے اور ہم یہ کہنے پر اپنے [illegible] ہیں کہ ہماری عقل اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اوپر ہونے [illegible] اشارہ حسیہ کرنے اس کے عرش پر مستوی ماننے اور [illegible] منزہ منطق اور حوادث سے عدم مشابہت کے [illegible]

[illegible] حضرات کے عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی لکھتے ہیں کہ شیخ [illegible] وسیع المطالعہ تقلید مذہبی سے آزاد فقیہ اور امام غزالی کے طرح کے [illegible] شام کے ان علماء سے ہیں جو وہاں کے دشمنان حدیث اور متجددزدہ ملحد [illegible] معروف ہیں داخل ہیں۔ (حیات ابن تیمیہ ص [illegible])

مابین تطبیق دینے سے قاصر ہے۔ حیرت ہے کہ امام

لوگوں پر سخت برہمی کا اظہار فرماتے ہیں جو ان نصوص کی تاویل

ہیں۔ لیکن اس برہمی اور سخت گفتاری اور انکارِ شدید کے

نصوص کی تاویل کرتے ہیں۔ لیکن اس برہمی اور سخت گفتاری

شدید کے باوجود نعیمِ جنت کے سلسلہ میں تمام

مجازی قرار دیتے ہیں۔

(حیاتِ ابنِ تیمیہ

ابنِ تیمیہ کے نظریاتِ فاسدہ

فوائد جامعہ میں بھی ابنِ ... درج ہیں:

"حافظ صلاح الدین علائی نے ان اصولی و فروعی مسائل کا

جن میں ابنِ تیمیہ نے خلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض ان میں

ہیں جن کے اندر اس نے اجماع کے خلاف کیا ہے۔ اور بعض

جن میں مذاہب راجح کے خلاف کیا ہے۔ ان میں سے

یعنی وہ طلاق قسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس

نے لکھا ہے کہ جس چیز پر قسم کھائی جاتی ہے۔ اس کے وقوع

کے بعد وہ واقع نہیں ہوتی بلکہ قسم کھا لینے والے پر قسم کا

ہوتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں فقہائے

کبھی کوئی فقیہہ کفارہ کا قائل نہیں ہوا۔" (فوائد جامعہ

پانچ ماہ اور اٹھارہ دن کی سزا

وہابیہ نجدیہ کے ... اس فتوے کے متعلق

"چونکہ یہ فتویٰ آئمہ اربعہ کے ماننے والوں پر گراں تھا

انہوں نے شیخ (ابنِ تیمیہ) کی مخالفت کی۔

شام کے قاضی نے شیخ (ابنِ تیمیہ) کو بلا کر اس قسم کا فتویٰ

سے منع کر دیا اور سلطان کا حکم بھی آگیا۔ اور شہر میں

خاموش رہے اور پھر یہ خیال کر کے کہ یہ کتمان

فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ (اس فتوے کی بنا پر)

سلطنت کے حکم سے جیل جانا پڑا پانچ مہینے اور اٹھارہ

(مجموعۃ التوحید اردو ص۱۱۳۰)

... کی مخالفت

ابو زہرہ ہی رقمطراز ہیں کہ:

ابنِ تیمیہ بعض مسائل میں جملہ مذاہبِ اربعہ کی

اور دوسرے مذاہب کی حتیٰ کہ شیعہ مذہب تک کی

(حیاتِ ابنِ تیمیہ ص۲۳۵)

... نبوی کا مخالف ہے

ابو زہرہ مصری نے مزید لکھا ہے کہ:

نبوی کی زیارت کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ

نبوی کی زیارت جائز نہیں۔ مسئلہ زیرِ نظر میں ابنِ

اسلام کے خلاف ہے۔ بلکہ ان کے نظریات

کی حیثیت رکھتا ہے۔ قبورِ صلحاء اور ان

مسئلہ میں ہم ان کے شدید مخالف ہیں۔ ابنِ

پر تبرکاً روضۂ نبوی کی زیارت کو ممنوع قرار دیا

کا خوف ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خوف بے محل

زیارت منبع توحید کے باعثِ تقدیس ہے۔"

(المذاہب الاسلامیہ ص۲۸۳)

لکھتے ہیں کہ:

کا مسلک یہ ہے کہ وہ صالحین اور انبیاء کی

جائز نہیں سمجھتے اور عمومی حکم سے تربتِ نبوی کو

نہیں کرتے بلکہ اسے عموم میں داخل کرتے ہیں۔ ہم

اس معاملہ میں ابن تیمیہ کے مخالف ہیں کہ وہ حصولِ برکت کے [illegible]
زیارتِ قبرِ رسول اور وہاں دُعا و مناجات کا مخالف ہے
(حیاتِ ابن تیمیہ [illegible])

ابو زہرہ نے لکھا ہے کہ:

"ابن تیمیہ کی مخالفت اپنی انتہا کو اس وقت پہنچی جبکہ ۷۲۶ھ میں آپ نے یہ اعلان کیا کہ مزارات کی زیارت کرنا۔ اور اولیاء اللہ [illegible] وسیلہ اختیار کرنا حرام ہے۔ ابن تیمیہ اس مخالفانہ تحریک [illegible] پہلے رہنما تھے۔ جس کے ذریعے رُوحانی اور اہلِ ذوق حضرات کے خلاف اعتراضات اور تکفیر کے تیر برسائے گئے۔ ان کے بعد صوفیاء کے [illegible] مخالف افراد آئے وہ سب ابن تیمیہ کی راہ پر گامزن رہے۔"
(حیاتِ ابن قیم [illegible])

کفر کا فتوےٰ لگانے میں بیباکی

ابن تیمیہ کی بے باکی اور مدِّ مقابل [illegible] حد تک پہنچا ہوا تھا۔ اس کے [illegible] ہم ممدوح الوہابیہ ابوزہرہ کی تحریر پیش کرتے ہیں جو انہوں نے ابن تیمیہ [illegible] کی تشریح دے کر لکھا ہے کہ:

"اس سے اندازہ لگائیے کہ وہ اپنے حریفوں کے ساتھ کس قدر [illegible] ہمت اور دلیری سے بحث کرتے ہوں گے۔ اور ان پر کس قدر شدت اختیار کرتے ہوں گے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے حریف [illegible] کفر کا الزام لگانے سے بھی نہیں چوکتے۔" (حیاتِ ابن قیم [illegible])

بدعتی کا فتوےٰ

ابو زہرہ نے ابن تیمیہ کی خصلت لکھی ہے کہ [illegible] طبع بعض دفعہ بات کو دلیل و حجت سے نکال کر طعن [illegible] میں پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح اپنے اکثر مخالفین کو امام صاحب بدعتی قرار [illegible]

[illegible] الرسول کی زیارت کے لیے [illegible] کے فتوے پر سزا

وہابیہ کے شریف اشرف لائلپوری نے بھی لکھا ہے کہ:
ابن تیمیہ نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] کی قبر کی زیارت کے لیے سفر جائز نہیں۔ چنانچہ سلطان مصر ناصر نے [illegible] شیخ (ابن تیمیہ) کی عدم موجودگی میں علماء نے فیصلہ کیا کہ شیخ [illegible] نے دین میں تحریف کی ہے۔ شاہی فرمان جاری ہوا اور (ابن تیمیہ) [illegible] جیل بھیج دیئے گئے۔" (مجموعۃ التوحید ص۱۱۳)

[illegible] بالله پر ابن تیمیہ کو سزا

وہابیہ نجدیہ کے پروفیسر محمد شریف اشرف آف لائل پور کے ایک مضمون سے تلخیص [illegible] درج کیا جاتا ہے۔

"قاضی زین الدین بن مخلوف جو کہ مالکیوں کے قاضی تھے۔ شیخ [illegible] الزام لگایا کہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت میں اپنے عرش [illegible]۔ اور اللہ تعالیٰ حرفوں اور آواز سے بات کرتا ہے۔

اس پر ابن تیمیہ کو قاضی نے جیل بھیج دیا اور ابن تیمیہ نے ایک سال [illegible] جیل میں گزارا۔ قاہرہ کے حاکم نے حنفی۔ مالکی اور شافعی قاضیوں کو [illegible] ابن تیمیہ ان مسائل سے رجوع کرے جن کا عقیدہ رکھتا ہے اور [illegible] مجلس میں اظہار کر چکا ہے تو پھر اس کو رہا کر دینا چاہیئے۔ ایک [illegible] جیل میں بھیجا گیا۔ تو ابن تیمیہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے رجوع کرانا [illegible] ہیں تو پھر میں جیل سے باہر آنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔"

[illegible] مولوی شریف اشرف لائلپوری نے خود اس کا اقرار کیا ہے۔ دیکھیے مجموعۃ التوحید ص۱۱۲

[illegible] حقیقت ہے کہ ابن تیمیہ کا یہی عقیدہ تھا دیکھیے فتاویٰ حدیثیہ ص[illegible]۔

[illegible] ص۲۱۳۔

ابنِ تیمیہ اٹھارہ ماہ جیل میں گزار چکا تھا۔ (مجموعۃ التوحید [illegible])

ابنِ تیمیہ پر فتوے

اب وہابیہ نجدیہ کے امام ابنِ تیمیہ [illegible] باطلہ ہونے کی وجہ سے جو حکم [illegible] صادر فرمایا جس کو علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے اپنی تصنیف [illegible] سے درج کرتا ہوں:

"جلال الدین قزوینی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ اس کے بعد ابن تیمیہ [illegible] کرلی تو اُسے بری کر دیا گیا۔ پھر ابن تیمیہ بدل گیا۔ پھر قید [illegible] کی طرف سے اعلان ہوا کہ علماء کے اتفاق سے ابن [illegible] درست نہیں ہے اس لیے مَنِ اعتقد اعتقاد ابن تیمیۃ حل ماله ودمه یعنی جو ابن تیمیہ کے عقیدہ [illegible] اُس کا مال لوٹ لو اور قتل کر دو۔" (الدرر الکامنہ [illegible] مطبوعہ [illegible])

علامہ محمد عبد الرحمٰن سلشی علیہ الرحمۃ نے بھی ابن تیمیہ کی قید کا تذکرہ [illegible] میں فرمایا ہے۔

ابن تیمیۃ مُقَیَّدًا مَغْلُوْلًا فِی بِلَادِ الْاِسْلَام۔

ابن تیمیہ کو اسلامی ممالک [illegible] جکڑ کر مارا گیا۔

(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص [illegible])

مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کفر کے فتوے کی تصدیق

جو کہ سردار الوہابیہ ہیں [illegible] اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا [illegible] "اٹھارہ بڑے بڑے فقہا نے [illegible] (ابن تیمیہ) کے کفر کا فتوے دیا [illegible] مگر وہ قاضی اخنائی مالکی تھے۔ چاروں مذہب یعنی حنفی، شافعی [illegible] فقہا سے فتوے لیا گیا۔ سب نے بالاتفاق علامہ کی قید کا فتوے دیا۔"

(اہلحدیث امرتسر ص ۹ ۱۸ ستمبر [illegible])

[illegible] مؤرخ کا بیان

مشہور مؤرخ جرجی زیدان نے بھی ابن تیمیہ کی عقائد باطلہ کی بناء پر قید کی سزا کا تذکرہ ان الفاظ میں [illegible]

[illegible] امورا خالفهم [illegible] وثاروا [illegible] مقام [illegible] فانزوا بما [illegible] الی مصر وعقد [illegible] ساعة وصوله [illegible] القضاة واکابر الدولة [illegible] وحبسوه فی قلعة [illegible] ونصف سنة

پس علماء نے اس پر کئی ان مسائل پر تنقید کی جس میں ابن تیمیہ نے علماء (جمہور) کی مخالفت کی تھی۔ اور اس نے ان علماء کے ساتھ جھگڑا کیا۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ حکومت تک پہنچ گیا۔ حکومت نے اس کو مصر کی طرف بھیج دیا۔ اور اس کے ساتھ (مسائل پر) بحث کرنے کے لیے ایک مجلس مقرر کی اور ابن تیمیہ کے پہنچنے کے لیے وقت بھی مقرر کیا۔ اس مباحثہ میں قاضی اور حکومت کے اکابر حضرات جمع ہوئے۔ پس [illegible] ابن تیمیہ کو قلعہ جبل میں ڈیڑھ سال قید رکھنے کا حکم صادر کر دیا۔"

(تاریخ آداب اللغۃ العربیہ ص ۲۹۳ ج ۳ مطبوعہ مصر)

ابنِ تیمیہ کے شاگرد کو سزا

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ: [illegible] کے مرنے کے بعد ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد نے [illegible] امیر حسین اور جامعہ عمر بن عاص میں ابن تیمیہ کے مسلک کی [illegible] احمد بن محمد نے منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ [illegible] اور مقرابن خدا کی شانِ اقدس میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیے

تو اس کو ناصر بادشاہ نے اپنے نائب کے سپرد کر دیا۔ تو اس نے
عدالت ہی میں احمد بن محمد کو مار مار کر خون آلود کر دیا۔ اور گدھے پر الٹا
سوار کر کے شہر میں چکر لگوایا۔ اور اعلان کر دیا کہ یہ وہ آدمی ہے جس
نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین میں تقریر کی۔ پھر اس
کو بھی قید کر دیا گیا۔" (الدرر الکامنہ ص ۲۰۲، ۲۰۳ ج ۲)

ناظرین کرام! دیوبندی اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد اعظم ابن تیمیہ کے متعلق
اکابر محدثین اور مفسرین کے فتاوی آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اور بدعقیدگی کی بنا پر
جو اس کو سزائیں دی گئیں ان کا بھی مطالعہ فرما لیا ہے۔ اب اس کا بیان کرنا مناسب
سمجھتا ہوں کہ ابن تیمیہ نے یہ بدعقیدگی کہاں سے حاصل کی۔ اور کس کے مشن کی اشاعت
کی ہے۔ دیوبندی غیر مقلدین وہابی کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے قرآن و حدیث کی اشاعت
کی ہے۔ حالانکہ ان کے ممدوح خود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز
ہیں کہ ابن تیمیہ نے ابن حزم ظاہری سے یہ بدعقیدگی حاصل کی ہے۔ جس کا ثبوت
پیش کیا جاتا ہے۔

ابن تیمیہ نے ابن حزم کے مشن کی اشاعت کی

ابو زہرہ نے اپنی کتاب حیات ابن حزم میں اس حقیقت کا انکشاف کیا
ہے کہ ابن تیمیہ نے ابن حزم ظاہری اور خارجی کے عقائد اور نظریات کی بھی تبلیغ و تشہیر
کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ:

"ابن تیمیہ ساتویں صدی ہجری کے آخر اور آٹھویں صدی کے
اوائل میں آئے اور اسی دعوت کا آغاز کیا جسے ابن حزم جیسا
نابغہ روزگار اپنے عصر و عہد میں شروع کر چکا تھا۔"

(حیات ابن حزم ص ۳۱۳)

ابن حزم ظاہری تھا

ابو زہرہ مصری نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"ابن حزم نے ظاہری مسلک و منہاج کو اس لیے اختیار
کیا کہ اس سے اجتہاد کا دروازہ چوپٹ کھل جاتا ہے۔"

(حیات ابن حزم ص ۴۰۰)

خوارج اور ظاہریوں کا اشتراک

ابو زہرہ نے مزید لکھا ہے کہ خوارج
اولین لوگ تھے جنھوں نے ظواہر کتاب
سے وابستہ رہنے کی بنیاد ڈالی۔ اور یہ امر خوارج اور ابن حزم کے
مابین مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔ خوارج کے تذکرہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابن
حزم نے کتاب و سنت کی تشریح و توضیح میں خالص ظاہری مسلک اختیار کیا ہے۔
واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی کے بارے میں لا حکم الا اللہ کہہ کر خوارج

نے ظاہری انداز فکر کا سنگِ بنیاد رکھا تھا؛ (حیاتِ ابنِ حزم ص۱۹۰)

ابن تیمیہ ابن حزم کا شاگرد تھا

ابوزہرہ مصری ہی لکھتے ہیں کہ [illegible] تیمیہ کی خصوصی دعوت یہ تھی کہ صالحین [illegible] بنانا جائز نہیں۔ تو خوب جان لینا چاہیئے کہ اس کا اوّلین داعی ابنِ حزم تھا۔ ابنِ حزم پہلا شخص تھا جس نے صوفیا۔ کو اپنی کڑی تحقیق کا نشانہ بنایا [illegible] ابنِ تیمیہ آیا تو اُس نے ابنِ حزم سے بھی سخت تنقید کی۔ بنا بریں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ابنِ تیمیہ ابنِ حزم کی تصانیف کے واسطہ سے اُس کا شاگرد تھا؛ (حیاتِ ابنِ حزم ص۳۱۸/۳۱۴ [illegible])

مسلمانوں کی تکفیر کرنا جمہور فقہا کے خلاف نظریاتِ فاسدہ کی بنا [illegible] مخالفوں پر بدعت وکفر کے فتوے لگانا ابنِ تیمیہ کا شیوہ اور طریق کار [illegible] ابنِ حزم سے سیکھا تھا۔ کیونکہ ابنِ حزم کا بالکل یہی شعار تھا جیسا کہ ابوزہرہ مصری نے بھی لکھا ہے کہ،

"ایک بات جو عام طور سے ابنِ حزم کے متعلق مشہور ہے اس کی طرف بھی اشارہ ناگزیر ہے۔ اور وہ اختلافی مسائل میں اس کی تلخ بیانی ہے۔ بلاشبہ دوسروں کے افکار بیان کرنے میں اس کا لہجہ تند و تیز ہے۔ یا اس کے الفاظ میں سبک سری اور خفت کا مظہر ہے۔ مثلاً جہاں تکفیر کا موقعہ نہیں ہوتا۔ وہ وہاں دوسروں کی تکفیر سے گریز نہیں کرتا۔ جو شخص بکسر نہیں ہوتا اسے وہ عیب سے داغدار کرتا ہے۔ اور دوسرے فقہا کی نسبت ایسی تعبیرات سے وہ احتراز نہیں کرتا۔" (حیاتِ ابنِ حزم ص۲۹۶)

ابنِ حزم طہارت کے ایک مسئلہ میں جمہور فقہا کے خلاف ہے۔ وہ [illegible] حیض دار، اور نفاس والی عورت کے لیے قرآن کو چھونا اور پڑھنا جائز قرار دیتا [illegible] بے وضو کے لیے تلاوتِ قرآن تو بالاولیٰ جائز ہوگی۔' (حیاتِ ابنِ حزم ص[illegible])

[illegible] عسقلانی کی شہادت

علامہ ابنِ حجر عسقلانی صاحب فتح الباری رحمۃ اللہ الباری ابنِ حزم [illegible] لکھا ہیں،

[illegible] ابنُ حَزْمٍ [illegible] الْأَئِمَّةِ الْكِبَارِ [illegible] رَدِّ وَقَدْ [illegible] وَبَيْنَ أَبِي الْوَلِيدِ [illegible] مُنَافَرَاتٌ [illegible] ابْنُ الْعَرِيفِ [illegible] لِسَانُ ابْنِ [illegible] سَيْفُ الْحَجَّاجِ [illegible]

اور وہ باتیں جن کی بنا پر ابنِ حزم پر تنقید ہوئی وہ اُس کے آئمہ کبار کی شانِ اقدس میں قبیح اور گستاخانہ عبارات لکھنا ہے اور ناشائستہ الفاظ میں ان کی تردید کرنا ہے۔ اس کے اور ابوالولید باجی کے مابین مناظرے اور مباحثے ہوئے ہیں۔ ابنِ عریف صالح کا بیان ہے۔ کہ ابنِ حزم کی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار برابر ہیں۔

([illegible] اللسان المیزان ص[illegible] ج۴ مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ فوائد جامعہ ص۲۶۵)

[illegible] کثیر کی شہادت

علامہ عماد الدین ابن کثیر صاحب تفسیر ابن کثیر بھی ابنِ حزم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ،

[illegible] الْوَقِيعَةِ [illegible] وَقَلَمِهِ وَكَانَ [illegible] النَّاسِ تَأْوِيلًا [illegible] الْأُصُولِ وَآيَاتِ [illegible] أَحَادِيثِ الصِّفَاتِ

اور ابنِ حزم کی زبان اور قلم سے علماء کرام کی شان میں نہایت گستاخانہ الفاظ نکلے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اصول کے باب میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں آیات اور احادیث میں سب سے زیادہ تاویلیں کرتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ص۹۲ ج۱۲، فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ ص۲۶۴ مطبوعہ دہلی)

[illegible] الوہاب شعرانی قدس سرہٗ النورانی کی شہادت

امام ربانی غوثِ صمدانی

علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے بھی اپنی [illegible] کتاب مستطاب لطائف المنن شریف میں ابن حزم کے متعلق [illegible]

وَلْيُحْذَرْ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ مُطَالَعَةِ كُتُبِ ابْنِ حَزْمٍ الظَّاهِرِيِّ الْأَبْعَدَ التَّطَلُّعَ مِنْ عُلُوْمِ الشَّرِيْعَةِ لَا سِيَّمَا مَا فِيْهَا مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِأُصُوْلِ الدِّيْنِ وَفَوَائِدِ الْعَقَائِدِ وَالْمَعَانِيْ وَالْحَقَائِقِ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ لَهُ يَدٌ فِيْ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ وَإِنَّمَا أَخَذَهَا بِالْفَهْمِ فَلَمْ يُحْسِنْ كَلَامَهُ فِيْهَا۔ (لطائف المنن ص۱۵ مطبوعہ مصر)

ابن حزم ظاہری کی کتابوں [illegible] سے مکمل طور پر اجتناب [illegible] چاہیے۔ البتہ جب علوم شریعت [illegible] کمال حاصل ہو جائے خصوصاً [illegible] کی ان باتوں میں جن کا تعلق [illegible] عقائد کے فوائد معانی اور حقائق [illegible] ہے۔ کیونکہ اس نے ان علوم میں [illegible] عبور حاصل نہ اخذ کیا تھا۔ اس [illegible] ان باتوں میں اس نے اچھا کلام [illegible] کیا۔

ابو مروان بن حیان کی شہادت

مورخ اندلس ابو مروان بن حیان [illegible] بھی ابن حزم کی کتب کا جلایا جانا [illegible] تذکرہ ان الفاظ میں لکھا ہے۔

فَمَالَ عَلَيْهِ فُقَهَاءُ عَصْرِهِ وَأَجْمَعُوْا عَلٰى تَضْلِيْلِهِ وَشَنَّعُوْا عَلَيْهِ وَحَذَّرُوْا أَكَابِرَهُمْ مِنْ قَبِيْلِهِ وَنَهَوْا عَوَامَّهُمْ عَنِ الْاِقْتِرَابِ مِنْهُ فَطَفِقُوْا يُقْصُوْنَهُ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلٰى طَرِيْقَتِهِ حَتّٰى كَمَلَ لَهُ مِنْ تَصَانِيْفِهِ وَقْرُ بَعِيْرٍ لَمْ يَتَجَاوَزْ أَكْثَرُهَا عَتَبَةَ بَابِهِ

اس دور کے فقہا اس کے مخالف ہو گئے اور اس کی ضلالت و گمراہی پر اتفاق کر لیا۔ اور اس کی برائیاں بیان کیں۔ اور اس کے اکابر نے ان کو اس کے مقابلہ سے بچا لیا۔ اور عوام کو اس کے پاس جانے سے روکا۔ اور مسلسل اس کی مخالفت کرتے رہے۔ اور وہ اپنے طریقہ پر قائم رہا۔ یہاں تک کہ

[illegible] نَعْقِدْ [illegible]

اس کی لکھی ہوئی کتابیں ایک اونٹ کے [illegible] اس کی کتابوں سے علماء کرام کو سخت نفرت اور بیزاری تھی۔ [illegible] ہیں اور ان کو جلا دیا۔

([illegible] ج ۴ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔ فوائد جامعہ ص۲۶۴)

[illegible] کی شہادت

مشہور مورخ ابن خلدون نے بھی ابن حزم اس کے مذہب اور اس کی کتابوں [illegible]

[illegible] ظاہریہ کا مذہب بھی مٹ مٹا گیا۔ کیونکہ اس کے ائمہ ختم [illegible] اور جو یہ مذہب اختیار کرتا ہے۔ اس پر جمہور کی طرف سے [illegible] ہے۔ اب یہ مذہب کتابوں میں ہے۔ کہیں اور [illegible] سے طلبہ جو ان کے مذہب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں [illegible] کتابوں سے ان کی فقہ اور مذہب سیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ [illegible] ضائع کرتے ہیں۔ اور اس سے جمہور کی مخالفت اور ان [illegible] سے انکار بھی لازم آتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس [illegible] کی وجہ سے بدعتیوں میں شمار کر لیے جائیں۔ کیونکہ وہ اساتذہ [illegible] کے بغیر کتابوں سے علم نقل کر رہے ہیں۔ ابن حزم نے الیا [illegible] حفظ حدیث میں ان کا بہت اونچا مقام ہے۔ یہ [illegible] کی طرف لوٹ گئے اور اس میں ہوشیار اور ماہر [illegible] زعم میں ان کے اقوال میں اجتہادی درجہ حاصل کر لیا۔ [illegible] مخالفت بھی کی۔ اور بہت سے مسلمان اماموں پر [illegible] کی۔ علماء کو ان کا یہ رویہ برا معلوم ہوا۔ اور انہوں نے [illegible] کی پوری تفصیل سے تردید کی اور برائی بیان کی۔ اور ان کی کتابوں کو [illegible] کر دیا۔ اور بازاروں میں ان کی خرید و فروخت بند

زردی بلکہ کبھی کبھی انہیں پھاڑ بھی دیا جا[illegible] (مقدمہ ابن [illegible])

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کی شہادت

شیخ الاسلام علامہ [illegible] نے ابن حزم [illegible]

قَالَ الْاَئِمَّةُ فِي الْحَطِّ عَلَيْهِ اِنَّ لَهُ مُجَازَفَاتٍ كَثِيْرَةً وَاُمُوْرًا شَنِيْعَةً لَا تَتَدَارَكُ مِنْ غَلَطِهٖ قَالَ الْمُحَقِّقُوْنَ اِنَّهُ لَا يُقَامُ لَهُ وَزْنٌ

ائمہ کرام نے ابن [illegible] ہوئے فرمایا ہے کہ ابن [illegible] سی بے تکی باتیں ہیں اور [illegible] نے فرمایا ہے کہ ابن حزم [illegible]

(کف الرعاع ص١٢٥ برحاشیہ الزواجر)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ ابن حزم اور ابن طاہر [illegible]

اِنَّ كُلًّا مِّنْهُمَا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ اَمَّا ابْنُ حَزْمٍ فَالْعُلَمَاءُ لَا يُقِيْمُوْنَ لَهُ وَزْنًا كَمَا نَقَلَهُ عَنْهُمُ الْمُحَقِّقُوْنَ كَالتَّاجِ السُّبْكِيِّ وَغَيْرِهٖ لِاَنَّهُمْ اَصْحَابُ الظَّاهِرِيَّةِ الْمَحْضَةِ تَكَادُ عُقُوْلُهُمْ اَنْ تَكُوْنَ مَمْسُوْخَةً وَنَاهِيْكَ بِمَنْ وَصَلَ اِلٰى اَنَّهُ يَقُوْلُ اِنْ بَالَ الشَّخْصُ فِي الْمَاءِ تَنَجَّسَ اَوْ فِي اِنَاءٍ ثُمَّ صَبَّهُ فِي الْمَاءِ لَمْ

بیشک ابن حزم اور ابن طاہر [illegible] اور گمراہ ہیں۔ بہر حال ابن [illegible] کرام کے نزدیک اس کا کوئی [illegible] جیسا کہ تاج السبکی وغیرہ [illegible] ان سے یہ نقل کیا ہے [illegible] محض ظاہریہ ہیں۔ ان کی [illegible] مسخ ہیں، جو یہاں تک [illegible] کہتا ہے اگر کسی شخص نے [illegible] پیشاب کیا تو پانی ناپاک [illegible]

---

١ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ کان [illegible] علی طریقۃ السلف آمراً بالمعروف ناہیاً عن المنکر [illegible] متخلیاً زاہداً وہ زاہد [illegible] دنیا کو ہیچ سمجھتے تھے اور سلف کے طریقہ پر تھے بھلائی [illegible] اور برائی سے روکنے والے [illegible] ان باتوں پر عمل کرتے رہے [illegible]

[illegible] وزن وبعد [illegible] (الشافي)

اور اگر برتن میں پیشاب کیا پھر اس پیشاب کو پانی میں ڈال دیا تو پانی ناپاک نہ ہو گا۔ [illegible] اور کیسے ایسے شخص کو علماء تو علماء، عاقلوں میں شمار کیا [illegible]

(کف الرعاع ص١٣٢)

[illegible] الدین بردی کی شہادت

فوائد جامعہ میں ہے کہ مورخ جمال الدین بن تغری بردی النجوم الزاہرہ [illegible] میں لکھتے ہیں۔

[illegible] ابن حزم ہے۔ اور ان کی تصنیفات بھی [illegible] ظاہری مذہب رکھتے تھے۔

[illegible] خلا [illegible] اثبتوا [illegible] صاحب [illegible] حق [illegible] مثلا [illegible] سيف [illegible] حزم۔

اور بے شک اس کے بارے میں اہل حدیث کے سوا ہر ایک نے کلام کیا ہے۔ کیونکہ اہلحدیث نے اس کے حفظ پر اعتماد کیا ہے۔ وہ بڑا بد زبان بھی تھا۔ نامور علماء کی شان میں اس نے زبان طعن دراز کی۔ یہاں تک کہ وہ اس میں ضرب المثل ہو گیا چنانچہ کہا جاتا ہے [illegible] اور ابن حزم کی زبان سے پناہ مانگتے ہیں۔

(فوائد جامعہ ص٢٢٦)

[illegible] حزم کو اپنا شیخ اور امام تسلیم کرتے ہیں

ایسے عقائد باطلہ اور نظریات رکھنے والے کو فرقہ وہابیہ کے [illegible]

[illegible] حیدرآبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی میں ابن حزم کو شیخنا، [illegible] (صاحب) کے معزز القاب سے یاد کیا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص[illegible])

[illegible] کتاب قادری کتب خانہ جامع مسجد تحصیل بازار سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

ابنِ حزم پر گمراہی کا فتوےٰ اور شہر بدر کا حکم

وہابیہ نجدیہ [illegible] دہلوی کے شاگرد [illegible]

ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری نے بھی ابنِ حزم کو اہلحدیث قرار دیا [illegible] لکھا ہے کہ :

"ان کے معاصر زمانہ کے بزرگ علماء نے بالاتفاق اُن کو گمراہ [illegible] اور لوگوں کو اُن سے ملنے کی ممانعت کروں۔ اور سلاطین کو بھی ان کی طرف سے بھڑکا دیا۔ حتیٰ کہ تمام سلاطین ممالک نے اپنے ملک [illegible] ان کو نکال دیا۔"

(الارشاد الی سبیل الرشاد شرح ۱، تاج مکمل صد ۴۹ مطبوعہ بھوپال)

ابنِ تیمیہ کے ساتھ اُن کے شاگرد ابنِ قیم کا بھی حال ملاحظہ فرمائیں [illegible] نے اس کے متعلق کیا فتوے ارشاد فرمائے ہیں۔

ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم !

[illegible] کے دونوں بزرگ، ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم (جو کہ اُستاد شاگرد بھی [illegible] عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے کہ ابنِ تیمیہ نے اپنے شاگرد [illegible] کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیے :

[illegible] الدین محمد بن القیم [illegible] تلامذۃ ابن تیمیۃ [illegible] صحبت استاذہ [illegible] فیث الغمام [illegible]

شمس الدین محمد بن قیم ابن تیمیہ کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد رشید تھا۔ اُس نے اپنے اُستاد ابن تیمیہ کی صحبت سے کم عقلی حاصل کی ہے۔

[illegible] مناوی کا فیصلہ

شیخ احمد مناوی علیہ الرحمۃ نے ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم کے متعلق جو فیصلہ دیا ہے۔ اُس کو علامہ [illegible] نقل فرمایا ہے :

[illegible] بأن كون ابن تيمية هما [illegible] أمر مسلم

کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم کا بدعتی ہونا بالکل مسلم چیز ہے۔ (شواہد الحق صد ۱۰۹)

[illegible] علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے :

[illegible] من يلابسهما وهو [illegible] بالإثبات [illegible] تعالى الله عما يقولون [illegible] كبيرا۔

ان دونوں کی گمراہی کی قباحتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جہت اور جسمیت کو ثابت کیا ہے۔ الا لعنۃ اللہ تعالیٰ ان سے

(شواہد الحق ص۱۸۹) پاک ہے جو [illegible]

وہابی ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مسلک پر چلتے ہیں

[illegible] نے ابن تیمیہ اور ابن قیم کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:

وَصَرَّحَ بِاَنَّمَا قَالَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَتِلْمِيْذُهُ ابْنُ قَيِّمٍ فِيْ مَنْعِ ذٰلِكَ هُوَ خِلَافُ الصَّحِيْحِ مِنْ مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ۔

اور حنبلی مذہب کے عالم [illegible] بن احمد شطی دمشقی [illegible] المنقول الشرعیۃ فی الرد [illegible] یہ تصریح کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ [illegible] شاگرد ابن قیم نے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے توسل [illegible] روضہ منورہ اور طلاق کے مسائل میں جو کچھ بیان کیا ہے، وہ سب [illegible] رضی اللہ عنہ کے مذہب حنبلی کے بالکل خلاف ہے۔ (شواہد الحق [illegible]

وہابیہ نجدیہ کے امام میاں نذیر حسین دہلوی کے شاگرد [illegible] ابو یحییٰ محمد شاہجہان پوری ابن قیم کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"ابن قیم کو ایذائیں دی گئیں اور وہ بھی ابن تیمیہ کے ساتھ [illegible] کیے گئے اور اونٹ پر بٹھا کر پھرائے گئے کوڑے لگتے جاتے تھے۔ اور رسوا کیے جاتے تھے۔ (الارشاد الی سبیل الرشاد [illegible]

ناظرین حضرات! ابن قیم کے بعد وہابیہ کے مجتہد قاضی محمد بن [illegible] کے متعلق بھی وہابیہ کے ممدوح علامہ عبدالحی لکھنوی کا تبصرہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

ابن تیمیہ اور قاضی شوکانی

وہابیہ نجدیہ کے امام ابن تیمیہ کے علاوہ، قاضی شوکانی کے متعلق مولوی [illegible]

[illegible] لکھا ہے کہ:

[illegible] الاطلاع علىٰ [illegible] السنیۃ فی [illegible] فالعجب الّتی [illegible] المدرسین بذکر [illegible] والمؤلفین [illegible] فی ترجمۃ فیہ [illegible] منہاج السنۃ اَنَّ [illegible] العلم [illegible] العقل [illegible] الشوکانی علیٰ [illegible] الاخریٰ [illegible] منہ فی المرتبۃ الاولیٰ

اور اگر تم ابن تیمیہ اور قاضی شوکانی کے برے حالات اور بری باتیں دیکھنا چاہتے ہو تو میرا رسالہ فرحۃ المدرسین بذکر المؤلفات والمؤلفین دیکھو، میں نے منہاج السنۃ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ قاضی شوکانی متاخرین میں سے عقل اور کثرت علم میں ابن تیمیہ کے مثل ہے۔ ان دونوں کی مثال ایسے ہے جیسا کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کے عین مطابق ہوتا ہے۔ بلکہ شوکانی دوسری صفت کم عقل ہونے میں اس سے بھی بڑھ گیا ہے۔
(غیث الغمام ص۳۵ مطبوعہ لکھنؤ)

مولوی محمد حسن سنبھلی دیوبندی کا فیصلہ

وہابیوں کے مولوی حافظ صلاح الدین یوسف ہفت روزہ الاعتصام [illegible] دیوبندیوں کے مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے شاگرد مولوی [illegible] سنبھلی کی ابن تیمیہ، ابن قیم اور قاضی شوکانی کے بارے میں [illegible] عبارت نقل کی ہے۔ قارئین کے علم کے اضافے کے لیے وہ عبارت [illegible] کی جاتی ہے۔

[illegible] هٰذِهِ الْمِلَّةِ اَرْبَعَةٌ [illegible] ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَابْنُ الْقَيِّمِ وَالشَّوْكَانِيُّ

اس امت کے چار امام ہیں۔ ابن تیمیہ ابن قیم، شوکانی اور چوتھا ان کا کتاب [illegible]

وَرَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَإِذَا انْضَمَّ إِلَيْهِمْ ابْنُ حَزْمٍ وَدَاوُدُ الظَّاهِرِيُّ بِأَنَّ صَادَّ سِتَّةً وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ۔

جب ان سے ابن [illegible] کو بھی ملا یا جائے [illegible] اور بعض کہتے ہیں [illegible] ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص ۹، ۱ نومبر [illegible])

قارئین کرام! آپ کے سامنے مستند کتب حوالہ جات [illegible] ابن قیم اور قاضی شوکانی کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ [illegible] انہیں عقائد باطلہ کی وجہ سے مستند اور مسلمہ محدثین، مفسرین [illegible] محققین اور اولیاء کاملین نے جس انداز سے ان کی تردید فرمائی۔ ان [illegible] کر دیا گیا ہے۔ کوئی بھی انصاف پسند ایسے عقائد رکھنے [illegible] کرے گا اور نہ ہی ایسے مسلک کو صراط مستقیم قرار دے [illegible] امر ہے۔ تو وہابیوں کے ایک مستند سوانح نگار احمد عبد الغفور عطار [illegible] "محمد بن عبد الوہاب" واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

"وہابی ابن تیمیہ، ابن القیم الجوزیہ اور ان کے متبعین [illegible] پر چلتے ہیں۔ تو اس میں راہ صواب سے کچھ بعید نہیں [illegible] اصح یہی ہے۔ کہ وہابی انہی ائمہ کے متبعین میں سے ہیں۔ اور شیخ الاسلام نے بھی انہی کے طریق کی پیروی کی ہے۔"

(محمد بن عبد الوہاب [illegible])

احمد عبد الغفور عطار وہابی کی مندرجہ بالا عبارت کو مد نظر رکھتے [illegible]

۱؎ اس کتاب کا اردو ترجمہ اور حواشی وہابیوں کے شیخ الحدیث ابو القاسم محمد عبد الغفار [illegible] پاکستان میں ادارۃ العلوم الاثریہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری [illegible])

۲؎ محمد بن عبد الوہاب نجدی

[illegible] جانب ہیں کہ وہابیہ کے مذہب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، [illegible] صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، تابعین اور تبع تابعین، مفسرین، [illegible] محققین کا کوئی مقام نہیں۔ ان کے مذہب میں ابن تیمیہ، ابن قیم، [illegible] عبد الوہاب نجدی، قاضی شوکانی وغیرہم کا خاص مقام ہے۔

[illegible] وہابیوں کی کتابوں سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ان کے نزدیک [illegible] لیڈروں کا مقام ہے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وہ مقام نہیں [illegible] یوں تو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بعد [illegible] بزرگ و برتر ہیں اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ مگر جب ان کی کتابوں کو [illegible] تو معاملہ بالکل برعکس نکلتا ہے۔ یہی حال مرزا قادیانی کا تھا۔ اس حوالے [illegible] کے لیے چند وہابی کتب سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

وہابیوں کے نزدیک حرفِ ندا یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ کہنا شرک ہے مگر جب وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب مر جائیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کو حرفِ ندا اے وہابی پکاریں تو شرک نہ ہو۔ اور پکے موحد ہی رہیں۔

اے ثناء اللہ اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل
اے زعیمِ قوم و خیر اُمّتِ خیر الامم!
کاش آ جائے تیرا پھر سے وجودِ محترم
اے مسافر تیز رفتاری تجھے اچھی نہ تھی
چھوڑ دینی جائے سرداری تجھے اچھی نہ تھی
اے مناظر جاتے تو باغِ جناں سے کیا گیا!
تیرے غم سے اپنے شیداؤں کا دل برما گیا

([illegible])

مولوی محمد جونا گڈھی مدیر اخبار دہلی کو مرنے کے بعد حرفِ ندا "اے" سے پکارا ہے:

اے فضل ہلم علیہ ترابا!
اے جمر احاطہ الاحجار

(اخبار محمدی دہلی ۱۵ یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

وہابیہ نجدیہ کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بھی وہابیوں نے حرفِ ندا سے یوں پکارا

گلشنِ رحمانیہ اے نو بہارِ مقتدر
مرحبا کس شان سے عالم میں ہے تو جلوہ گر

تو نے ایسی راحتیں دیں اے مکانِ علم و فن
تیری جانب آ گئے خود عاشقانِ علم و فن!

یوں نوازش تو نے کی اے بوستانِ علم و فن
کامراں ہونے لگے سب طالبانِ علم و فن

(اخبار محمدی دہلی ۱۵ یکم اگست ۱۹۳۸ء)

وہابیوں کے نزدیک حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چارہ جو سمجھنا شرک ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابی چارہ جو کہیں تو مسلمان کے مسلمان رہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ مگر ثناء اللہ امرتسری کو وہابی قاسم علم الٰہی سمجھیں تو ان پر شرک کا فتویٰ نہ لگے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کا والی، وسیلہ، حاجت روا اور مایۂ بے مایگاں سمجھنا شرک مگر امرتسری کو مایۂ بے مایگاں سمجھنا عین توحید ہے:

اے امانِ مسلماں!	اے سرورِ ہندوستاں
اے شفیقِ دشمناں!	اے چارہ جوئے دوستاں
اے زبانِ بے زباں!	اے مایۂ بے مایگاں!
غازیٔ حسنِ بیاں!	اے شوکتِ تیر و سناں

اے ثناء اللہ! اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل

(سیرتِ ثنائی [illegible])

دین پرور اے ثناء اللہ، عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری

(سیرتِ ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مدد کے لیے [illegible] اور ان کو مددگار سمجھنا شرک و کفر ہے۔ مگر نواب صدیق حسن بھوپالوی (جو وہابیوں [illegible] محدث اور مفسر ہے) اپنے فرقہ کے قاضی شوکانی کو مدد کے لیے پکارے اور [illegible] سمجھے تو ولی کامل ہی رہے۔

زمرہ رانے در افتاد بار باب سخن!
شیخ سنت مدد اے قاضی شوکانی مددے

(نفخ الطیب ص۵)

وہابیوں کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری مثل بشر ہیں مگر ان کے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

اے گلِ گلزارِ وحدت تیرا ثانی کون تھا!
کر دیا جس نے الگ دودھ اور پانی کون تھا

(سیرتِ ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

اے ثناء اللہ تیرے بعد اب کوئی نہیں

لے نفخ الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن بھوپالوی قیمت ۵ روپے قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

کون ہے وہ آنکھ تیرے غم میں جو روئی نہیں

(سیرتِ ثنائی [illegible])

[illegible] کے نزدیک احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد پھر دنیا [illegible] سکتے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرنے کے بعد پھر دنیا میں [illegible] اس طرح عرض گزار ہیں:

پھر رہے ہیں منکرینِ حق کیے سر بلند!
لے کے آجا اپنی تیغِ زبان سیفِ قلم

(سیرتِ ثنائی [illegible])

اب نہیں ہرگز ڈریں گے تیرے پروانے کبھی!
آ تو جا یکبار روشن پھر ہوائے شمعِ حرم

(سیرتِ ثنائی [illegible])

[illegible] کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ حضور [illegible] سے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر اپنی جماعت کے مولوی عبد اللہ غزنوی کے [illegible] ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ (داؤد غزنوی ص۱۵)

[illegible] کا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ [illegible] نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق [illegible]

آج ہر فردِ بشر غم میں ہے ان کے مغموم
اٹھ گئی آہ جماعت سے مجسمِ برکت!

(سیرتِ ثنائی [illegible])

[illegible] کے نزدیک نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible] علیہم الرضوان کا عرس پاک کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔ [illegible] اپنے مولوی امام عبد الوہاب دہلوی کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔

جیسا کہ اخبار محمدی والوں نے شائع کیا ہے :

"دہلی میں ہر سال عبدالوہاب صاحب آنجہانی بانی فرقہ امامیہ کا عرس ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد تازہ کرنے کے لیے بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء کو عرس رچایا۔"

(اخبار محمدی دہلی ۱۵ یکم اپریل ۱۹۳۶ء)

وہابیوں کے نزدیک نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کل کی خبر نہیں ہے۔ مگر وہابیوں کے مولویوں کو کل کی خبر بھی ہے۔ اور وہ [illegible] غزلوں نے بھی ہیں۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مرنے کے بعد ایک وہابی ابوالخیر عبدالصمد صاحب اختر جودھپوری امرتسری کے جنت میں سدھارنے کی [illegible] دے رہے ہیں۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر واللہ
آہ دنیا سے کیا کوچ سدھارے جنت!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۰)

اے فقیہ وقت۔ اے گنجینۂ علم و عمل
آپ کو بخشا خدا حق نے اوجِ ماہ و مشتری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۶)

وہ عالم تھا۔ مجاہد تھا۔ محدث تھا زمانے کا!
وہ ہر میدان کا غازی مجدد تھا زمانے کا!
وہ بحر علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا
مناظر بالمقابل کا کلیجہ کانپ جاتا تھا
مناظر تھا۔ مجاہد تھا۔ وہ سب علموں میں اعلم تھا
غرض وہ قوم اہلحدیث میں سپہ سالارِ اعظم تھا

(سیرت ثنائی ص ۴۱۹)

ثَنَاءُ اللّٰهِ اَضْحٰى بَحْرُ عِلْمٍ
يُجِيبُ السَّائِلِيْنَ بِلَا قُنُوْطٍ
اَحَاطَ بِكُلِّ عِلْمٍ فِيْهِ نَفْعٌ
فَقُلْ مَا شِئْتَ فِي الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ

(ثناء اللہ) علم کا سمندر تھا جو ٹھاٹھیں مارتا تھا۔ جو پوچھنے والوں کو بغیر کسی جھجک کے جواب دے دیتا ہے۔ اس ہر ایسے علم کو جو نافع ہے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس لیے اپنے بحرِ علوم سے جو چاہتا ہے۔ کہتا چلا جا۔

(سیرت ثنائی ص ۹)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی اختیار نہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ ثناء اللہ اپنے اختیار سے اس دنیا سے گئے ہیں

اور جینا تھا تجھے اے خضرِ راہِ مستقیم
یوں نہ ہونا تھا تجھے بیتاب جنّاتِ نعیم

(سیرت ثنائی ص ۴۰۲)

وہابیوں کے نزدیک السلام علیک یا رسول اللہ کہنا شرک و کفر ہے۔ مگر امرتسری پر حرفِ ندا سے سلام بھیجنا جائز ہے۔

السلام اے ابنِ بدروں و فلاطون کے عدیل
نور بھر دے قبر میں تیری خداوند جلیل
السلام اے ضیغمِ اسلام فاتح قادیان!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۳)

امرتسری کو فاتح قادیان کہنا سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ مارو‌ئے قادیان کہنا درست ہے [illegible] اس کا ثبوت دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب وہابیت اور مرزائیت کا مطالعہ [illegible] قیمت : ۳ روپے (فقیر ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

اہل سُنّت وجماعت حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ [illegible]
کمالات بیان کریں تو وہابیوں کے مولوی یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول [illegible]
ہیں مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق یہ عقیدہ ہے

ہو بیاں مجھ سے بھلا کب آپ کے اوصاف کا
ہو سکے خورشید اور ذرّوں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات والصلوٰۃ [illegible]
ہماری مثل ہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

ہو سکے خورشید اور ذرّوں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک یہ کہنا شرک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ [illegible]
کے دم قدم سے کائنات میں بہار ہے۔ مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق [illegible]
ہے کہ:

باغبانِ گلشنِ توحید وسنت آپ تھے
اے مسیحا آپ کے دم سے یہ کھیتی تھی ہری

(سیرت ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک سیّد المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم عاجز ہیں [illegible]
کے نزدیک امرتسری کا مقام یہ ہے:

دین پرور اے ثناء اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری!

(سیرت ثنائی [illegible])

وہابیوں کے نزدیک شہر ہر دو سرا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
مگر ثناء اللہ امرتسری ان کے نزدیک پاکباز، پاک طینت اور شیخ الاذکیا [illegible]
آپ شیخ الاذکیا، حجۃ الاسلام تھے۔ آپ کے حق میں تھا زیبا [illegible]

[illegible] حق اسباب زینت پر
[illegible] رحمت کرے اس پاک باز و پاک طینت پر

(سیرت ثنائی ص ۲۱۴ - ۲۱۶)

[illegible] سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک قرآن
[illegible] امرتسری کو اسلام میں حجت قرار دے رہے ہیں

[illegible] الاذکیا، حجۃ الاسلام تھے
[illegible] میں تھا زیبا ترلباس سروری

(سیرت ثنائی ص ۲۱۱)

[illegible] روضہ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پُر انوار
[illegible] مگر وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی نے اپنے دادا

(داؤد غزنوی ص ۲۲۴)

[illegible] سے یا زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے
[illegible] لکھا ہے کہ:

[illegible] آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے اور بعض صرف
[illegible] صاحب حال ہو گئے۔ اور ان پر روحانی کیفیات

(داؤد غزنوی ص ۲۲۴)

[illegible] محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:
[illegible] کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا!

(محمد بن عبدالوہاب نجدی مصنفہ احمد عبدالغفور عطار، ص [illegible])

[illegible]

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ) [illegible]

[illegible] نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو مجدد اعظم
[illegible]

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ولی کے تبرکات سے کچھ
نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبد اللہ غزنوی کے متعلق
"حضرت کے لباس سے بھی استفادہ
حاصل ہوا۔ ایک طالب علم محض پوستین اٹھانے سے
اسی وجہ سے وہ طالب علم مرید پوستین کے نام سے
(داؤد غزنوی)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم
تعینِ یوم بدعت ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دن
وہابیوں سے اپیل کی جارہی ہے کہ:

"جس دن حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری
ہمیشہ کے لیے یوم التبلیغ بنایا جائے۔ اور اس دن سب
دن بھر سب کام چھوڑ کر مذہب اہلحدیث کی طرف
لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں۔" (شیخ توحید
سرکار سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں
تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تک کلمہ شریف کی دوسری جزو میں نبی
صفاتی نام آیا ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد الجبار
جزو کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھیے اصل عبارت۔ مولوی
ہیں کہ:

"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے
تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے
کام میں ملکر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب
جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار
اس سے ملنا جائز نہیں" (اخبار اہلحدیث امرتسر کا

کہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی زیادتی
اتنے دلیر اور بہادر نکلے ہیں کہ کلمہ میں نامعلوم کیا کیا
کا ذکر ہو مولوی ابو القاسم بنارسی کا تحریری نے
[illegible]

کہ اہلحدیث کے دور کو ایک مدت گزر گئی اسی
ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور
کو اپنے پرانے ورد لا الٰہ الا اللہ محمد
بولنے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا
(اخبار اہلحدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم
سید احمد بریلوی کے متعلق ان کے امام اسماعیل دہلوی
[illegible]

محمد اسماعیل عرض کرتا ہے کہ اس کمترین پر خدا تعالٰی
بڑی نعمت ہادی زمانہ مرشد یگانہ حضرت
کی بفضل ہدایت منزل میں حاضر ہونا ہے۔ اللہ
کو آپ کے دیر تک زندہ رکھنے سے فائدے
(صراط مستقیم ص۳)

لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ
یا آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے کا علم رکھتے ہیں"
مگر اپنے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی کے
کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر رکھتے
کے مصنف احمد عبد الغفور عطار اور اس
شیخ اہلحدیث ابو القاسم محمد عبدہٗ الفلاح نے لکھا ہے:

انی ارجوا ان انت قمت — اگر تم لا الٰہ الا اللہ [illegible]

بنصر لا اِلٰہ اِلَّا اللہ اٰن — آمادہ ہو جاؤ تو [illegible]

یظھرک اللہ تعالٰی و تملک — کہ اللہ تعالٰی تمہیں [illegible]

نجداً و اعرابھا۔ اور نجد اور اُس کے اعراب کے [illegible]

(محمد بن عبد الوہاب [illegible])

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین [illegible] علیہ وسلم کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں [illegible] کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ [illegible] یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں [illegible] کا اپنے مولوی میاں نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین
کہ جس کے فیض سے مستفیض اہل زمین

(معیار الحق ص۲۵۳)

وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو مجمع علوم نہیں [illegible] تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی امتناعِ نظر کے قائل نہیں ہیں۔ مگر اپنے [illegible] نذیر حسین دہلوی کے متعلق ان کا ان ہر دو مسئلہ میں عقیدہ یہ ہے کہ:

عجیب ذات ہے کیا مجمع علوم و فنون
کہ جس کا آج نہیں ہند میں نظیر و قرین

(معیار الحق ص۲۵۴ [illegible])

بلکہ وہابیوں کے نزدیک تو میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب [illegible] بھی بے مثل یکتا ہے۔

باستیصال تقلید معین! — دریں عالم بود بے مثل [illegible]

(معیار الحق ص۲۵۶ مطبوعہ دہلی)

[illegible] سید محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننا شرک ہے۔
[illegible] نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کے حروف کو نور [illegible]

[illegible] تجلی! — ز نور حرف او ہر دیدہ بینا
[illegible] بین — ز طبعش خوش دل ہر اہل تقوٰی

(معیار الحق ص۲۵۶)

[illegible] نذیر حسین دہلوی کے فتاوٰی میں ایک مولوی نور الحسن [illegible] کے الفاظ یہ ہیں:

[illegible] منور! (فتاوٰی نذیریہ ص۹۶ ج ا مطبوعہ دہلی)

[illegible] سے جہاں منور ہو گیا۔ مولوی کے نور سے جہاں منور ہو گیا [illegible] کے نور سے جہاں منور ہو گیا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔

[illegible] وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:

[illegible] بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر [illegible] سو اُن کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی [illegible] کا۔ (تقویۃ الایمان ص۳۱)

[illegible] سید احمد کے متعلق اُس کا عقیدہ یہ ہے کہ:

[illegible] و علا دست راست ایشاں را بدست قدرت [illegible] امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش [illegible] کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں داد ام و چیزہائے [illegible] بجناب حضرت ایشاں استدعائے [illegible] زناں علی العموم اخذ بیعت نمی کردند بناءً علیہ [illegible] شخص بیش از بیش الحاح کرد حضرت [illegible] فرمود کہ یک دو روز توقف باید کرد بعد ازاں ہر چہ

مناسب وقت خواہد شد۔ بہماں بعمل خواہد آمد ...
استغفار و استیذان بجناب حضرت حق ...
کہ بندۂ از بندگان تو استدعا می کند کہ بیعت ...
گرفتہ و ہر کہ دریں عالم دست کسے را می گیر و پاس ...
می کند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ ...
معاملہ چہ منظور است ازاں طرف حکم شد کہ ہر کہ ...
خواہد کرد گو لکھو کھا باشند ہر یک را کفایت ...
(صراط مستقیم فارسی ...

ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنا ...
میں پکڑ لیا۔ اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع ...
سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ...
گے تا آنکہ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی ...
آپ ان ایام میں علی العموم بیعت نہیں لیا کرتے تھے ...
کو قبول نہ کیا۔ جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اصرار ...
فرمایا کہ ایک دو روز توقف کرنا چاہئے۔ بعد ازاں ...
پر عمل کیا جائے گا۔ پھر آپ اجازت اور استغفار کے ...
اور عرض کیا کہ بندگانِ درگاہ سے ایک بندہ اس امر کی ...
سے بیعت کرے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور اس ...
ہاتھ پکڑتا ہے۔ ہمیشہ دستگیری کی پاس کرتا ہے۔ اور ...
اخلاق مخلوقات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ پس اس معاملہ ...
طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا ...
ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔" (صراطِ مستقیم فارسی ...

وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...

... سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو ممدوح الوہابیۃ الدیوبندیہ
... لکھا ہے۔

... ابرِ رحمت کی طرح تھا۔ کہ جہاں سے گزرتے ہے
... برکت چھوڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کا متفقہ
... تھوڑی دیر ٹھہر گئے وہاں مساجد میں رونق
... میں تازگی۔ اتباعِ سنت کا شوق۔ اسلام
... میں کہیں شرک و بدعت اور رقص کا بالکل خاتمہ
... مقامات آپ کے قدوم سے محروم رہے وہ
... سالہا سال تک یہ اثر اور فرق رہا۔"

(سیرت سید احمد شہید ص۔۔ ج ۱)

... فرماتے تھے کہ سید صاحب اس نواح دو ایک بند و
... میں تشریف لے گئے۔ وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔
... ہیں۔ جہاں نہیں گئے۔ وہاں اب تک وہی نحوست
... نہیں گئے۔ وہاں کے لوگوں میں وہی جہالت و
... دور ہے۔ جہاں مسلمانوں کے دو چار گھر ہیں اتفاقاً
... وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت پائی جاتی
... مشغول ہے کہ جدھر جدھر وہ گئے اُدھر اُدھر وہ پھیل گیا ہے
(سیرت سید احمد شہید ص ۔۔ ج ۱)

... بیان کرے

... سہارنپور کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے
... فرمایا جہاں جہاں حضرت (سید احمد)
... وہاں برکت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ایک جگہ
... قصبہ میں نو مسلموں کا محلہ پہلے ملتا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ قاضی کے محلے تک نہ جانے دیا ... دیکھئے تو مسلموں کا محلہ نہایت سرسبز ہے۔ اور وہ لوگ ... ہیں اور قاضیوں کا محلہ ویران پڑا ہے۔" (رشید ... وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی الٰہی بخش کاندہلوی ... اور اس کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا چنانچہ ... ہیں۔ پڑھیں اور اس حقیقت کو آپ جھٹلا نہیں سکیں گے کہ ... صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت و رفعت نہیں ... ہیں:

ہے گا اس نور پر گنبد چرخ اخضر — جس کے اماں ...
جس طرف دیکھئے وہ نور نظر آتا ہے — عقل اول بھی ...
کرکے میں غور جو پھر تے زمین کو دیکھا — تھی وہ خورشید ...
شرق سے غرب تلک نور سے مالا مال — عرش سے فرش ...
اس کے انوار سے روشن ہے زمین تا افلاک — ان کی ہمت ...
سید احمد و عالی حسب و فخر زمان — رہبر راہ ...
ہوتا معصوم اگر بعد نبی کے کوئی — ہوتی اس عصر ...
علم کو اس کے مگر علم لدنی کہیئے — جو کہ آتا ...
خاک پا سے تری اکسیر کو کیا نسبت؟ — آدمی کو تو فرشتہ ...
تیری صحبت نے ملائک کی کرخاصیت — گر کر ظاہر میں ...
فخر ابنائے زماں قبلہ ارباب صفا — کعبہ اہل یقیں ...
فیض سے تیرے ہوا دم میں وحید دوراں — جس نے ...

(سیرت سید احمد شہید ...)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیوبندی وہابیوں کا ...
تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔

... نبی پاک صلی اللہ علیہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ ماننا شرک ... مولوی اشرف علی تھانوی کو وسیلتنا فی الدارین لکھا

(فتاوی اشرفیہ ص ... ج ۱ مطبوعہ ...)

... رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے اور بشر ... ہونے کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ اور نورانیت کا انکار ... مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے کہ ... احمد صاحب تو نور ہی نور ہیں۔ ان میں نور کے سوا ...

(تذکرۃ الخلیل ص ۲۵۹)

... رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

... کیا وصف کروں اس کا ممتاز
... انساں کی شکل میں فرشتہ دیکھا!

(تذکرۃ الخلیل ص ... تذکرۃ الرشید ص ...)

... امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ... اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ ... صاحب گنگوہی فرماتے ہیں کہ میری خوش دامن ... والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم ... پارسا اور عابدہ و زاہدہ تھیں۔ سیکڑوں احادیث ... نہیں:

... سے فرمایا کہ بیٹا حضرت (گنگوہی) کے بہت ... مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن ایام میں میرا ... تھا۔ روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت (گنگوہی) ... میں پڑھتے دیکھا۔ اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ ... رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لایا

کرتے ہیں" (تذکرۃ الرشید ص۲۱۲ [illegible]

وہابیوں کا محبوبِ خدا علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ والسلام [illegible]
ہے کہ وہ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید احمد [illegible]
متعلق خود ہی یہ کہا ہے کہ:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا [illegible]
بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں [illegible]
نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" (تذکرۃ الرشید [illegible]

وہابی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق [illegible]
ہیں کہ کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول نہیں فرمایا [illegible]
مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

"مولوی خلیل احمد مستجاب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی دعا [illegible]
ہوتی۔" (تذکرۃ الخلیل ص۲۵۵)

وہابی مولوی اکثر علماء مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے متعلق [illegible]
یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے [illegible]
وہابی حضرات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بیان کر [illegible]
نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق یہ [illegible]
ہوگئی ہے کہ:

"حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر [illegible]
کا ادراک مجھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی
مشکل تھا۔" (تذکرۃ الخلیل ص۳۵۸)

رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ:

ؔ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء

[illegible] تا قیامت لعنت او
[illegible] منقطع وغایت مجو!
(تذکرۃ الخلیل ص۵۹)

[illegible] احمد انبیٹھوی نے شہنشاہِ ہر دو سرا محمد رسول اللہ
[illegible] وسلم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ:
[illegible] مثال آپ کے جملہ بنی آدم ہیں"
[illegible] احمد گنگوہی کو زمانہ بھر میں بے مثل قرار دیتے ہوئے
[illegible]

[illegible] عالم، غوث دوراں بے مثال!
[illegible] عرفاں نور ایماں خوشخصال!
(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

[illegible] کا اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ
[illegible]

[illegible] رشیدی) کے کتوں کے برابر بھی نہیں"
(تذکرۃ الخلیل ص۶۰)

[illegible] ہے کہ امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کی
[illegible] رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:
[illegible] عالم، غوث دوراں بے مثال
[illegible] عرفاں نور ایماں خوش خصال
(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

[illegible] رحمت کائنات کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

[illegible] دیوبند ؔ زمانہ کے فریاد رس۔

سے کچھ نہیں ہوتا[1] مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ [illegible]

ہادیٔ گم گشتگان راہِ حق!
تجھے بر خلق از رب الفلق!

(تذکرۃ الخلیل [illegible])

نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کا مقولہ مولوی عاشق الٰہی [illegible]
لکھا ہے کہ:

"بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں [illegible]
نجات موقوف ہے۔ میرے اتباع پر۔" (تذکرۃ الرشید [illegible])

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا [illegible]
جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور [illegible]
سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔ (کتاب [illegible])
مگر اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر کے متعلق [illegible]

"حضرتِ والا کے متوسلین کے حسنِ خاتمہ کے بشارت [illegible]
ہیں جن سے مقبولیت و برکات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے [illegible]
خود حضرتِ والا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ حضرت حاجی امین [illegible]
صاحب کے پیر) کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو بلا واسطہ [illegible]
حضرت سے بیعت ہوا اس کا بفضلہٖ تعالیٰ خاتمہ بہت [illegible]
ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین گو مرید ہونے کے بعد [illegible]
ہی رہے مگر ان کا خاتمہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا [illegible]
(اشرف السوانح [illegible])

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی کسی کے متعلق یہ سمجھے کہ [illegible]

---

[1] تقویۃ الایمان ص۲۲

[illegible] لیتا ہے۔ اور جو خیال و وہم اس کے دل میں گزرتا ہے
[illegible] ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کی باتوں

(تقویۃ الایمان ص[illegible])

[illegible] اشرف علی تھانوی کے متعلق وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ
[illegible] بار ہا لوگوں سے سننے میں آئی اور خود بار ہا اس کا
[illegible] دل میں لے کر آئے یا جو اشکال قلب میں پیدا ہوا
[illegible] کا جواب حضرت والا کی زبانِ فیض ترجمان سے ہو گیا
[illegible] حالت میں حاضر ہوئے تو خطاب خاص یا خطاب
[illegible] ایسی فرمادی جس سے تسلی ہو گئی۔ (اشرف السوانح ص۵۹ ج۳)

[illegible] کہ قبر کو بت بنانا شرک کی ابتدا ہے۔ اس لیے اس
[illegible] آوازیں سنائی دیتی ہیں صورتیں دکھائی دیتی ہیں کوئی
[illegible] آتا ہے۔ جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً
[illegible] قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کیں۔ معانقہ کیا اس
[illegible] اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں مگر
[illegible] شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر
[illegible] کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔"

(کتاب الوسیلہ ص[illegible] مصنفہ ابن تیمیہ)

[illegible] مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ:
[illegible] صاحب کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے
[illegible] مخاطب کر کے فرمایا۔
[illegible] والا صاحب کھڑے ہیں تو ادب نہیں کرتا۔ حضرت مدنی
[illegible] اور بلا رہے ہیں۔ شاہ وصی اللہ صاحب آ گئے

(دار العلوم بابت مارچ ۱۹۳۶ء ص۳۶)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ [illegible]
سیدنا حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام کی نذر ماننا [illegible]
ثناء اللہ امرتسری کے لڑکے عطاء اللہ کی طبیعت ناساز [illegible]
کی صحت کے شکریہ پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی [illegible]
کرنے کی نذر ماننا جائز ہے[1]۔

وہابیوں کے نزدیک قبلہ و کعبہ کہنا یا لکھنا ناجائز ہے۔ مگر [illegible]
ثناء اللہ امرتسری کو قبلہ و کعبہ لکھا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر [illegible])

مولوی رشید احمد گنگوہی کو ہی دیوبندی وہابیوں کے [illegible]
محمود الحسن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ:

جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
حوائج دین و دُنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
میں کوئی دخل نہیں[4]۔

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:

جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے نزدیک انبیاء بھی [illegible]
کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں[6]۔ مگر اپنے مولوی رشید [illegible]
کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

---

[1] اخبار اہلِ حدیث امرتسر کالم ۲ ۳ ر اکتوبر ۱۹۱۴ء - [illegible]
مطبوعہ کراچی [illegible] مرثیہ ص۱۰۹ [illegible] اخبار اہلحدیث امرتسر [illegible] ۵ جنوری ۱۹۱۲ء [illegible]

[illegible] پڑھنے اور پڑھانے اور مجاہدہ اور ریاضت
[illegible] نعمت یہ ہے کہ ایسے حضرات کو اپنی
[illegible] دیکھ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھ میں
[illegible] چیز ہے۔

[illegible] صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ پاک پر زیارت
[illegible] اور شرک ہے۔ مگر گنگوہ وغیرہ دیوبندی اکابر
[illegible] کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔

[illegible] نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] قیاسیات بھی ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا اپنے
[illegible]

[illegible] نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ قول

[illegible]

[illegible] نجدیہ کے اکابر کی علمی قابلیت، ان کا کردار، تفرقہ بازی
[illegible] دین آپس میں فتوے بازی، رذیل حرکات،
[illegible] انگریز نوازی، انگریز کی وفاداری اور مملکت
[illegible] کی مخالفت، مسلمانوں کا اکابر وہابیہ کے ہاتھوں
[illegible] کا آپ نے مستند کتب کے حوالہ جات سے
[illegible] کی تاریخ بھی آشکارا ہو گئی۔

[illegible] نجدیہ خارجیہ کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ جو کہ ساری
[illegible] کا مقام اور ان نام نہاد موحدین کی کونسی توحید
[illegible] کی مستند کتب کے حوالہ جات سے پیش کیا جاتا ہے۔

[illegible] وسائل ص۵۵ ج ۱ [illegible] رسائل و مسائل ص۳۰۶ ج ۱۔

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے متعلق وہابیوں کے عقائد!

اللہ سب سے بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ شیخ الاسلام [illegible]
نے لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے۔

عقیدہ، اِنَّهٗ بِقَدْرِ الْعَرْشِ لَا اَصْغَرُ وَلَا اَكْبَرُ [illegible]
اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ نہ اس سے چھوٹا ہے، اور [illegible]
(فتاویٰ حدیث [illegible])

قارئین کرام! امام الوہابیہ ابن تیمیہ کے اس عقیدہ سے [illegible]
کے نزدیک اللہ اکبر کہنا درست نہیں ہے کیونکہ اللہ اکبر کا معنٰی [illegible]
اور ابن تیمیہ کہتا ہے کہ اللہ عرش سے نہ بڑا ہے۔ اور نہ چھوٹا ہے [illegible]
ہے۔ جب برابر ہے۔ تو پھر وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ [illegible]

اللہ تعالیٰ عرش کے اُوپر موجود ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابن قیم کا عقیدہ [illegible]
عقیدہ، وَزَعَمْتُ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِیِّ [illegible]
حَقًّا فَوْقَهُ الْقَدَمَانِ۔

[illegible] بے شک اللہ تعالیٰ عرش معلّٰی اور کرسی کے اُوپر موجود
[illegible] دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔
(قصیدہ نونیہ از ابن قیم [illegible])

اللہ تعالیٰ کے وزن سے کرسی چرچر کرتی ہے

[illegible] وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے
[illegible]

[illegible] پر بیٹھا ہے۔ تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے
[illegible] چرچر کرتی ہے۔ (قرآن پاک مترجم مولوی وحید الزمان

عرش معلّٰی چرچر کرتا ہے!

[illegible] نقلیں نے بھی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی
[illegible] لکھا ہے۔

[illegible] شان ہے کہ سب انبیا اور اولیا اُس کے روبرو ایک
[illegible] سارے آسمان اور زمین کو عرش اس کا قبہ کی طرح
[illegible] اس بڑائی کے اُس شہنشاہ کی عظمت نہیں تھام سکتا۔
[illegible] چرچر بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت اس کی بڑائی
(تقویۃ الایمان ص [illegible] مطبوعہ دہلی)

[illegible] تعالیٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

عقیدہ: سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مُردہ کو۔ [illegible]
کہ کیونکہ جو زندہ ہے۔ سو ایک دن مرنے والا ہے۔ [illegible]

اسماعیل دہلوی قتیل کی اس عبارت کا یہ جملہ کہ سجدہ نہ کسی زندہ [illegible]
اسماعیل دہلوی کے قانون کے مطابق اس میں خدا تعالے کو سجدہ کرنا [illegible]
کیونکہ ہمارا خدا تعالے تو زندہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اَللّٰہُ [illegible]
الحَیُّ القَیُّوم۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسماعیل [illegible]
رہتے ہیں کہ زندہ کو سجدہ نہ کیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ [illegible]
ہے سو ایک دن مرنے والا ہے۔

حالانکہ خدا تعالے الحی القیوم زندہ بھی ہے اور نہ مرنے والا [illegible]
کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

مولوی وحید الزمان بھی آیۃ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ [illegible]
کرتے ہیں کہ:

عقیدہ: وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔ (تبویب [illegible])
ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پھر تخت پر جا بیٹھا [illegible]

[illegible]

مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی [illegible]
پیچ پر لکھا ہے مشتمل بر عقائد اہلحدیث میں بھی اللہ تعالے کے متعلق [illegible]
عقیدہ: اللہ تعالے جب آسمان دُنیا کی طرف نزول فرماتا ہے [illegible]
متعلق اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ [illegible]

وہابیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی اور مولوی محی الدین [illegible]
عقیدہ: اللہ عرش پر ہے۔ مگر اس فوق اور استوار کی [illegible]

---

[1] ہدیۃ المہدی کتاب قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے ۸ روپے میں مل سکتی ہے

[illegible] اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت اور تاویل سے
[illegible] (دستور المتقی فی احکام النبی ص۱۹، فقہ محمدیہ ص۳ ج۱)

[illegible] جناب رسالتی آف کراچی لکھتے ہیں کہ:
[illegible] عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے۔ (استوار علی العرش ص۲۵)
[illegible] ہے کہ اللہ عزوجل بذاتہ عرش عظیم پر مستوی
(استوار علی العرش ص۲۷)

[illegible] آفاق بعنت روزہ الاعتصام میں لکھا ہے کہ:
[illegible] عرش بریں پر قائم ہے۔ اور وہ جہت علو میں ہے۔
(الاعتصام ص۸، ۱۶ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

[illegible] عبدالستار دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ:
[illegible] اس کا صاحب عرش اور مستوی عرش عظیم ہونا بالکل
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۱۲، یکم جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)
[illegible] اہلحدیث کا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ خدائے عزوجل بذاتہ
[illegible] سے بائن اور عرش عظیم پر مستوی ہے۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۸ یکم جمادی الاول ۱۳۷۴ھ)

[illegible] اللہ تعالے نے جو وصف اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے
[illegible] عظیم پر مستوی ہونا) جس نے اس کا انکار کیا وہ بھی
(فتاویٰ ستاریہ ص۸۵ ج۲)

[illegible] دہلوی کا ایک اور فتوے فتاویٰ ستاریہ میں موجود ہے۔ وہ
[illegible] کیے جاتے ہیں۔
[illegible] بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے
[illegible] اللہ پاک عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمان الٰہی موجود
[illegible] اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ زید نے کہا یہ بات

بالکل غلط ہے۔ اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس [illegible]
اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَ [illegible]
وَالْبَاطِنُ الْاٰیۃ بکر نے جواب دیا کہ بھائی [illegible]
سمجھا ہے۔ یہ تو خدا کا علم ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے
جواب: زید کا قول بول اور سراسر غلط [illegible]
اللہ تعالٰے رب العزۃ کا عرش پرستی [illegible]
قرآن اور ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا [illegible]
ب اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وہ رحمان [illegible]
کے قرار پکڑا اس نے۔ (فتاوٰی ستاریہ [illegible]

ناظرین کرام: اکابر وہابیہ نے اپنے مندرجہ بالا عقائد میں [illegible]
عرش معلٰے کے برابر قرار دے کر اس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ [illegible]
ہے۔ نیز اللہ تعالٰے کی مثل قرار دے دیا۔ جب کہ رب کریم [illegible]
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ "اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔"
نیز جب اللہ تعالٰے عرش کے برابر ہے۔ اور اس [illegible]
عرش معلٰے کا محتاج بھی ہوا۔ لیکن قرآن پاک فرماتا ہے کہ
فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ بے شک اللہ تعالٰے [illegible]
پ ع
بے پرواہ ہے
یہاں پر استوار کا معنٰے توجہ فرماتا ہے۔ قرار پکڑنا نہیں [illegible]
کریم کی شانِ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اللہ تعالٰے محتاج ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اعظم [illegible]

[illegible] شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے

[illegible] ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کُل جز کا محتاج ہے۔
(فتاوٰی حدیثیہ ۱۱۶ مطبوعہ مصر)
[illegible] اللہ تعالٰے عرش پر بیٹھا ہے۔ اس سے یہ ثابت
[illegible] اٹھائے رکھا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالٰے نے

[illegible]	وہ (ملائکہ) جو عرش اٹھاتے ہیں۔ اور جو اس کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔

[illegible] آیت دونوں کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہابیوں کے
[illegible] بوجھ کو عرش کے بوجھ کے اٹھائے رکھا ہے۔ نیز
[illegible] بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ رب کریم نے قرآن پاک

[illegible]	اور دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرشتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چو گرد گھیرے ہوئے ہیں۔ اپنے رب کی حمد [illegible] کرتے ہیں۔

[illegible] عرش معلٰے کو ملائکہ محیط ہیں۔ جب عرش معلٰے کو
[illegible] جو اس کے اوپر قرار پکڑے ہے اور چڑھا ہوا ہے
[illegible] ایسے عقائد کی بنا پر رب تعالٰے کو محتاج ماننا
[illegible]

اللہ تعالےٰ مجسم ہے!

[illegible] شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے مجدد الوہابیہ [illegible]
ہے کہ:
عقیدہ: وقوله بالجسمية والجهة [illegible] وہ ابن تیمیہ اللہ [illegible]
اور جہت قرار دیتا تھا۔ (فتاویٰ حدیثیہ [illegible])
عقیدہ: اللہ تعالےٰ مرکب ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ [illegible])
وہابیوں کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی نے لکھا ہے کہ:
عقیدہ: دستِ خداوندی کا حقیقی (مثل انسانوں کے) [illegible]
(استواء علی العرش [illegible])
وہابیوں کے مفسر اور محدث مولوی وحید الزماں حیدرآبادی [illegible]
وله (تعالى) وجه و عين و يد و كف و قبضة و [illegible]
و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل [illegible]
كما تليق بذاته المقدسة۔ (ہدیۃ المہدی [illegible])

اللہ تعالےٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

وہابیہ نجدیہ کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ اور روح [illegible]
کے شاگرد اور وہابیوں کے شہرۂ آفاق مصنف قاضی عبد الاحد خانپوری [illegible]
کے امام اور سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:
عقیدہ: رب تعالےٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ [illegible]
قاضی عبد الاحد خانپوری نے مزید لکھا ہے کہ:

[illegible] امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔
(الفیصلۃ الحجازیہ ص[illegible])

[illegible] تعالےٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے

[illegible] ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجتہد مولوی
[illegible] لکھا ہے کہ:
[illegible] مخلوق سے بائن نہیں ہے۔
([illegible] اہلحدیث امرتسر ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۵ء)

[illegible] تعالےٰ کے حاضر و ناظر سے انکار

[illegible] کا فتویٰ ہے۔
[illegible] معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرقِ ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔
(فتاویٰ ستاریہ ص[illegible] ج ۲)
[illegible] عرش [illegible] اپنی ذات سے عرشِ اعظم پر مستوی اور موجود
[illegible] موجود نہیں ہے۔ بلکہ عرشِ بریں پر تمام مخلوق سے
[illegible]
(الاعتصام لاہور ص[illegible] ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء)
[illegible] عبد الستار دہلوی سے کسی نے سوال کیا کہ:
[illegible] کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر ہیں
[illegible] موجود نہیں ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کس
[illegible] ہے؟
[illegible] جواب دیا وہ یہ ہے:

عقیدہ : آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث کے [illegible]
تعالیٰ بذاتہٖ عرش یعنی ساتوں آسمانوں کے اوپر [illegible]
علم ہر جگہ ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ۲۵ [illegible])

اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے کہ
عقیدہ : اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور [illegible]
ہے۔ (ایضاح الحق الصریح ۳۵ [illegible])

اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں

وہابیوں کے مفسر اور محدث وحید الزمان حیدرآبادی [illegible]
عقیدہ : اہلحدیث اللہ تعالیٰ کی ان سب صفات [illegible]
میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں [illegible]
تحریف نہیں کرتے۔ جب غضب اللہ تعالیٰ کی [illegible]
تو غیرت بھی اس کی صفات میں سے ہوگی۔ غضب [illegible]
ہے۔ اور تغیر اللہ کی ذات اور صفات حقیقیہ میں [illegible]
صفات افعال میں تو تغیر ضرور ہے۔ مثلاً گناہ [illegible]
ہوتا ہے۔ پھر توبہ کرنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ [illegible]
کرتا ہے۔ اور کبھی کلام نہیں کرتا۔ کبھی اترتا ہے۔ [illegible]
صفات افعالیہ کا حدوث اور تغیر اہلحدیث کے نزدیک [illegible]
(تیسیر الباری [illegible])

[illegible] کا عقیدہ بھی شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر

[illegible] حوادث ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰)
[illegible] کے شاگرد قاضی عبد الاحد خانپوری نے بھی اپنی
[illegible] تعالیٰ کی صفات کو حادث قرار دیا ہے۔
[illegible] وحید الزمان حیدرآبادی نے اپنی تصنیف ہدیۃ المہدی میں

[illegible] حادثۃ عندہ — ہمارے اکثر دولی بزرگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ
کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۔ ج ۱)
[illegible] بھی شان خداوندی کے صریحاً خلاف ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و

[illegible] الحیّ القیّوم — اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں اور
[illegible] لا نوم — آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔
اُسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند۔ (پ ۳ ع ۲)

[illegible] قائم و دائم رہنا بھی ہے۔ متغیر ہونے کا کوئی شائبہ ہی
[illegible] حادث ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور اس
[illegible] قرار دینا کفر ہے۔

[illegible] تعالیٰ موجب بالذات ہے

[illegible] ہے کہ
[illegible] موجب بالذات ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰)

آخرت میں دیدار الٰہی کا انکار

وہابیوں کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے کہ،

عقیدہ: آخرت میں دیدار باری تعالے نہیں ہوگا۔ (الفیصلۃ ...)

اللہ تعالے کے علم غیب ذاتی کا انکار

امام الوہابیہ محمد اسماعیل دہلوی قتیل نے رب کریم جل ...

کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے:

عقیدہ: سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ ... دریافت کسی سے کیا جاتا ہے۔ جس کو ذاتی علم ہو وہ کسی ... دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ ... دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے ...

دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں کے استاد مولوی حسین علی ... ہی علم غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالے کو انسانوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں

عقیدہ: اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کریں یا برے کریں اور اللہ کو پہلے ... کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے ...

(بلغۃ الحیران ص۱۵۷ مصنفہ مولوی حسین علی استاد مولوی ...)

... نے بھی قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالے کے علم غیبی ...

... الْجَنَّةَ ... جَاهَدُوا ... الصّٰبِرِيْنَ ۔

کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں۔ اور ابھی تک معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔ (پ۴ ع۵)

... فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ،

... آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے۔ (حالانکہ) ... جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں ... وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔ ...

... حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو ایمان افروز ... ہے:

... جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں ... صبر والوں کی آزمائش کی۔

... علیہ الرحمۃ کا فتوےٰ

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

... اِلَّا ... فَوْ ... اَهْلِ الْبِدْعَةِ ...

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالے کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

اللہ تعالے بھولا دینے والا ہے

... نے اللہ تعالے کو بھولا دینے والا اور اللہ تعالے ...

سے بھول سرزد ہونا قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (پ۲۱ ع ۱۵) — سو اب چکھو مزہ [illegible] اپنے دن کو بھلانے کا [illegible]

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی اللہ تعالیٰ [illegible]

"تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے [illegible] بھلا دیا۔"

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ،

"سو اب آگ کے) مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو [illegible] تھا۔ آج ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے۔"

میرے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد [illegible] کا ترجمہ عظمت خداوندی کو آشکارا کرنے والا ہے۔

"اب چکھو بدلا اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے، ہم [illegible] چھوڑ دیا۔"

دیوبندیوں کے محمود الحسن نے دوسرے مقام پر اس آیت کا ترجمہ [illegible]

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ (پ ع ۱۵) — بھول گئے اللہ کو سو وہ [illegible]

مولوی فتح محمد جالندھری دیوبندی نے ترجمہ کیا ہے کہ۔

"انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے ان کو بھلا دیا۔"

مجدد مائۃ حاضرہ، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ [illegible] کیا ہے۔

"وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں [illegible]

ل؎ دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کو [illegible] خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۴۵، [illegible]

اللہ تعالیٰ دغا دینے والا ہے

[illegible] محمود الحسن نے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دغا باز [illegible]

[illegible] اللّٰهَ وَهُوَ [illegible] (پ ۵ ع ۱۰) — البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے۔ اور وہی ان کو دغا دے گا۔

اللہ تعالیٰ دھوکہ میں رکھنے والا ہے

[illegible] مودودی نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ [illegible] وہ ترجمہ یہ ہے: "یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں [illegible] دھوکہ میں ڈال رکھا ہے"۔ (تفہیم القرآن پ ۵ ع ۱۸)

[illegible] محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ:

[illegible] (اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں۔ (یہ اس کو [illegible] دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

[illegible] مذاق کرنے والا بھی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ — اللہ ان سے مذاق [illegible]

(تفہیم القرآن) (پ ۱ ع ۲)

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد [illegible] القوی نے اس کا ترجمہ اس انداز سے کیا ہے جو شانِ الوہیت کا شایان [illegible]
بے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں [illegible]

اللہ تعالےٰ داؤباز ہے

دیوبندیوں کے امام مولوی محمود الحسن نے اللہ تعالےٰ کو داؤباز [illegible]

وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ٥ (پ ۹ ع ۱۸) — اور وہ بھی داؤ کرتے [illegible] تھا۔ اور اللہ کا داؤ [illegible]

میرے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس آیت کا ترجمہ [illegible] شانِ ربوبیت کو عیاں کرتا ہے "اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے۔ اور اللہ اپنی [illegible] اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔"

اللہ تعالےٰ چالباز ہے!

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اس آیۂ شریفہ کا [illegible] کو چالباز قرار دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔

"اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے" (تفہیم القرآن [illegible])

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے اس آیت کا ترجمہ [illegible]

"(ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل [illegible]

[illegible] چال چلنے والا ہے۔"

[illegible] ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔

[illegible] کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

[illegible] صاحب نے ترجمہ کیا ہے:

[illegible] سے بے خوف ہو گئے ہیں سو اللہ کی چال سے تو وہی [illegible] ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔" (تفہیمات ج۱ ص۱۶۵ سطر ۶ تا ۸)

اللہ تعالےٰ مکار ہے

[illegible] اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالےٰ [illegible] اور لوگوں کو اللہ کے مکر سے ڈرایا ہے۔ وہ جملہ [illegible]

[illegible] ڈرا چاہیے۔" (تقویۃ الایمان ص ۵۲)

[illegible] وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

[illegible] اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا ہے:

[illegible] وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔" (تقویۃ الایمان ص [illegible])

خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے

وہابیوں کے مولوی وحید الزمان حیدرآبادی نے [illegible]

ذَا الظُّهُوْرِ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ شَآءَ

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔

(ہدیۃ المہدی [illegible])

وہابیہ نجدیہ کے اس عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ کافر کے [illegible]
ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھر وہابیوں کے نزدیک کفار کا گائے کو پوجنا [illegible]

اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور [illegible]
امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ،

عقیدہ: اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ [illegible])

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مشترکہ امام اور مجدد اسماعیل [illegible]
کے جھوٹ بول سکنے پر بڑے زور شور سے قائل ہیں، چنانچہ [illegible]

عقیدہ: پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد [illegible]
آید کہ قدرتِ انسانی زائد از قدرتِ ربانی باشد۔

پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال [illegible]

[illegible] رب تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

(رسالہ یکروزہ فارسی ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

[illegible] کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جلشانہٗ
[illegible] خلاف او من و جاز کر اینشاں را کسی بعدم کذب مدح نمی
[illegible] صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام
[illegible] برعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بہ منزہ از
[illegible] بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف
[illegible] شدہ یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب مے نماید
[illegible] دیگر دہن او را بندی نماید ایں اشخاص نزد عقلا
[illegible]

[illegible] کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات سے گنتے ہیں۔ اس سے
[illegible] بخلاف گونگے اور پتھر کے ان کو کوئی عدم کذب
[illegible] ظاہر ہے کہ یہ بھی صفت کمال یہی ہے کہ
[illegible] ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے
[illegible] بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے
[illegible] زبان ماؤف ہو گئی ہو۔ یا جب کبھی جھوٹ بات
[illegible] اس کی آواز بند ہو جائے یا کوئی اس کا منہ بند
[illegible] کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

(یکروزہ ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

[illegible] ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے۔
[illegible] جھوٹ بولنے پر قادر ہے کتنا عین ایمان ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

[illegible] اس کی خبر نہیں ہے۔ (مشع توحید ص۱۲)

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ رشید گنگوہی [illegible]

عقیدہ: امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے [illegible]

خلاف پر وہ قادر ہے۔ مگر باختیار خود اس کو [illegible]

بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ [illegible])

قارئین کرام! دیکھا وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی [illegible]

قدرتِ الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے معیوب اور ناپاک الفاظ [illegible]

کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی [illegible]

ہوتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے؛ ہاں دیوبندیوں کے قطب [illegible]

واضح الفاظ میں لکھا ہے ۔

جھوٹ اور بے شرم دُنیا میں دیکھے [illegible]

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ جیسا کہ مُلا علی قاری محدث [illegible]

بیان فرمایا ہے۔

إِنَّهُ لَا يُوصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ لِأَنَّ الْمُحَالَ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ أَنَّهُ يَقْدِرُ وَلَا يَفْعَلُ۔

(شرح فقہ اکبر ص)

اللہ تعالیٰ کو ظلم [illegible] کیونکہ وہ [illegible] اور یہ کہ محال [illegible] لیکن معتزلہ کے [illegible] ہے کرتا نہیں

آدمی جو بُرے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ [illegible]

وہابیوں کے شیخ الہند اور رشید گنگوہی کے شاگرد [illegible]

لکھا ہے کہ:

عقیدہ: افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل [illegible])

[illegible] اس عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ زنا، چوری، شراب خوری

[illegible] اور بے انصافی وغیرہم جیسے افعالِ قبیحہ پر قادر ہے۔

[illegible] ممکنات ذاتیہ مقدورِ باری جملہ اہلِ حق تسلیم

(الجہد المقل ص۴۱ ج ۱)

[illegible] امکان کذب کے متعلق لکھتے ہیں۔

[illegible] تو اب کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف

[illegible] جائز ہے یا نہیں۔ (براہین قاطعہ ص۳ مطبوعہ دیوبند)

[illegible] کی عیاری اور مکاری ملاحظہ فرمائیں کہ خود تو بد عقیدہ

[illegible] اہلِ حق کو ملوث کر دیا ہے۔ حالانکہ اہلِ حق کا عقیدہ اس

[illegible] خلاف ہے۔

[illegible] کے خدا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

[illegible] کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور عیب سے بالکل منزہ اور

[illegible] کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امکان

[illegible] زور دیا ہے سے اللہ تعالیٰ کا معیوب ہونا جانتے ہیں

[illegible] عیب و نقص ہے۔ جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی

[illegible] اللّٰهِ حَدِيثًا کے تحت لکھا ہے کہ:

[illegible] وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں۔ اس واسطے کہ جھوٹ

[illegible] اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے؛

[illegible] اس آیۂ شریفہ کے تحت لکھا ہے۔

[illegible] اللّٰهِ حَدِيثًا إِنْكَارٌ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ أَكْثَرَ

[illegible] لَا يَتَطَرَّقُ الْكَذِبُ إِلَى خَبَرِهِ بِوَجْهٍ

لِاَنَّهٗ نَقْصٌ وَّهُوَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ

(یہ انکار استفہامی ہے، کہ کیا کوئی اللہ تعالےٰ سے [illegible]

پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا خلف وعید کا الزام [illegible]

خبر میں واقع ہو، کیونکہ یہ ذاتِ باری میں نقص ہے [illegible]

علامہ شربینی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المنیر میں [illegible]

قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ [illegible]

فِیْ خَبَرِ اللّٰهِ مُحَالٌ. اللہ تعالےٰ پر خلف وعید محال [illegible]

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللّٰهِ صِدْقًا وَّ الدَّلِيْلُ عَلَيْهِ [illegible]

وَ النَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ.

سچ بولنا اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ہے، اس کی [illegible]

جھوٹ بولنا اللہ تعالےٰ کی ذات پر نقص ہے، [illegible]

محال ہے۔ (تفسیر کبیر [illegible])

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے تو [illegible]

فرمایا ہے۔

لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّظُنَّ بِاللّٰهِ الْكِذْبَ بَلْ يَخْرُجُ بِذٰلِكَ عَنِ الْاِيْمَانِ. (تفسیر کبیر [illegible] ج ۵)

کسی مسلمان کو [illegible] جھوٹ کا گمان [illegible] سے خارج [illegible]

تفسیر لباب التاویل میں ہے۔

لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ. (تفسیر لباب التاویل [illegible] ج ۱)

اللہ تعالیٰ [illegible] وعدہ خلافی [illegible] ممکن نہیں [illegible]

[illegible] اور کذب اللہ تبارک وتعالےٰ پر محال

[illegible] ج ۳) ہے۔

[illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] از خدائے تعالیٰ یعنی نیست از

[illegible] قولی و وعدہ یعنی کذب را در سخن

[illegible] از آں نقص ست و خدائے از نقص

(تفسیر حسینی [illegible])

[illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

[illegible] اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَ لَا [illegible]

(تفسیر خازن ۳۸۵ ج ۱)

[illegible] فرماتے ہیں،

[illegible] فِیْ اَخْبَارِهٖ وَ وَعْدِهٖ وَ وَعِيْدِهٖ

[illegible] لِقُبْحِهٖ. (تفسیر مدارک)

[illegible] بھوپالوی نے بھی کذب اور جھوٹ کو

[illegible] چنانچہ لکھتے ہیں کہ

[illegible] سے ہے جیسے خلف وعدہ اور صادر

(ترجمان القرآن [illegible] ۳۵۹ پ ۱۶ سورۃ مریم)

[illegible] آبادی نے لکھا ہے کہ:

[illegible] جھوٹ باندھنا اللہ پر جھوٹ با[illegible]

[illegible] اس سے بڑھ کر ظلم کرنا ہے جو

(تیسیر الباری [illegible] ۹۲ ج ۲)

[illegible] اور اکابر وہابیہ کے حوالہ جات سے

اظہر من الشمس ہے کہ جھوٹ، غیبت، الاَفحش اور نقص [illegible]
ہے۔ اور اللہ کریم پر جھوٹ کا الزام لگانے والا [illegible]
عیب، نقص اور اوصاف ذمیمہ کا ہو سکنا تسلیم [illegible]
کیونکہ اللہ کریم کی ذات ہر قسم کے عیب، نقص اور اوصاف [illegible]

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن — تجھ پر شیطان [illegible]
بلکہ کذاب کیا تو نے افترا و وقوع — اُف اے [illegible]

وہابیوں کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے بھی [illegible]
لکھا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ سے چوری و شراب خوری [illegible]

چوری و شراب خوری و جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی [illegible]
ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے [illegible]
یہ کلیہ مسلمہ اہل کلام ہے جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ [illegible]

قارئین کرام! وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل [illegible]
اللہ تعالیٰ اگر جھوٹ نہ بول سکے۔ تو انسان کی قدرت [illegible]
زیادہ ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ [illegible]
نے بھی اپنی کتاب الملل والنحل میں یہ کفریہ عقیدہ لکھدیا ہے کہ:

اِنَّہٗ تَعَالیٰ قَادِرٌ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا — اللہ تعالیٰ [illegible]
اِذْ لَوْ لَمْ یَقْدِرْ لَکَانَ عَاجِزًا — اگر وہ قادر [illegible]

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ نے اس کا رد کرتے ہوئے [illegible]
الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی مندرجہ بالا عبارات اور عقائد [illegible]
نابلسی فرماتے ہیں:

[illegible]

اس بدعتی (ابن حزم) کی بدحواسی دیکھیے
کیونکر غافل ہوا اس قول شنیع پر کیا کیا
قباحتیں لازم آتی ہیں۔ جو کسی کے وہم و
گمان میں بھی نہ سمائیں۔ اور اس کا وہم
کس طرف گیا۔ عجز تو جب ہو کہ قصور
قدرت کی طرف سے ہو۔ اور جب یہ
وجہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی
قابلیت نہیں رکھتا۔ تو اس سے کسی عاقل
کو عجز کا وہم نہیں گزرے گا۔

[illegible] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

[illegible]

یہ تقدیر فاسد (کہ اللہ تعالیٰ محالات پر
قادر ہے) وہ سخت درہمی اور برہمی کا
باعث ہوگی جس کے ساتھ نہ ایمان رہے
نہ اصلاً احکام عقل کا نشان۔

[illegible] نظریات کی تعلیم دینے کا انکشاف کرتے ہوئے فرماتے

[illegible]

مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ
بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی۔ جس
میں اس کا پیشوا اور رئیس گمراہی کے سردار
ابلیس کے سوا کوئی نہیں۔

[illegible] جھوٹ جیسے قبیح اور گندے عیب کی نسبت کرنے
[illegible] ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ تمام صفات کمالیہ کے خلاف کا
[illegible] کمال ہونے کے لیے ضروری کر دیا۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَلْحَیُّ وہ زندہ ہے۔ تو اب ان بدنصیبوں کے نزدیک [illegible]
ہوگی جبکہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی موت ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ علیم ہے۔ ان گمراہوں کے نزدیک اس کا عالم [illegible]
کمال ہوگا جب کہ اس کا جاہل ہونا ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ مگر ان وہابیوں کے نزدیک [illegible]
جب ہی کمال ہوگا جبکہ اس کا مالک نہ ہونا بھی ممکن ہو۔

اکابر وہابیہ نے یہ عقیدہ گمراہ فرقہ معتزلہ سے لیا ہے۔ [illegible]
نے اپنی تفسیر بے نظیر میں معتزلہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ اَلْاٰیَةُ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ قَادِرٌ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّهٗ تَمَدَّحَ بِتَرْکِهٖ وَمَنْ تَمَدَّحَ بِتَرْکِ فِعْلٍ قَبِیْحٍ لَمْ یَصِحَّ مِنْهُ ذٰلِكَ التَّمَدُّحُ اِلَّا اِذَا کَانَ هُوَ قَادِرٌ عَلَیْهِ اَلَا تَرٰی اَنَّ الزَّمِنَ لَا یَصِحُّ مِنْهُ اَنْ یَتَمَدَّحَ بِاَنَّهٗ لَا یَذْهَبُ فِی اللَّیَالِیْ اِلَی السَّرِقَةِ۔	معتزلہ نے کہا [illegible] ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ [illegible] لیے کہ ترک ظلم [illegible] ہے اور کسی قبیح [illegible] وقت تک [illegible] جب تک کہ اس [illegible] اپاہج کی [illegible] وہ راتوں میں [illegible]

قارئین کرام! دیکھا وہابیوں کا عقیدہ معتزلہ کے عقیدہ [illegible]
صرف اس قدر ہے کہ بیدین معتزلہ نے ظلم کو تحت قدرت [illegible]
کذب کو دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب اور نقص [illegible]

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ان کے قول [illegible]

اَلْجَوَابُ اَنَّهٗ تَعَالٰی تَمَدَّحَ بِاَنَّهٗ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَّلَمْ	جواب [illegible] کی جاتی ہے کہ [illegible]

[illegible]	ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اونگھ اور نیند اس کے لیے ممکن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مدح کی جاتی ہے کہ ابصار اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ اور معتزلہ کے نزدیک بھی یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ اس کے لیے ادراک ابصار ممکن ہے۔

[illegible] عقیدہ اور معتزلہ کا عقیدہ میں موازنہ کیا جائے تو دونوں
[illegible] فرق صرف اس قدر ہے کہ بیدین معتزلہ نے ظلم کو تحت
[illegible] نے کذب اور جھوٹ اور خلاف وعدہ کو۔ دونوں
[illegible] نقص اور قباحت ثابت کرتے ہیں۔

[illegible] کی عبارات اور نظریات سے یہ بھی لازم آیا کہ اللہ
[illegible] کرنے۔ زنا، چوری اور تمام برے افعال حتیٰ کہ
[illegible] پر قادر ہے۔ کیونکہ جب انسان ان تمام افعال قبیحہ
[illegible] کیوں قادر نہ ہو۔ کیونکہ بقول وہابیہ اگر قادر نہ سمجھا جائے
[illegible] قدرت رب کریم کی قدرت سے زیادہ ہے۔

[illegible] تعالیٰ کی قبر اور اس پر شامیانے

[illegible] کے مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے تو اللہ تعالیٰ
[illegible] ثابت کر دیے ہیں کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ:
[illegible] ہے۔ مورچھل جھلاتے [illegible] پر شامیانہ کھڑا کرے
[illegible] ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱)

[illegible] دہلوی قتیل نے اولیاء کی قبروں کو بوسہ دینا، مورچھل جھلنا،

[illegible] اور شاہانہ ٹھاٹھ کرنے کو شرک قرار دیا ہے۔ اور شرک کی [illegible]
تقویۃ الایمان میں جو خود اس نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ :
[illegible] "جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں۔ اور
[illegible] نشانِ بندگی ٹھہراتی ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے
[illegible] کیا وہابیوں نے اپنے خدا کے لیے کوئی قبر تجویز کی ہے
[illegible] مرچھل جھلنا اور شاہانہ کھڑا کرنا خدا تعالے نے اپنے لیے خاص
[illegible] پر نشانِ بندگی ٹھہرایا ہو وہ خدا کو مجسم مانتے ہیں۔ جس پر مورچھل جھلنا
[illegible] بندگی ہے۔ اور یہ نشانِ بندگی وہابیہ نجدیہ کس تیر نظر میں
[illegible] کی نظر میں خدا کی عظمت وشان (العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے خود غلطیاں کرائیں

مودودی صاحب اپنی کتاب "تفہیمات" میں اللہ تعالے [illegible]
میں گستاخی کی جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ :
"ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کی کہ عصمت [illegible]
لوازم ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب [illegible]
داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں [illegible]
فرمایا ہے۔ ورنہ اللہ تعالے کی حفاظت تھوڑی دیر کے لیے [illegible]
منفک ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک [illegible]
اسی طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے [illegible]
نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت [illegible]
ہو جانے دی ہیں۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور [illegible]

(تفہیمات [illegible])

[illegible] حسین آف چکوال نے یہ عبارت لکھ کر جو تبصرہ کیا ہے

[illegible] صاحب نے ذیل امور کی تصریح کر دی ہے۔
[illegible] سے بعض دفعہ اپنی حفاظت (عصمت) اٹھا لی ہے
[illegible] انبیاء سے غلطیاں ہوتی ہیں۔
[illegible] ارادے سے کسی نہ کسی وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت
[illegible] کرائی ہیں۔
[illegible] اس لیے کرائی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کو خدا نہ سمجھیں۔
[illegible] ان باتوں کو انبیاء کی طرف منسوب کر کے ان کی بھی توہین
[illegible] اللہ تعالے کی بھی، کیونکہ انبیاء کرام سے اگر کوئی لغزش ہوتی
[illegible] اور خطائے اجتہادی ہوا کرتی ہے۔ جو عصمت کے
[illegible] اس وقت انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ انبیاء کی لغزشوں
[illegible] مودودی صاحب نے خالقِ کائنات کو بھی نعوذ باللہ

(مودودی مذہب ص ۳۶، ۳۷)

[illegible] کہ اللہ تعالے جل جلالہ کے متعلق نرالے عقائد وہابی
[illegible] کو بھی بدل ڈالا۔ اور اس سے بھی زیادتی کر دی۔ چنانچہ
[illegible] خدمت ہے۔

[illegible] وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا :

[illegible] محمد ابو القاسم بنارسی نے اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ

[illegible] اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ (فقیر قادری)

"اہلحدیث کے دَور کو مدت گذر گئی۔ اسی استدلال [illegible]
ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور جدت [illegible]
اپنے پرانے ورد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ [illegible]
لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا اضافہ کئے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۹۹ [illegible])

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبدالجبار امام اللّٰہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مسلک کے امام [illegible]
معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ:
"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے [illegible]
تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں [illegible]
قومی کام میں مل کر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب [illegible]
جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ عبد الجبار
امام اللّٰہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۳ [illegible])

قارئین! یہ ہے غیر مقلد وہابیوں کا حال۔ اب دیوبندی وہابیوں [illegible]
فرمائیے۔ چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ!
یہ تھا غیر مقلد وہابیوں کی تحریروں سے ثبوت۔ اب دیوبندی [illegible]
نام نہاد مجدد اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر [illegible]
اور نئے درود شریف کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمولانا اشرف علی

[illegible] اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا [illegible]

[illegible] کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا [illegible]
[illegible] رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام
[illegible] کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف
[illegible] پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا
[illegible] صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول
[illegible] نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات
[illegible] ہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔
[illegible] ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند
[illegible] لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا، بوجہ
[illegible] زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ
[illegible] اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ
[illegible] میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور
[illegible] بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن
[illegible] غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ
[illegible] جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے
[illegible] اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے

نذارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا [illegible]

یہ کہتا ہوں :

اللھم صل علے سیدنا و نبینا و مولانا [illegible]

حالانکہ اب بیدار ہوں ، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں [illegible]

اپنے قابو میں نہیں - اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو [illegible]

رقت رہی ، خوب رویا - اور بھی بہت سے وجوہات [illegible]

محبت ہیں ، کہاں تک عرض کروں "

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو [illegible]

وہ یہ ہے :

جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع [illegible]

تعالے متبع سنت ہے ۔

۲۴ شوال [illegible]

(رسالہ الامداد ص ۳۵ [illegible])

قارئین کرام ! دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد [illegible]

اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی [illegible]

کو یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس [illegible]

تائید کر دی ۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام [illegible]

کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا - وہ دیوبندیوں کے [illegible]

تھانوی نے کر دیا ہے ، نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ و [illegible]

یارسول اللہ — یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور [illegible]

صل علے سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا [illegible]

قارئین کرام ! وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ خذلھم اللہ تعالیٰ کی خود [illegible]

دیکھئے ، یہ ہر روز توحید توحید کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اور [illegible]

[illegible] ٹھیکیداروں کی توحید کا حال - جو قرآن و حدیث کے

[illegible] فرمائیں کہ جن کے اکابر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی

[illegible] بھی نہ ہو ، جھوٹ بھی بول سکتا ہو ، بے علم بھی ہو مکار

[illegible] بھول جانے والا ۔

[illegible] امکان بھی ہو اور دیگر رذائل اور قبیح افعال کا سرزد ہونا

[illegible] کے لوگوں نے دین اسلام اور قرآن و سنت کو کیا سمجھا

[illegible] ہوگی ۔

[illegible] خدا تعالے جل جلالہ کا یہ مقام ہے ان کے

[illegible] راز دار رب العلا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

[illegible] مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی

[illegible] وعظمت ہوگی ، درحقیقت خداوند کریم عزاسمہ

[illegible] لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے عشق رسول

[illegible] عشق مصطفیٰ موجود ہے انہی دلوں کو خدا تعالے کی

[illegible] حاصل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخان رسول ہیں

[illegible] آپ کے سامنے ان وہابیوں کے وہ نظریات

[illegible] جاتے ہیں جو انہوں نے سید المرسلین خاتم النبیین

[illegible] مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات اور

[illegible] السلام اور دیگر اولیاء کرام علیہ الرحمہ کے متعلق اپنی

[illegible] عقائد کا مطالعہ کرتے کرتے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی

[illegible] پڑھتے جائیے ۔

[illegible] ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب

[illegible] برے مذہب پہ لعنت کیجیے !

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام [illegible]

اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ کے متعلق [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان کے نفع و نقصان [illegible]

عقیدہ ۵ : امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب [illegible]

إِنَّ مُحَمَّدًا لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ [illegible]
وَلَا ضَرًّا فَضْلًا عَنْ عَبْدِ الْقَا[illegible]
أَوْ غَيْرِهٖ بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible]
تک کے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں [illegible]
عبد القادر وغیرہ (کشف الشبہات [illegible])

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی گستاخ بارگاہِ نبوت [illegible]
سے لکھتا ہے کہ :

عقیدہ : سب انبیاء و اولیاء کے سردار پیغمبر خدا [illegible]
وسلم تھے۔ اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے [illegible]
انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں۔ اور سب [illegible]
انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی۔ تو اس [illegible]
اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگوں کے آگے [illegible]
کر دیں تا سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاوے۔ سو [illegible]

[illegible] قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری
[illegible] ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان
[illegible] کا قابو نہیں رکھتا تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں :
(تقویۃ الایمان ص۴۲ سطر ۸ تا ۱۰ مطبوعہ دہلی)

[illegible] قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ :

[illegible] الْأَوْلِيَاءِ النَّفْعَ وَالضَّرَّ مَعَ
[illegible] الْإِيمَانِ بِهٖ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِالْيَوْمِ
[illegible] عَمَلِ :

[illegible] توحید پر اور اس کے رسول مقبول پر اور آخرت
[illegible] کے باوجود اولیاء اللہ کے نفع اور ضرر پہنچانے کے
[illegible] پس اس کا یہ عمل کفر ہے :
(الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید ص۵۲)

[illegible] قتیل نے لکھا ہے کہ :
[illegible] مالک ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان ص۴۲)

[illegible] کشا باذن اللہ ماننا شرک ہے

[illegible] قتیل نے لکھا ہے کہ :
[illegible] اور کشائش رزق وغیرہ ان کاموں

[illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار
[illegible] کی ہم آمیزش نہیں رہتی
(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ، ۲۹ اگست ۱۹۴۳ء)

[illegible] کی طاقت ان (انبیاء و اولیاء) کو خود بخود ہے [illegible]
[illegible] اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح [illegible]
ہے۔ (تقویۃ الایمان صٹ)

یارسول اللہ، یاعلی کہنے والوں کو قتل کرنا [illegible]

عقیدہ: امام الوہابیہ اسماعیل غزنوی[1] لکھتے ہیں کہ:
"جو کوئی یارسول اللہ (صلعم) یا یا ابن عباس [illegible]
جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی [illegible]
پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب [illegible]
امور میں امداد حاصل کرنا ہو۔ جو خدا کے سوا کسی [illegible]
ہی نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن [illegible]
کرنا یا کسی دُکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے [illegible]
کے سوا کسی دُوسرے سے امداد طلب کرنا شرک [illegible]
ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں [illegible]
عقیدہ یہی ہو کر فاعل حقیقی فقط رب العزت [illegible]
صالحین سے مُختار کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ [illegible]
سے مراد بر آنے کی گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی ان [illegible]
بہرحال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون [illegible]
اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے"
(تحفہ وہابیہ صفحہ ۵۹ مصنفہ اسماعیل [illegible])

[1] یہی مولوی اسماعیل غزنوی یکم جون ۱۹۲۵ء کو جنگ [illegible]

[illegible] اور اولیاء کو استغاثہ کرنا کفر ہے

[illegible] اہل حدیث کی شائع کردہ کتاب مجموعۃ التوحید میں لکھا ہے:
[illegible] فَقَدْ كَفَرَ جس نے اللہ تعالیٰ کے
[illegible] اس نے کفر کیا۔" (مجموعۃ التوحید صلا المصنفہ [illegible])
[illegible] کتاب توحید خالص (جس کی تقریظ حافظ عبدالقادر روپڑی نے [illegible]

[illegible] دوسروں کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا
(خالص توحید صٹ)
[illegible] وقت پیروں فقیروں اور اولیاء اللہ کو پکارنا شرک ہے۔
(خالص توحید صٹ)
[illegible] اولیاؤں بزرگوں کو پکارنے والے سے زیادہ کوئی
(خالص توحید صٹ)

[illegible] پاک مشکل کُشا نہیں ہیں!

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کُشا ہوتے تو کیا کسی کافر
[illegible] شہید کر کے چلا جاتا۔" (خالص توحید صٹ)

[illegible] کے وقت انبیاء کو پکارنا شرک ہے

[illegible] والوں نے قتیل نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: شرک کے معنے یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے [illegible]
بندوں کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں۔ وہ چیزیں [illegible]
جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور [illegible] کرنا [illegible]
کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا۔ اور قدرت [illegible]
سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اس [illegible]
اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء [illegible]
جن اور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔ یعنی جس سے کوئی [illegible]
ہو جاوے گا۔ خواہ انبیاء و اولیاء سے کرے۔ خواہ پیر [illegible]
بھوت و پری سے۔ [illegible]

عقیدہ: امام الوہابیہ قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ

اَنَّ مَنْ دَعَیٰ نَبِیًّا اَوْ وَلِیًّا اَوْ غَیْرَہٗ وَسَأَلَ [illegible]
الْحَاجَاتِ وَتَفْرِیْجَ الْکُرُبَاتِ اَنَّ ھٰذَا [illegible]
الشِّرْکُ۔ جس نے نبی یا ولی یا ان کے علاوہ کسی کو [illegible]
حاجات مصائب اور مشکلات کو دور کرنے کے [illegible]
یہ شرک اعظم سے ہے۔ (الدر النضید [illegible])

وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: انبیاء اور اولیاء کو پکارنا اور التجا کرنا شرک [illegible]
[illegible]

قارئین کرام! دیوبندی غیر مقلد وہابی مؤرخین کی کمپنی [illegible]
و آلہ وسلم کی عظمت کو کم کرنے کی اور توہین کرنے کی پڑی ہوئی [illegible]
ان کی عقل بھی جاتی رہی۔ بلکہ قرآن دانی کا دعوے بھی غلط ہو گیا [illegible]
کی کمپنی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کی مشکل کشائی [illegible]
اختیارات کی نفی کے لیے جو دلیل پیش کی ہے۔ وہ [illegible]

[illegible] رسولوں اور علم سے کوروں کو اتنا بھی علم نہیں کہ ایسے
[illegible] مشکل کشائی، حاجت روائی اور قادر مطلق ہونے پر بھی
[illegible] اللہ تعالے نے فرماتا ہے۔ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیِّیْنَ بِغَیْرِ
[illegible] ناحق شہید کیا۔ پ ع
[illegible] اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے دندان مبارک شہید کریں تو
[illegible] اختیار رکھتے ہیں اور مشکل کشائی کی نفی کرتے ہیں۔ مگر
[illegible] انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کر دیں تو خدا تعالے
[illegible] گے۔
[illegible] دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کو اگر عناد اور دشمنی ہے تو
[illegible] مصطفے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے ہے۔
[illegible] کی بنا پر مرسلین عظام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
[illegible] اور اولیاء عظام علیہم الرحمہ بھی معاذ اللہ شرک سے محفوظ نہ
[illegible] انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے حواریوں سے
[illegible] کہ قرآن پاک میں اس طرح بیان ہے کہ حضرت
[illegible] اپنے حواریوں سے فرمایا۔

[illegible] قَالَ [illegible] اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

[illegible] علیہ السلام نے بھی اللہ تعالے سے سوال کیا تھا۔

[illegible] اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ [illegible] اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون میرا بھائی [illegible] مضبوط کر۔ (پ ۱۶ ع ۱۱)

[illegible] اللہ تعالے نے یہ فرمایا تھا کہ میں تو تجھے کافی ہوں۔ میرے

سوا تو کسی دوسرے کو جو کہ میری مخلوق ہے۔ اپنا مددگار اور [illegible]
مانگ رہا ہے بلکہ فرمایا
حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان [illegible]
تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ۔ — اور پاکیزہ روح [illegible]

(پ۳ ع ۱)

روح القدس کون ہے۔ وہ جبریل امین ہے۔ جو کہ عظیم [illegible]
فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صاحب [illegible]
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۔ — اے غیب کی [illegible] تمہیں کافی ہے [illegible] پیرو ہوئے۔

(پ ۱۰ ع ۴)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰىهُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِیۡرٌ ۔ (پ۲۸ ع ۱۹) — تو بے شک اللہ ان کا [illegible] جبریل اور نیک [illegible] بعد فرشتے مدد پر ہیں

امام الانبیاء شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ [illegible]
کا بھی ارشاد ہے۔

اِذَا اَرَادَ عَوۡنًا فَلۡیَقُلۡ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیۡنُوۡنِیۡ ۔ — جب تم کو مدد کی [illegible] اللہ کے بندو مدد [illegible]

(حصن حصین ص۱۹۲ تحفۃ الذاکرین ص۱۸۵ کتاب الاذکار [illegible]
نیز وہابیہ نجدیہ کے مروی وحید الزمان حیدرآبادی نے اپنی [illegible]

[illegible] قرار دیا ہے۔
[illegible] سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اپنی پریشانی
[illegible] یا محمداہ کہہ کر اپنے آقا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible]

[illegible] اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ الباری نے "ادب المفرد"
[illegible] فرمایا ہے۔ امام نووی نے کتاب الاذکار میں
[illegible]

[illegible] نے اپنی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے۔

[illegible] — جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بالکل کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی ان سے ظاہری اور باطنی طور پر نفع پہنچتا ہے۔ تو وہ شخص کافر ہے۔ اور دنیا و آخرت میں رسوا ہے۔

(تفسیر صاوی ص۱۶۷ ج ۱)

[illegible] ہمارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نافع سمجھتے تھے۔
[illegible] والا نقصان بھی اٹھاتا تھا۔ جیسا کہ امام مسلم نے روایت
[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت ابوبکر
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما رہے
[illegible] آپ کے تعاقب میں پہنچ گیا۔ حضرت ابوبکر
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ دشمن آپہنچا ہے۔ تو آپ
[illegible] کرو۔ ہمارا رب کریم ہمارے ساتھ ہے۔

[illegible] — رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر

اللہ علیہ وسلم فارتطمت — دُعا کی تو اس کا گھوڑا

فرسه الی بطنها — پیٹ تک دھنس گیا

سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آپ کی دُعا کا نتیجہ ہے

فرمایئے۔ جو بھی تمہاری تلاش میں آئے گا۔ میں اُسے واپس

فدعا اللّٰہ فنجا۔ — پس آپ نے دعا کی وہ

(صحیح مسلم شریف ص۴۱۹ ج ۲) — بچ گیا

امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنی کتاب

عظیم المرتبت صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"شرحبیے کہتے ہیں کہ ایک بار پاؤں ابن عباس کا

کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الفور کھل گیا"

(کتاب الداء والدواء)

پس غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے اماموں کے

نزدیک انبیاء کرام مرسلین عظام علیہم السلام بلکہ سید الانبیاء

افضل الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا فرا

من ذالک)۔ ابو الکلام آزاد کے والد ماجد کے بقول:

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو

تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء کو سفارشی ماننا

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل بارگاہ نبوت میں گستاخی کر

سے کمال مصطفوی کا انکار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں

ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں۔ یہ سب کچھ شرک

(تقویۃ الایمان ص۳ مصنفہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی)

اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز

اللہ کا بندہ مخلوق ہے سمجھے۔ سو ابوجہل اور وہ شرک

(تقویۃ الایمان ص۸ مطبوعہ دہلی)

کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور

ماننے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص۲۷)

کسی کی وکالت کی حاجت نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۳۴)

اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت

نہیں بن سکتا۔ (تقویۃ الایمان)

اولیاء کو شفیع سمجھنا شرک ہے

یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ

شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا

(تقویۃ الایمان ص۲۱)

خواہ نبی ہو یا ولی مشکل وقت پکارنا اور اُن سے

امید نفع اور ضرر کی رکھنا شرک ہے

(فتاویٰ نذیریہ ص۱۳۸ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

مجدد الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: ہر کہ اعتقاد کند در شجرے یا حجرے یا قبرے یا [illegible]
یا زندہ یا مردہ از ولی یا نبی یا استاد یا شیخ یا پیر [illegible]
او بر دگار یا شفیع نزد پروردگار در حاجتے از حوائج [illegible]
و سے مجرد ایں توسل و تشفع و توصل بسوئے رب [illegible]

(ہدایۃ السائل [illegible])

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ پتھر یا قبر یا فرشتے یا جنات یا [illegible]
نبی یا استاد یا شیخ یا پیر ان کو نفع یا نقصان دینے والا [illegible]
یا شفاعت کرنے کا عقیدہ رب العلمین کے نزدیک دنیا میں [illegible]
پوری کرنے والا یا اور کوئی کاروبار کرنے والا ہے اسی قسم کا وسیلہ [illegible]
رب کی طرف ہو تو وہ شخص مشرک ہے۔

عقیدہ: امام الوہابیہ عبد العزیز آل سعود نے جو مجموعۃ التوحید [illegible]

"مَنْ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَسَائِطَ يَدْعُوهُمْ [illegible]
الشَّفَاعَةَ وَيَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمْ كَفَرَ إِجْمَاعًا" [illegible]
اور اپنے درمیان کسی کو وسیلہ بنایا۔ اور ان کو پکارتا اور ان [illegible]
کرتا ہے۔ اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس نے اجماعاً کفر کیا [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جائز نہیں

وہابیوں کے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ تھا:
"مَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل کرنے والا [illegible]
جاتا ہے۔ (الدرر السنیہ [illegible])

[illegible] عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ:
[illegible] کے بعد نبی کا وسیلہ بھی جائز نہیں تو اور کا کس طرح جائز ہوگا۔

(وسیلہ بزرگاں [illegible])

[illegible] کے بعد کسی بزرگ کا وسیلہ جائز نہیں جب رسول اللہ علیہ وسلم
[illegible] دوسرے کا کیا جائز ہوگا۔

(وسیلہ بزرگاں [illegible] مصنفہ حافظ عبد اللہ روپڑی)

[illegible] اسماعیل غزنوی نے لکھا ہے:
[illegible] نبی یا ولی کا یہ مقام ہے کہ خیر و برکت کے حاصل کرنے یا آفات
[illegible] نجات دلانے میں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں ان کو
[illegible] بنایا جائے۔ (تحفہ وہابیہ [illegible] مصنفہ اسماعیل غزنوی مطبوعہ امرتسر)

[illegible] پاک سے انتقال کے بعد مانگنا فضول ہے

[illegible] کے رسالہ وسیلہ بزرگاں کے [illegible] کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح
[illegible] کا عقیدہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible] ہے کہ ان سے ان کے انتقال کے بعد کچھ مانگنا فضول ہے۔

[illegible] دہلوی نے یہ بھی عقیدہ لکھا ہے کہ:
[illegible] کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پر اور
[illegible] معزز نہیں۔ کہ کوئی رعیتی بھتیرا ہی التجا کرے اس کی
[illegible] کے خیال نہیں کرتے۔ اس لیے رعیتی لوگ اور امیروں
[illegible] اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے یا کہ انہیں کی خاطر سے التجا
[illegible] بلکہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے۔ وہاں کسی کی وکالت کی حاجت
[illegible] (تقویۃ الایمان [illegible])

قارئین! وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں، بیں کسی کا [illegible]
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اور شفاعت کا انکار کس پُر فریب [illegible]
اور مکار نے کس مکاری سے مسلمانوں کا سید الشافعین صلی اللہ تعالےٰ [illegible]
بارگاہِ اقدس سے منہ پھیرنے کے لیے کیسا انداز اختیار کیا ہے [illegible]
اس اعلان کا کس طرح اخبث نے انکار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔ (پ ع) — اور ان کے حق میں [illegible] بے شک تمہاری دعا ان [illegible] چین ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے دوسرے مقام پر فرمایا!

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (پ ۵ ع ۶) — اور اگر جب وہ اپنی جانوں [illegible] محبوب تمہارے پاس حاضر [illegible] سے معافی چاہیں [illegible] فرمائے، تو ضرور اللہ [illegible] والا مہربان پائیں۔

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کا ان عقائد سے بھی قرآن و حدیث کی [illegible]
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں مومنوں کو فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ — اے ایمان والو اللہ سے [illegible] وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں [illegible] پر کر فلاح پاؤ۔ (پ ۶ ع ۱۰)

وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کی تشریح میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]
کتاب القول الجمیل میں فرمایا ہے۔
قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے یہود کا نبی آخر الزماں شیاح لاسکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ [illegible]

[illegible] سے دعا مانگنا اور نبی کے وسیلہ سے دعا مانگنے کی وجہ سے اللہ
[illegible] قربت بخشتے ہوئے کفار پر ان کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔
[illegible] ہے۔

[illegible] عَلَى [illegible] — اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔

[illegible] مستند مفسرین اور محدثین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے
[illegible] صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو سفارشی سمجھنا۔ اور ان کے وسیلہ
[illegible] ہے۔
[illegible] بالاتفاق امام المفسرین یوں فرماتے ہیں کہ،

[illegible] — اے اللہ تعالےٰ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرما۔ اور ہماری مدد فرما۔

[illegible] جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن
[illegible] فرماتے ہیں کہ یہودی یوں دعا مانگتے تھے۔

[illegible] — اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم کو ان مشرکوں پر فتح دے کر مدد فرما۔

[illegible] — اے اللہ ہماری مدد فرما اسی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی آخر الزماں ہے جس کی نعت اور صفت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر مدارک ص۶۳ ج ۱، تفسیر ابو السعود ص۴۹۳ ج ۱، تفسیر نیشا پوری ص۳۲ [illegible]
تفسیر جلالین ص۱۲، تفسیر جامع البیان ص۱۶)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر فتح العزیز [illegible]
"ابو نعیم، بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ اور طرق متعددہ [illegible]
کی ہے کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین [illegible]
بنی غطفان جہینہ عذرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ [illegible]
تو وہ اپنے یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودی علماء [illegible]
نصرت کے لیے یہ دعاء سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَبِكِتَابِكَ الَّذِیْ تُنَزِّلُ عَلَیْهِ اٰخِرَ مَا تُنَزِّلُ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰی اَعْدَآئِنَا۔

اے ہمارے [illegible] احمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے ہیں [illegible] فرمایا ہے۔ [illegible] ان پر نازل [illegible] پیچھے بس تو ہم [illegible] نصرت عطا فرما۔

(تفسیر فتح العزیز ص۳۲۹ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا مفسرین کے حوالہ جات سے [illegible]
مولویوں کی جناب رسالت آب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم [illegible]
نہ تھی۔ وہ یہودی مولوی تو اپنے ماننے والوں کو نبی آخر الزماں صلی اللہ [illegible]
کی وسیلہ جلیلہ اور واسطہ عظمیٰ سے دُعاء کرنے کی تعلیم دیں۔ مگر [illegible]
اس کو شرک اور کفر قرار دیں۔

لعنت اللہ علیکم اے دشمنان مصطفیٰ!

لہ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اسماعیل بری کا عقیدہ [illegible]
تھا یعنی اس خاندان سے اسماعیل کی بدعقیدگی کا ثبوت ملتا ہے۔

[illegible] آدم علیہ السلام نے بھی بارگاہ رب العالمین سے حبیب
[illegible] کے نام کے وسیلہ سے دُعا کی تھی جو کہ مستند محدثین اور
[illegible] فرمائی ہے:
[illegible] اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ
[illegible] وسیلہ سے مجھے معاف فرما دے۔
[illegible] مستدرک ص۶۱۵ ج ۲، ابن عساکر ص۲۹۶ ج ۲، زرقانی شریف ص۶۲
[illegible] الوفا باحوال المصطفیٰ ص۳۳ ج ۱، بیان المیلاد النبوی ص۱
[illegible] فتح المنعال ص۱۳۶، الانوار المحمدیہ ص۱۰۹، افضل الصلوٰت ص۱۱)

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام تو افضل الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ
[illegible] اور آج جو مولوی اس وسیلہ کو شرک قرار دے رہے ہیں
[illegible] کو اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بھی عقیدہ
[illegible] خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں!
[illegible] علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:
[illegible] علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے جب دُعاء کی تو اس طرح کی:
[illegible] عَلَیْهِمْ بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] فی الرد علی المبتدعین الوہابیین ص۴۴ مطبوعہ مصر)
[illegible] رضوان نے بھی آپ کے انتقال کے بعد حبیب کبریا شافع
[illegible] کی ذات بابرکات کا وسیلے کر دعائیں کی ہیں جیسا کہ
[illegible] طبرانی شریف میں خلیفہ سوم جامع قرآن امیر المومنین سیدنا
[illegible] تعالےٰ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ درج ہے۔ جو کہ سرکار
[illegible] تعالےٰ عنہ نے خود ایک نابینا کو بارگاہ الٰہی سے بوسیلہ
[illegible] بتایا تھا۔ وہ طریقہ اور دُعاء یہ ہے:
[illegible] اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ

یا محمّد اِنّی اتوجہ بک الیٰ ربی فی حاجتی ھٰذہ [illegible]
فتشفعہ فی۔ (طبرانی شریف ۱۸۴)

نیز دوسری حدیث شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ [illegible]
شام کے ابدالوں کی شان میں فرمایا و بہم یرزقون و بہم [illegible]
یستغیثون علی المراغم ان کی وجہ سے رزق دیا جاتا اور ان [illegible]
ہوتی ہے۔ اور ان کی وجہ سے ہی دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی [illegible]
اُمتِ محمدیہ کی مقتدر شخصیت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ [illegible]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آلِ پاک کے وسیلے [illegible]

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قولِ ایمان کنی [illegible]
اگر دعوتم رد کنی ور قبول؛ من و دست و دامانِ [illegible]
(بوستانِ سعدی)

لہٰذا غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے ان عقائد باطلہ [illegible]
خلام اصلی مشرک بلکہ ابوجہل سے بڑھ کر مشرک اور بے دین [illegible]
[illegible] تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں [illegible]
علامہ شرجی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جس شخص کو کوئی [illegible]
اس طریق سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص [illegible]
رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بیس مرتبہ تیسری رکعت [illegible]
تیس مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص چالیس [illegible]
ہونے کے بعد اس طرح دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ وَ [illegible]

لہ علامہ شرجی علیہ الرحمۃ وہ مستند عالم ہیں جن کا حوالہ مجدد الوہابیہ [illegible]
نے اپنی کتاب الدار والدوار کے صفحہ ۳۶ پر اس کتاب کا حوالہ [illegible]
(فقیر محمد [illegible])

[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسئلک ان تقضی
[illegible] دعا مستجاب ہوگی۔
[illegible] فی الصلات والعوائد ص۶۹ از علامہ شرجی علیہ الرحمۃ مطبوعہ مصر

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ قدرت نہیں

[illegible] کے امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے عقیدہ لکھا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ کچھ قدرت اور غیب دانی
(تقویۃ الایمان ص۴۲)

[illegible] علیہم السلام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں

کی طرح ترساں و لرزاں ہیں

[illegible] ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:
[illegible] ویسے ہی خدا کے بندے ہیں۔ جیسے کہ تم خود ہو۔
[illegible] کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح
[illegible] جس طرح تم خود ہو۔" (کتاب الوسیلہ ص۲۲)

[illegible] آیات طیبات اور احادیث شریفہ شاہد ہیں۔ چنانچہ
[illegible] تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان
[illegible] نہ ہوں گے۔ جب تک اپنے آپس کے
[illegible] شجر بینھم جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ

لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ ع ۶)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا
رَّحِیْمًا۔ (پ ۵ ع ۶)

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا
نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ع ۴)

حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

اُعْطِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ — مجھے زمین
(صحیح بخاری شریف، مشکوٰۃ المصابیح) ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حضرت کعب سے پوچھا کہ رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
توصیف کس طرح بیان کی گئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا۔
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ۔ — محمد رسول اللہ ... مختار ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف، سنن دارمی، خصائص کبریٰ
(از ابن جوزی، شواہد النبوۃ از جامی)

قارئینِ کرام! قرآن مجید کی آیاتِ طیبات اور احادیث
پیارے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم مالک و مختار
لہٰذا ایسے عقیدہ والے غیر مقلد دیوبندی وہابی حضرات
نبوی سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ عیسائی حضرات کی

علیہ السلام کو فرمایا۔

FOR THE WHO SHALL COME, ...
HIM WILL GIVE ALL THINGS.

... میں سب چیزیں عطا کروں گا۔
(انجیل برنباس باب ۴۱)

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حدیث شریف
... یا ربیعہ، (ربیعہ مانگ) حضرت ربیعہ

میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت
مانگتا ہوں۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا تھا میں تو خود اللہ کے
مجھے رفاقت کی ذمہ داری کیسے دوں۔ معلوم ہوا
رضوان کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ جو پیارے
صحابہ جن کو سبھی عشرہ مبشرہ مانتے ہیں کو اس
سکتے ہیں۔ اس رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور
ایسے بیہودہ الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔
کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالیٰ
ارشادِ مصطفوی کے صریحاً خلاف ہے۔

کسے را گزید
منزل نخواہد رسید

اللہ تعالیٰ کے دربار میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات کے مجدد اور امام [illegible]

عقیدہ : اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

ہیں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی [illegible]

دہشت کے بیحواس ہو گئے۔ (تقویۃ [illegible])

غیر مقلد وہابیوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں [illegible]

ہوئے لکھا ہے کہ : سب انسان ہیں وان جس طرح [illegible]

اسی طرح ہوں میں بھی اک [illegible]

(اخبار اہلحدیث [illegible])

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

عقیدہ : سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے [illegible]

سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان [illegible])

ناظرین : امام الوہابیہ والدیابنہ قتیل کس دریدہ دہنی [illegible]

موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ [illegible]

رفعت میں گستاخی کر کے کفر کا مرتکب ہوا۔ رسول پاک صلی [illegible]

آلہ وسلم جو بارگاہ ربوبیت میں مقام حاصل ہے [illegible]

کریم میں فرمادیا ہے :

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پ۱۵ ع ۹) — قریب ہے کہ تمہیں [illegible] کرے جہاں سب [illegible]

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رب کریم سے وہ [illegible] حاصل نہیں ہوا۔ معراج شریف کے واقعہ سے یہ [illegible] سے رب کریم نے اس سیر کا ذکر فرمایا ہے۔

[illegible] — پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی۔ کہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

(پ۱۵ ع ۱)

[illegible] کا امام شافع روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم [illegible] کی جسارت کرتا ہے۔ مگر رب العالمین اپنے رسولِ [illegible] شہادت شبِ معراج کے واقعہ سے قرآنِ پاک

[illegible] — اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

اُس رسولِ محتشم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق [illegible]
رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ شانِ ارفع میں [illegible]

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ — اے محبوب [illegible]
(پ ۳۰ ع ۳۳) — خوبیاں عطا [illegible]

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى — اور بیشک قریب [illegible]
(پ ۳۰ ع ۱۸) — اتنا دے گا [illegible]

جس رسولِ رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے چا[illegible]
نے بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ بنا دیا۔ اور [illegible]

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى — ہم دیکھ رہے [illegible]
السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا — منہ کرنا، تو ضرور [illegible]
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ — اس قبلہ کی [illegible]
الْحَرَامِ ط (پ ۲ ع ۱) — ہے ابھی اپنا منہ [illegible]

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ — جسے چاہے بخش [illegible]
يَّشَآءُ (پ ۶ ع ۷) — سزا دیتا ہے

اس میں اللہ کریم نے اپنی شانِ بے نیازی ظاہر فرمائی [illegible]
پر شانِ محبوبی بیان کرتے ہوئے اپنے محبوب کے چاہنے [illegible]
ہے کا اظہار اس طرح فرمایا ہے :

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ — اور اگر جب وہ [illegible]
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ — محبوب تمہارے حضور [illegible]
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا — سے معافی چاہیں [illegible]
رَّحِيْمًا (پ ۵ ع ۶) — فرمائیں تو ضرور اللہ [illegible]
کرنے والا مہربان [illegible]

[illegible] چاہے مغفرت کرے جس کو چاہے عذاب دے دے
[illegible] صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت اور سفارش ہوئی
[illegible] ضرور اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاؤ گے
[illegible] دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی۔
[illegible] وہابیوں کا مجدد اُس حبیب کردگار کے متعلق یہ کہا کہ اس
[illegible] کو حرم قرار دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔ نبی پاک
[illegible]

[illegible] — بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو
[illegible] الْمَدِيْنَةَ — حرم کر کے حرام بنا دیا اور بیشک میں نے
[illegible] — مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ
[illegible] — ہے اُسے حرم بنا کر حرام کر دیا۔

[illegible] نے حضرت خزیمہ صحابی کو فرمایا کہ تیری اکیلے کی گواہی دو
[illegible]

[illegible] کے روز بھی نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے
[illegible] ہے۔ اور اپنی اُمت کی مغفرت کے لیے بارگاہ
[illegible] علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سجدہ فرمائیں گے۔ تو اللہ کریم ان

[illegible] — مانگ جو تجھے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت
کرو تیری شفاعت قبول ہوگی۔

[illegible] سے معلوم ہوا کہ وہابیوں کے عقائد قرآن و حدیث
[illegible] عقائد میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] ہے۔ اور ایسے عقائد ان لوگوں کے ہی ہوتے ہیں جن
[illegible] حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت سے

خالی ہوں۔

امام الانبیاء اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل [illegible]

غیر مقلد اور دیوبندی وہابیوں کا مجدد امام الانبیاء کی شان [illegible]
گستاخی کرتا ہے:

عقیدہ: یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا [illegible]
شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان [illegible])

ناظرین! مخلوق میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ [illegible]
دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور جملہ اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان بھی [illegible]

انبیاء اور اولیاء ذرہ ناچیز سے کمتر [illegible]

عقیدہ: اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے [illegible]
ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان [illegible])
امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے ان عقائد میں [illegible]
السلام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز قرآن وحدیث کی [illegible]
وحدیث کا انکار کیا ہے۔ قرآن پاک میں تو اللہ تعالے نے اپنے انبیاء [illegible]

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ۔ (پ۳ ع۱)	یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

اللہ کی بارگاہ میں مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو وہ عظمت حاصل [illegible]

[illegible] ارشاد فرماتا ہے۔

[illegible] لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (پ۱ ع۱۳)	اے ایمان والو، راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں۔ اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔
[illegible] لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا [illegible] لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ [illegible] اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ [illegible] (پ۲۶ ع۱۳)	اے ایمان والو، اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر نہ ہو۔

[illegible] اللہ تعالےٰ جل جلالہ کا فرمان ہے:

[illegible] وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (پ۲۸ ع۱۳)	اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

[illegible] اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم [illegible] مبارک بال مبارک زمانہ مبارک کی قسمیں اٹھائی ہیں۔ قسم کسی کمتر [illegible] خالی جاتی۔ اگر ہم قسم کسی ذلیل اور کمتر اور حقیر چیز کی نہیں اٹھاتے [illegible] شخصیت کے چہرۂ مبارک بال مبارک زمانۂ مبارک کی قسمیں [illegible] ناچیز سے کمتر کہنا صاف کفر ہے۔ جب قرآن کریم میں [illegible] حضور کو اپنی بارگاہ میں مقرب اور معزز ہونے کا ذکر یہ بتایا

[illegible] عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (پ۲۶ ع۱۴)	بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ

[illegible] پرہیزگار ہے [illegible]

خداوند کریم نے واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے [illegible]
والے ہیں۔ اپنے محبوب کے متعلق اللہ کریم نے ان کے [illegible]
اس طرح دی ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ — اور وہ جو یہ سچ [illegible] اور وہ جنہوں [illegible] متقی ہیں۔
(پ ۲۴ ع ۱)

اس کے علاوہ کتب احادیث میں بھی ہے کہ نبی اکرم [illegible]
نے فرمایا:

اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ۔ — میں اللہ تعالیٰ [illegible]
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۳، ترمذی شریف [illegible]

عام آدمی اپنے حبیب کو ذلیل اور چمار سے بھی ذلیل [illegible]
اللہ تعالیٰ کے حبیب اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم [illegible]
سمجھے تو اس کے کفر میں کس کو شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ اسماعیل [illegible]
الایمان میں کفریہ عقائد کی ترویج وتشہیر کرنے کے لیے ہی [illegible]

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

انسان کمتر درجہ کی چیز کو محبوب نہیں بناتا۔ اس کے نزدیک [illegible]
ہوتا ہے۔ تو اللہ کا محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہو سکتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ یہ صریح کفر ہے۔

عام لوگ اس چیز کی قسم اٹھاتے ہیں جو قدر ومنزلت والی [illegible]
نے جس محبوب کی عمر، زمانہ، چہرۂ اقدس، زلف معنبر وغیرہم کی قسمیں [illegible]

[illegible] دی اس محبوب رب کریم کو بارگاہ خداوندی میں ذرہ ناچیز سے کمتر
[illegible] کیا ہے؟

[illegible] تپ محرقہ تیرے دل میں کس سے بخار ہے

[illegible] اور اولیاء، عاجز و بے اختیار ہیں

[illegible] اس بات میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں
[illegible] قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیویں
[illegible] پوری کر دیویں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی
[illegible] بادشاہ کر دیویں یا کسی کو امیر وزیر یا کسی سے بادشاہت
[illegible] یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی بیمار کو تندرستی
[illegible] چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے
[illegible] برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵)

[illegible] اس عبارت میں بھی کتنی چیزیں قرآن اور حدیث کے صریحاً
[illegible] دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ قرآن پاک میں آتا ہے:

[illegible] — اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (پ ۱۰ ع ۱۵)

[illegible] علیہ السلام کا معجزہ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ [illegible]
[illegible] اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ [illegible] اللہ کے حکم سے۔ (پ ۳ ع ۱۳)

[illegible] اسماعیل دہلوی اتنے سرگرم ہیں کہ انہوں نے لعطاء الٰہی
[illegible] عبارت میں کر دیا ہے۔

[illegible] کا ہوا تو قوم مشکل کشائی کے لیے حضرت موسیٰ علیہ

[illegible] السلام کے پاس آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible]
[illegible] علیہ السلام کے ہاتھوں ان کی مشکل کشائی کرائی کہ قحط دور [illegible]
ہو گئے جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ	جب موسیٰ [illegible]
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ	تو ہم نے فرمایا [illegible]
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ	فوراً اس میں سے [illegible]
عَيْنًا۔	(پ [illegible])

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ بلقیس کا تخت [illegible]
لیے اپنے درباریوں سے کہا تو ایک ولی اللہ نے عرض کیا:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ	اس نے عرض کی [illegible]
اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	تھا کہ میں [illegible]
اِلَیْكَ طَرْفُكَ۔ (پ ۱۹ ع ۱۸)	ایک پل [illegible]
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ	اور کہتے ہیں [illegible]
مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗ۔ (پ ۱۰ ع ۱۴)	اللہ اپنے فضل [illegible]
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ	اور کیا اچھا [illegible]
وَرَسُوْلُهٗ (پ ۱۰ ع ۱۴)	جو اللہ اور رسول [illegible]

کتب احادیث شریفہ میں آتا ہے:
رسول محتشم احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ	اگر میں چاہوں [illegible]
(مشکوٰۃ ص ۵۲۱)	کے پہاڑ چلا کریں

ایک دفعہ حضرت ربیعہ بن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسل مانگو تو حضرت ربیعہ رضی اللہ [illegible]

اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی	میں آپ [illegible]

مانگتا ہوں۔
[illegible] اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لو۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۸۴ باب السجود و فضلہ)

[illegible] دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
[illegible] دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

[illegible] ابو الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل کے عقیدہ کو قرآن
[illegible] جائے تو اس عقیدہ میں بھی بیّن طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے
[illegible] تسلیم کے ارشادات کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ نیز عظمت
[illegible] ہے جو کسی ادنیٰ درجہ کے مسلمان کے لیے بھی ایسا عقیدہ رکھنا روا

[illegible] کرام علیہم السلام ناکارہ لوگ ہیں!

[illegible] نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کی ابتدا میں شرک کی اقسام
[illegible] اس اجمال کی تفصیل کے لیے پانچ فصلیں مقرر کیں۔ ان فصلوں
[illegible] اس اجمال کی شرح ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔
[illegible] اللہ ہی کی شان ہے۔ کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان
[illegible] وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔
[illegible] اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت
[illegible] سے شرک ثابت ہوتا ہے۔
[illegible] پانچ فصلیں مقرر کیں غرضیکہ یہ اجمالی بیان ایک دعوے
[illegible] دعوے کے بیان اور ثبوت میں ہے۔ دعوے کے ثبوت
[illegible] قتیل نے یہ کفر بکا ہے کہ،

عقیدہ: اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں [illegible]
اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے [illegible]
ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجیے۔ (تقویۃ الایمان [illegible])

قارئین حضرات! ابوالوہابیہ نے محبوب رب العالمین [illegible]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ [illegible]
الرضوان کو کس بے حیائی اور جرأت سے ناکارہ لکھا ہے [illegible]

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے مشترکہ مجدد اسماعیل [illegible]
نے اپنے اِس عقیدہ کی ترغیب دی ہے کہ:

عقیدہ: جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم [illegible]
کو مانے اُس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ (تقویۃ [illegible])

عقیدہ: اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو [illegible]

عقیدہ: اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان [illegible])

عقیدہ: اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ (تقویۃ [illegible])

ناظرین حضرات! امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے [illegible]
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم [illegible]
ملائکہ آسمانی کتب قیامت و جنت و نار وغیرہم تمام ایمانیات [illegible]
انکار کیا اور اُس کا اقرار، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں [illegible]
مذہب میں جس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ماننا ضروری ہے [illegible]

[illegible] ان میں سے جسے نہ مانے گا کافر ہو جائے گا۔ ہر اردو زبان
[illegible] تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں۔ اسی لیے اہل زبان ایمان کا
[illegible] ماننا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے لیے وہابیوں
[illegible] صاحب دہلوی کے ترجمہ موضح القرآن سے چند ایک آیات

[illegible] (پ [illegible] ع ۱) — تو ڈرا دے یا نہ ڈرا دے وے نہ مانیں گے۔

[illegible] اَكْثَرِهِمْ [illegible] (پ ۲۲ ع ۱۸) — ثابت ہو چکی ہے بات اُن بہتوں پر، سو وے نہ مانیں گے۔

[illegible] اِلَيْكَ (پ [illegible] ع ۱) — مانتے ہیں جو اُترا تجھ کو۔

[illegible] الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا [illegible] مُؤْمِنِيْنَ (پ ۸ ع ۱۶) — اور پچھاڑی کاٹی اُن کی جو جھٹلاتے تھے۔ ہماری آیتیں۔ اور نہ تھے ماننے والے۔

[illegible] الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ [illegible] (پ [illegible] ع ۱۴) — اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر۔

[illegible] اِلَيْهِ [illegible] اٰمَنَ [illegible] وَرُسُلِهٖ (پ [illegible] ع ۸) — مانا رسول نے جو کچھ اُترا اُس کو اُس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔

[illegible] اللہ تعالیٰ جل جلالہ تو اِس آیت شریفہ میں فرماتا ہے کہ

[illegible] نے شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کے ترجمہ کی تعریف لکھی ہے۔

ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں [illegible]

مگر امام الوہابیہ دہلوی لکھتا ہے کہ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی [illegible]

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا — کہنے لگے [illegible]

بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ — سو ہم نہیں مانتے [illegible]

حضرات! مندرجہ بالا آیات طیبات کا ترجمہ اہل زبان [illegible]

سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ امام الوہابیہ کا ان اپنے عقائد کی [illegible]

کفر ہے۔ کیونکہ اس کے عقائد و اقوال مذکورہ کے صاف [illegible]

کے سوا انبیاء، مرسلین، ملائکہ وغیرہم کسی کو نہ مانے یعنی ان پر ایمان [illegible]

ساتھ کفر کرے۔

ماننا بمعنی ایمان خود اسی امام الوہابیہ کی کتاب تذکیر الاخوان [illegible]

جو کہ اس عبارت سے اظہر من الشمس ہے۔

"اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان [illegible]

جو ان کو نہ مانے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (تذکیر الاخوان [illegible]

قارئین! امام الوہابیہ کو شہنشاہ عرب و عجم نور مجسم صلی اللہ [illegible]

اور دیگر مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے [illegible]

کرام علیہم الرضوان کو جو نہ مانے اس کا ٹھکانہ دوزخ بتا رہا ہے۔ اور [illegible]

رکھ رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مومنین موت میں [illegible]

دیوبندیوں کے نام نہاد شیخ الاسلام، ہندوؤں اور سکھوں [illegible]

کانگریسی نے بھی لکھا ہے کہ:

عقیدہ: نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ [illegible]

[illegible] ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔

[illegible] موت میں برابر ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۹ مطبوعہ دیوبند)

[illegible] لکھا ہے کہ:

[illegible] رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر

[illegible] اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے

[illegible] سمجھنے والے کا ایمان بیکار ہے

[illegible] پسروری نے بھی لکھا ہے کہ:

[illegible] (اللہ تعالےٰ) کے سوا کسی کو زندہ رہنے والا خیال

[illegible] اس کا خیال خام اور ایمان بیکار ہے۔

(اصلاح عقائد ص ۱۳۹۰۰۰ ۱۴۰۰)

[illegible] ان عقائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو سرور عالم صلی اللہ

[illegible] ایمان بھی بیکار ہو جاتا ہے (نعوذ باللہ) کیونکہ سرور کائنات

[illegible] کی مندرجہ بالا احادیث شریف کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

[illegible] بھی انبیاء کی حیات کا یہی عقیدہ ہے۔ وہابیوں کی حیات

[illegible] ان کے عقائد کی کفر کی مشین سے تو انبیاء کرام بھی محفوظ

[illegible] اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علاوہ خلفاء راشدین، صحابہ کرام

[illegible] محدثین و مفسرین، محققین، مدققین اور اولیاء عظام

[illegible] ایمان بھی بیکار ہے۔ کیونکہ سب کے سب حیات

[illegible] اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال گدھے کے خیال سے کی [illegible]

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل [illegible]
میں سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سے کینہ اور بغض [illegible]
ذیل عقیدہ میں روزِ روشن کی طرح دیا ہے جو کہ درج ہے

عقیدہ: از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است [illegible]
بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب [illegible]
بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت [illegible]
دنماز ہیں، زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا [illegible]
اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتماب [illegible]
خیال، کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق [illegible]
زیادہ بُرا ہے۔ (صراطِ مستقیم فارسی [illegible])

ناظرینِ کرام! ابو الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل [illegible]
کس قدر دلسوز اور عشاقِ رسول کے جذبات کو چھلنی کر [illegible]
عقیدہ تو یہ ہو کہ جب نماز میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہ [illegible]
السلام علیک ایہا النبی پیش کرے تو اس وقت یہ [illegible]
حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]
سلام عرض کر رہا ہے۔

علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے لکھا [illegible]
ہیں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمۃ کو سنا [illegible]

[illegible] السلام نے نمازی کو تشہد میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ
[illegible] سلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ جو لوگ
[illegible] میں غفلت کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ انہیں آگاہ فرمائے
[illegible] نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھیں
[illegible] اللہ تعالے کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

[illegible] وشاہد فیہا۔ پس حضور پُرنور صلی اللہ تعالے علیہ و
[illegible] سلام عرض کریں۔ (میزان الکبریٰ ص۱۹۰ ج ۱ مطبوعہ مصر)

[illegible] ارشاد ہے کہ
[illegible] بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی
[illegible] صلوات ہیں یا طیبات یعنی اخلاق طاہرہ وہ
[illegible] ہیں۔ اسی طرح ملک خدا کے لیے ہے۔ اور
[illegible] ہیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
[illegible] دل میں حاضر کرو اور السلام علیک
[illegible] اللہ وبرکاتہ کہو۔

(احیاء العلوم باب چہارم جلد اول)

[illegible] الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے شرح مشکوٰۃ میں

[illegible] ازیں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است
[illegible] ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان
[illegible] مصلی را باید کہ ازیں معنے آگاہ باشد و
[illegible] انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔
[illegible] التحیات میں یہ خطاب اس لیے ہے کہ حقیقت
[illegible] ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرا [illegible]

گئے ہے ۔ پس حضور پُر نور علیہ السلام ...
حاضر ہیں ۔ نمازی کو چاہیئے کہ اس منفعت سے ...
سے غافل نہ ہو ۔ تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے ...
ہو جاوے ۔

اب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کا عقیدہ ...
سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ

میں نبی پاک ... قریب نماز ... نبی کریم علیہ ... چرا کر دیکھتا تھا

(صحیح بخاری شریف ص۲۳۲)

حوالہ جات اور بزرگان دین کے عقائد کو بالائے طاق ...
عقلمند انسان اتنا ہی سوچے کہ جب وہ نماز پڑھنے کی تیاری ...
گا ۔ وضو کی طرف اس کا دھیان اس لیے جائے گا کہ نبی پاک ...
مبارک ہے ۔

الوضوء مفتاح الصلاۃ ‏ وضو نماز کی چابی ...

وضو کی ابتدا ہی سے نمازی کے ذہن میں خیال مصطفیٰ ...
جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا ۔ توصف کو سیدھا ...
کیونکہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ...
پھر نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ سے کرے گا ۔ رکوع میں رکوع والی ...
میں سبحان ربی الاعلیٰ ۔ یہ ترتیب قائم رکھے گا ۔ ترتیب اس ...
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز اس طرح ادا فرمائی ہے اور پھر ...
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ‏ نماز اس طرح ...
نماز پڑھتے دیکھا ہے

... علیکم ورحمۃ اللہ سے کرے گا ۔
... نمازی نے نماز کی تیاری کی تو اسی وقت سے اس
... صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ نما ہو گیا ۔ اور ساری نماز میں
... گا ۔ اگر نماز میں کوئی سہو ہو گیا تو سجدہ سہو کرے گا کیونکہ
... الصلوٰۃ والتسلیمات نے ایسے کیا ہے ۔
... نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑے گا کہ وہ نماز نماز ہی نہیں

... صلِّ علىٰ مُحَمَّدٍ وَّ علىٰ آلِ مُحَمَّدٍ پڑھ کر صلوٰۃ عرض
... تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لے کر عرض کرے
... محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ذہن

... نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑے گا کہ امام الوہابیہ اسماعیل
... لکھا ہے ۔ کسی طرح بھی درست نہیں بلکہ اس سے رسول
... سے اُس کا بغض اور عناد بالکل عیاں ہو جاتا ہے ۔ اعلیٰحضرت
... دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
... میاں علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ۔

... نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
... کرے اُف یہ خرافت تیری
... کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
... گی ترے مُنہ پہ عبادت تیری ‏ (ذوقِ نعت ص۱۱۳)

... امام نماز میں مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کرے گا ۔

... نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے ۔ نکتہ : مولوی اسماعیل
... بنتے ہیں اور لفظ لعنت کے اعداد بھی ۵۵۰ بنتے ہیں ۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ [illegible]

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ [illegible]

عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۞ [illegible]

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا [illegible]

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ پ ۲۲ ع ۳

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ [illegible]

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ [illegible]

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ [illegible]

نُوْرًا مُّبِیْنًا ۞ پ ۶ ع ۴

تو امام اور اُس کے مقتدیوں کے ذہن میں [illegible]
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلم کا تصور اور خیال [illegible]
سے سوال ہے کہ اس امام اور مقتدیوں کے متعلق آپ کا [illegible]
ہیں تو قاری حضرات تراویحوں میں یہ سبھی آیات طیبات [illegible]
آخر کار یہی کہنا پڑے گا کہ امام الوہابیہ دہلوی قتیل [illegible]
کو کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا۔ اور ایسا نظریہ رکھنے والے کو کوئی
سمجھنا تو درکنار صرف مسلمان بھی نہیں سمجھے گا۔
وہابیوں کے مذہب کی بنیاد انہیں جعلی مفروضوں [illegible]
نظریات باطلہ کے حامی ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں ملنے والے [illegible]

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے امام اسماعیل نے [illegible]
کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے۔

[illegible] مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں: (تقویۃ الایمان صلا)

[illegible] دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کو چیلنج

[illegible] امام الانبیا شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
[illegible] حدیث شریف ایسی پیش کریں جس میں نبی اکرم صلی اللہ
[illegible] بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ جب ایسا
[illegible] کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ نبی پاک کا فرمان ہے:
[illegible] مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔
[illegible] کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

[illegible] فِیْ سَبِیْلِ [illegible]	اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔

[illegible] حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلم کا فرمان ہے

[illegible] الْاَرْضِ اَنْ [illegible] نَبِیُّ اللّٰهِ [illegible]	بے شک اللہ تعالٰے نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کیا ہے۔ پس اللہ تعالٰے کا نبی زندہ ہے۔ رزق دیا جاتا ہے۔

[illegible] عقیدہ کفر ہے۔ لہٰذا اس عقیدہ پر مرنے والا اور
[illegible] بزرگ ولی مجدد وغیرہ سمجھنے والا بھی یقیناً کافر ہے۔

[illegible] کہتا ہے کہ خاک کا ڈھیر
[illegible] خاک میں عزت تیری

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب [illegible]

عقیدہ : جو کوئی یہ دعوے کرے کہ میرے [illegible]
چاہوں اُس سے غیب کی بات معلوم کروں [illegible]
میرے قابو میں ہے ، سو وہ بڑا جھوٹا ہے [illegible]
جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و [illegible]
نجومی و رمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا [illegible]
کو ایسا جانے اور اُس کے حق میں یہ عقیدہ [illegible]

اسماعیل دہلوی قتیل نے یہ بھی لکھا ہے کہ :
عقیدہ : کسی انبیاء و اولیاء یا امام و شہیدوں کی [illegible]
نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں [illegible]
میں بھی ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے ۔ [illegible]
امام الوہابیہ میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی [illegible]
کی تقلید کرتے ہوئے لکھا ہے :
عقیدہ : علم غیب اور حضوری ہر جا کی مخصوص [illegible]
سوائے اس کے اور کسی میں خواہ نبی ہوں یا ولی [illegible]
اعتقاد ان چیزوں کا ساتھ غیر خدا تعالے کے [illegible]

مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :
عقیدہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں ۔ اس [illegible]

(شمع توحید صـ)

[illegible] ہے ۔"
[illegible] خاصہ حق تعالیٰ واحد علام الغیوب ہی کے لیے
[illegible] تعالیٰ عز شانہ کے کسی پر اس کا اطلاق کرنا درست
[illegible] ہے اگرچہ بتاویل ہو ۔"
(اخبار اہل حدیث امرتسر صـ ۱۱ ، ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

[illegible] کی بات جاننے میں انبیاء شیطان اور بھوت پری برابر ہیں !

[illegible] غیب کی جانتے ہیں ، اولیاء ، انبیاء ، اور جن و
[illegible] بھوت پری میں کچھ فرق نہیں ۔" (تقویۃ الایمان صـ)

[illegible] کے علم غیب کے قائل کی امامت اور اس سے میل ملاپ حرام ہے

[illegible] مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ :
[illegible] شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت
[illegible] کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بلاشک
[illegible] کی امامت اور اس سے میل جول محبت مودت
(فتاویٰ رشیدیہ صـ ۱۶ ج ۲ مطبوعہ دہلی)
[illegible] غیر حق تعالے کو شرک صریح ہے ۔"
(فتاویٰ رشیدیہ صـ ج ۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی جی نے لکھا ہے کہ: [illegible]

عقیدہ :- علمِ غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے ۔ اس لفظ کو کسی [illegible]
پر اطلاع کرنا شرک سے خالی نہیں ۔" (فتاویٰ [illegible])

"جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم [illegible]
تعالیٰ ہے ثابت کرے اس کے پیچھے نماز [illegible]
(فتاویٰ [illegible])

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب کو بھی مجنون اور بہائم [illegible]

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ :- آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا [illegible]
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب [illegible]
غیب ہے ۔ یا کل غیب ۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد [illegible]
حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ۔ ایسا علمِ غیب تو زید و [illegible]
مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل [illegible]

شیطان اور ملک الموت کا علم ثابت [illegible]
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ثابت [illegible]

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا [illegible]

عقیدہ :- غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال [illegible]
زمین کا فخرِ عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل [illegible]

[illegible] نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے ۔ شیطان و
[illegible] وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم
[illegible] ہے ۔" (براہین قاطعہ ص۵۱ مطبوعہ دیوبند)

[illegible] روحِ مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور
[illegible] افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا
[illegible] کو ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔"
(براہین قاطعہ ص۵۲)

[illegible] شیطان کا ہوا علم نبی سے زائد
[illegible] لاحول پڑھیں دیکھ کے صورت تیری

[illegible] کے قاری طیب مہتمم دار العلوم دیوبند نے بھی عقائد کے متعلق

[illegible] اور امتِ رسول اس حد تک مشترک ہیں کہ دونوں کو
(فاران توحید نمبر کراچی ص[illegible])

[illegible] خاصۂ خداوندی ہے ۔ جس میں کوئی بھی غیر اللہ
[illegible] ہو سکتا ۔" (فاران توحید نمبر کراچی ص۱۱۲)

[illegible] الاولین والآخرین کے لیے علمِ غیب کا دعویٰ اور

[illegible] زمین محیط علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوتی ۔
[illegible] وہ قرآن و حدیث پر نہایت ناپاک بہتان باندھتا ہے ۔ اسی
[illegible] علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو نصوصِ قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث
[illegible] حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] کے علم کی نفی ہوتی ہو ۔ بلکہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص سے
[illegible] کے لیے ہر چیز کا علم ثابت ہے ۔

وہ بھی علم کلی اور علم ماکان وما یکون کی قید کے ساتھ [illegible]
اور بے سند ہے۔ بلکہ مخالف دلیل ۔ معارض [illegible]
شریعت کے مزاج کے خلاف ہونے کی وجہ سے [illegible]
ہے۔" (فاران [illegible])

عقیدہ: کتاب وسنت کو سامنے رکھ کر علم کی تقسیم یوں [illegible]
علم، رسولوں کے علم عطائی یعنی فرق کے ساتھ [illegible]
گویا ایک حقیقی خدا۔ ایک مجازی خدا" (فاران [illegible])

عقیدہ: "یہ آیت تا قیامت یہی اعلان کرتی رہے گی [illegible]
نہ تھا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ قیامت تک آپ [illegible]
(فاران [illegible])

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا قائل یہود ونصاریٰ [illegible]

وہابیوں کے مولوی احمد دین گکھڑوی نے لکھا ہے کہ
عقیدہ: "جو شخص یوں کہتا ہے کہ حضور بھی عالم الغیب ہے [illegible]
ماکان وما یکون کے علوم کو جانتا ہے۔ ایسا شخص [illegible]
تعلیم کا منکر ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان میں [illegible]
نصاریٰ ہیں جنھوں نے اپنے انبیاء کو رب بنا لیا [illegible]
(برہان [illegible])

وہابیوں کے مولوی رفیق خان پسروری نے لکھا ہے کہ
عقیدہ: "نبی ہو یا ولی ہو یا پری ہو یا فرشتہ ہو کسی کو واقف [illegible]
مشرک ہے۔" (اصلاح عقائد [illegible])

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے امام اسماعیل [illegible]

[illegible] کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
[illegible] اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

[illegible] غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب کو کسی کو
مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ
رسولوں کے۔
[illegible] اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

[illegible] محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ

[illegible] جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں
اس کو جان گیا ہوں۔
[illegible] رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے روز روشن
[illegible] ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ

[illegible] عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور بارگاہ نبوت میں
[illegible] گستاخی کی جسارت ہے۔
[illegible] دیوبندی سے بھی اللہ کریم نے یہ شعر لکھوا کر مسلک

[illegible] منصورپوری نے اس آیہ شریفہ کا جس انداز سے ترجمہ کیا ہے
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریفہ پر تو قطعاً شک وشبہ نہ
[illegible] جو کچھ تو نہ جانتا تھا۔ اس کی تجھے تعلیم دی گئی۔"
(رحمۃ للعالمین [illegible] جلد ۳)

حق اہلِ سُنّت و جماعت کی حقانیت واضح کردی [illegible]

وہ شعر یہ ہے ؛

بندگانِ خاص علامِ الغیوب

در جہانِ جان جواسیس القلوب

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو قبر و حشر [illegible] حتّٰے کہ اپنے حال کا بھی علم نہیں !

امام الوہابیۃ الدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے کہ :

عقیدہ ۵ : جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا ، خواہ [illegible]

خواہ آخرت میں ، سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں [illegible]

نہ اپنا حال نہ دوسرے کا ۔ اور اگر کچھ بات اللہ نے [illegible]

کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام [illegible]

بات مجمل ہے ۔ اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا [illegible]

کرنی ان کے اختیار سے باہر ہے ۔'

دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات کے امام اسماعیل [illegible]

یہ کفر لکھ دیا کہ نبی کو اپنے حال کا بھی علم نہیں ہے یہ عقائد بھی [illegible]

خلاف ہیں ۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ (پ ۴ ع ۹)	اور اللہ کی شان یہ نہیں [illegible] تمہیں غیب کا علم [illegible] چن لیتا ہے [illegible]

[illegible] سبھی چیزوں کا علم آجاتا ہے ۔

[illegible] اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۔

[illegible] (پ ۵ ع ۱۴) اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۔

[illegible] کے واقعات اور جو جو سوالات وہاں ہونے ہیں اور

[illegible] بیان آپ کو حدیثِ رسول سے ملیں گے ۔ اگر نبی کو علم نہیں

[illegible]

[illegible] علیہ و آلہ وسلّم کی مشہور حدیث شریف ہے اس سے بھی امام

[illegible] ثابت ہوتا ہے ۔ آپ کا فرمان ہے ۔

[illegible] الخلفاء تم پر میری سُنّت اور خلفاء راشدین جو

[illegible] کہ ہدایت یافتہ ہیں کی سُنّت لازم ہے ۔

[illegible] شریف [illegible] ج (مطبوعہ مصر) ترمذی شریف ، ابن ماجہ شریف)

[illegible] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم کو خلفاء راشدین

[illegible] کا علم تھا کہ یہ تا انتقال شریعتِ مطہرہ پر ہی چلیں گے ۔

[illegible] ہونے کی خبر دینا اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ

[illegible] مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم صحابہ کے ساتھ گزر

[illegible] ہو کر صحابہ سے فرمایا کہ ان کو عذابِ قبر ہو رہا ہے ۔ اور

[illegible] بتائی ہے کہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا

(مشکوٰۃ شریف صہ صحیح بخاری شریف صہ)

[illegible] حدیثِ رسول ہے کہ صحابہ عظام علیہم الرضوان کے ایک

[illegible] ارشاد فرمایا ۔

[illegible] (شریف پ ۱۹) مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو ۔

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا۔

جس کا جی چاہے ... اللہ کی قسم جب ... کھڑا ہوں مجھ ... پوچھو گے تو ...

(صحیح بخاری شریف ص ... ج ۲)

حضرت ابو زید رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں

فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا هُوَ کَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

نبی پاک صلی اللہ ... بھی پہلے ہو چکا ... والا تھا۔ تمام بیان فرما دیا۔ جو ہم سے زیادہ حافظہ والا تھا وہ ...

مندرجہ بالا آیات قرآنی اور احادیث محبوب باری ... سے اظہر من الشمس ہے کہ وہابیوں کے عقائد ... نبی پاک ... کے علم غیب شریف کے متعلق قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ... صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب شریف کا انکار کر کے ... مرتبے کا انکار کرتے ہیں جو کہ کسی مسلمان کو زیبا نہیں۔ خدا ... محفوظ رکھے۔ آمین۔

نبی معصوم نہیں

عقیدہ: مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی ... پھر دروغ صریح بھی کئی طرح ہوتا ہے۔ جن میں سے ... نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

(تصفیۃ العقائد ...)

یہی نانوتوی صاحب مزید لکھتے ہیں، کہ

... صاحب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ... سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔"

(تصفیۃ العقائد ص ۲۸ مطبوعہ دہلی)

... صاحب نے لکھا ہے کہ "... اور بھول چوک سے نہیں بچے تھے۔

(رد التقلید بالکتاب المجید ...)

... احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ... کا صدور انبیاء سے بعد نبوت بھی اتفاقاً جائز رکھا گیا۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص ... ج ۲)

... الحسن نے لکھا کہ ... کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ، اور جو پیچھے رہے

... لکھا ہے ... آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔

... خاں بھوپالی نے لکھا ہے۔ ... اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۹

... اللہ نے لکھا ہے۔ ... واسطے تیرے اللہ جو کچھ اگے ہوا گناہ تیری جنس نے جو پیچھے

(تفسیر محمدی ص ۲۲ منزل ۶)

... نبوت نبی پاک کو راہ ہدایت معلوم نہ تھی

... بھی ارکان نبوت میں گستاخی کرتے ہوئے قرآن پاک ...

عقیدہ:۔ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ — یعنی [illegible] معلوم [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناواقف [illegible]

مودودی صاحب نے آیۂ کریمہ

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

کا ترجمہ کیا ہے۔

عقیدہ:۔ اور اللہ نے تم کو ناواقف راہ پایا [illegible]

[illegible]

ہادیٔ کل شریعت سے بے خبر تھے

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی امام الانبیاء [illegible]

سے بے خبر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

عقیدہ:۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى — اور اللہ نے آپ کو [illegible] بے خبر پایا

رسول پڑے راہ بھٹکا ہوا تھا

دیوبندیوں وہابیوں کے مولوی محمود حسن نے بھی [illegible]

عقیدہ:۔ اور پایا تجھ کو راہ بھٹکا ہوا، پھر راہ سمجھائی

ناظرین کرام:۔ وہابی اکابر کی رسول دشمنی [illegible]

سے آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ ہر ذی شعور مسلمان کا عقیدہ [illegible]

کتب احادیث میں روایات سے بھی یہ حقیقت اظہر من الشمس [illegible]

[illegible] تھے۔ جیسا کہ امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد نبوت

[illegible] ہے۔ جس کو وہابیوں ہی کے قاضی سلیمان منصور پوری

[illegible]

[illegible] کہ زید بن عمرو بن نفیل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت

[illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible] — میں وہ گوشت نہیں کھاتا جو بتوں

[illegible] — کا استھانوں کی قربانی کا ہو، میں

[illegible] — تو صرف وہی گوشت کھایا کرتا ہوں

[illegible] — جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام

[illegible] ۲۲۱ — لیا گیا ہو۔

[illegible] نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کی بے نظیر کتاب "الشفاء" کے

[illegible] وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے۔ کہ

[illegible] میں نے کبھی کسی میں بھی حصہ نہیں لیا۔

(شفا شریف ص[illegible] رحمۃ للعالمین ص۲۹۱ ج ۱)

[illegible] نے بھی لکھا ہے کہ

[illegible] معنوی و دینی سے فطرتًا معصوم ہوتے ہیں۔

(سیرۃ المصطفےٰ ص۱۲۱)

[illegible] احادیث شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وہابی اکابرین

[illegible] کا سینہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے کینے سے بھرا ہوا ہے

[illegible] طبع یار کو بے چین کرتی ہے

[illegible] وہی کہتا ہوں جو دل پر گزرتی ہے

[illegible] مناظر اور محدث حافظ عبداللہ روپڑی کی بد طینتی

[illegible] سے ہی پیش کیا جا رہا ہے۔ جس سے اس کی

رسول دشمنی کا اندازہ واضح طور پر ہو جاتا ہے۔ اور ایسی [illegible]
عقی، جیسی روپڑی کو ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرام مال استعمال [illegible]

حافظ عبداللہ روپڑی رقمطراز ہیں کہ

عقیدہ:۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
مال کو بھی استعمال میں لاتے رہتے ہیں۔ [illegible]

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی [illegible]
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سن کر [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مردار خور [illegible]

وہابیہ نجدیہ کے مولوی فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں، کہ [illegible]
اصول کچھ اس قسم کے ہیں، کہ اگر ان کو تسلیم کیا جائے تو [illegible]
وآلہ وسلم کو مردار خور ماننا پڑتا ہے۔

مدراسی کی اصل عبارت یہ ہے کہ

عقیدہ:۔ مولوی ثناء اللہ نسخ کو امر شرعی نہیں [illegible]
سمجھتا ہے۔ اسی واسطے تو اسی صفحہ میں نسخ کی قائلیت کو [illegible]
لازم آیا کہ سلف صالحین وائمہ دین بلکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ [illegible]
کیونکہ یہ سب نسخ کے قائل تھے۔

(تفسیر السلف ص۱۵ مصنفہ [illegible])

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیروں سے [illegible]
بندہ پرور یہ کہیں اپنوں کا ہی کام [illegible]

[illegible] علیہ وسلم کا تصور اور انکے نام ختم دینا شرک ہے

[illegible] دیوبندیوں کے امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے،
[illegible] بیٹھتے لیا کرے۔ اور دور و نزدیک سے
[illegible] مقابلے میں اس کی دہائی دیوے۔ اور دشمن پر اس
[illegible] اس کے نام کا ختم پڑھے۔ یا شغل کرے یا اس
[illegible] اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں
[illegible] اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو
[illegible] میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ اور جو مجھ پر
[illegible] بیماری و تندرستی و کشائش و تنگی مرنا و جینا
[illegible] اسے خبر ہے۔ اور جو بات میرے منہ
[illegible] سن لیتا ہے۔ اور جو خیال وہم میرے دل
[illegible] سے واقف ہے۔ سو ان باتوں سے
[illegible] خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے۔ خواہ
[illegible] امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے۔
[illegible] ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے
[illegible] اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص[illegible])

[illegible] نے دور نزدیک سے پکارنا۔ اور بلا کے مقابلہ میں اس
[illegible] خیال باندھنے وغیرہ کو شرک قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس
[illegible] کرام علیہم الرضوان پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible] پکارتے تھے اور بلا کے مقابلہ میں حضرت کا نام لیتے اور

آپ کا تصور اپنے دل و دماغ میں رکھتے تھے۔ جیسا کہ [illegible]
اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی [illegible]
ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپ رات کو اٹھے [illegible]
وقت اسی مقام پر آپ نے [illegible] کہ آپ [illegible]
فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم [illegible]
علیحدہ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
ایسا سُنا کہ آپ اپنے وضو کرنے والی جگہ [illegible]
لبیک نُصرتَ نُصرتَ تین دفعہ آپ نے [illegible]
انسان سے کلام فرماتے ہیں۔

فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ فَقَالَ — کیا آپ [illegible]
هٰذَا رَاجِزٌ يَسْتَصْرِخُنِي۔ — فرمایا [illegible]

(مواہب اللدنیہ [illegible])

راجز کی جب نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدد [illegible]
کو بارگاہِ نبوی سے امداد طلب کرنے کی ترجمہ اس شعر میں [illegible]

فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا [illegible]
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوْا مَدَدًا

پس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگ [illegible]
تیار ہے۔ اور اللہ کے بندوں کو پکار و تیری مدد کو [illegible]

(الاستیعاب [illegible])

سرکار عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا پاؤں سُن [illegible]
کیا اس کو پکارو جس سے تم کو بہت زیادہ پیار ہے تو آپ [illegible]
(ادب المفرد ص۱۴۲، کتاب الاذکار ص۱۳۵، شرح شفا [illegible]
از خفاجی ص۲۹۶ ج ۳، عمل الیوم واللیلہ ص[illegible])

[illegible] امام نواب صدیق حسن بھوپالی نے سرکار ابن عباس
[illegible] میں لکھا ہے۔
[illegible] پاؤں ابن عباس کا سُن ہو گیا تھا۔ کہا
[illegible] فی الفور کھل گیا۔ (الداء والدواء ص۳۶)
[illegible] کا تصور اور خیال باندھنے کا بھی تذکرہ کتب احادیث میں

[illegible] اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

[illegible] — اور میں آپ کو لبوں میں مسواک لیے رکھنے کا تصور رکھتا ہوں۔

[illegible] رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا!

[illegible] — مجھے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور یوں پکا ہوا ہے، گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے عمامہ شریف کے دونوں پلے حضور کے دونوں شانوں کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔

[illegible] سلامت نہ تھی اور نہ ہی اس کو اپنے بزرگوں کا پاس
[illegible] کو بھی شرک کہہ رہا ہے۔ حالانکہ شاہ ولی اللہ اور
[illegible] کی کتب میں ان سے خود بزرگوں کا ختم شریف پڑھنے

[illegible] کتاب الفوائد فی الصلات والعوائد کے [illegible] مصر میں
[illegible] کتب خانہ میں موجود ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

کا ثبوت درج ہے۔ نیز خود بھی صراط مستقیم فارسی کی [illegible]

چشتیہ کی ہدایت اولی کی ابتداء ہی اسی طرح [illegible]

"اول طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز [illegible]

این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری [illegible]

بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت [illegible]

نماید: طالب کو چاہیے کہ پہلے باوضو دو زانو بطور [illegible]

کے بزرگوں یعنی حضرت معین الدین سنجری اور حضرت [illegible]

بختیار کاکی وغیرہ حضرات کے نام کا ختم [illegible]

ان بزرگوں کے توسط اور وسیلے سے التجا کرے۔ [illegible]

اس لحاظ سے خود بھی اسماعیل دہلوی مشرک قرار [illegible]

کے نام کا ختم اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنے کی [illegible]

خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کرے

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے [illegible]

ختم نبوت کے انکار کا دروازہ کھلا ہے۔

عقیدہ: اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ [illegible]

کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ الایمان [illegible]

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے امام کے اس عقیدہ [illegible]

نیز دہلوی کی علمی قابلیت اور قرآن دانی کا سارا راز بھی [illegible]

دہلوی نے یہ گستاخی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [illegible]

پر کی ہے۔ حالانکہ اس بیچارے کو اتنا علم نہیں کہ مفسرین [illegible]

[illegible] فرماتی ہے۔

[illegible] مَا یَشَاءُ — بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے اس پر قادر ہے۔

[illegible] بھی اعلان ہے:

[illegible] اَحَدٍ مِّنْ [illegible] اللّٰہِ وَخَاتَمَ [illegible] — محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں۔ اور سب نبیوں میں پچھلے۔

[illegible] محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت ختم ہے۔

[illegible] کی وضاحت اعلانیہ طور پر تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ تعالیٰ

[illegible]

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

[illegible] فرامین کے باوجود اسماعیل دہلوی یہ عقیدہ رکھے کر

[illegible] آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں محمد صلی اللہ

[illegible]

[illegible] رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغاوت نہیں تو

[illegible] کا تو نبوت بھی دے گا۔ اور اگر نبوت دے گا تو خاتم

[illegible] وہ غلط ہوتا ہے جبکہ پروردگار عالم کا یہ بھی اعلان ہے

[illegible] حَدِیْثًا۔ — اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے

[illegible] (پ ۱۲ ع) اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

[illegible] نے ہی مرزا قادیانی کو یہ راستہ دکھایا۔ رضائی دہلوی

[illegible] نے کیا کہ،

[illegible] خدا — منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۱۷)

بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی [illegible]
کی اتباع کرتے ہوئے ختم نبوت کا انکار ان الفاظ میں کیا [illegible]
اس حقیقت کی تفصیل دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب [illegible]
مطالعہ فرمائیں۔

قارئین عظام! ابوالوہابیہ اسماعیل کا عقیدہ تو یہ ہے کہ [illegible]
کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے

مگر صحابی رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ [illegible]

وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَأَكْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

[illegible]

حضرت حسان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ اشعار [illegible]
[illegible] کی موجودگی میں پڑھے ان کو سن کر حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی [illegible]
[illegible] کلمے اس طرح فرمائے: اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اس [illegible]
عقیدہ سے موازنہ کیا جائے تو یہ اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ [illegible]
[illegible] مصطفٰی سے بھری پڑی ہے۔

نجدیا! سخت ہی گندی ہے طبیعت [illegible]
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست [illegible]

لہ وہابیت اور مرزائیت قیمت ۵ روپے قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ [illegible]

ختم نبوت کا انکار

[illegible] کے نام نہاد بزرگ مولوی قاسم نانوتوی نے ختم نبوت
[illegible] ہیں کہ:

[illegible] بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو
[illegible] محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے
[illegible] یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز

(تحذیر الناس ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

[illegible] کس انداز سے دیوبندیوں کے بانی نانوتوی صاحب نے
[illegible] اور مرزا قادیانی کو دعوئے نبوت کرنے کی ترغیب دی
[illegible] مولوی قاسم نانوتوی کو اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔
[illegible] زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور
[illegible] منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا نہ ختم نبوت پر

[illegible] سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
[illegible] کا فضلہ ہے نجاست تیری

[illegible] کا معنٰی آخری نبی لینا عوام کا خیال ہے

[illegible] مولوی قاسم نانوتوی نے قرآن پاک میں خاتم النبیین کے
[illegible] عوام کا خیال قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:
[illegible] قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنٰی
[illegible] تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام

کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم [illegible]
کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد [illegible]
آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم [illegible]
کچھ فضیلت نہیں ۔ پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول اللہ [illegible]
النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر [illegible]
(تحذیر الناس [illegible])

قارئین کرام! دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد قاسم العلوم [illegible]
عبارت میں قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا انکار [illegible]
جو لفظ خاتم النبیین آیا ہے اس کے معنی منقول متواتر [illegible]
اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے۔ دراصل وہ قرآن کریم کے [illegible]
منکر ہے!

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی فرمان [illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	"میں نے رسول اللہ [illegible]
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ	سے سنا ہے [illegible]
مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ	ختم ہوگئی ہے [illegible]
قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ	رہا مگر صرف [illegible]
الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔	عرض کیا مبشرات [illegible]
(صحیح بخاری شریف [illegible] مطبوعہ مصر)	اچھے خواب!"

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے سرکار سیدنا امام الاعظم [illegible]
کے دور کا ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ:
ایک شخص نے امام صاحب کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ [illegible]
مجھے مہلت دو کہ میں نشانی لاؤں ۔ آپ نے فرمایا جو شخص [illegible]

[illegible] کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ نشانی مانگنا حضور اقدس
[illegible] کے ارشاد لا نبی بعدی کی تکذیب ہے۔"
(الخیرات الحسان ص۱۲۹)

[illegible] نبوت کا دعوے کرنے کا راستہ دکھانے والے دیوبندی
[illegible] دہلوی اور اور قاسم نانوتوی ہی ہیں۔ پھر دعویٰ نبوت
[illegible] حضرات نے ہی کی ہے اس سے زیادہ وہابی ہی مرزائی

[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عام انسانوں کو مشابہت

[illegible] احمد رضی نے بھی وہابیہ کے اس عقیدہ کی تائید ان
[illegible]

[illegible] آپ کو مثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔"
(الشہاب الثاقب ص۴۷)
[illegible] حافظ عبداللہ روپڑی بھی اپنے امام کی تقلید میں ہی لکھتے

[illegible] انسان ہوتے ہیں۔ تو نبی کا بھولنا بھی کوئی بعید نہیں۔ اگر اور
[illegible] ہے۔ تو نبی کو بھی لگتا ہے۔ اگر اور لوگ کسی معاملہ میں
[illegible] اور معاملہ حسب منشا نہیں ہوتا تو نبی کا بھی یہی حال
[illegible] سمجھ لینا چاہیئے۔ جو بات اللہ نے ان کے ہاتھوں پر
[illegible] ہے وہ ان کی کرامت ہوگی۔ باقی باتوں میں وہ
[illegible] (رسالہ سماع موتیٰ ص۱۲ مصنفہ عبداللہ روپڑی)
[illegible] نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ:- اللہ کی ذات پاک نور ہے۔ اور ہر حبیب [illegible]
مگر انسان چھوٹا ہو یا بڑا، نبی ہو یا ولی خاکی اور [illegible]
گوشت ہے۔ [illegible]

روپڑی اور سیالکوٹی نے تو سرور عالمیان صلی اللہ [illegible]
انسانوں سے مشابہت دی ہے۔ مگر بانی "مدرسہ [illegible]"
کی حیات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی [illegible]
دیا ہے۔ اصل عبارت درج کی جاتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بالذات کی طرح ہی دجال [illegible]

عقیدہ:- جیسے رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) بوجہ [illegible]
جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں۔ متصف بحیات [illegible]
ایسے ہی دجال بھی بوجہ مشابہت ارواح کفار جن کی [illegible]
ہیں۔ متصف بحیات بالذات ہو گا۔ (آب حیات [illegible])
روپڑی نے کتنی جسارت سے کام لے کر نبی اور [illegible]
لیے قرآن و حدیث سے کس طرح روگردانی کی ہے۔
نبی کی شان میں خداوند کریم قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
(پ ۲۶ ع ۹)

بیشک ہم نے [illegible] فرماری [illegible] گناہ بخشے تمہارے [illegible] پچھلوں کے۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
(پ ۶ ع ۱۴)

اور اللہ تمہاری [illegible] ہے۔

[illegible] (پ [illegible] ع ۱۰)

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

[illegible] فَقَدْ أَطَاعَ [illegible] (پ [illegible] ع ۸)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

[illegible] سَكَنٌ لَّهُمْ (پ [illegible] ع ۲)

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے حق میں دعائے خیر فرماؤ بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

[illegible] بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی وہابی مولوی یہ دعوے [illegible] میں اللہ تعالےٰ نے جن کو مخاطب فرمایا ہے۔ اور جن کی یہ [illegible] کی ہے۔ ان سے مراد ہم وہابی حضرات ہی ہیں۔ اگر ایسا نہیں [illegible] یہ جسارت کیونکر کی ایسی جسارت تو وہی کر سکتا ہے۔ جس کو [illegible] جاہل ہو اور جس نے غیر مسلموں کے گھر میں جنم لیا ہو۔
[illegible] نبی پاک کے بھولنے کو اپنے بھولنے پر قیاس کرنا یہ بھی قرآن و حدیث [illegible] ہے۔ بھولنے کے متعلق جو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی کتب میں درج کیا ہے چنانچہ [illegible] حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء [illegible]

[illegible]

میں نہیں بھولا اور لیکن میں بھلایا گیا ہوں۔

(۲۳ [illegible] ع ۲)

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ:

[illegible] اللهُ عَلَيْهِ [illegible] لِأَسُنَّ
([illegible])

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھلایا گیا ہوں تاکہ میں سنت مقرر کروں۔

روپڑی کا عقیدہ باطلہ پڑھ کر یہ یقیناً کہنا پڑے گا [illegible]
نے روپڑی کے متعلق بالکل درست یہ شائع کیا تھا کہ:
"دنیا میں اگر کسی کو اعلیٰ احمق کی ضرورت ہو تو اس [illegible]
انسان نما ہستی (عبداللہ روپڑی) کو دیکھ لے"
(اخبار محمدی دہلی [illegible])

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کی [illegible]

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے:
عقیدہ: "پس کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر عالم [illegible]
و شرف کمالات میں کسی کو مماثل آپ کا نہیں [illegible]
نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں"
(براہین قاطعہ [illegible])

دیوبندی وہابی مولوی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ [illegible]
مثل قرار دے رہا ہے جبکہ خداوند کریم جل جلالہ اپنے [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو [illegible]
فرماتا ہے:

يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ (پ ۲۲ ع ۲) — "اے نبی کی بیبیو [illegible] کی طرح نہیں ہو"

خداوند کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (پ ۲۱ ع ۱۷) — "یہ نبی مسلمانوں کا [illegible] زیادہ مالک ہے اور [illegible] بیبیاں ان کی مائیں [illegible]"

[illegible] دوسرا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے [illegible]:

[illegible] "میں تمہارے کسی آدمی کی مانند نہیں"
([illegible] شریف صد ۲۶۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

[illegible] "میں تمہاری مثل یا مانند نہیں ہوں"
([illegible] شریف صد [illegible] مطبوعہ مصر)

[illegible] "میں تمہاری صورت و شکل و ہیئت کی مانند نہیں ہوں"
([illegible] ج ۱)

[illegible] "تم میں میری مثل کون ہے"
([illegible] ج ۱)

تعجب اور افسوس قوم وہابیہ اور ان کے اکابر پر کہ [illegible] علیہ وآلہ وسلم کیا ارشادات فرما رہے ہیں اور یہ رسول [illegible] اپنی مثل قرار دے رہے ہیں۔ صرف اس پر ہی بس [illegible] قرار دے رہے ہیں۔
[illegible] بخاری علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ:

[illegible] — "خوب جان لے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال ایمان یہ ہے کہ ایمان لاوے اللہ تعالیٰ پر کہ اس نے پیدا کیا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن شریف کو ایسی صورت پر کہ ان کی مثل نہ کوئی پہلے پیدا ہوا اور نہ ان کے بعد پیدا ہوگا"

نواب صدیق بھوپالوی کے قلم سے بھی یہ …
منہ پر جوتی مارنے کے لئے لکھا دی اور وہ یہ ہے۔

"حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ …
تم وصال نہ کرو۔ کہا: آپ تو کرتے ہیں۔ فرمایا: میں …
ہوں۔ میں رات بسر کرتا ہوں۔ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا …
(ترجمان القرآن …)

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔

مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"میں نے نہ کوئی … اور کوئی خوشبو … اللہ علیہ وسلم کی … خوشبو دار نہیں دیکھی"

(نشر الطیب ص۲۳۲)

حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

"آپ جیسا نہ آپ … کو دیکھا اور نہ آپ کے …"

(نشر الطیب ص۲۳۵ مطبوعہ دیوبند)

عالم ربانی۔ عارفِ حقانی مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے کیا …

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر

قرآن وحدیث اور کتب اسلاف کی روشنی میں …
ہوا ہے۔ اللہ تعالے ایسے عقائد باطلہ سے محفوظ رکھے۔

بڑے بھائی کے برابر تعظیم!

دیوبندی اور غیر مقلدین کا سردار اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

… سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی
… بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے۔ (تقویۃ الایمان ص…)
… اسماعیل دہلوی نے اپنے وہابیوں کو یہ سبق دیا ہے کہ
… ہمارے بھائی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ بڑے بزرگ ہیں۔ اس
… بیان کیا ہے۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے ہو اس کی
… اس سے یہ تبلیغ وہابیوں کو کی ہے کہ انبیاء جن میں سرورِ عالم
… کی تعظیم بڑے بھائی کی کیجیے۔
… وحدیث کے مخالف ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا
… شان نزول ہی صرف دیوبندی غیر مقلد وہابیوں کو ہوش کی دوا
… امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

… حَتّٰى اَكُوْنَ … وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ …

تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہیں ہوگا۔
جب تک کہ اپنے والدین اولاد اور
تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت
نہ رکھے۔

… ج ۱ …)

… والوں کا کفر واضح ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ
… کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے۔ مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
… سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے گا وہ ہرگز مسلمان نہیں
… امام اسماعیل قتیل اپنی ذریت کو درس دے رہے
… تعظیم کیجیے

… پیمبر کسے را گزید!
… ہرگز بمنزل نخواہد رسید

انبیاء کرام بڑے بھائی ہیں

عقیدہ: اولیاء، انبیاء، امام و امام زادے پیر و شہید یعنی ... ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ... بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔

بڑے بھائی کو گالی دینے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ... آدمی کافر ہو جاتا ہے پھر وہ بڑے بھائی کیسے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ (پ ۲۶ ع ۱۳)

اے ایمان والو ... آگے نہ بڑھو ...

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ادب کے عالم کا تذکرہ ... میں اس شان سے فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (پ ۲۶ ع ۱۳)

بیشک وہ لوگ ... اپنی آوازیں پست ... جن کا دل اللہ ... پرکھ لیا ان کے ... ثواب ہے۔

مقام عبرت ہے کہ صحابہ عظام علیہم الرضوان تو اپنی آوازوں ... وہابیوں کا امام دہلوی قتیل بڑا بھائی لکھنے کی جسارت کرے۔

نماز میں بڑے بھائی کو سلام کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ... یہ ہے کہ جب تک نمازی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ...

... تک نماز ہی نہیں ہوتی۔ غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے ... قتیل کا یہ عقیدہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ... بہت بڑی بے ادبی ہے۔

... زیر آسماں از عرش نازک تر
... کردہ مے آید جنید و بایزید اینجا

... ایسے سردار ہے جیسے گاؤں کا چودھری

... کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ... خود آپ جو چاہے سو کرے۔ جیسے ظاہر میں ... اللہ ہی کی شان ہے۔ ان معنوں میں اس کے سوائے ... یہ کہ رعیتی ہی ہو مگر اور رعیتوں سے امتیاز ... کا حکم اول اس پر آوے اور اس کی زبانی اوروں ... چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ... کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۱)

... نے انبیاء کی سرداری کو قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ... جو کہ انبیاء کرام کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے۔ ہر تعظیم ... محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ... تو صرف امت کے سردار ہی نہیں بلکہ سید المرسلین یعنی مرسلین ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سرداری کو قوم کے چودھری اور گاؤں ... کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جو کہ صریحاً کفر ہے۔ ... چودھری کی کوئی تعظیم نہ کرے اور توہین کر دے تو وہ شخص ... گا۔ مگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے

والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ گاؤں کے چودھری کی
کوئی ہدایات قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرمائیں مگر محبوب کے متعلق

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا — راعنا نہ کہو
اُنْظُرْنَا (پ ع ۱۲) — پر نظر کہیں

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ — اپنی آوازیں اونچی نہ کرو
صَوْتِ النَّبِيِّ (پ ع ۱۳) — والے نبی کی آواز

گاؤں کے چودھری کے انکار سے انسان کافر نہیں ہوتا مگر حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ثابت ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے امام مولوی
کا یہ عقیدہ سراسر کفر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف علی

دیوبندیوں کی معتبر کتاب اصدق الرؤیا میں مولوی
سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت
" آپ کا قد مبارک اور رنگت اور چہرہ شریف
حضرت مولانا اشرف علی جیسا تھا " (اصدق الرؤیا)
" حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی کی

(اصدق الرؤیا صفحہ ۲۵)

جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی "

(اصدق الرؤیا صفحہ ۳۷)

قلب سے ان دیوبندی وہابی مولویوں کی ذہنیت
نہیں کہ مرزا قادیانی کے اصل رہنما یہ وہابی ہی ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں:

میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو
نہیں دیکھا:

جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی "
ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں "

میں دیوبندی مولوی سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہیں

مجدد تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی
ارشاد فرمایا کہ:
بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
(افاضات الیومیہ صفحہ ۴۲ ج ۲)

پڑھ کر اس حقیقت کو تسلیم ہی کرنا پڑتا ہے کہ:
وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو!
جوتیاں تم ان کو مارو!

رشید گنگوہی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible]

دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود حسن نے اپنے [illegible]
کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ثانی قرار دینے کی جسارت [illegible]

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل [illegible]
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا [illegible]

شاید اسی لئے دیوبندی وہابیوں کے رشید [illegible]
علیہ التحیۃ والثناء کا ہی صرف رحمت کائنات ہونے [illegible]
اپنے آپ کو قرآن پاک کی نص قطعی کا منکر [illegible]
اور جواب دونوں درج ذیل ہیں :

صرف نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ہی رحمۃ للعالمین [illegible]

استفتاء : کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ [illegible]
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص [illegible]

الجواب : لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ [illegible]
نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین [illegible]
ہوتے ہیں ۔ (فتاویٰ رشیدیہ [illegible])

اللہ کریم تو صرف نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو مخاطب [illegible]
فرماتے :

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

وہابیوں کا نام نہاد قطب گنگوہی اس کا صریحاً انکار [illegible]

[illegible] نام نہاد شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بھی یہ
[illegible] صرف خاصہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible] علیہم السلام رحمۃ للعالمین ہیں ۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ :
[illegible] حضرات انبیاء ہی کو رحمۃ للعالمین کہا تھا "
(اہلحدیث امرتسر [illegible] کالم [illegible] ، فروری [illegible])

[illegible] وہابیوں کے سردار امرتسری کی جہالت کا اندازہ اس جملہ
[illegible] اول تو سابقہ انبیاء میں سے کوئی بھی عالمین کے لئے نبی
[illegible] ہمہ گیر رسالت اور نبوت اگر کسی کو اللہ کریم نے عطا
[illegible] حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے ۔
[illegible] میں اللہ تعالیٰ نے وما ارسلنٰک میں لکَ مخاطب کا
[illegible] رحمۃ کے لائق دو عالم کے تاجدار اور مختار صلی اللہ
[illegible] اس نص قطعی کے ہوتے ہوئے سب انبیاء کو
[illegible] بات ہی جہالت ہے ۔

[illegible] خود ساختہ قانون کا نیرنگ
[illegible] کہیں فرز وہی بات کہیں تنگ

حاجی امداد اللہ رحمۃ للعالمین ہیں !

[illegible] تھانوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ :
[illegible] ۔۔۔۔ حضرت (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) کی نسبت
[illegible] فرماتے تھے " (افاضات الیومیہ [illegible] ج [illegible])

مدینہ منوّرہ اور تھانہ بھون کی مناسبت

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی

" جیسا کہ مدینہ شریف میں رہ کر میل کچیل

شکر ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

ویسا یہاں (تھانہ بھون) پر بھی نہیں رہ سکتا "

(افاضات الیومیہ

مولوی اشرف علی تھانوی ہی افاضات الیومیہ میں

گستاخی کرتے ہیں ۔

" یہاں سب بے حیا ہی رہتے ہیں " (افاضات

ناظرین ! تھانوی صاحب کے جملہ

جس سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ مولوی

ہیں ۔ اگر تھانوی صاحب کی عبارات کا مطالعہ کیا جائے

بھی ہوجاتی ہے ۔ ابوالکلام آزاد کے والد ماجد کی

ہی کہا تھا ؎

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو !

ایسے نظریات والے وہابی اکابر کی عقل و خرد کہاں

دین کو اپنا اکابر تسلیم کرنے والوں کی غیرت و حمیت کا تو جنازہ

بھون کو مدینہ منورہ سے مناسبت دے رہے ہیں اور کہیں

گاؤں کو کعبہ سے بھی افضل قرار دینے کی ترغیب ان الفاظ

کعبہ سے گنگوہ افضل ہے !

ان وہابی دیوبندیوں کی عقل کی کچھ سمجھ نہیں آتی

اور کہیں گنگوہ کو کعبۃ اللہ سے افضل قرار دیتے ہیں ۔۔۔

دیوبندی نے مرثیہ میں کہا ہے کہ

کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
تھے اپنے سینوں میں ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ ص۱۳)

آہیں گرم آنسو ۔ آنسوؤں میں خون دل
ہیں اس طرح افسانہ در افسانہ ہم

[illegible] نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُستاد ہیں !

احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ ،

علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ

دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی ۔ آپ تو عربی

مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی "

(براہین قاطعہ ص۲۶ مطبوعہ دیوبند)

الایمان میں امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی کس قدر توہین

دیوبندی مولویوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استاد

اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول بیان فرمایا ہے کہ ،

[illegible] رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ۔

([illegible])

سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں !

اس آیۃ شریفہ سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول کل [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیے رسول رحمت بن کر تشریف [illegible] میں ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (پ ۱۷، ع ۷) — اور ہم نے تمہیں [illegible] جہان کے لیے۔

مندرجہ بالا آیات طیبات سے واضح ہوا کہ دیوبندیوں نے [illegible] تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بہت بڑی بے ادبی [illegible] جو کہ کفر ہے۔

کہیں۔ دیوبندی خطیب الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم [illegible] کہیں یا ہادی کل صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کو گرنے سے [illegible] خباثتوں کا اندازہ انہیں ہر نکات سے عیاں ہوتا ہے کہ [illegible] وہابی اس شخصیت کو اپنا محتاج قرار دے رہے ہیں۔ دیوبندی [illegible] کے نام نہاد شیخ القرآن مولوی غلام خان صاحب کے [illegible] صاحب آف واں بھچراں ضلع میانوالی کا درج کردہ خواب سے [illegible] وہ خواب درج کیا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین علی نے نبی پاک [illegible] اللہ علیہ وسلم کو پل صراط سے گرنے سے [illegible]

دیوبندیوں کے مولوی غلام خان آف راولپنڈی کے [illegible] آف واں بھچراں نے لکھا ہے کہ

رَاَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَانَقَنِیْ وَذَهَبَ — میں نے رسول اللہ [illegible] کو دیکھا کہ آپ [illegible]

[illegible] یَمْشِیْ — پل صراط پر لے گئے اور میں نے [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی — دیکھا کہ آپ نے مجھے مہر لگا کر ایک [illegible] — تحریر دی ہے۔ اور آپ کے ساتھ [illegible] وَالْاَبْرَارُ كَثِيْرَةً وَ — بہت سے اکابر بھی تھے۔ میں نے [illegible] دَعَوْتُ — بیت اللہ شریف کے پاس دعا [illegible] ثُمَّ جِئْتُ — مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ — کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ و [illegible] الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ — والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا [illegible] فَعَانَقَنِیْ صَلَّى — تو آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ اور [illegible] وَلَقَّنَنِی اللَّطَائِفَ — اذکار سکھائے اور میں نے حضور اکرم [illegible] يَسْقُطُ فَاَ — صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پل سے [illegible] مِنَ السُّقُوْطِ — گر رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا۔

[illegible] اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ ایک مسلمان اپنی امتی [illegible] بات کبھی بیان نہیں کر سکتا۔ جو رسول معظم صلی اللہ تعالٰے [illegible] محشر ہوں۔ جو خود گرتوں کو بچانے والے ہوں۔ جو قیامت [illegible] کھڑے ہو کر رب کریم کی بارگاہ میں رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ [illegible] ان کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کے امام اور سردار [illegible] آف واں بھچراں یہ کہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا [illegible] اور گستاخی ہے۔ یہ ہے دیوبندی اکابر کا ایمان مگر میرے [illegible] ولیت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی کا

[illegible] گذرے ہے، کہ ہے رب کریم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

استخارہ کا عمل سکھانیوالا پاک نبی، دغاباز اور [illegible]

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنا عقیدہ لکھا ہے [illegible]

عقیدہ ۵۵:- یہ سب جو غیب دانی کا دعوے [illegible]
دعوے رکھتا ہے۔ کوئی استخارہ کے عمل سکھاتا ہے کوئی [illegible]
کوئی رمل کا قرعہ پھینکتا ہے۔ کوئی فال نامہ لئے پھرتا ہے [illegible]
دغاباز۔ ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیئے [illegible]

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل کی اس [illegible]
حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بھی جھوٹے [illegible]
کیونکہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے بھی [illegible]
سکھایا ہے۔ بلکہ جلیل المرتبت صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی [illegible]

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (مشکوٰۃ شریف ص[illegible])

رسول پاک صلی [illegible] ہم کو اس عمل [illegible] کرتے تھے [illegible] سکھاتے تھے۔

قارئین کرام! اب خود اس ناعاقبت اندیش [illegible]
قتیل دہلوی کو وہابی حضرات اپنا مجدد نامعلوم کیا کیا مانتے [illegible]
الایمان کی عبارت پڑھ کر اور اس حدیث کا مطالعہ فرما کر [illegible]
اُٹھتا ہے۔ دراصل اس کا ایسی عبارات لکھ دینا اور اس کو ہی اسلام [illegible]
کی بناء پر ہے۔ اس کی ساری کتاب کا اول سے لیکر آخر تک [illegible]
یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگی کہ آیت کچھ لکھی ہے اور اس کا مطلب [illegible]
کا اس آیت سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ ایسی آیات آپ کو [illegible]
میں نازل ہوئی ہیں مگر یہ نادان اور خارجی ان آیات کو مسلمانوں [illegible]

آئی سمجھ خدا کسی کو نہ دے!
موت دے دے مگر یہ بد ادا نہ دے

[illegible] نے اس دہلوی کو اس دنیا میں ہی اس کی سزا دے دی۔ اور
[illegible] کی کتاب صراط مستقیم کا مطالعہ کرکے اسی سزا کو تسلیم کرے گا
[illegible] نے کشف کا دعوے رکھنے والے کو بھی جھوٹا اور دغاباز قرار
[illegible] اپنی کتاب صراط مستقیم میں کشف کی تعلیم دے رہا ہے برائے
[illegible] و مقامات انبیاء و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع
[illegible] کند۔ ارواح ملائکہ اور ان کے مقامات کے کشف اور زمین و
[illegible] اور تمام امکنہ کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کے لئے دورہ
(صراط مستقیم ص۱۲۸)

[illegible] کی اس عبارت سے وہابیوں کا نام نہاد مجدد اور شہید اسماعیل دہلوی
[illegible] ہے۔ ع

[illegible] گئی تجھ کو کفران نعمت کی سزا

[illegible] الایمان کی مندرجہ بالا عبارت اور صراط مستقیم کی عبارت دونوں پڑھ کر
[illegible] الایمان کی عبارت کے آخری جملہ "ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا" کو غور سے
[illegible] میں منہ ڈال کر عاقبت اور آخرت کو پیش نظر رکھ کر دیانت سے
[illegible] سے نکل جانا چاہیئے۔ مولوی ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے
[illegible] ہے۔ ع

وہابی بے حیاء جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

[illegible] پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بغیر عدت کے نکاح پڑھا

[illegible] وہابیوں کے مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی کے استاد مولوی

حسین علی وان بھچراں ضلع میانوالی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ [illegible]
پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ [illegible]
رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار ام المومنین حضرت [illegible]
سے عدت کے بغیر نکاح کیا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

عقیدہ: اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت [illegible]
جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔ (بلغۃ الحیران ص۲۴۶ [illegible])

قارئین کرام: امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ صریح [illegible]
نبوی کا انکار ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ	جب حضرت زینب [illegible]
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ	عدت پوری ہو گئی تو [illegible]
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ	وسلم نے حضرت زید [illegible]
فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ۔ (صحیح مسلم شریف ص۴۶۰ ج ۱)	کہ تم زینب کو [illegible]

حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی [illegible] تو امام الانبیاء [illegible]
وآلہ وسلم پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آسکتے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ [illegible]

غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی سرکار دو عالم صلی اللہ [illegible]
وسلم کے علم غیب شریف سے اعتراض اور سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ ام [illegible]
تعالیٰ عنہا کی طہارت، پاکیزگی اور عفت دامنی پر شک کا عقیدہ رکھتے ہوئے [illegible]

عقیدہ: جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر اٹھایا [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برأت صدیقہ رضی اللہ [illegible]

[illegible] ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برأت کے بارگاہ
[illegible] جب آیات برأت نازل ہوئیں تب یقین ہوا۔"

(فتاویٰ نذیریہ ص۲۴۷ ج ۱)

[illegible] دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب نے بھی اسی قسم کی گستاخی
[illegible]:

[illegible] عالم الغیب نہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] تھی تو کتنے دن تک حضور مضطرب رہے۔ یہاں تک
[illegible] صدیقہ کی پاکبازی کا اعلان کر دیا اس تہمت کا قلع
[illegible] کے بعد حضور کے قلب مبارک کو چین آیا۔ حضور عالم
[illegible] افواہ سے مضطرب ہونے کی کیا ضرورت تھی؟"

(فاران توحید نمبر کراچی ص۱۲)

[illegible] محدث میاں نذیر حسین دہلوی نے کتنی بیباکی سے امام الانبیاء
[illegible] وسلم پر یہ الزام لگایا کہ:
[illegible] ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برأت
[illegible] سے رفع نہ ہوا، جب آیات برأت نازل ہوئیں

[illegible] عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حلفاً پہلے علم
[illegible]:

[illegible]	اللہ کی قسم میں اپنی بیوی کی پاکدامنی جانتا تھا۔

[illegible] حسین دہلوی کا یہ لکھنا قرآنی آیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ

[illegible] الْمُؤْمِنُونَ	کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ

وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ — مسلمان مردوں [illegible] پر نیک گمان [illegible]

(پ ۱۸ ع ۸)

کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان [illegible] ہے

بعض گمراہ بیباک یہ گمان کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ [illegible]

بدگمانی ہو گئی تھی۔ وہ مفتری کذاب ہیں۔ اور شان رسالت میں [illegible]

حق میں بھی لائق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے فرمایا [illegible]

کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدگمانی کرتے [illegible]

کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے۔

میاں نذیر حسین دہلوی نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]

میں شک ذنب تھا لکھا ہے۔ حالانکہ سرکار سیدنا [illegible]

کوئی شک نہ تھا۔ اسی لیے انہوں نے اعلانیہ فرمایا۔ کہ منافقین [illegible]

پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

محفوظ رکھا۔ کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ [illegible]

محفوظ نہ رکھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر [illegible]

پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا [illegible]

کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ [illegible]

جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین [illegible]

کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمایا ممکن نہیں کہ وہ [illegible]

اسی طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں [illegible]

قبل ہی حضرت ام المؤمنین کی طرف سے منسوب [illegible]

عزو شرف اور زیادہ کر دیا تو بد لوگوں کی بد گوئی اللہ [illegible]

[illegible] کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔

[illegible] دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کی عقل و دانش ملاحظہ فرمائیں آج اگر

[illegible] کی ماں کے متعلق اس قسم کی بات کہی جائے اور اس کی

[illegible] انداز سے طوفان بدتمیزی کھڑا کیا جاتا ہے اور وہابی مولویوں

[illegible] لیکن ان وہابی اکابر کو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] کی ماں کے متعلق ایسے خیالات اور اس قسم کے رذیل الفاظ لکھتے

[illegible] آتی۔

[illegible] شرم تم کو مگر نہیں آتی!

[illegible] لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

[illegible] محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ ہے کہ

[illegible] انبیاء بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔

(کتاب التوحید مترجم صد ۲۹)

[illegible] اسلام :- آپ خود اندازہ کریں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان

[illegible] گستاخی اور بے ادبی ہے جس توحید کا پرچار کرنے کے لیے حق

[illegible] علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، وہ اور ہر نبی کے علم کا پہلا جزو کلمہ

[illegible] مگر وہابیوں کا نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد اعظم ان کے ہی

[illegible] ہے کہ اپنے کلمہ کی پہلی جزو کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

[illegible] کا ہی ہو سکتا ہے کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔

[illegible] دوسرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی انبیاء

[illegible] سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

[illegible] لا الٰہ الا اللہ ۔ ابن ماجہ ترمذی شریف ۱۴۲/ج ۲ مشکوٰۃ شریف صـ ۲۰۱

صد ۲۷۹ ج ۲

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے [illegible]

مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔
(مشکوٰۃ ص۱ صحیح مسلم شریف)

جو فوت ہو گیا اور وہ [illegible] کے سوا کوئی معبود [illegible] داخل ہو گیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول [illegible] علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مشکوٰۃ شریف ص۱۵)

لا الٰہ الا اللہ کی [illegible] کنجیاں ہیں۔

اس سے واضح ہوا کہ دیوبندیوں کے نام نہاد مجدد اعظم [illegible] تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث شریفہ پر بھی ایمان نہیں [illegible] کی فضیلت بتا رہے ہیں۔ یقیناً وہ فضیلت جانتے بھی ہیں۔ [illegible]

برحق مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ کیا خوب ہے۔ [illegible]

وہ کا رب ہے جس نے تجھکو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آگے پیچھے ایک جیسا نہیں دیکھتے

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا [illegible]

عقیدہ: نماز کی حالت میں حضور کو پچھلے لوگوں کی حرکات [illegible] تھیں ہمیشہ نہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۰ ۲۱ مئی [illegible])

اس عقیدہ میں بھی سرورِ کائنات صاحب لولاک علیہ افضل [illegible] کی احادیث شریفہ کی مخالفت کی گئی ہے۔ نبی غیب دان صلی اللہ [illegible] وسلم کے متعلق قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

[illegible] وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ [illegible] — اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

[illegible] عَلَیْکُمْ [illegible] — اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں۔

[illegible] فَسَیَرَی اللّٰہُ [illegible] وَرَسُوْلُہٗ ۔ — اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا۔ اللہ اور اس کے رسول۔

[illegible] کے بعد اب احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں جس سے نبی اکرم [illegible] وسلم کے سامنے تمام دُنیا اور تمام علوم کا عیاں ہونا واضح ہے۔

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

[illegible] — جو کچھ میں دیکھتا ہوں۔ تم نہیں دیکھتے۔

[illegible] — جو کچھ تم چاہو مجھ سے پوچھ لو۔

[illegible] (ترمذی۔ خصائص ص۱۹۸ ج ۱)

[illegible] دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] — تو جان لے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے کلام کو سنتے ہیں۔ اس واسطے کہ آپ اللہ کی صفات سے متصف ہیں۔

[illegible]

[illegible] اشرف علی تھانوی نے خود ہی اہل سنت وجماعت [illegible] کے مسلک کی تردید ان الفاظ سے کر دی ہے۔

[illegible] — آپ ظلمت میں بھی اس طرح

كَمَا يَرَىٰ فِي الضَّوْءِ كَمَا رَوَتْ
عَائِشَةُ وَكَانَ يَرَىٰ مِنْ
بَعِيدٍ كَمَا يَرَىٰ مِنْ
قَرِيبٍ وَكَانَ يَرَىٰ مِنْ خَلْفِهِ
كَمَا يَرَىٰ مِنْ أَمَامِهِ۔
(نشر الطیب ص۳۶، ص۳۷)
(مطبوعہ دیوبند)

دیکھتے تھے جس [illegible]
دیکھتے تھے [illegible]
صدیقہ رضی اللہ [illegible]
روایت کو [illegible]
ایسا ہی دیکھتے [illegible]
دیکھتے تھے اور [illegible]
تھے جس طرح [illegible]

محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے امام الانبیا صلی اللہ [illegible]
اسماء شریفہ میں ۔ الخبیر ۔ السمیع البصیر [illegible]
ہیں ۔ دیکھئے مدارج النبوۃ فارسی ص۲۱۵/۱۳۰ مواہب اللدنیہ [illegible]
ص۲۲ تا ۳۸۱/۳۵ خصائص الکبریٰ للسیوطی ص۔۔ سیرۃ حلبیہ [illegible]
قرآن و حدیث اور مستند کتب محدثین سے [illegible]
عالم ۔ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ناظر ہیں اور [illegible]
و سکنات اور حالات سے باخبر ۔ اور واقف ہیں ۔

اور کیا غیب نہاں ہو آپ [illegible]
نہ جب خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں [illegible]

دیوبندی وہابیوں کے ماہنامہ رشد نے بھی [illegible]
"سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ نے فرمایا میں [illegible]
رہا ہوں جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ" [illegible]
اس کے بعد سلطان العارفین سید الطائفہ بایزید [illegible]
لکھا ہے کہ :
"حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا [illegible]
میں مشاہدہ کائنات کر رہا ہوں ۔" [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنے والا کافر ہے

[illegible] مولوی غلام خان صاحب آف راولپنڈی اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ
[illegible] ناظر کہے بلا شک شرع اسکو کافر ہے ۔ (جواہر القرآن ص[illegible])

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنا ہندوؤں کا عقیدہ ہے

[illegible] مولوی رفیق خان پسروری نے لکھا ہے کہ
[illegible] علیہم السلام جہاں چاہتے ہیں ، آتے جاتے ہیں یہ عقیدہ جینی ، سناتن
[illegible] (اصلاح عقائد ص۱۵۵)

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنے والا یہود و نصاریٰ کے برابر ہے !

[illegible] احمد دین گکھڑوی نے لکھا ہے کہ :
[illegible] کہتا ہے کہ خدا بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ۔ اور نبی بھی
[illegible] ۔ ایسا شخص بے شک اسلامی تعلیم کا منکر ہے ۔ اور
[illegible] والے مسلمان ہیں اور اُن یہود و نصاریٰ میں جنہوں
[illegible] بنا لیا کوئی فرق نہیں ہے ۔ (برہان الحق ص۱۰)
[illegible] (صراح) غائب کا معنیٰ امام اصفہانی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ
[illegible] دور آنکھوں سے پوشیدہ ہوئے غائب اور غیب کہتے ہیں ۔

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]
اقدس میں فرماتا ہے۔

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (پ۲۲ ع ۳)	اے غیب کی [illegible] ہم نے تمہیں بھیجا [illegible] ڈر سناتا اور اللہ کی [illegible] چمکا دینے والا [illegible]

اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول کریم علیہ [illegible]
کی صفت سے متصف فرمایا ہے۔ اور شاھد کے معنے حاضر و [illegible]
مفردات میں فرمایا ہے کہ

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِیْرَةِ (مفردات راغب ص۲۶۹)	نبی پاک صلی اللہ [illegible] بصیرت کے ساتھ [illegible] حاضر ہیں۔

علامہ طاہر پٹنی علیہ الرحمۃ نے مجمع بحار الانوار میں جو کہ حدیث [illegible]

اَنَا شَهِیْدٌ اَیْ اَشْهَدُ عَلَیْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ فَكَاَنِّیْ بَاقٍ مَّعَكُمْ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ اَیْ اَشْفَعُ وَ اَشْهَدُ بِاَنَّهُمْ بَذَلُوْا اَرْوَاحَهُمْ لِلّٰهِ۔ (مجمع بحار الانوار ص۲۲)	اور میں شہید ہوں [illegible] اعمال کی شہادت [illegible] ہوں گویا کہ [illegible] میں انا شہید [illegible] میں شفاعت کروں گا [illegible] کہ انہوں نے اپنی [illegible]

شاہد غائب کی ضد ہے، جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا گیا [illegible]
شاہد کا معنے حاضر ہے اور یہ غائب کی ضد ہے، جیسا کہ [illegible]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا	اے اللہ [illegible] حاضروں کو اور [illegible]

[illegible] وَ اُنْثَانَا۔ اور بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو بخش دے
[illegible] ہے چھوٹے کی ضد بڑا ہے۔ مرد کی ضد عورت ہے۔ اسی طرح
[illegible] میں حدیث شریف سے بھی شاہد کا معنے حاضر ثابت ہے۔
[illegible] پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر کا منکر ہے گویا
[illegible] آیت کا منکر ہے۔ اگر قادیانی مرزائی خاتم النبیین کا انکار کرنے سے
[illegible] تو جو کوئی امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے شاہد
[illegible] وہ کیسے مسلمان رہ سکتا ہے۔
[illegible] یں باتفاق حضرت عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے
[illegible] جو کہ دیوبندیوں نے ہی اخبار الاخیار شریف کے حاشیہ پر شائع
[illegible] ہے کہ

[illegible] وکثرت مذاہب [illegible] کہ یک کس را در یں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] شائبہ مجاز و توہم [illegible] و بر اعمال امت [illegible] حقیقت را و متوجہ [illegible] است۔	اور باوجود اسقدر اختلافات اور بکثرت مذاہب کے جو علماء اُمت میں ہیں، ایک کو اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغیر شائبہ مجاز اور بلا توہم تاویل حقیقت حیات کے ساتھ دائم و باقی ہیں، اور اعمال اُمت پر حاضر و ناظر ہیں، اور طالبان حقیقت، اور اپنی طرف متوجہ ہونیوالوں کو فیض پہنچاتے ہیں، اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔

([illegible] برحاشیہ اخبار الاخیار شریف ص۱۵۵)

[illegible] تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف بھی ہے۔ حضرت ابوہریرہ
[illegible] رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا ہے کہ آپ نے

[illegible] فَسَیَرَانِیْ	جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے

فی الیقظۃ۔ صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۵ بیداری میں بھی دیکھو گا۔ [illegible]
صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ ، ابو داؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۹ ، عمدۃ القاری [illegible]
فتح الباری شریف ، تفسیر روح المعانی ، تنویر الحلک [illegible] زرقانی [illegible] مشکوٰۃ شریف [illegible]

نماز میں السّلام علیک ایّھا النّبی پڑھنے سے انکار [illegible]

س : التحیات کے الفاظ ایھا النبی نماز کے اندر شرک [illegible] مشرک ہیں ؟

ج : شرک نہیں اور پڑھنے والا بھی مشرک نہیں ، [illegible] تو شرک ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر [illegible])

۲۸ مئی [illegible]

سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں لکھا [illegible]

" اکثر اہل حدیث بحکم روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] السّلامُ علی النّبیّ و رحمۃ اللہ پڑھتے ہیں علیک [illegible] نہیں پڑھتے " (اہلحدیث امرتسر صفحہ ۴ ، ۲۰ اگست [illegible])

" السّلامُ علیک ایّھا النّبی ہم محض نقل کے طور پر [illegible]" (اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۸ ، ۲۰ [illegible])

وہابیوں کے امام مولوی ثناء اللہ امرتسری نماز میں السّلام علیک [illegible] کی جگہ السّلام علی النّبی پڑھتا تھا۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ [illegible])

ناظرین کرام ! وہابیوں کی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ارادتمندی اور عقیدت آپ نے ملاحظہ فرمائی کہ السلام علیک ایھا النبی [illegible] بھی انکار کر رہے ہیں اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو [illegible]

[illegible] سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول [illegible] وآلہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا :

[illegible] اَولٰی بِالْمُؤمِنِیْنَ " یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ [illegible] مالک ہے " (پ ۲۱ ع ۱۷)

[illegible] روان مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہے [illegible] اَولٰی بِالْمُؤمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کو بعد لحاظ صلہ ، مِنْ [illegible] دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو [illegible] حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب [illegible] جب بھی یہی بات لازم آئے گی کیونکہ احبیت اور [illegible] کے لئے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے پر بالعکس

(تحذیر الناس صفحہ [illegible])

[illegible] مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] السلام علیک ایھا النبی کہتے تھے ، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] السّلام علی النبی کہا ۔ ابو عوانہ کی روایت ہے ۔ بخاری کی [illegible] صحیح ہے یہ الفاظ نہیں ، بخاری شریف کے الفاظ یہ [illegible] قُلْنَا السّلامُ یَعْنِی عَلَی النَّبِیِّ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یعنی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر ، بخاری [illegible] کا یہ قول ہے ۔ اس نے اپنی فہم کے مطابق اپنے [illegible] قول حضرت عبداللہ بن مسعود کا نہیں یعنی راوی کا قول [illegible] مطابق اپنے لفظوں میں بیان کر دیا ، اور اس قول میں بھی [illegible] طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری [illegible] ایھا النبی کہا کرتے تھے ۔ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی کہتے تھے۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہم نے خطاب معہود رہا جب [illegible]
ہو گیا کرم نے قطعیہ باقی نہ رہی ۔ اور وقت حضرت [illegible]
عرف الشذی میں ہے کہ جمہور صحابہ کرام علیہم الرضوان [illegible]
دونوں حالتوں میں السلام علیک ایہا النبی پڑھتے تھے [illegible]
وہابیوں کے نواب صدیق حسن بھوپالوی کو بھی یہ کہنا پڑا [illegible]
" آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں و قرۃ العین عابداں [illegible]
جمیع احوال و اوقات خصوصاً درحالت عبادت [illegible]
و دریں محل بیشترے و قوی است و بعضے عرفا گفتہ اند [illegible]
بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات [illegible]
ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر [illegible]
مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود [illegible]
قرب و اسرار معرفت متنور و فائض گردد۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مومنین اور عابدوں کی [illegible]
سامنے ہر وقت رہتے ہیں۔ تمام حالات اور خصوصاً عبادت [illegible]
وقت نورانیت کا انکشاف زیادہ اور قوی ہوتا ہے بعض [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ توجہ مبذول ہوتی [illegible]
عارفوں نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
نمازیوں میں موجود اور حاضر رہتے ہیں۔ پس نمازیوں کو لازم [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی اور حاضری سے آگاہ رہیں اور [illegible]
کو یہ بھی لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
اور حاضری سے غافل نہ ہوں تاکہ نمازی انوار قرب اور اسرار [illegible]

[illegible] ختام شرح بلوغ المرام [illegible]

[illegible] کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں وہابی مذہب کا
[illegible] کے دل میں صاحب لولاک احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible] ہے۔
[illegible] سے صحابہ اور اولیاء بھی محفوظ نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ برے
[illegible] جو کہ اسلام کے صریحاً خلاف ہیں۔

[illegible] شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پر لعنت کیجیے

[illegible] کو مالک و مختار ماننا عیسائیوں کا عقیدہ ہے

[illegible] اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ:

[illegible] سے نکل کر غار ثور میں چھپنے والے اور بھوک کی تکلیف سے
[illegible] والے، جنگ میں دانت مبارک شہید کرنے والے، سر
[illegible] والے، اپنے بچاؤ کے لیے جنگوں میں خود اور زرہ پہن کر جانیوالے
[illegible] میں ایسا خیال ظاہر کرنا کہ وہ مالک و مختار ہیں (عقل دشمن)
[illegible] سے ماخوذ ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲ ۵ مارچ ۱۹۴۲ء)

[illegible] اس گستاخانہ عبارت اور عقیدہ کا جواب وہابیوں کے مولوی
[illegible] سے ہی خدا لکھوا کر وہابیوں کے منہ پر عبرتناک تھپڑ رسید
[illegible] منصور پوری کی تحریر یہ ہے۔
[illegible] میں اختیاری نہیں لاچاری کچھ نہ تھی۔ اور اس
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نہ تھا کہ کسی حلال شے کے

استغنا یا انتفاع میں کوئی روک پیدا کریں۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۹۳ ج ۱ مطبوعہ ...)

علامہ قسطلانی شارح بخاری نے تحریر فرمایا ہے کہ

لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْرَ الْمَالِ قَطُّ وَلَا حَالُہٗ حَالَ فَقِیْرٍ بَلْ کَانَ اَغْنَی النَّاسِ بِاللّٰہِ ... کُفِیَ اَمْرَ دُنْیَاہُ فِیْ نَفْسِہٖ وَعِیَالِہٖ

(مواہب اللدنیہ ...)

وہابیوں کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیٹ پر پتھر باندھنا ... احادیث میں چند افراد کا کھانا سینکڑوں ہزاروں افراد میں پورا کر دینا یاد آ گیا مگر دست مبارک کی برکت سے بھوک دور کرنا نظر نہ آیا ... پر تو نظر پڑ گئی مگر کفار کے گھیرے سے بالکل امن و امان ... مصطفےٰ کا دکھائی نہ دینا یہ ذہن نشین نہ رہا۔ وہابیہ کی ... اللہ علیہ وسلم سے بغض اور دشمنی کا عیاں ثبوت ہے۔

راہِ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا زور ہے
نقد ایماں کو بہر صورت بچانا چاہیئے

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے بھی میرے پیارے مصطفےٰ ... نے اپنا مالک و مختار ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ... بنی آدم ہوں، یا غیر بنی آدم۔ اگر کوئی صاحب ... فہیم ہوں گے تو شاید ہم اس بات کو آشکارا بھی کر ... آپ اصل میں مالک ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ عدل ... ذمہ واجب نہ تھا۔"

(ادلہ کاملہ ص ... مطبوعہ ...)

... کی رسول دشمنی کا ایک اور ثبوت ملاحظہ فرمائیں

رسول کریم کو خدائی کاموں میں کوئی دخل نہیں

... اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ:

"... علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبلیغ رسالت کے علاوہ خدائی کاموں میں کوئی دخل نہ تھا۔" (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ... جنوری ...)

... قرآن و حدیث کی سراسر مخالفت کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ — تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

(پ ۵ ع ۶)

اَغْنٰہُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ — اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

(پ ۱۰ ع ۱۶)

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْہِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰہَا فَوَلِّ وَجْہَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ — ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

(پ ۲ ع ۱)

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی — اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(پ ۳۰ ع ۱۸)

... احادیث شریفہ سے بھی خدا کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی مختاری ...

اور نائب الٰہی ہونے اور تصرفات کے واقعات ہیں۔
ایام ماہواری میں عورتوں کو نمازیں معاف کس نے کیں۔ [illegible]
رمضان شریف کے مہینہ میں روزہ توڑا اور اس کا کفارہ کس نے [illegible]
خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول کی گواہی دو کے قائم مقام [illegible]
سیدۃ النساء کی حیات مبارکہ میں سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
کی ممانعت کا حکم کس نے ارشاد فرمایا کس کے حکم سے سورج ڈوبا ہوا [illegible]
میرے اعلیٰ حضرت اس صدی کے مجدد برحق [illegible]
بریلوی علیہ رحمۃ نے سچ فرمایا ہے

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

دیوبندیوں وہابیوں کے رشید احمد گنگوہی کے شاگرد خلیل احمد [illegible]
کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ
"شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم
نہیں۔"
(براہین قاطعہ ص ۵۱ مطبوعہ [illegible])

قارئین کرام! یہ شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث [illegible]
پر وہابیوں کا بہتان ہے۔ حالانکہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ [illegible]
میں تحریر فرمایا ہے کہ
جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ [illegible]
(مدارج النبوت فارسی [illegible])

[illegible] اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی کرنے سے باز نہیں آتے ان
[illegible] عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ القوی پر الزام لگانا کوئی بعید اور عجیب نہیں
[illegible] کے پیچھے کا علم ہونا سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے اس فرمان سے ظاہر
[illegible]

[illegible] ما فی السموٰت وما فی [illegible] زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے
[illegible] (مشکوٰۃ، ترمذی) میں اس کو جان گیا ہوں

[illegible] کا عقب کیا زمین و آسمان میں داخل ہے یا کہ نہیں؟ اگر داخل ہے
[illegible] اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر مسلمان کا ایمان یقینی ہے
[illegible] صحاح ستہ میں یہ روایت موجود ہے۔ کہ نبی پاک صلے اللہ تعالیٰ
[illegible] دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان قبر والوں
[illegible] کہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے اور دوسرا غیبت سے پرہیز
(مشکوٰۃ شریف)

[illegible] اندازہ فرمائیں کہ دیوار کی موٹائی زیادہ ہے۔ یا قبر کی گہرائی۔ اگر
[illegible] اللہ علیہ وسلم سے قبر کے اندر کی بات پوشیدہ نہیں۔ تو دیوار
[illegible] پوشیدہ رہ سکتی ہے

[illegible] ما کان و ما یکون ہے
[illegible] غیب بے خبر دیکھتے ہیں۔

[illegible] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحرائے عرب کے ان پڑھ بادیہ نشین اور بدوی ہیں

[illegible] مودودی صاحب محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آگاہ اللہ [illegible]

میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ؎

عقیدہ :- صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو [illegible]

دور میں پیدا ہوا تھا۔ دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر [illegible]

(تفہیمات [illegible])

عقیدہ :- ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنے والے ان پڑھ [illegible]

اتنا علم اتنی روشنی، اتنی طاقت اتنے کمالات اتنی زبردست [illegible]

پیدا ہو جانے کا کون سا ذریعہ تھا۔

(تفہیمات [illegible])

مودودی صاحب نے اپنی دوسری کتاب میں ان پڑھ صحرا [illegible]

لکھے ہیں۔ کہ

عقیدہ :- اس نے اس ان پڑھ صحرانشین انسان نے [illegible]

باتیں کہنی شروع کیں کہ اس سے پہلے کسی انسان نے کی تھیں [illegible]

کوئی کہہ سکا۔ نہ چالیس برس کی عمر سے پہلے خود اس کی زبان [illegible]

تھیں۔ (رسالہ دینیات ص ۲۲ مطبوعہ پچھا کر [illegible])

مودودی صاحب نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق [illegible]

استعمال کیا ہے۔ دیکھو تفہیمات ص ۲۴۱ ج ۱)

خداوند کریم اپنے جس محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے رخ [illegible]

ہوئے وَالضُّحٰی ۔ وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی فرماتے [illegible]

جس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک کی قسم اٹھا [illegible]

؎ قرآن پاک میں جو آپ ﷺ کو اُمّی کی صفت سے [illegible]

کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں [illegible]

اولین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں۔ (تفسیر [illegible])

[illegible] علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زبان فیض ترجمان سے نکلے

[illegible] سے اٹھائے۔

[illegible] ان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بادیہ نشین اور گلہ بانی کرنے اور

[illegible] نامہذب اور بیہودہ الفاظ لکھے اور کہے اس سے بڑھ کر رسول دشمنی

[illegible]

[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کے شرح صدر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح

[illegible] صَدۡرَکَ — کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔ (پ ۳۰ ع ۱۹)

[illegible] رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی شان میں رب کریم

[illegible] مَا لَمۡ تَکُنۡ — اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ

[illegible] فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ — جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (پ ۵ ع ۱۴)

[illegible] شان والے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان پڑھ لکھنے

[illegible] نہیں تو اور کیا ہے۔

[illegible] اسلامی مودودی صاحب کے متعلق کون مسلمان ان پڑھ

[illegible] اور سوداگری کرنے والا کہے تو کتنے رسیخ یا ہوتے

[illegible] دہابیوں کی حد درجہ شقاوت قلبی اور رسول دشمنی کا بین ثبوت

[illegible] رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے بیہودہ

[illegible] منکر اسلام اللہ جانے کیا کیا ہے۔

[illegible] محمد حسین صاحب آسی ایم اے نے خوب فرمایا ہے ؎

[illegible] اس کو جو گستاخ نبی ہو کوئی ہو

[illegible] بھی بکو اس کی ہو کوئی ہو

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی وجہ

مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی [illegible]
اثرات تھوڑی ہی مدت گذرنے کے بعد دریائے سندھ [illegible]
تک دنیا کے ایک بڑے حصہ نے محسوس کر لیے، اس کی وجہ [illegible]
عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا، جس کے اندر کیریکٹر کی [illegible]
تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف [illegible]
لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔
(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں [illegible])

ناظرین کرام: مودودی صاحب نے [illegible]
انکار کرتے ہوئے توہین مصطفوی کی انتہا کر دی ہے۔ مودودی صاحب [illegible]
سرورِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی و کامرانی کو عرب [illegible]
ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ عرب کے رہنے والوں کی حالت کی تاریخ شاہد [illegible]
پانی پینے پلانے پر جھگڑا کرتے تھے، بچیوں کو زندہ در گور کرتے تھے [illegible]
انکی ضلالت کا تذکرہ خداوند تعالےٰ نے اس طرح فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ	مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک
وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ	کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت
قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ	سکھاتا ہے، اور وہ ضرور اس

سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (آل عمران ۱۶۴)

[illegible] صاحب عجیب ذہنیت کے مالک ہیں، کہ خدا کے محبوب کی کامیابی کا [illegible] کو قرار دے بیٹھے ہیں۔
[illegible] عناد نبوی کی وجہ سے ہی مودودی نے لکھا ہے۔
[illegible] عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت
[illegible] رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے ؎
[illegible] مٹتے ہیں — مٹ جائیں گے اعداء تیرے
[illegible] نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیدائشی موحد نہ تھے

[illegible] صاحب سورۂ ہود کی آیت اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ [illegible]

[illegible] اس ارشاد سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] پہلے ایمان بالغیب کی منزل سے گذر چکے تھے۔ جس [illegible] میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بتایا گیا ہے۔ [illegible] آثار کائنات کے مشاہدے سے وہ توحید کی معرفت [illegible] تھے۔ اس طرح یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ نبی صلے اللہ [illegible] غور و فکر سے اس حقیقت کو پا لیا تھا۔ اور اس کے [illegible] اس کی نہ صرف تصدیق و توثیق کی۔ بلکہ آپ [illegible] راست علم بھی عطا کر دیا تھا۔
(تفہیم القرآن ص ۳۲۱ ج ۲)

[illegible] مولوی قاضی مظہر حسین نے بھی اس عقیدہ کو باطل اور لغو قرار

دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

یہاں مودودی صاحب نے تصریح کر دی ہے کہ [illegible]
وسلم نے بھی غور و فکر سے توحید کو سمجھا۔ لیکن [illegible]
باطل ہے کیونکہ جس طرح نبوت وہبی نعمت ہے [illegible]
علیہم السلام کو توحید پر یقین بھی وہبی طور پر حاصل [illegible]
وہ غور و فکر کے محتاج نہیں ہوتے۔ انبیائے کرام [illegible]
مومن و موحد ہوتے ہیں۔

(مودودی مذہب ص [illegible])

نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی قبر مبارک [illegible] آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں!

وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: قبر کو بت بنانا شرک کی ابتدا ہے۔ اس لئے اس کے [illegible]
آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ کوئی عجیب [illegible]
جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق [illegible]
باتیں کیں، معانقہ کیا، اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ [illegible]
سکتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو [illegible]
ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے۔ کہ میں فلاں نبی یا [illegible]

(کتاب [illegible])

[illegible] پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانی شکل میں [illegible] شیطان کا مدد کرنا ہے!

[illegible] ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:

[illegible] شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے۔ نہ جنات ہیں، نہ موت
[illegible] کرتے ہیں۔ البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے
[illegible] ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ انہیں اپنی
[illegible] ہیں۔ پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں
[illegible] ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابو بکر، عمر، عثمان، علی
[illegible] ہوں۔

(کتاب الوسیلہ ص [illegible])

[illegible] مندرجہ بالا وہابیوں کا عقیدہ طبرانی شریف کی حدیث شریف
[illegible] تو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا حضرت
[illegible] کی آواز یا شیطانی مدد قرار دی جائیگی۔ جو کہ کفر ہے۔
[illegible] علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف سے آواز آنے کے کئی واقعات
[illegible] سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ و
[illegible] کی آواز سننے کی روایت درج ہے۔
[illegible] امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] کہ خلیفہ رسول خلیفۂ اول
[illegible] صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو قبر نبوی کے پاس لے جانا اور قبر
[illegible] دوست، کو دوست کے ہاں داخل کردو، درج فرمایا ہے جس کو
[illegible] اشرف علی تھانوی نے بھی جمال الاولیاء ص ۲۹ میں درج کیا ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر [illegible]
سلام کا جواب آنا جمال الاولیاء کے صفحہ ۳۹ پر نقل کیا ہے۔ نیز تھانوی صاحب نے
جمال الاولیاء کے صفحہ ۶۵ پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قبروں والوں سے سلام کا [illegible]
سننا درج کیا ہے۔

خواجہ خواجگان خواجہ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ نے امام الائمہ کاشف الغمہ
امام اعظم رضی اللہ عنہ کا روضہ نبوی پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْن
عرض کرنا اور سلام کا جواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن کے الفاظ سے دینا جو کہ خود حضرت امام نے سنا درج کیا [illegible]

وہابیوں نجدیوں کے مجدد ابن تیمیہ اور محدث عبد اللہ روپڑی کے نزدیک [illegible]
سعید ابن مسیب حضرت علی المرتضیٰ، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو آوازیں
حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر انوار سے سنیں شیطان کی آوازیں تھیں
نعوذ باللہ من ذالک۔ ع

بھا سکتا نہیں خدا کو دشمن شان نبی
بات یہ دو ٹوک ہے روپڑی ہو کوئی ہو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے نور سے ماننا کفر ہے

وہابیوں کے ہفت روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی میں وہابیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ
عقیدہ ۱: نام نہاد مسلمانوں نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا
کے نور سے پیدا ہوئے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی صفحہ ۸، ۲ نومبر [illegible])

قارئین کرام! اس عقیدہ کو پڑھنے کے بعد "نام نہاد مسلمانوں نے کہا" کے
الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو ان بے ادبوں گستاخوں کے نزدیک رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس بھی محفوظ نہیں رہی۔ اس کے بعد صحابہ عظام علیہم الرضوان
اور مفسرین امت کی مسلمانی بھی مشکوک ہے۔ کیونکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے عظیم المرتبت صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے
ارشاد فرمایا کہ

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ	اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک
قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ	سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا
مِنْ نُوْرِہٖ	نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

اس روایت اور حدیث کو جلیل المرتبت محدث امام بخاری رحمۃ اللہ الباری کے
دادا استاذ محدث عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں درج فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ
علامہ قسطلانی شارح بخاری نے مواہب اللدنیہ شریف صفحہ ۹ ج ۱ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ
نے سیرت حلبیہ صفحہ ۳۷ ج ۱ علامہ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۵۱ علامہ فاسی
نے مطالع المسرات صفحہ ۲۱۰ علامہ زرقانی نے زرقانی شریف صفحہ ۴۶ ج ۱ علامہ یوسف
نبہانی نے حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۸ اور انوار محمدیہ صفحہ ۹ اور علامہ خرپوتی نے عصیدۃ الشہدۃ
صفحہ ۱۰ میں درج فرمایا ہے۔ اور یہ جملہ اکابر غیر مقلد اور دیوبندی وہابیوں کے نزدیک بھی
مسلمہ اہل علم ہیں۔

پس وہابیہ کے اس عقیدہ کے مطابق یہ مسلمہ اکابر بھی مسلمان نہ رہے۔
دیوبندیوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ سزا دی ہے کہ اس عقیدہ کے مطابق ان کے اپنے ہی
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی بھی مسلمانی جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ تھانوی

۱؎ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت پر زبردست تحقیقی فقیر کی کتاب الانوار المحمدیہ
فی السیرۃ المصطفویہ جلد اول کا مطالعہ فرمائیں۔ (مصنف)

صاحب نے بھی تفصیلاً یہ روایت اپنی کتاب نشر الطیب صفحہ ۵ میں ...

مدرسہ دیوبند کے بانی اور نام نہاد قاسم العلوم نانوتوی بھی اسی فتوی کی

زد میں خوب آتے ہیں۔ کیونکہ قصائد قاسمی میں ہے کہ

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقل نارسا اپنی

کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

مولوی انور شاہ کشمیری بھی نام نہاد مسلمانوں کی فہرست میں سر فہرست آ گئے

ہیں۔ کیونکہ عقیدۃ الاسلام صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ دیوبند میں ان کا یہ شعر موجود ہے

کاندر آنجا نور حق بود و بند دیگر حجاب

دیدہ و بشنید آنچہ جز وے کس بشنید و ندید

وہابیوں کو بدعقیدگی گھر لے گئی کیونکہ ان کے سردار ثناء اللہ امرتسری نے ترک اسلام صفحہ ۱۳ مطبوعہ

امرتسر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور رب العالمین تسلیم کرتے ہوئے

لکھا ہے کہ

سلام اس نور رب العالمیں پر

سب اس کی آل اور اصحاب دیں پر

امرتسری نے فتاوے ثنائیہ صفحہ ۲۳۷ جلد ۲ کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ

"ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا کے

پیدا کیے ہوئے نور ہیں"

قاضی سلیمان منصور پوری پر بھی یہ فتوے چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی بھی ...

سید البشر صفحہ ۵ میں درج ہے

شان محمدی سے اندھے ہیں اہل ظلمت

وہ نور حق ہے جس سے دار السلام چمکا

غیر مقلدین کے مولوی یوسف کلکتوی اور ان کا پورا ادارہ بھی اسی کفر کے فتوی

... میں آ جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رسالہ الارشاد کراچی صفحہ ۲۳ یکم مئی

... میں اسی عقیدہ کی تائید کرنے والے شعر کی اشاعت کی ہے کہ

اے نور خدا صل علے صاحب قرآن

دی عبد صنم کیش کو معبود کی پہچان

مندرجہ بالا دیوبندی، غیر مقلد وہابی اکابر کی تحریروں سے ان کے عقیدہ کے

مطابق ان کا مسلمان ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

نور محمدی کی پیدائش والی روایات صحیح طور پر نہیں آئیں

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱:۔ نور محمدی کی پیدائش والی روایات صحیح طور پر نہیں آئیں

(اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۲ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

امام الوہابیہ امرتسری نے یہ عقیدہ لکھ کر اکابر محدثین اور مفسرین کو غلط روایات

نقل کرنے والا قرار دیا ہے۔ نیز صحابہ کرام کو بھی کذب بیانی جیسی بری عادت میں ملوث

کر دیا ہے۔

حالانکہ نور محمدی کی پیدائش والی روایات ایسی روایات ہیں۔ جن کو امام سیوطی

امام ابن جوزی، امام حلبی، علامہ سہیلی، امام یوسف نبہانی، علامہ خرپوتی، محدث قاضی عیاض

علامہ ملا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہم علیہم الرحمۃ جو کہ غیر مقلد اور دیوبندی

وہابیہ کے بھی مسلمہ اکابر ہیں۔ نے بھی اپنی مستند کتب کو درج فرما کر مسلک حق اہل سنت

وجماعت کی تائید فرمادی ہے۔ بلکہ غیر مقلد اور دیوبندی حضرات کے قاضی سلیمان

منصور پوری، مولوی ابراہیم میر اور اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتب میں ان روایات

کا اندراج فرما کر وہابیوں کے اس عقیدہ کو باطل قرار دے دیا ہے۔

میلادِ رسول کے واقعات کذبِ محض اور دجال کے گھڑے ہوئے ہیں

وہابیوں کے حافظ محمد جوناگڑھی وہابیہ کے "اخبار محمدی" دہلی کے ایڈیٹر سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے واقعات کو من گھڑت، محض کذب اور دجال کی گھڑی ہوئی باتیں قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

عقیدہ:۔ جتنے واقعات اس سوال میں میلاد محمدی کے مذکور ہیں، سب گھڑنت ہیں، کسی میں اصلیت نہیں۔ انہی موضوع روایتوں کے ڈھیر کا نام آجکل میلاد رکھ لیا گیا ہے۔ اور یہی ایک بڑی وجہ مروج مولود کی مخالفت کی ہے۔ قصرِ کسریٰ کا واقعہ محض بے اصل ہے۔ آتش کدۂ فارس کا واقعہ محض خوش گپی ہے۔ بند دریا کا جاری ہونا بھی گپ ہے۔ بتوں کا اوندھا ہو جانا گھڑ لیو گھڑنت ہے۔ سبز رنگ کا علم تو خوب دیکھ لیا۔ سوم خوشی کا خیال کر کے آسمان کی خوشی کو بھی اسی رنگ میں رنگ لیا۔ وحشی جانوروں کی بولیاں خوب سن لیں، اور یہ بھی وحشیانہ جھوٹ ہے۔ روشنی کا دیکھنا، بوند کا چمکنا، سفید ابر کا اترنا سب کذب محض اور کسی دجال کی گھڑی ہوئی ہے۔

(اخبار محمدی دہلی ص۳ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء)

ناظرین حضرات:۔ وہابیوں کے مولوی محمد دہلوی نے جشن میلاد کے واقعات کو من گھڑنت، محض کذب اور دجال کی گھڑی ہوئی باتیں قرار دے کر بارگاہ نبوت میں گستاخی کی جسارت کی ہے۔ ان واقعات کا درست اور صحیح ہونا وہابیوں کے امام مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی ہی کتاب سے پیش کیا جا رہا ہے۔

میر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

آپ کی ولادت کے نزدیک اور اس کے بعد آپ کی نبوت کے علامات میں سے جو کچھ ظاہر ہوا۔ اس میں ایک وہ ہے۔ جسے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اور اس نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ

[آمنہ] کے پاس تھی، جب آپ کو درد زہ شروع ہوا۔ تو میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ [جھکے] آ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ جب آپ وضع [حمل سے فارغ] ہوئیں۔ تو آپ سے ایک نور نکلا۔ جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہوگیا۔

اور اس حدیث کی شاہد عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث ہے۔ جو [کہتے] ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں [اللہ] کے علم میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم گیلی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ابھی تم کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں۔ جو انہوں نے میری بابت کی تھی۔

حالی فرماتے ہیں ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا   دعائے خلیل اور نوید مسیحا

اور اپنی والدہ ماجدہ کی رویت ہوں۔ جو انہوں نے دیکھی تھی۔ اور انبیاء علیہم السلام کی مائیں اس طرح دیکھتی آئی ہیں۔ اور بیشک رسول اللہ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپکی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور صحیح کہا۔ اس کو ابن حبان نے اور امام حاکم نے۔ اور حضرت ابوامامہ کی حدیث میں بھی اس طرح ہے کہ جو امام احمد نے روایت کی۔ اور امام ابن اسحاق نے ثور بن یزید سے اور اس نے خالد بن معدان سے اور وہ آنحضرت کے صحابہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔ اور کہا کہ علاقہ شام کا شہر بصریٰ روشن ہوگیا۔ اور امام ابن حبان نے اور حاکم نے اپنی شیرخوارگی کے قصے میں ابن اسحاق کے طریق سے باسناد دایہ حلیمہ سعدیہ ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اس میں علامات نبوت میں سے یہ بھی ہیں کہ اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہو جانا۔ اور اس کی اونٹنی کا دودھ دینا۔ حالانکہ وہ نہ زیادہ لاغر ہو گئی تھی اور آپ کی سواری کے گدھے کا تیز رو ہو جانا۔ اور اس کے بعد دایہ حلیمہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہو جانا اور اس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی اور اس کی کاشت کا بہت جلد

اور اگئا۔ اور دو فرشتوں کا آپ کا سینہ مبارک شق کرنا
(سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۳۶ / صفحہ ۱۳۶ ۔ ۱۵ ۔ ۱

اور مخزوم بن ہانی مخزومی کی حدیث میں ہے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
نے کہا اور اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس برس ہو چکی تھی۔ کہ جس رات
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تولد ہوئے کسریٰ ایران کا محل ٹوٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے
گر پڑے۔ اور آتش پرست فارسیوں کی عبادت کی آگ بجھ گئی۔ اور وہ اس سے
پہلے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی۔ اور بحیرہ ساوہ کا پانی نیچے چلا گیا۔ اور
موبدان ایرانی نے دیکھا کہ سخت اور قوی اونٹ اچھے اچھے گھوڑوں کو کھینچ
رہے ہیں۔ اور دریائے دجلہ کا پانی ٹوٹ گیا ہے۔ اور اس کے گرد کے شہروں
میں منتشر ہو گیا ہے۔ جب کسریٰ صبح کو اٹھا۔ تو اسے اس واقعہ سے گھبراہٹ
ہوئی اور اس نے اپنے اہل حکمت سے دریافت کیا تو انہوں نے سطیح کاہن
کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر سارا قصہ بطوالت مذکور ہے روایت کیا۔ اس کو
ابن سکن وغیرہ نے معرفۃ الصحابہ میں (ترجمہ فتح الباری مطبوعہ دہلی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۵)

وہابیوں کے ہی مولوی حافظ محمد لکھوکے والے نے اپنی تفسیر محمدی
میں لکھا ہے کہ

معالم وچہ حدیث نبی تھیں باسناد لیایا
میں ختم نبیاں پاس خدا لکھے آدم خاک ملایا
میں دعوت ابراہیم دی ہور بشارت عیسیٰ والی
تے خواب ماں دا جنن ویلے اس ڈٹھا ظہور جو عالی
جو اس تھیں نور ظہور ہویا تس شام قصور وسیائے
دعوت ابراہیم دی آیت ایہہ بغوی فرمائی
(تفسیر محمدی صفحہ ۱۰۶ منزل اول)

قارئین کرام! مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور حافظ محمد

لکھوکے کی عبارات سے میلاد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات کا ثبوت
ملنے کے بعد یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ وہابیہ کے مولوی محمد جوناگڑھی کو سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد اور حسد ہے۔ جن واقعات کو مسلمہ محدثین
اور مفسرین نے اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ ان واقعات کو یہ دشمن رسول
کذب محض اور دجالی واقعات قرار دے رہا ہے۔

رندان مے پرست سیاہ مست ہی سہی
اے شیخ گفتگو تو شریفانہ چاہیے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں تکبیر کہتے ہوئے آنا اور سجدہ کرنا سب لغو اور لچر ہے!

وہابیوں کے مولوی محمد جوناگڑھی لکھتے ہیں کہ
(نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا کہ پیدائش کے وقت تکبیر کہتے
ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے، امتی امتی کہتے ہوئے ہی دنیا میں آئے، یہ سب
مولودیوں کی دنت گھڑت ہے۔ اور محض لغو و لچر اور بے ثبوت ہے۔ ان میں
سے ایک بات بھی قابل عقیدہ اور واجب التسلیم نہیں۔
(اخبار محمدی دہلی صفحہ ۵ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء)

قارئین کرام! وہابی مولوی کا اس عبارت اور عقیدہ سے
نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض اور عناد ٹپک رہا ہے۔
ابن حجر عسقلانی شارح بخاری کے حوالہ سے امام جلال الدین السیوطی
علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے کہ
"نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو کلام فرمایا ہے۔ وہ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا ہے۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۳۴ ج ۱ مطبوعہ ...)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "انسان العیون" المشہور بہ سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ

جب سرور عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی آپ کے ہونٹ مبارک ہل رہے تھے۔ اور پڑھ رہے تھے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا

(سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۱۳۴)

مستند اکابر کی کتب میں درج شدہ روایات سے ثابت اور اظہر من الشمس ہے کہ ایسی روایات لغو اور لچر نہیں۔ بلکہ ایسی روایات کو لغو اور لچر کہنے والے خود ہی لغو اور بیہودہ ہیں۔ جس کو کوئی عاشق رسول عالم دین کہنا بھی گوارا نہیں کرتا۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
وہابی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

میلاد شریف منانا گناہ بلکہ بدعت و شرک ہے

۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ۶ ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء)

"ربیع الاول کے ماہ میں نبی نمبر نکالنا غلط ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ۹ ۲۶ اپریل ۱۹۴۰ء)

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۹ ۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

وہابیوں کے مولوی ابو یحیٰی محمد شاہجہانپوری (جو کہ میاں نذیر حسین دہلوی کے شاگرد ہیں) نے لکھا ہے کہ:

"مجلس میلاد شریف، قیام وغیرہ بدعت و شرک ہے۔"

(الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۴۵)

ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ

"مجلس میلاد مقرر کرنا بدعت ہے۔" (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۵ رجنوری ۱۹۱۲ء)

وہابیہ نجدیہ کے امام نذیر حسین دہلوی نے بھی اسی طرح کا فتویٰ دیا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ ص ۱۰۰ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے مولوی عبد الستار دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

"ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از روئے کتاب و سنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے۔" (فتاویٰ ستاریہ ص ۵۵ ج ۱)

"جس مسجد میں محفل میلاد وقیام وغیرہ ہوں۔ اور امام ان چیزوں کا قائل ہو تو ایسی مسجد میں نماز نہ پڑھنا جائز بلکہ چھوڑنا واجب ہے۔" (فتاویٰ ستاریہ ص ۵۵ ج ۱)

میلاد شریف ہنود کے سانگ اور کنھیا کی مثل ہے

دیوبندی وہابیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے تو میلاد شریف کو ہنود کے کرشن کے سانگ اور کنھیا کی مثل ان الفاظ میں قرار دیا ہے۔

"پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔"

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸ مطبوعہ دیوبند)

مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے

دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ

"انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں؟"

گنگوہی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں۔

"انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص۸۳ ج۱ مطبوعہ دہلی)

گنگوہی صاحب سے ایک اور سوال مولود شریف اور عرس مبارک کے متعلق کیا گیا تھا۔ وہ سوال اور جواب دونوں درج ذیل ہیں۔

سوال:۔ مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے، آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟

الجواب:۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو۔ مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں۔ و علیٰ ہذا عرس کا جو جواب ہے۔ بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھیں۔ پھر کسی وقت میں منع ہو گئی۔ مجلس عرس و مولود بھی ایسا ہی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۸۳ ج۱ مطبوعہ دہلی)

میلاد شریف کی دیوالی اور دسہرہ سے تشبیہہ

مودودی صاحب نے میلاد شریف کو دیوالی اور دسہرہ سے تشبیہہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ،

"یہ تہوار جسے ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں اسلامی تہوار ہی نہیں۔ اس کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ صحابۂ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا۔ صد افسوس کہ اس دن

ل جس گنگوہی صاحب کے نزدیک سارے غیر شرعی امور سے پاک محفل میلاد شریف ممنوع ہے۔ ان کے نزدیک سالگرہ منانا جائز ہے۔ چنانچہ لکھا ہے سالگرہ یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد چند سال کے کھانا وجہ اللہ تعالیٰ کے کھلانا بھی درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ج۱ مطبوعہ دہلی)

کو دیوالی اور دسہرہ کی شکل دے دی گئی ہے"

(ہفت روزہ قندیل لاہور ۳ جولائی ۱۹۹۶ء)

ناظرین کرام! اکابر وہابیہ کا پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا رسم ولادت، میلاد شریف منانے پر بغض و عناد ان کے فتووں سے اظہر من الشمس ہے۔ وہابی اپنے بچوں کی سالگرہ منائیں، سالانہ کانفرنسیں اور سالانہ جلسے کریں، اپنے مدارس کی تقسیم اسناد کے اجلاس منعقد کریں تو کوئی بدعت اور حرام نہیں، مگر امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد شریف منایا جائے تو بدعت کے فتووں کی بوچھاڑ کر دیں۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاول!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف اور آمد کا ذکر خیر خود رب العالمین نے قرآن کریم میں جابجا فرمایا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝ (پ ع ۵)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (پ ع ۷)

بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ ع ۸)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ (پ ع ۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

ان سب آیات طیبات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب لبیب

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد کا تذکرہ فرمایا ہے ۔ میلاد شریف میں بھی حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے ۔ آپ کے معجزات اور اوصاف کا بیان ہوتا ہے ۔

اب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے میلاد شریف منانے کا ثبوت درج کیا جاتا ہے جس کو امام المحدثین ، مقتدا امام الفضلا حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ جو کہ مفتی حرم شریف بھی رہ چکے ہیں کی کتاب مستطاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم میں درج فرمایا ہے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

مَنْ اَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلٰى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ ۔

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ۔

(النعمۃ الکبریٰ ص مطبوعہ ترکی)

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْيَا الْاِسْلَامَ

جس نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا ۔

(النعمۃ الکبریٰ ص مطبوعہ ترکی)

اب اولیاءِ عظام علیہم الرحمۃ سے میلاد شریف کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

---

[1] مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ ابن حجر مکی مکہ شریف میں مفتی حجاز تھے ۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے ۔ (حاشیہ تاریخ اہلحدیث ص ۳۹۲)

دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے مشاہیر علماء میں سے تھے ۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں ۔ (مقدمہ مکمل الشیم ص ۹۲)

لَوَدِدْتُ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتُهٗ عَلٰى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اُسے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کر دوں ۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَّمَ قَدْرَهٗ فَقَدْ فَازَ بِالْاِيْمَانِ ۔

جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و تکریم کی تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا ۔

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم ص)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے میلاد شریف کے موضوع پر " النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم " نامی کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب تحفۃ الاخیار فی مولد المختار لکھی ہے ۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے بھی میلاد شریف کے موضوع پر بیان المیلاد النبوی رسالہ لکھا ہے ۔ جس میں عرب و عجم میں میلاد شریف منانے کا انہوں نے تذکرہ فرما کر محفل میلاد شریف منعقد کرنے کی برکات کا بھی اندراج فرمایا ہے ۔

امام ربانی غوث صمدانی سید مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے بھی اپنے مکتوبات شریف میں محفل میلاد شریف کا جواز تحریر فرمایا ہے کہ ؛

دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفسِ قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ۔ (مکتوبات شریف ۱۵ مکتوب ۷۲)

آپ کے خط میں مولود خوانی کے متعلق درج تھا ۔ اچھی آواز سے تلاوت قرآن پاک اور نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں قصائد ، نعت اور منقبت پر کیا مضائقہ ہے ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی حرمین شریفین میں محفلِ میلاد شریف کے منعقد ہونے کا ذکر اور اس محفل پر انوار و تجلیات کی بارش کا تذکرہ بھی اپنی کتاب فیوض الحرمین میں ان الفاظ میں کیا ہے ۔

فَرَأَيْتُ أَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا أَقُولُ إِنِّي أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا أَقُولُ أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ اَللّٰهُ أَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْأَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذَالِكَ فَتَأَمَّلْتُ تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِأَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبِأَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَيْتُ يُخَالِطُهُ أَنْوَارُ الْمَلَائِكَةِ أَنْوَارَ الرَّحْمَةِ

پس میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار بلند ہوئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ فقط روح کی آنکھوں سے خدا جانے کیا امر تھا ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا ہے جو ایسی مجلسوں اور مشاہد پر موکل و مقرر ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہیں۔

(فیوض الحرمین ص۲۷ مطبوعہ دیوبند)

شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فاتحہ دلانے کا واقعہ اپنی کتب در ثمین اور انفاس العارفین میں درج فرمایا ہے۔ جس کو دیوبندی کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتاب دعوات عبدیت میں ان الفاظ میں رقم کیا ہے:-

"شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی ربیع الاول میں کچھ کھانا پکا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو کچھ میسر نہ ہوا تو آپ نے پیسے دو پیسے کے چنے بھنوا کر تقسیم کر دیئے۔ خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن چنوں کو تناول فرما رہے ہیں۔" (دعوات عبدیت ص۹ حصہ چہارم)

مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ لکھ کر جو بعد میں واعظانہ جملہ لکھا ہے، قابل غور ہے وہ یہ ہے:-

"دیکھیے محبت اللہ والوں ہی میں ہوتی ہے۔ ان سے سیکھو۔ اور ان کے طرز عمل پر چلو۔" (دعوات عبدیت ص۹)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے لکھا ہے کہ:

"ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے۔ پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں۔ ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔" (امداد المشتاق ص۵۶)

دیوبندی، غیر مقلد اور مودودی وہابیوں کے سردار اور امام سید احمد بریلوی کے مرید خاص نواب محمد علی خاں کے حکم سے جو کتاب مخزن احمدی لکھی گئی اس میں وہابیوں کے سردار سید احمد بریلوی کا محفل میلاد شریف منعقد کرنا اور اس مجلس میں قصاید مولودیہ پڑھنا اور شیرینی تقسیم کرنے کا تذکرہ ان الفاظ میں درج ہے۔

"و تمام آنکہ شب بپایاں رسید و صبح صادق بدمید و جہاز از مکان خوف و ہولناک بخیریت تمام بدرآمد و برگاہیکہ روز روشن شد ناخدا چند طبق حلوائے از حجرہ خویش بیروں آوردہ مجلس مولود شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصاید مولودیہ شیرینی تقسیم نمود۔"

(مخزن احمدی فارسی ص۵۵ مطبوعہ آگرہ)

نورانی محفل میلاد شریف میں شیرینی تقسیم کرنا

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں مذہب حق اہل سنت والجماعت کا ایک اور معجزہ کی سرخی اور وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ آیت کا حصہ لکھ کر ایک شیعہ کا تائب ہونا اور مسلک حق اہل سنت وجماعت اختیار کرنے کا واقعہ کی تفصیل درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

"سید صاحب نے اپنا اطمینان کامل کرنے کے بعد نہایت خشوع و خضوع سے مذہب اہل سنت والجماعت کو قبول فرمایا اور اپنی معاصی ماضیہ سے تائب ہو کر اپنے کاشانہ نورانی پر مجلس میلاد شریف منعقد کر کے خود ہی پڑھا۔ اور نہایت مسرت و انبساط کے لہجہ میں اصحاب کرام کی تعریف و توصیف

بیان کر کے خود مسرور ہوئے۔ اور شیخ صاحب موصوف کو محظوظ کیا۔ اور سامعین کو داخل حسنات کیا اور شیرینی بطور تبرک از قسم بتاشہ اہل سنت والجماعت کے ہاتھ سے تقسیم کرائی۔ اللھم زد فزد۔ خدا انجام بخیر کرے" (راقم خریدار اہلحدیث) (اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۶ مارچ ...)

قارئین کرام! وہابیوں کی رسول دشمنی کے طریقے آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ جس رشید احمد گنگوہی کے نزدیک مولود ہر حال ناجائز ہے۔ اور میلاد شریف ... سانگ اور کنھیا کی مثل ہے۔ اس گنگوہی کے نزدیک سالگرہ منانا جائز ہے۔

سالگرہ منانا جائز ہے

"سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ اور کھانا لوجہ اللہ تعالے کھلانا بھی درست ہے"
(فتاویٰ رشیدیہ ص۴۲۳ ...)

مجلس میلاد منعقد کرنے اور فاتحہ کرنیوالوں کو سزا

مولوی اسماعیل غزنوی نجدی حکومت جن کاموں پر سزا دیتی ہے درج کرتا ہے۔
"مجلس میلاد منعقد کرنا، اس کو تقرب بارگاہ الٰہی کا ذریعہ سمجھنا بھی بدعت ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

اسی طرح مشائخ کے مقررہ وظیفے یا ابتداءً سورتوں کا وظیفہ اور دعوات میں ان سے امداد حاصل کرنا یہ سب بدعات ہیں۔ بلکہ کبھی یہ شرک اکبر تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ یہ طریقہ بدعت ہے اگر مان لیں تو بہتر ورنہ حاکم ان کو سزا دیتا ہے۔ تاکہ باز آجائیں اور منع

(تحفہ وہابیہ ص۸)

ہو جاتے ہیں۔"
مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سے عناد اور بغض کا ایک اور ثبوت پیش کرتا ہوں۔

دعا سے پہلے درود شریف پڑھنے کی ممانعت

وہابیوں کے سردار ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے سوال کیا کہ:

سوال: بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھ کے اللھم انت السلام پڑھیں یا درود شریف ترک کر کے فقط اللھم انت السلام سے شروع کریں۔ درود شریف قبل پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں؟

جواب: امرتسری نے جواب یہ دیا کہ
اوراد مسنونہ کے لیے یہ طریق ہے کہ جو ورد کسی مقام پر ثابت ہے۔ وہی مسنون ہے۔ دوسرا نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لیے ہم کو درود نہیں سکھایا گیا بلکہ الحمد للہ سکھایا گیا ہے۔ اس روایت کے مطابق بعد نماز متصل وہی دعا پڑھنی چاہیے جس کا ثبوت ملتا ہے یعنی اللھم انت السلام درود کی فضیلت بجائے خود ہے۔ مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا ہے۔
(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ کالم ۳۱ ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء)

قارئین کرام! وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کس عیاری اور مکاری سے درود شریف پڑھنے سے منع کیا ہے۔ حالانکہ سائل نے تو پوچھا ہے کہ دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں۔ امرتسری تو جواب دیتے ہوئے کوئی حدیث دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کی ممانعت میں پیش

نہیں کرسکا۔ یوں ہی ممانعت کردی۔

؎ ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

طبرانی شریف میں روایت ہے جس کو قاضی سلیمان منصور پوری [illegible] نے بھی درج کیا ہے کہ،

فَاجْعَلُوْنِیْ فِیْ وَسْطِ الدُّعَاءِ وَفِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ ۔ — یعنی دُعا کے اول و آخر اور وسط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

(جلاء الافہام ص۲۲ الصلوٰۃ والسلام ص۲۲)

قاضی سلیمان منصور پوری نے لکھا ہے کہ،

"مقاماتِ درود میں سے ایک جگہ دُعا کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کا پڑھنا ہے"۔ (الصلوٰۃ والسلام ص[illegible])

"ہر ایک دُعا کے بعد اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہوتا ہے یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاوے۔ جب درود پڑھا گیا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اور دُعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب درود نہ پڑھا جاوے۔ تو دُعا نہیں قبول کی جاتی"۔ (الصلوٰۃ والسلام ص[illegible])

ابنِ قیم نے بھی لکھا ہے کہ،

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْأَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْیَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْبُوْلَةٌ ۔ — جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ [illegible] درود پڑھے۔ پھر حاجت کا سوال کرے اور پھر درود پر ختم کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہی [illegible]

(جلاء الافہام ص۲۲۶ مطبوعہ الصلوٰۃ والسلام ص۲۲۹)

وہابیوں کے قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی لکھا ہے کہ،

"غرض درود بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کے لیے ایسا ہے جیسے نماز

کے لیے سورۃ فاتحہ اور یہ جملہ مقامات جن کا شمار ہوا ان سے دُعا و درود کی شروعیت نکلتی ہے۔ جس سے واضح ہے کہ مفتاحِ دُعا درود شریف ہے۔ جیسا کہ مفتاحِ نماز وضو ہے"۔ (الصلوٰۃ والسلام ص۲۲۹)

ترمذی شریف اور مشکوٰۃ المصابیح میں حدیث شریف سرکار عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ ۔ — بے شک زمین اور آسمان کے درمیان دُعا موقوف رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔

(مشکوٰۃ ص۸۷ مطبوعہ دہلی ترمذی شریف ص۶۴)

متعدد احادیث شریفہ اور روایات سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ درود شریف دُعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ مگر وہابیوں کے سردار امرتسری کے فتوے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے۔ اس کے دل میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا عناد اور بغض ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ اور ذکر جائز نہیں!

سوال:- کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

وہابیوں کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی اس کا جواب دیتے ہیں کہ،

الجواب:- وظیفہ مجموعہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے۔ وظیفہ کے واسطے صرف لا الٰہ الا اللہ ہے۔

وہابیوں کے مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری نے اس استفتاء کے جواب میں لکھا ہے کہ:

بیشک ذکر اور وظیفہ کے لیے صرف لا الٰہ الا اللہ ہے اور [illegible]
اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں [illegible]
(فتاویٰ نذیریہ [illegible])

ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا وہابی اکابر کے جوابات سے ان کی [illegible]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت عیاں ہے۔ جو فرقہ کے [illegible]
حضرت اسم رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ذکر اور وظیفہ [illegible]
اس فرقہ کے باطل ہونے میں کیا شک و شبہ ہے اور ان سے بڑھ کر [illegible]
سکتا ہے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ (پ ۲۶ ع ۱۲) — محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ [illegible] کے رسول ہیں۔

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ (پ ۲۹ ع ۴) — (کافر) جب ذکر (قرآن) سنتے ہیں [illegible] کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔

قرآنِ پاک کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے:

پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنا وظیفہ ذکرِ مصطفیٰ خود قرآنِ پاک میں بیان [illegible]

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲ ع ۴) — بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود [illegible] ہیں (ان غیب بتانے والے (نبی) [illegible] ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام [illegible]

حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و [illegible] کو فرماتا ہے۔

اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیَ ۔ — جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں میرے ساتھ [illegible] کا ذکر ہو گا۔ (ترجمان القرآن [illegible])

اس حدیثِ قدسی سے بھی عیاں ہے کہ جہاں ذکرِ خدا ہو گا وہاں ذکرِ مصطفیٰ [illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ اگر ذکر و وظیفہ ہے تو محمد رسول اللہ بھی ذکر و وظیفہ ہے۔

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پس ذکرِ حق ذکر ہے مصطفیٰ کا

اور وہابیہ نے اپنا یہ عقیدہ لکھ کر بغضِ مصطفیٰ کا اظہار کیا ہے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

[illegible] کے امام ابن قیم اور قاضی سلیمان منصور پوری نے نقل کیا ہے کہ
[illegible] رضی اللہ عنہ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) کی حدیث
[illegible] نے روایت کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible] اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِیْ [illegible] وَلْيُصَلِّ عَلَیَّ ۔ — جب کسی کا کان شاں شاں کرنے لگے تو اُسے لازم ہے کہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود پڑھے۔

[illegible] والسلام صفحہ ۲۲ (جلاء الافہام صفحہ [illegible])
[illegible] عمل الیوم والیلۃ لابن السنی (ترجمان القرآن صفحہ [illegible] پ ۲۲)

نبی پاک کی تعریف بشر جیسی بلکہ اس سے بھی اختصار سے کرو

عقیدہ: کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف [illegible] کرو۔ سو اُس میں بھی اختصار ہی کرو۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳ مطبوعہ دہلی)

[illegible] سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] کے لفظ میں آ جاتے ہیں۔

[illegible] خود اندازہ کریں کہ اسماعیل دہلوی کہہ رہا ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو [illegible] فرماتے ہیں۔

لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ — آپ جیسا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

سب بشر سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح سب بشر سو جائیں تو ان کی آنکھیں اور دل سو جاتا ہے۔ مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق ارشاد فرمایا

تَنَامُ عَیْنَاھُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُھُمْ (صحیح بخاری شریف) — ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل ان کا بیدار رہتا ہے۔

عورت کا خاوند مر جائے تو بعد از عدت وہ عورت دوسرے گھر بسا سکتی ہے مگر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں۔ ہر بشر کی بیوی ہر مسلمان کی ماں نہیں ہے مگر نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔

امام الوہابیہ لکھتا ہے کہ بشر کی سی تعریف کرو۔ نیز یہ بھی حکم دیتا ہے کہ اس سے بھی اختصار کرو۔ جب کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (پ ع ۱۹) — اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی — اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

(پ ع ۱۸)

ان دلائل اور اسماعیل دہلوی کے عقیدہ کو بنظر انصاف دیکھا جائے۔ تو امام الوہابیہ قرآن و حدیث کی نافرمانی کرنے کی تعلیم دے رہا ہے۔

راہ پیران کو ترے آئیں ہم باتوں میں
اور نکل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

انبیاء کے نفس شریر

مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی شرارت کے خطرے پیش آئے ہیں۔ (تفہیمات ص ۱۹۵ ج ۱)

اس عبارت کو انبیاء کرام علیہم السلام کی انتہائی گستاخی قرار دیتے ہوئے جناب مولوی قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں کہ۔

انبیائے کرام کے پاک نفسوں کو شریر سمجھنا انتہائی درجے کی گستاخی ہے پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ ان کے نفوس شر و خباثت سے پاک ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ دوسروں کے نفسوں کو بھی پاک کرنے آتے ہیں۔ وَیُزَکِّیْھِمْ (مودودی مذہب ص ۲۲)

انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی سزائیں

مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: اللہ تعالے کے محبوب اور مقبول بارگاہ ہونے کے باوجود اور اس کے طرف سے بڑی بڑی حیرت انگیز طاقتیں پانے کے باوجود تھے تو بندے اور بشر ہی۔ الوہیت ان میں کسی کو حاصل نہ تھی۔ رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے۔ بیمار بھی ہوتے تھے۔ آزمائشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے حتی کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے۔ اور انہیں سزا تک دی جاتی تھی (ترجمان القرآن ص ۱۵۸ مئی ۱۹۵۵ء بحوالہ مودودی مذہب ص ۳۱)

مودودی صاحب کے اس عقیدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی مولوی صاحب مظہر حسین لکھتے ہیں کہ

"مودودی صاحب کا یہ لکھنا کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے انبیاء کو سزا تک دی جاتی تھی۔ بہت بڑی گستاخی ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں نازل ہوتی ہیں وہ جرم کی بنا پر نہیں۔ بلکہ ان کی عظمت شان کے پیش نظر ان کے درجات اور زیادہ بلند کرنے کے لیے ہیں۔ انبیاء کرام کی معصوم شخصیتیں مجرم اور قابل سزا نہیں ہوتیں۔ وہ تو لوگوں کے جرائم کا ازالہ کرنے کے لیئے آتے ہیں۔

(مودودی مذہب صـ ۳۲)

انبیاء اپنی کوشش سے خُدا کو پہچانتے ہیں

مودودی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ

عقیدہ ۱: اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وحی کے ذریعے حقیقت کا براہ راست علم پانے سے پہلے انبیاء علیہم السلام مشاہدے اور غور و فکر کی فطری قابلیتوں کو صحیح طریقے پر استعمال کر کے (جیسے اوپر کی آیات میں بینۃ من الرب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ توحید و معاد کی حقیقتوں تک پہنچ جاتے تھے۔ اور ان کی یہ رسائی وہبی نہیں بلکہ کسبی ہوتی تھی۔ اس کے بعد پھر اللہ تعالٰے انہیں علم وحی عطا کرتا تھا۔ اور یہ چیز کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتی تھی۔

(رسائل و مسائل صـ ۲۹)

دیوبندی وہابیوں کے مولوی مظہر حسین صاحب آف چکوال مودودی صاحب کی اس عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

یہاں مودودی صاحب نے منصب نبوت کے خلاف بہت غلط عقیدہ لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرام کو جس طرح نبوت محض اللہ تعالٰے کی طرف سے ایک وہبی نعمت ملتی ہے۔ انھیں ان کو اپنی کوشش اور محنت کی حاجت نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان کو اللہ تعالٰی فطرتاً اپنی توحید پر یقین دا زمان عطا فرماتا ہے۔ وہ پیدائشاً اور فطرتاً موحد و مومن ہوتے ہیں۔ (مودودی مذہب صـ ۳۱)

انبیاء کی بعثت کا مقصد حصُولِ اقتدار ہے

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد صرف حصول اقتدار قرار دیتے سیاسی انقلاب برپا کرنا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وہ اہل جاہلیت کو یہ حق تو دینے کو تیار تھے۔ اگر چاہیں تو اپنے جاہل اعتقادات پر قائم رہیں۔ اور جب خدا کے قدر ان کے عمل کا اثر انہی کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ اس میں اپنے جاہلی طریقوں پر چلتے رہیں مگر وہ انہیں یہ حق دینے کیلئے تیار نہ تھے۔ اور نہ فطرۃً دے سکتے تھے۔ کہ اقتدار کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں رہیں۔ اور وہ انسانی زندگی کے معاملات کو طاقت کے زور سے جاہلیت کے قوانین پر چلائیں۔ اس وجہ سے تمام انبیاء نے سیاسی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی۔

(تجدید و احیائے دین صـ ۳۴)

قارئین کرام! جماعت اسلامی کے بانی اور نام نہاد مفکر اسلام نے عام انسانوں پر ہی نہیں۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی بہتان تراشی سے احتراز نہیں کیا اور یہ بہتان عظیم نہیں تو اور کیا ہے۔ انبیاء عظام علیہم السلام لوگوں کو جاہل اعتقادات پر قائم رہنے کا حق تو دینے کو تیار تھے مگر اقتدار کی کنجیاں دینے کو تیار نہ تھے۔ اس عقیدہ سے

عیاں ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری اور بعثت کا مقصد توحید کی اشاعت اور پرچار نہ تھا۔ بلکہ اپنا اقتدار تھا۔ اور سیاسی انقلاب برپا کرنا تھا۔ جو کہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (پ ۱ ع ۳)

اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ ۲۷ ع ۲)

اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲۲ ع ۳)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلانے والا قرار دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا۔

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پ ۲۰ ع ۱۴)

اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم جانتے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (پ [illegible])

بے شک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (پ ۲۰ ع ۱۶)

اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔ تو اس نے فرمایا۔ اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ اور پچھلے دن کی امید رکھو۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

ان آیات طیبات سے اظہر من الشمس ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد لوگوں کو باطل معتقدات سے ہٹا کر صحیح عقائد کی طرف لانا ہے۔

مگر مودودی صاحب کا نظریہ قرآنی آیات کے نظریہ کے بالکل خلاف ہے۔

وسیلہ لے کر دُعا مانگنے کی ممانعت

س :۔ بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیاء کرام یا صحابہ کرام وغیرہ کی طرف رکھ کر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ بطفیل یا بحرمت کہنے میں علما کا اختلاف ہے۔ مگر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہئے کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۰ ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء)

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا یہ جواب قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۶ ع ۱۰)	اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

طبرانی شریف اور دیگر کتب احادیث میں روایت درج ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی، تو انہوں نے نبی پاک کے وسیلہ سے دعا کی

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِیْ	اے میرے پروردگار! محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے اور وسیلے سے مجھے معاف فرما دے۔

طبرانی شریف صفحہ ۲۰۷ ج ۲ خصائص کبرےٰ صفحہ ۱۶ ج ۱ کتاب الوفا بحوال مصطفےٰ صفحہ ۳۳ ج ۱ بیان المیلاد النبوی۔ مستدرک صفحہ ۶۵ ج ۲۔ ابن عساکر صفحہ ۲۵۵ ج ۲ شواہد الحق نبہانی صفحہ ۳۶ انوار المحمدیہ صفحہ ۱۰۹ زرقانی شریف صفحہ ۶۲ ج ۱ مواہب اللدنیہ صفحہ ۳ تفسیر عزیزی صفحہ ۱۹۴ افضل الصلوات صفحہ ۱۱۹

تفسیر درمنثور میں امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار یہودی فتح حاصل کرنے کے لیئے دعائیں کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَیْهِمْ (تفسیر درمنثور)	اے اللہ تعالےٰ ہم تجھ سے نبی امی کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے کر مدد فرما۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بارگاہ الوہیت میں دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

خدایا بحق بنی فاطمہ   کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول   من و دست و دامان آل رسول

(بوستان فارسی صفحہ ۵)

قارئین کرام: قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وہابیہ کا یہ عقیدہ بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
ہرگز بمنزل نخواہد رسید!

نبی کا منصب

مودودی صاحب اللہ تعالیٰ کے خلیفہ نبی کا منصب بیان کرتے ہوئے گستاخانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ:

"اس منصب پر انسان کو مقرر کرتے وقت خداوند عالم نے اچھی طرح اس کے کان کھول کر یہ بات اس کے ذہن نشین کر دی تھی۔ کہ تمہارا اور تمام جہان کا مالک معبود اور حاکم میں ہوں۔ میری اس سلطنت میں نہ تم خود مختار ہو۔ نہ کسی دوسرے کے بندے ہو۔ اور نہ میرے سوا کوئی تمہاری اطاعت و بندگی اور پرستش کا مستحق ہے۔ دُنیا کی یہ زندگی جس میں تمہیں اختیارات دیکر

بھیجا جارہا ہے۔ دراصل تمہارے لیے ایک امتحان کی مدت ہے جس کے بعد تمہیں میرے پاس واپس آنا ہوگا۔ اور میں تمہارے کام کی جانچ کرکے فیصلہ کروں گا کہ تم میں سے کون امتحان میں کامیاب رہا ہے اور کون ناکام۔ تمہارے لیے صحیح رویہ یہ ہے کہ مجھے اپنا واحد معبود اور حاکم تسلیم کرو، جو ہدایات میں بھیجوں اس کے مطابق دنیا میں کام کرو اور دنیا دارالامتحان سمجھتے ہوئے اس شعور کے ساتھ زندگی بسر کرو، کہ تمہارا اصل مقصد میرے آخری فیصلے میں کامیاب ہونا ہے۔ اس کے برعکس تمہارے لیے ہر وہ رویہ غلط ہے۔ جو اس سے مختلف ہو۔ اگر پہلا رویہ اختیار کرو گے (جسے اختیار کرنے کے لیے تم آزاد ہو) تو تمہیں دنیا میں امن و اطمینان حاصل ہوگا اور جب میرے پاس پلٹ کر آؤ گے تو میں تمہیں ابدی راحت و مسرت کا وہ گھر دوں گا۔ جس کا نام جنت ہے اور اگر دوسرے کسی رویہ پر چلو گے (جس پر چلنے کے لیے بھی تم کو آزادی ہے) تو دنیا میں تم کو فساد اور بے چینی کا مزا چکھنا ہوگا۔ اور دنیا سے گزر کر عالم آخرت میں جب آؤ گے تو ابدی رنج و مصیبت کے اس گڑھے میں پھینک دیے جاؤ گے جس کا نام دوزخ ہے۔" (مقدمہ تفہیم القرآن ص [illegible])

نبی پاک اور دیگر انبیاء و اولیاء کو شہنشاہ کہنا حرام ہے

وہابیوں کے مجدد محمد بن عبدالوہاب نجدی نے رسوائے زمانہ کتاب میں لکھا ہے کہ

عقیدہ:- شاہان شاہ کا لقب دینا حرام ہے۔ (کتاب التوحید ص۱۱۹)

قارئین! وہابیوں کے اکابر جو انگریزوں کو شہنشاہ اور بڑے بڑے القابوں سے نوازتے رہے ہیں۔ ان کے نزدیک سرور کائنات صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو بھی شاہان شاہ کہنے کی حرمت ہے۔ حالانکہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

انا سیدُ الناسِ یومَ القیامۃِ — میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایک اور ارشاد ہے۔

انا سیدُ ولدِ آدمَ۔ — میں سرکار آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں۔

(مشکوٰۃ)

تمام بادشاہ اولاد آدم میں سے ہی ہیں۔ تو پھر سرور عالم کو شہنشاہ یا شاہان شاہ کہنا کیوں حرام ہوگا۔

میرے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت نے مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں کیا خوب عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے!
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غریبی اور کس مپرسی

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

عقیدہ: (جس انداز سے پیغمبر خدا نے شروع سے زہد اور توحید وغیرہ کی تعلیم شروع کی۔ اخیر عمر تک اسی انداز پر رہی۔ حالانکہ تیئیس سال کی عمر ایک ربع صدی ہے جس میں انسان کے کئی طرح سے خیالات بدلتے ہیں۔ خود آنحضرت ایک غریبی و کس مپرسی کی تکلیف سے شہنشاہی ریاست حکومت تک پہنچے تھے۔ مگر تعلیم جیسی ابتداء سے تھی ویسی ہی رہی۔ (ترک اسلام ص۲۰)

قارئین کرام! پہلے تو مندرجہ بالا عبارت میں امام الوہابیہ امرتسری کا لہجہ

ہی آشنا گستاخ ہے کہ خدا کی پناہ۔ بعد ازاں اُس امرتسری کی جہالت کا بھی [illegible] اس سے عیاں ہوتا ہے۔ ذرا غور کیجئے کیا لکھتا ہے؟

خود آنحضرت ایک غریبی کس مپرسی کی تکلیف سے شہنشاہی ریاست حکومت تک پہنچے تھے۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے پوچھیے اُس کے گھر میں کہ نبی مکرم، رحمت عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور جلوہ گری کے بعد کس طرح برکتوں کا نزول ہوا مفلوک الحالی جاتی رہی بلکہ جس سال سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اُس سال کو محدثین، مفسرین اور مورخین خیر و برکت کا سال لکھتے ہیں، ہر طرف برکت ہی برکت تھی۔ مگر یہ گستاخ رسول امرتسری ایسا بد طینت ہے کہ اُس ہستی کے بارے میں لکھتا ہے کہ

خود آنحضرت ایک غریب کس مپرسی کی تکلیف سے شہنشاہی ریاست حکومت تک پہنچے

امرتسری کو کیا معلوم میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکومت کا تو اس وقت ہر ذی شعور کو علم ہو گیا تھا جب بُت تھرتھرا گئے، کعبہ سرنگوں ہو گیا، ستارے جھوم گئے۔ پھر میرے آقا کی نبوت کی شان تو یہ ہے۔ فرمایا،

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ ۔

میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام سے اوّل پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

(تفسیر ابن جریر صـ ج ۱۵ معالم التنزیل صـ۱۹۲ ج ۵ درمنثور صـ۱۸۴ ج ۵ خصائص کبرے صـ ج، دلائل النبوۃ صـ ج۔ مواہب الدنیہ صـ ج، جواہر البحار صـ۹۹ انوار محمدیہ صـ المقاصد الحسنہ صـ۳۲۷، تفسیر ترجمان القرآن صـ۲۵۴)

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ۔

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم میں تھے۔

(عرائس البیان صـ۲۳۵ ج ۱ المقاصد الحسنہ صـ۳۲۷ مدارج النبوۃ صـ ج ۲)

اِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَّ

یقیناً مجھے ہی (نبوت) کھولنے والا اور

خَاتِمًا ۔ (المقاصد الحسنہ صـ۱۳۳) بند کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اس صدی کے مجدد برحق فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے ؎

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس کی تاجور ریاست پہ لاکھوں سلام!

علامہ صاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ:

مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاٰحَادِ النَّاسِ لَا يَمْلِكُ شَيْئًا اَصْلًا وَلَا نَفْعَ بِهٖ ظَاهِرًا وَلَا بَاطِنًا فَهُوَ كَافِرٌ ۔ (التفسیر صاوی)

جس کا یہ گمان ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عام انسانوں کی مثل ہیں۔ بالکل کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی ان سے ظاہری و باطنی کوئی نفع اور فائدہ ہے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے دل میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کا کوئی مقام نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہجرت سے پہلے غلبہ نہ تھا

وہابیوں کے محدث میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۸۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مبعوث ہوئے اسی وقت سے آپ کو نبوت اور حکومت و سلطنت عطا ہوئی۔ مگر زمانہ ہجرت تک آپ کو غلبہ نہیں تھا اور اسلام میں اس وقت اور اس کے بعد کچھ اور دنوں تک ہر طرح کی غربت تھی۔

(فتاوی نذیریہ صـ۳۵۹ ج ۱ مطبوعہ دہلی صـ۵۹۳ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! ابوالوہابیہ کی علمی قابلیت کا آپ نے اندازہ لگا لیا کہ لکھتے ہیں، زمانہ ہجرت تک آپ کو غلبہ نہیں تھا اور اسلام میں اس وقت اور اس کے بعد کچھ دیر اور دنوں تک ہر طرح کی غربت تھی، حالانکہ سرور کائنات صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد پر ہی کسریٰ کے محلوں میں زلزلہ آگیا، نار فارس بجھ گئی، شجر و حجر نے زمین و آسمان نے خوشی کا اظہار کیا، غلغلہ

کعبہ سرنگوں ہوگیا، بت لرز گئے اور اوندھے پڑ گئے، بلکہ بتوں کی زبانوں پر جاری ہوگیا کہ صادق و امین آگیا۔ وہابیوں نے آپ کی عظمت اور غلبے کے تذکرے کئے۔

ایک غیر مسلم اس وقت کا سماں پیش کرتا ہوا کہتا ہے۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا!

لیکن وہابیوں کے محدث اور اکثر اکابر کے اُستاذ کہتے ہیں کہ غلبہ نہ تھا۔ اسلام میں غربت کا تذکرہ بھی کیا ہے، جب سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی ۔ اسلام غالب ہے۔ اس پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔
(المقاصد الحسنۃ ص ۳۴۶ دار قطنی
دلائل النبوۃ۔ بیہقی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمت کے محتاج ہیں

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک سرور کائنات صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مومنین میں اور ان کی موت میں کوئی فرق نہیں ہے، جیسا کہ ان کی کتب کے حوالہ جات واضح ہوگیا ہے اس لئے وہابیوں کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اُمت کے محتاج ہیں، کیونکہ ان کے مجتہد قاضی شوکانی نے ایک اصول بیان کیا ہے کہ

اَلْمَیِّتُ مُحْتَاجٌ اِلٰی مَنْ یَدْعُوْلَہٗ ۔ مردہ محتاج ہے کہ کوئی اس کے لئے دُعا کرے۔
(الدار النضید ص ۶۱)

لہٰذا اس اصول کے مطابق وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالے کے نزدیک محبوب رب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اپنی اُمت کے محتاج ہوگئے۔

جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بُلا کے سامنے
کیا جواب جُرم دو گے تم خُدا کے سامنے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دُوسرے اِنسانوں کی وفات برابر ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے کہ

عقیدہ ۵: ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انسانوں کی طرح وفات پاگئے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۳ ۲۵ اپریل ۱۹۴۲ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہی لکھا ہے کہ

عقیدہ ۵: لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ۔ اس آیت سے عام اولیاء اللہ یا انبیاء کا ذکر نہیں، بلکہ خاص شہیدوں کا ذکر ہے۔ شہیدوں کی زندگی ایسی نہیں جیسی ہم لوگوں کی ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۲ ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء)

شہداء کو مُردہ اعزازی طور پر نہ کہیئے

عقیدہ ۵: شہداء کو اعزازی طور پر مُردہ کہنے سے منع کیا ہے۔
(اہلحدیث امرتسر ص ۱۳ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اللہ کریم نے وہابیوں کے عقائد باطلہ کا بطلان خود ان کے ہی مولوی قاضی شوکانی سے ثابت کرا دیا تاکہ وہابی قیامت تک اپنے مسلک کو سچا نہ گردان سکیں۔

قاضی شوکانی کی عبارت یہ ہے۔

مَا ثَبَتَ اَنَّ الشُّہَدَآءَ اَحْیَآءٌ یُرْزَقُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ ۔ پس شہداء کا اپنی قبور میں زندہ ہونا اور انہیں رزق دیا جانا ثابت ہوا۔ تو حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وسلم بھی اُمتی زندوں میں [illegible]
مِنْھُمْ۔ دلیل الاوفار صلا ج۵)

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اُمتی عمل میں نبی کے برابر بلکہ بڑھ بھی جاتا ہے

دیوبندی وہابیوں کے امام اور نام نہاد قاسم العلوم مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ:۔

عقیدہ ۵:۔ انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر اُمتی مساوی و برابر ہو جاتے ہیں بلکہ اُمتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صد۵ مطبوعہ دیوبند)

بانی مدرسہ دیوبند کا یہ عقیدہ بھی قرآن و حدیث کی واضح طور پر مخالفت کر رہا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ (پ۳۰ ع۲)	اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

حدیث شریف میں بھی یہ مسئلہ ہے کہ جو کسی کو نیک عمل سکھائے یا بتائے اور جو اس نیک عمل پر کار بند ہو تو جتنا ثواب نیک عمل کرنے والے کو ہوگا اتنا ہی اجر اس نیک عمل بتانے والے کو بھی ملے گا اس مسئلہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ قیامت تک اُمت محمدیہ جو بھی نیک عمل کرے گی۔ جتنا ثواب کل اُمت کے نیک کام کرنے والوں کو ملے گا اتنا ہی اجر ہمارے آقا و مولا اور ہادی و راہنما حضرت محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے نامہ اعمال میں جمع ہوگا۔ کیونکہ سب نیکیاں بتانے والے محبوب خدا صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ ؎

رہ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
امیر کارواں بھی ہیں انہیں گم کردہ راہوں میں!

سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لاٹھی زیادہ نافع ہے

وہابیوں کے ممدوح مولوی حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں وہابیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ

عقیدہ ۶:۔ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذات فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔
(بحوالہ الشہاب الثاقب صد۴۷ سطر ۱۱ تا ۱۳)

نبی پاک کا کوئی احسان اور فائدہ نہیں

عقیدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر اب کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات کے۔ (بحوالہ الشہاب الثاقب صد۴۳ سطر ۹، ۱۰)

قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا وہابیوں کے عقیدے پڑھتے ہوئے مسلمان لرز جاتے ہیں۔ اتنی بیباکی اور گستاخی اس ہستی سے جس کا مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں۔ خداوند کریم تو اس پیارے رسول مقبول صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کی آمد آمد پر مسلمانوں پر احسان جتلائے اور فرمائے۔

لَقَدْ مَنَّ اللہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ پ۴ ع۸	بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالی ہی فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے اور تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (پ ع)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ ع)۔

قرآن کریم کی آیات طیبات کے بعد چند ایک احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں جس سے عیاں ہے کہ تاقیامت رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اُمت پر احسان ہے۔ اور ان کی ذات والاصفات سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً مَرَّةً فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا فرمان یہ ہے کہ

صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ كَفَّارَةٌ لَّكُمْ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (الصلوٰۃ والسلام ص)

مجھ پر درود بھیجا کرو۔ یہ تمہارے لئے کفارہ ہے۔ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(الصلوٰۃ والسلام ص ٢٩)

جو کوئی ہزار دفعہ روزانہ درود پڑھ لیتا ہو۔ وہ نہ مرے گا جب تک اپنا مقام جنت نہ دیکھ لے گا۔

قاضی سلیمان منصور پوری اور ابن قیم نے لکھا ہے کہ

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ثناء فرمائیگا۔ اور تشریف وتکریم میں اُس کو بڑھائے گا۔ (الصلوٰۃ و السلام ص)

آج اگر کوئی کافر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ اُس کے سابقہ عمر کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے

میرے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے انہیں کو مخاطب کرتے ہوئے راہ وہابیت کی طرف ایک اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور تو میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو۔ کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین والی جنت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں صحابہ کرام کا حاضر ہونا اور بارش کے قحط کا عرض کرنا اور ان کا صحابہ کرام کو روضۂ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا اور پھر بارش کا برسنا روایات میں درج ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بارش کے قحط کے موقعہ پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضۂ رسول پر جانا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانا کہ کل بارش ہوگی۔

ناقہ کش کا روضۂ رسول پر جانا اور عرض کرنا اَنَا ضَيْفُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر اُس کو نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روٹی عطا کرنا مستند کتب میں درج ہے مگر وہابیہ کہتے ہیں کہ نبی سے چھڑی بہتر اور فائدہ مند ہے۔ لعنت اللہ علی الکذبین۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا

مودودی صاحب سرکار سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی شان اقدس میں سنگین قسم کی گستاخی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

نبی ہونے سے پہلے تو کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا

کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسے علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا
تھا۔ کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس قصور پر
ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کیا کہ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا
مِنَ الضَّالِّينَ (الشعراء ع ۲) یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا، جب راہ راست
مجھ پر نہ کھلی تھی۔
(رسائل ومسائل صہ ۳۰، صہ ۳۵)

دیوبندیوں کے قاضی مظہر حسین صاحب ہی تبصرہ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ دیوبندی دوستوں
کو بھی ان کے بڑوں کی ہوئی گستاخیوں کی بھی کچھ خبر ہو۔ اور ان کو اپنے اکابر تسلیم کرنے سے
انکار کریں اور میرے اعلیحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ
القوی کی تحقیق حق گوئی اور صحیح دین اسلام کو سمجھنے کی داد دے کر صحیح اہل سنت وجماعت
مسلک اپنانے کی توفیق ہو۔ قاضی صاحب مودودی صاحب کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

حضرت موسے علیہ السلام پر یہ ایک بہت بڑا بہتان ہے، کہ ان سے بہت بڑا گناہ
ہوا تھا۔ اگر بہت بڑا گناہ انبیاء سے ہو جائے تو وہ معصوم کیسے مانے جا سکتے ہیں حقیقت
یہ ہے کہ فرعون کی قوم کا ایک آدمی ایک اسرائیلی کو مار رہا تھا، مظلوم نے حضرت موسے
علیہ السلام سے فریاد کی۔ آپ نے اس فرعونی کو صرف ایک مکہ مارا۔ اور اس کی وہیں جان
نکل گئی۔ ظاہر ہے کہ آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا آپ نے تو چھڑانے کے لئے صرف
ایک مکہ مارا تھا۔ اور کسی مظلوم کی حمایت میں ایک ظالم کافر کو مکہ مارنا کسی قانون میں سرے
سے گناہ ہی نہیں۔ اس کام کو بہت بڑا گناہ کہنا حضرت موسے کلیم اللہ کی عصمت پر بہت
بڑا حملہ ہے۔ آیت میں وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ کے الفاظ سے بڑا گناہ کیسے ثابت ہو سکتا
ہے، جب کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی ضال کا لفظ قرآن مجید میں
استعمال ہوا ہے۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ تو کیا مودودی صاحب امام الانبیاء
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی اس لفظ کی وجہ سے نعوذ باللہ بڑا گناہ گار کہہ دیں گے۔
(مودودی مذہب صہ ۱۲۔ صہ ۱۳)

حضرت موسے علیہ السلام ایک جلد باز اور غیر مدبر فاتح تھے

مودودی صاحب نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔
آیت عَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ کے تحت لکھا ہے کہ ان کی مثال اس جلد باز فاتح
کی سی ہے، جو اپنے اقتدار کا استحکام کئے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے۔ اور پیچھے جنگل
کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے۔ (تفہیم القرآن ص ۔ ج ۲)

دیوبندیوں کے ہی قاضی مظہر حسین صاحب اس پر لکھتے ہیں کہ
یہاں حضرت موسے علیہ السلام کو ایک جلد باز اور غیر مدبر فاتح ظاہر کر کے ایک
اولوالعزم پیغمبر کی سخت توہین کی گئی ہے۔ نیز یہ ثابت ہوا کہ مودودی صاحب انبیاء کرام علیہم
السلام کو بھی تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے۔ (والعیاذ باللہ)
(مودودی مذہب صہ ۲۳۔ صہ ۲۴)

حضرت نوح علیہ السلام میں جاہلیت کا جذبہ تھا

مودودی صاحب۔ سورۃ ہود کی آیت إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ
الْجَاهِلِينَ کے تحت خود ساختہ تفسیر کرتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں بے
ادبی کی عبارت ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ
بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر بھی نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی اپنی
بشری کمزوریوں سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ حضرت نوح کی اخلاقی رفعت کا اس سے بڑا ثبوت
اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ابھی جان جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے غرق ہوا ہے۔ اور اس نظارہ

ف اولوالعزم پیغمبر کی سخت توہین کفر ہے۔ اب مودودی اور اس کو اپنا رہنما تسلیم کرنیوالوں
کے متعلق شریعت میں کیا فتوےٰ ہے؟

ے کلیجہ منہ کو آرہا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انہیں متنبہ فرمایا ہے، کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ
کر باطل کا ساتھ دیا، اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے
محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے۔ تو وہ فوراً اپنے دل کے زخم سے بے پروا ہو کر اسلامی
فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں، جو اسلام کا مقتضی ہے۔ (تفسیر تفہیم القرآن صـ [illegible])

قاضی مظہر حسین دیوبندی نے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ

مودودی صاحب نے تصریح کر دی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام بشری کمزوری
سے مغلوب ہو گئے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جاہلیت کے جذبہ کے تحت اپنے
بیٹے کے لئے دعا کی تھی۔ حالانکہ نوح علیہ السلام نہ بشری کمزوریوں سے مغلوب ہوئے اور
نہ ہی آپ کی دعا جاہلیت کے جذبہ پر مبنی تھی۔ مودودی صاحب بلا دلیل حضرت
نوح علیہ السلام کی عصمت کو مجروح کر رہے ہیں۔ (مودودی مذہب صـ ۲۲)

مودودی صاحب کا اپنا مقام

نام نہاد مفکر حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو یہ لکھیں کہ اپنی بشری کمزوری
سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔

مگر اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ

خدا کے فضل سے میں کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا
اور کہا کرتا۔ ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے، تول تول کر کہا اور یہ سمجھتے
ہوئے کہا ہے۔ کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے۔ نہ کہ بندوں کو، چنانچہ میں اپنی جگہ بالکل
مطمئن ہوں۔ کہ میں نے کوئی ایک لفظ بھی خلاف حق نہیں کہا۔ (رسائل و مسائل ص [illegible])

معلوم ہوا کہ مودودی صاحب کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ
کر اپنا مقام ہے۔ ؎

مودودیا! محنت ہی گندی ہے طبیعت تیری کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

حضرت داؤد علیہ السلام اسرائیلی سوسائٹی سے متاثر ہوئے تھے

مودودی صاحب، سرکار داؤد علیہ السلام (جو کہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ اور صاحب شریعت
رسول ہیں) کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

مگر اس کی اصلیت صرف اس قدر تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی
اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی۔
(تفہیمات صـ ۴۲، ۴۳)

قاضی مظہر حسین دیوبندی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اس میں بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی تنقیص پائی جاتی ہے، کیونکہ پیغمبر کسی غلط
سوسائٹی سے متاثر نہیں ہوتے، بلکہ وہ تو دوسروں پر اثر انداز ہونے اور سوسائٹیاں بدلنے
کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور انبیاء کرام کا ہر عمل نیک نیتی پر مبنی ہوتا ہے۔
(مودودی مذہب صـ ۲۲)

حضرت داؤد کے فعل میں خواہش نفس کا دخل تھا

مودودی صاحب نے سرکار داؤد علیہ السلام کی شان اقدس میں اپنی تفسیر
میں آیت یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے تحت لکھا ہے کہ

یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی
درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات
خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ
دخل تھا۔ اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا

فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانبردار کو زیب نہ دیتا تھا۔

(تفہیم القرآن جلد ۴ سورۃ ص ص ۳۲۷)

قاضی مظہر حسین صاحب دیوبندی نے اس پر تبصرہ یہ کیا ہے کہ

یہاں تنقید کے جوش میں مودودی صاحب نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ایسے الفاظ لکھ دیئے گویا کہ وہ پاکستان کے کسی ڈکٹیٹر پر تنقید کر رہے ہیں۔ اور یہ بالکل غور نہیں دکھا کہ وہ ایک پیغمبر معصوم علیہ السلام کے بارے میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ آخر مودودی صاحب کے پاس اس الزام کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ فعل خواہش نفس کی بنا پر کیا تھا۔ ان کو نیت کا حال کیسے معلوم ہوا۔ اگر وہ لا تتبع الھویٰ کے الفاظ قرآنی سے یہ استنباط کر رہے ہیں۔ تو یہ ان کی جہالت ہے۔ قرآن مجید میں نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا گیا ہے۔ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں) کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ نعوذ باللہ امام الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی خداوندی میں کوئی شک لاحق ہو گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے نفوس پاک و مقدس ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کے فیضان سے دوسروں کے نفوس بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ وَيُزَكِّيْهِمْ انبیاء کرام کا ہر فعل رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے۔ (مودودی صاحب مذہب ص ۲۵، ص ۲۶)

حضرت یونس علیہ السلام نے فریضہ رسالت میں کوتاہیاں کیں تھیں

مودودی صاحب سرکار یونس علیہ السلام پر بھی تنقید کرتے ہیں کہ

تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے۔ کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا

اس لئے جب آثار عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔

پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا۔ کیونکہ اس پر اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں۔

(تفہیم القرآن ص — ج ۲ سورۃ یونس)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نور سمجھنے والے اور یہودیوں میں کوئی فرق نہیں

وہابیوں کے مناظر مولوی احمد دین گکھڑوی نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۰: جو شخص یوں کہتا ہے کہ خدا بھی نور ہے اور نبی بھی نور ہے۔ ایسا شخص بے شک اسلامی تعلیم کا منکر ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان میں اور ان یہود و نصاریٰ میں جنہوں نے اپنے انبیاء کو رب بنا لیا کوئی فرق نہیں ہے۔

(برہان الحق ص ۱۱۱ مصنفہ مولوی احمد دین)

وہابیہ کے اس عقیدہ سے اہل بیت اطہار۔ صحابہ کرام۔ مفسرین۔ محدثین۔ محققین اور سب اکابرین یہودی ہو گئے (نعوذ باللہ من ذالک) کیونکہ صحابہ کرام اہل بیت اطہار۔ مفسرین۔ محدثین اور اولیاء اکابرین سب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور سمجھتے تھے۔ بلکہ خود سید العالمین خاتم المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بھی معتقد نور ہیں۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ — اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

ایسے نظریات رکھنے والے مولویوں سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے اور ان کو ہدایت نصیب ہو۔ اور ایسے حضرات کو اپنا مناظر اور اپنا امام تسلیم کرنے والوں کو عقل و خرد سے کام لینا چاہیئے۔ ؎

یہ ٹھہرے ہیں رہنما دین کے اب
لقب ان کا ہے وارثِ انبیا اب!

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں

جماعتِ اسلامی کے بانی مولوی مودودی صاحب رسول کا مقام اور عظمت بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

عقیدہ ا:- رسول ایک انسان ہے۔ اور خدائی (DIVINITY) میں اس کا ذرا برابر بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ نہ فوق البشر ہے۔ نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ نہ خدا کے خزانوں کا مالک ہے۔ نہ عالم الغیب ہے۔ کہ اس کو خدا کی طرح سب کچھ معلوم ہو۔ وہ دوسروں کے لئے نافع و ضار ہونا تو درکنار خود اپنے لئے بھی کسی نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء)

مودودی کا مندرجہ بالا عقیدہ پڑھکر مودودی کو مبلغ اسلام یا مفکرِ اسلام کہنا تو صریحاً غلطی ہے۔ ہاں دشمنِ اسلام کہنا بالکل درست ہے۔ غور کیجئے وہ لکھ رہا ہے۔ کہ رسول بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ کریم نے اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دنیا بھر کے لئے ایک نمونہ بنایا اور اس کے اسوۂ حسنہ کو بہترین اسوہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٥ (پ ۲۱ ع ۱۹)
بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
تم اللہ کو دوست رکھتے ہو۔ تو میرے فرمانبردار

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥ (پ ۳ ع ۱۲)
ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری طرف رسول پاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ ٥
تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین جو کہ ہدایت یافتہ ہیں کی سنت لازم ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۰ ابن ماجہ شریف صفحہ ۶)

حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ناجی فرقہ وہ ہے۔

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي ٥
جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ پر ہو۔

مودودی صاحب کا رسول کو بشری کمزوریوں سے بالاتر نہ ماننا قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو وہ بے مثل شخصیت ہیں جنکے جسم اقدس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی۔ آپ کے کپڑوں میں کبھی جوئیں نہ پڑی تھیں۔ آپ کے بول و براز طیب و طاہر ہیں۔ آپ کے جسم مقدس کا سایہ نہ تھا۔ ہر عیب سے پاک ہیں۔ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی موجودگی میں ہی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ ؎

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ٥
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ!

اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر عیب اور کمزوری سے پاک پیدا فرمایا ہے گویا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔

مودودی صاحب کا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف اور شانِ رسالت میں سنگین قسم کی گستاخی ہے۔

لہ جماعت اسلامی کا اسلام کا نعرہ لگانا سراسر فریب اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ ان کے عقائد اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

انبیاء اولیاء شہداء صالحین مِنْ دُوْنِ اللہ ہیں

مودودی صاحب خود ساختہ مفسر نے مِنْ دُوْنِ اللہ میں انبیاء، اولیاء، شہداء اور صالحین کو بھی شمار کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہ سے مراد انبیاء اولیاء، شہداء، صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریاد رس، غریب نواز، گنج بخش اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔

(تفہیم القرآن جلد ۲ صـ۵۳۲ - صـ۲۱۱)

قارئین عظام! مودودی کی دیدہ دلیری اور تفسیر بالرائے کو دیکھئے کہ من دون اللہ میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو شمار کیا ہے حالانکہ من دون اللہ کا معنٰی ہے۔ اللہ تعالٰی سے ہٹے ہوئے اور مفسرین نے اس سے مراد بت لئے ہیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تو مخلوق کو اللہ تعالٰی سے ملانے والے اور اللہ کریم کی دعوت دینے والے ہیں۔ دَاعِیًا اِلَی اللہِ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے۔ دیگر انبیاء عظام علیہم السلام بھی مخلوق کو اللہ تعالٰی سے ملانے اور اس کا راستہ دکھانے والے ہیں۔ اور اولیاء اللہ وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالٰی کے مقرب مقبول اور دوست ہوتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کی عقل پر ایسا پردہ پڑا کہ من دون اللہ میں انبیاء اور اولیاء کو شمار کر دیا۔ ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا!!

نیز مودودی صاحب نے اپنی بدباطنی کا جو اظہار غالی معتقدین کے الفاظ سے کیا ہے اُن کے اس وار سے اولیاء کاملین بھی نہ بچ سکے۔ خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز سلطان الہند معین الملک والملۃ والدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ ہی تو وہ ہستی ہیں جنہوں نے داتا

گنج بخش علی ہجویری کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ ؎

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما!

مودودی کے نزدیک علّامہ اقبال غالی معتقد ہیں

پھر مشکل کشا کہنے والوں کو بھی غالی معتقدین کہہ کر مصورِ پاکستان شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ پر بھی وار کر دیا کیونکہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سرکار علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مشکل کشا کہا ہے۔ ؎

بازوئے آں تاجدارِ ہل اتٰی
مرتضٰی مشکل کشا شیرِ خدا

پس مودودی کے نزدیک مصورِ پاکستان علامہ اقبال غالی معتقد ہوئے۔ ؎

لاؤ تو قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی!!

نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت کے منکر میں عذاب کی تخفیف ہوگی

مودودی صاحب قرآن و حدیث کے سراسر خلاف عقیدہ لکھتے ہیں کہ

عقیدہ: جو لوگ جہالت و نابینائی کے باعث رسول عربی کی صداقت کے قائل نہیں ہیں مگر انبیاء سابقین پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور صلاح و تقوٰی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کو اللہ کی رحمت کا اتنا حصہ ملے گا کہ ان کی سزا میں تخفیف ہو جائیگی۔

(تفہیمات صـ۱۸۳ ج ۱)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی مخالفت

جماعت اسلامی کے بانی اور نام نہاد مفکر اسلام مودودی نص قطعی کا انکار کس ڈرامائی انداز سے کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

عقیدہ :۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ قرار دینے اور آپ کے اتباع کا حکم دینے سے یہ مراد نہیں ہے کہ تمام معاملات زندگی میں آپ نے جو کچھ کیا ہے اور جس طرح کیا ہے، سب انسان بعینہ وہی فعل اسی طرح کریں اور اپنی زندگی میں آپ کی حیات طیبہ کی ایسی نقل اتاریں، کہ اصل اور نقل میں کوئی فرق نہ رہے۔ یہ مقصد نہ قرآن کا ہے۔ نہ ہو سکتا ہے۔ (تفہیمات صفحہ ۳۱۲ ج ۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو واعظ غیر محقق یا محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ کہا ہے۔

وہابیوں کے نام نہاد مناظر عبدالقادر صاحب روپڑی کے چچا جان حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بارگاہ نبوی میں گستاخی کرنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے امرتسری کی ترک اسلام کی عبارت لکھتی ہے کہ

اصل میں آپ بھی معذور ہیں۔ قرآن شریف کو قرآن کی اصل زبان میں تو پڑھا نہیں معمولی انگریزی یا اردو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق واعظ یا محلہ کی

کسی بڑھیا سے سن لیا کہ مچھلی بھنی ہوئی تھی۔ الخ

اس عبارت پر روپڑی صاحب ہی تبصرہ کرتے ہیں کہ

ناظرین خیال فرمائیں کس قدر دلیری کے کلمے ہیں۔ گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بناتے ہیں۔ (معاذ اللہ) (تعریفات اہلسنت پر فیصلہ صفحہ ۲۰۱)

حضرت ذکریا اور ابراہیم علیہما السلام نامرد تھے

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے لکھا ہے کہ

عقیدہ :۔ حضرت ذکریا اور حضرت ابراہیم علیہما السلام نامرد تھے۔ (عیون زمزم صفحہ ۱۶)

حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کا چال چلن ٹھیک نہ تھا اور یوسف علیہ السلام کا ان سے نکاح نہیں ہوا تھا

ابو الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کے متعلق سوال کیا کہ

کیا حضرت یوسف (علیہ السلام) کا نکاح زلیخا سے ہوا ہے یا نہیں؟

امرتسری صاحب نے جواب دیا ہے کہ

عقیدہ :۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زلیخا سے نہیں ہوا۔ کیونکہ ایک تو عمر میں بہت بڑی تھیں۔ دوسرے اس کا چال چلن بھی حضرت یوسف کو معلوم تھا۔ اس لئے یہ نکاح نہیں ہوا۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء)

دیوبندی وہابیوں کے مولوی غلام خان کے مدرسہ کے مفتی عبدالرشید لکھتے ہیں کہ :-

عقیدہ :- (حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا سے نکاح) کی شرعی دلیل کوئی معلوم نہیں ہے۔ قصوں والے اقوال نقل کرتے ہیں۔

مودودی صاحب نے زلیخا کو خبیثہ قرار دیا ہے۔ (بحوالہ نظر جدیم ص۸۸)

نام نہاد مفکر اسلام اور مفسر قرآن مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ

عقیدہ :- یہ جو ہمارے یہاں شہرت ہے کہ بعد میں اس عورت سے حضرت یوسف کا نکاح ہوا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نہ قرآن میں اور نہ اسرائیلی تاریخ میں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک نبی کے رتبہ سے یہ بات بہت فروتر ہے کہ وہ کسی عورت سے نکاح کرے جس کی بدچلنی کا اس کو ذاتی تجربہ ہوچکا ہو۔

(تفہیم القرآن ص۴۹۱ ج ۲)

وہابیوں کے اکابر کے اس عقیدہ کی تردید وہابیوں کے ہی مولوی حافظ عبدالمنان وزیرآبادی کے شاگرد مولوی حافظ عنایت اللہ صاحب اثری وزیرآبادی سے پیش کی جاتی ہے۔

(حضرت) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سے طبقات ابن سعد ص۲۷۳ جلد ۳ میں صاحبۂ یوسف مروی ہے کہ وہ عزیز مصر کی وفات کے بعد یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی ٹھہری۔

(حضرت) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے عرائس ص۱۵۸ میں مروی ہے کہ عزیز سے بیوہ ہوئی۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آئی اور اس سے دو بچے بھی پیدا ہوئے۔

امام ابن قتیبہ نے المعارف میں فرمایا ہے کہ

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زلیخا کا نکاح ہوا اور دو بچے بھی پیدا ہوئے۔

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری (علیہ الرحمۃ) نے اپنی تفسیر اور تاریخ ص۱۸۸ جلد ۱ اور آلہ

میں صاحب مغازی سے حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح اور ان سے دو بچے پیدا ہونے بھی ذکر فرمایا ہے۔

امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں قاضی بیضاوی نے امام محی السنۃ بغوی علیہ الرحمۃ نے معالم میں بیان فرمایا ہے کہ یوسف علیہ الصلوٰۃ کا زلیخا سے نکاح ہوا تھا اور دو بچے بھی اس سے پیدا ہوئے تھے۔ (نظر جدیم ص۸۲ تا ۸۳)

اسرائیلی چرواہا

مودودی صاحب نے سرکار سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں کس گستاخانہ انداز ہے … ہے کہ

اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھے جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلاکر باتیں کی گئیں۔

(تفہیمات ص۲۹۳ ج ۱)

معراج کی شب کو جبریل کا نبی پاک کے دو دولت سرا آنے کا انکار

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے لکھا ہے کہ

عقیدہ :- صحیح بخاری ص۲۲۸ پارہ ۲ اور صحیح مسلم ص۹۲ جلد ۱ و نیز دیگر کتب حدیث میں ہے کہ "فرج سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرائیل علیہ السلام ففرج صدری۔ میرے گھر کی چھت پھاڑ کر جبرائیل علیہ السلام اترے تھے اور میرا سینہ چاک کیا تھا۔ اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا چھت پھاڑ کر آنا خواب میں ہے بیداری میں نہیں کہ اس کی آمد ایسی نہیں۔

(العطر البلیغ ص۱۳۳)

شرح صدر کا انکار

مولوی عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۵:۔ سینہ چاک کرنا بھی خواب میں ہے بیداری میں نہیں۔

(العطر البلیغ صـ۱۲۴)

معراج جسمانی کا انکار

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۶:۔ براق کے قدم اس کے قد وقامت کے مناسب ہوں تو بیداری میں اس کے قدم کا فاصلہ اس کے مناسب ہوتا ہے۔ مگر یہاں غیر مناسب ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ خواب ہے یا بیداری نہیں۔ (العطر البلیغ صـ۱۲۴)

چیونٹیوں سے مراد انسان ہیں

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے قرآن پاک کی آیت جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے چیونٹیوں کا واقعہ ہے، کا انکار کرتے ہوئے چیونٹیوں سے مراد انسانوں کی ایک قوم لکھا ہے

عقیدہ ۵:۔ یٰاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ (آیت کریمہ) میں انسانوں کی ایک قوم ہی مراد ہے۔ چیونٹیاں نہیں۔ (العطر البلیغ صـ۵)

ہُدہُد انسان تھا

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی نے لکھا ہے کہ

ہُدہُد انسان تھا۔ (العطر البلیغ صـ۱۹ ۔ البیان المختار)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویّت دینا ہے

وہابیوں کے مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویت دینا ہے۔ (عیون زمزم صـ۲۴)

حضرت عیسےٰ کا باپ یوسف تھا

حضرت عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ پیدا نہیں ہوئے ان کا باپ یوسف تھا۔ (عیون زمزم صـ۲۲)

حضرت مریم کو غیر شادی شدہ ماننا اُن سے ظلم ہے

حضرت مریم علیہا السلام کو شادی شدہ نہ ماننا مریم کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے (عیون زمزم صـ۱۹)

پنگوڑہ میں حضرت عیسےٰ نے کلام نہیں فرمایا

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے تکلم فی المھد نہیں فرمایا۔ (عیون زمزم صـ۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا ان کی خفت ہے

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بے پدر مانیں تو عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی بہت بڑی خفت ہے۔ (عیون زمزم صفحہ ۵۱)

حضرت مریم علیہا السلام نے اپنی عفت کے لئے شادی کی تھی۔ (عیون زمزم صفحہ ۴۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آدھے اسرائیلی تھے

حضرت عیسےٰ علیہ السلام آدھے اسرائیلی تھے (رسالہ عقائد فاسدہ صفحہ ۳)

حضرت عیسےٰ کو بغیر باپ کے ماننا خلافِ شریعت ہے

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ

مولود نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نجیب الطرفین ہُوا کرتا ہے، صرف عورت سے ولادت خطرناک اور خلافِ شریعت اور خلافِ نظام قدرت ہے۔

(نظر جذیم صفحہ ۸۶ از عنایت اللہ اثری)

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنی جماعت کے مولوی اسماعیل سلفی گوجرانوالہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

ان کے دل سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اعزاز و اکرام رخصت ہوچکا ہے۔

(نظر جذیم صفحہ ۹۶)

حضرت عیسےٰ کو بے پدر ماننا نبوت کی توہین ہے

مولوی اثری صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت عیسےٰ کی بے پدری پیدائش کا خیال بھی (وہابیوں میں) آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا۔ کہ اس میں نبوت کی توہین مضمر ہے۔ (نظر جذیم صفحہ ۹۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کے قائل کے پیچھے نماز جائز ہے

نام نہاد مفکرِ اسلام مودودی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ

اگر حضرت مسیح کی پیدائش باپ سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، تو یہ فعل بالکل غلط ہے، مگر یہ تاویل کی غلطی ہے۔ اس کی وجہ سے نماز ان کے پیچھے ناجائز نہیں ہو جاتی۔

(العلم البلیغ صفحہ ۱۸۳)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی سے انکار

مودودی صاحب نے سرکار سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کا انکار بھی دبے دبے الفاظ میں کر دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ:۔ یہ اس معاملہ کی اصل حقیقت ہے، جو اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے۔ اس میں جزم اور صراحت کے ساتھ جو چیز بتائی گئی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح کو قتل کرنے میں یہودی کامیاب نہیں ہوئے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اب رہا یہ سوال کہ اٹھا لینے کی کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق کوئی تفصیل قرآن میں نہیں بتائی گئی۔ قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے۔ کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا۔ اور نہ یہی صاف کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اس لیے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے۔ اور نہ اثبات۔"

(تفہیم القرآن صفحہ ۴۲۰ ج ۱)

دیوبندیوں کے قاضی مظہر حسین صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی سے انکاری گردانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،

"یہ بالکل غلط ہے کیونکہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کو جسمیت اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اپنی طرف سے مراد آسمان کی طرف ہی اُٹھالینا ہے۔"

(مودودی مذہب ص)

حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ نہیں ہیں

مولوی رفیق خاں پسروری نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے خلیفہ نہیں ہیں۔

(اصلاح عقائد ص)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مُردہ پرندوں کو زندہ کرنے والے معجزہ کا انکار

وہابیوں کے مولوی عبدالحق غزنوی اپنے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کی عربی تفسیر ثنائی میں اس کا معجزات سے انکار کرنے کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ

صفحہ ۶۳ میں آیت فصرھن کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

املھن اَی اجعلھا مائلۃ الیک بحیث اذا دعوتھا تمیل الیک ثُمَّ بعد میلانھا الیک و تعودھا اجعل علےٰ کل جبل منھن جزءً اَی واحدًا فواحدًا یعنی جانوروں کو اپنے ساتھ ہلالو۔

پھر ایک ایک کو جدا جدا پہاڑ پر بٹھادو۔ پھر بلا اُن کو تیرے پاس دوڑ کر آویں گے

(اربعین ص۹)

وہابیوں کے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اپنے فرقہ کے سردار امرتسری کی اس تفسیر پر لکھتے ہیں کہ

الکلام المبین کے ص۳۳ میں لکھتے ہیں جانوروں کا مرکر یا مقطوع ہوکر زندہ ہونا چونکہ نہ تو قرآن مجید کی نص سے نہ حدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ اس لئے ہم نے یہ معنے کئے ہیں۔

الکلام المبین اور تفسیر کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے روپڑی صاحب رقمطراز ہیں۔ غرض پرندوں کے ذبح ہونے سے مولوی ثناء اللہ کو صاف انکار ہے حالانکہ ابو مسلم معتزلی سے پہلے کسی نے پرندوں کے ذبح ہونے سے انکار نہیں کیا۔

(تعریفات اہلسنت پر فیصلہ ص۲۳)

وہابیوں کے مولوی ابو تراب محمد عبدالحق نے الحق الیقین میں امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

آپ کی اس تقریر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ اور کیفیت احیاء موتیٰ اور اطمینان قلبی حضرت ابراہیم کا ثابت نہیں ہوتا۔ اس تفسیر میں نیچری وغیرہ گمراہ فرقہ ایسی پیش قدمی اور سبقت لے گئے ہیں۔ آپ نے صرف اُن کی کاسہ لیسی کی ہے اور یہیں اس صورت پر صریح نص کی مخالفت لازم آتی ہے۔ (الحق الیقین ص۲۸)

بعد ازیں لکھتے ہیں کہ تفسیر عربی میں تو آپ نے جو دست اندازی اور تحریف کی تھی۔ سو وہ بجز عربی دانوں کے اور کسی کو معلوم نہ تھی لیکن رسالہ ترک اسلام بہ ترک اسلام اردو میں جو کچھ آپ (امرتسری) نے زہر اُگلا ہے۔ اُس کا زہر اردو خواں پر بھی پڑیگا۔ یا نہ بتلاؤ کہ خدا کو کیا جواب دوگے؟

(الحق الیقین ص۳۰)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنتی دنبہ آجانے والے

واقعہ کا انکار

مولوی عبدالحق غزنوی اپنے امرتسری کی تفسیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ
صفحہ ۳۰۶ میں اس آیت وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر میں لکھا ہے ای امرنا بذبح الکبش یعنی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک دنبہ ذبح کرنے کا حکم دیا۔

(اربعین صـ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کی اس تفسیر سے فلما اسلما وتلہ للجبین یعنی حضرت اسماعیل السلام کو لٹانے اور ان کے حلق پر چھری چلانے سے انکار کیا ہے۔

مولوی عبدالحق وہابی خود ہی امرتسری عقیدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

یہ بھی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام میں ہے کہ جس وقت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے۔ اسوقت اللہ عزوجل نے آپ کیلئے غیب سے ایک بڑا دنبہ بھیجا۔ اور اُسے ذبح کیا۔ لیکن ایسی باتوں کے واسطے ایمان بالغیب چاہیئے جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتزال کی بیماری ہے وہ کب اسکو مانتے ہیں۔ اخرج ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فی قولہ وفدیناہ بذبح عظیم قال کبش قد رعی فی الجنۃ اربعین خریفاً یعنی وہ دنبہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا تھا۔

(اربعین صـ۲۳)

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے اپنی کتاب "ترک اسلام" میں بھی فدیناہ بذبح عظیم کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم نے اُسے ایک بڑا ذبیحہ بدلے میں دیا

یعنی ہم نے کہا کہ تم ایک دنبہ ذبح کر دو۔ (ترک اسلام صـ۱۱۵)

وہابیوں کے ہی مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری صاحب اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

یہ بھی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام میں ہے کہ جس وقت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے آپ کے لئے غیب سے ایک بڑا دنبہ بھیجا۔ اور اُسے ذبح کیا۔ لیکن ایسی باتوں کے لئے ایمان بالغیب چاہیئے۔ جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتزال کی بیماری ہے وہ کب اس کو مانتے ہیں۔

(القول الفاصل صـ۵۱، صـ۵۲)

وہابیوں کے مولوی عبدالحق امرتسری اپنے فرقہ کے ثناء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

آپ کی اس تفسیر اور ترک اسلام کی عبارت ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہشتی دنبہ کا فوراً آجانا۔ اور حضرت اسماعیل کے بجائے ذبح ہو جانے سے منکر ہیں۔

(الحق الیقین صـ۶۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے

والے معجزہ سے انکار

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالا جانا۔ اور آگ کا ان پر ٹھنڈا ہو جانے سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۱:- اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ کافروں نے نہیں آپ لوگوں کے بھائیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سوال وجواب میں مغلوب

ہو کر ایک تجویز نکالی کہ اس کو آگ میں جلایا جائے۔ کیونکہ ہمارے معبودوں (کی
ندیا کرتا ہے۔ اس پر خدا نے فرمایا ہے کہ ہم نے آگ سے کہہ دیا کہ اے آگ (ابراہیم)
کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جائیو۔ (ترکِ اسلام ص۱۱۱)

قارئین کرام! مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مندرجہ بالا عبارت سے خود
کا آگ سلگانے کا بالکل انکار موجود ہے۔ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی
اِبْرٰهِیْمَ خدائی حکم تب ہی ہوگا جب آگ سلگی ہو گی۔ صاف لکڑیوں کو تو حکم نہیں
فرمایا تھا۔ نار آگ کو کہتے ہیں، لکڑیوں کو نہیں کہتے۔

نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ تو تب ہی ہوگا۔ کمال بھی تب ہی ہوگا جب
آگ کے انگارے ہوں اور سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوں۔ اور
آگ اپنا اثر ٹھنڈا کر دے اور نہ جلائے۔

حالانکہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے ہی اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ
(نمرودیوں) نے بہت ایندھن اکٹھا کیا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عورت ان میں
سے بیمار ہوتی تو وہ نذر کرتی کہ اگر مجھے عافیت دی گئی تو میں ابراہیم علیہ السلام کے
جلانے کے لئے ایندھن اٹھا کر لاؤں گی۔ پھر انہوں نے اس ایندھن کو ایک گڑھے میں
زمین کے ڈالا اور اسکو جلایا۔ اور اس کے شررِ عظیم تھے۔ اور بڑی بلند لاٹیں اور ایسی
آگ جلائی کہ ویسے کبھی نہ جلائی اور ابراہیم علیہ السلام کو انہوں نے منجنیق کے پلے میں
ڈال کر پھینکنے کا ارادہ کیا۔ فارس کے گنواروں میں ایک گنوار نے اشارہ کیا۔ شعیب
جبائی نے کہا اس کا نام ہیزن تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔ تو وہ
قیامت تک اس میں چلا جاوے گا۔ جب انہوں نے آپ کو اس میں ڈال کر پھینکا
تو آپ نے فرمایا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ جیسے بخاری نے ابن عباس (رضی
اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے کہ حسبی اللہ ونعم الوکیل اس کلمہ کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا جب ان کو آگ میں پھینکا گیا۔
شعیب جبائی کہتے ہیں۔ خلیل جلیل علیہ السلام کی عمر اس وقت سولہ برس کی تھی

اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا انہوں نے بہت لکڑیوں کو جمع کر کے ایک
حظیرہ (یعنی باڑہ) بنائی اور ہر طرف سے اس میں آگ لگائی۔ اور اس چیز کو آگ لگی اس
کو اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا۔ منہال بن عمر کہتے ہیں۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
آگ میں ڈالے گئے اور اس میں پچاس یا چالیس دن رہے فرمایا میں نے کوئی دن اور نہ کوئی
رات ایسی عمدہ بسر کی ان پچاس یا چالیس راتوں سے میں چاہتا ہوں کہ میں ساری عمر
ویسے ہی بسر کروں۔ (ترجمان القرآن سے الانبیاء ص۵۹۶ تا ص۵۹۸)

سیدہ مریم علیہا السلام کے پاس بے موسمے پھل آنے سے انکار

مولوی عبد الحق غزنوی اپنے گروہ کے سردار امرتسری کے کرامات سے انکار کے
ثبوت میں اس کی تفسیر ثنائی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

عقیدہ:۔ ص۵۲ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
کی تفسیر میں فاضل صاحب (امرتسری) در افشانی کرتے ہیں کہ کانت علیها السلام
تنسب ما کان عندها الی اللّٰه فلیس فیه دلیل علی ان مریم
الصدیقة کان یاتیها فاکهة الصیف فی الشتاء وفاکهة
الشتاء فی الصیف یعنی مریم علیہا السلام کا ماحضر کو اللہ کی طرف نسبت کرنے
سے اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ مریم علیہا السلام کے پاس موسم گرمی کے میوے
جاڑے میں اور جاڑے کے میوے گرمی میں آتے تھے۔ (اربعین ص۱۱۱)

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی اپنے فرقہ کے سردار امرتسری کی اس
عبارت سے اس کا عقیدہ لکھتے ہیں کہ
گویا مریم علیہا السلام کی کرامت ثابت نہیں ہوتی۔
(تعریفات اہلسنت پر فیصلہ ص۲۴۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ بادل کا سایہ کرنیکا انکار

وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابیہ کے اکابر نے بھی معجزات اور کرامات کا منکر قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہابیوں کے غزنوی خاندان کے مولوی عبدالحق غزنوی ہی لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۷۶: مولوی ثناء اللہ اپنی تفسیر ثنائی عربی صـ ۱۲ میں اس آیت وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ فی وادالتیہ ای ارسلنا السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا لِانَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَقَامُوْا فِي التِيه اربعین سنة فَكَيْفَ يكون المراد الظل المعروف فافهم لقوله تعالٰے فانها محرمة عليهم اربعین سنة یعنی بنی اسرائیل پر ہم نے آسمان سے بادل مینہ برسانے والا بھیجا۔ اس لئے کہ بنی اسرائیل جنگل میں چالیس برس سے جس کا حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ نہ تھا۔ بلکہ ان پر بارش ہوتی رہی۔ (اربعین صـ تفسیر ثنائی صـ)

وہابیوں کے مولوی فقیر اللہ مدراسی نے بھی اپنے فرقہ کے امرتسری کے متعلق لکھا ہے کہ باتفاق سلف صالحین وتمام مفسرین جنگل تیہ میں بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ رہنا واسطے بچاؤ دھوپ کے ایک بڑا معجزہ تھا۔ معجزات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر و معجزہ کا صاف انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو جرم و گناہ قرار دیتے ہیں۔ (تفسیر السلف صـ ۳۲)

قاضی عبدالاحد خانپوری وہابی لکھتے ہیں کہ

چونکہ تفاسیر اہل اسلام کے مطابق تفسیر کرنے سے معجزہ ثابت ہوتا تھا اس واسطے وہ تفسیر کی جس سے معجزہ ثابت نہ ہو۔ (القول الفاصل صـ ۳۷)

البتہ ہم اور تمام مفسرین اہل سنت نفس تظلیل غمام یعنی بادلوں کے سایہ کا معجزہ جو نص قرآنی سے ثابت ہے معترف اور معتقد ہیں۔ آپ نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے۔ کہ جس سے حضرت موسٰے علیہ السلام کا یہ معجزہ ثابت نہیں ہوتا۔ آپ اس معجزہ کے منکر ہیں۔ (الحق الیقین صـ ۱)

من وسلویٰ اُترنے والے مُعجزہ کا انکار

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے سرکار سیدنا موسٰے کلیم اللہ علیہ السلام کے معجزہ یعنی قوم بنی اسرائیل کے لئے آسمان سے من و سلویٰ اُترنے کا بھی انکار کیا ہے۔ چنانچہ وہابیوں کے ہی مولوی فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں۔

عقیدہ ۷۸: مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس جواب میں من و سلویٰ کے آسمان سے اُترنے کا بھی انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک معجزہ تھا معجزات میں سے اور وہ ظاہر قرآن مجید اور آثار سلف سے جو حکماً مرفوع ہیں ثابت ہے (تفسیر السلف صـ ۳۳)

وہابیوں کے مولوی ابوتراب محمد عبدالحق نے بھی امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ معجزہ من و سلویٰ کے نزول کے بھی منکر ہیں۔ (الحق الیقین صـ ۱)

سرکار موسٰے علیہ السلام کے مچھلی والے معجزہ کا انکار

وہابیوں کے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ

واتخذ سبیله فی البحر سربا کی تفسیر میں (امرتسری) لکھتے ہیں شقا کما یسبح الحوت سبحا طبیعیا یعنی مچھلی جیسے طبعی طور پر تیرتی ہے ویسے

نیزی (یعنی) اس کے تیرنے سے پانی میں سرنگ بنی ہوئی تھی) اسی واسطے واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

تعجب یوشع من سرعتہ (یعنی یوشع نے مچھلی کی تیز رفتاری سے تعجب کیا) حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وجہ سے تعجب ہوا تھا نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ مچھلی نمک لگی ہوئی یعنی بھنی ہوئی تھی، اور ٹوکرے میں رکھ کر ساتھ لے گئے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مردہ تھی۔ خضر علیہ السلام کی جگہ پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئی مولوی ثناء اللہ اس سے صاف انکاری ہیں۔

(تصرفات اہل سنت پر فیصلہ ص۳۰۶)

سرکار لوط علیہ السلام کے انکار سے ان کی قوم پر عذاب آنے والے معجزہ کا انکار

مولوی عبدالحق غزنوی وہابی لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۱: اس آیت فجعلنا عالیہا سافلہا کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ای اسقطنا سقف بیوتھم علیہم یعنی ہم نے ان کے مکانات کی چھتیں ان پر گرا دیں۔

(اربعین ص۱۸)

غزنوی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام کے خلاف ہے، سب مفسرین اہل اسلام اس پر متفق ہیں، بلکہ آئیہ قرآنی والمؤتفکۃ اھوٰی اسی پر ناطق ہے کہ جبریل علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیوں کو اکھیڑ کر قریب آسمان لے جا کر پھر پلٹ کے زمین پر دے مارا، مگر چونکہ یہ بات اس (ثناء اللہ) کے نیچر کے خلاف تھی، لہٰذا سب مفسرین اسلام اور سبیل المؤمنین کو چھوڑ دیا

(اربعین ص۱۸)

قاضی عبدالاحد خانپوری نقل کرتے ہیں کہ اس آیت میں بھی معجزہ اور کرامت ثابت ہوتی ہے، جو اس (ثناء اللہ) کی سمجھ میں قانون قدرت کے برخلاف ہے، اس واسطے آیت کی تفسیر کچھ اور کی اور ہی کر دی۔

(القول الفاصل ص۶۷)

وہابیوں کے مولوی ابوتراب محمد عبدالحق نے لکھا ہے کہ

(امرتسری عقیدہ) صریح حدیث اور آیات اور اقوال مفسرین اہل سنت کے برخلاف ہے۔

(الحق الیقین ص۵۳)

چھوٹے بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والے واقعہ کا انکار

مولوی عبدالحق غزنوی اپنے امرتسری کے متعلق عظمت رسول کے انکار کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

ص۲۱۸ میں اس آیت وشہد شاہد من اہلہا کی تفسیر میں لکھا ہے۔

ای اظہر رایہ یعنی اس کے گھر میں سے کسی ذی رائے نے رائے دی۔

(اربعین ص۱۸)

غزنوی صاحب خود ہی اس تفسیر کو عظمت رسول کے انکار پر مبنی سمجھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

یہ حدیث صریح کے خلاف ہے کیونکہ احمد، اور ابن جریر اور بیہقی میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تکلم اربعۃ وہم صغار ابن ماشطۃ فرعون و شاہد یوسف وصاحب جریج و عیسٰی ابن مریم یعنی ابن عباس

رضی اللہ تعالےٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
چار لڑکوں نے کلام کی۔ درانحالیکہ وہ چھوٹے تھے۔ فرعون کی مشاطہ کے بیٹے نے اور شاہد
یوسف اور صاحب جریج اور عیسےٰ بن مریم نے اور احمد اور بزار اور ابن حبان اور حاکم
مرفوعاً لائے ہیں۔ کہ لم یتکلم فی المھد الا اربعۃ و ذکر شاھد یوسف
یعنی چار شخصوں نے گود میں بات کی ہے جن میں سے ایک شاہد یوسف بھی ہیں۔ چونکہ
مصنف تفسیر ثنائی کے نیچر کے خلاف ہے لہٰذا صریح حدیث سے خلاف کیا۔
(اربعین صـ۱۸ صـ۱۹)

وہابیوں کے مولوی عبدالحق لکھتے ہیں کہ،

(امرتسری عقیدہ) یہ بھی تحریف ہے اور خلاف امت بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تفسیر کے خلاف ہے۔
(الحق التبعین صـ۵۶)

پہاڑ اور پرندوں کا حضرت داؤد علیہ السّلام کے ساتھ ملکر تسبیح پڑھنے والے معجزہ کا انکار

مولوی عبدالحق غزنوی بھی اپنے سردار امرتسری کی رسول دشمنی کا ثبوت
دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ صـ۲۹ میں اس آیت وسخرنا مع داؤد الجبال
یسبحن والطیر لکھا ہے تذکرہ حین غفلۃ" ولنعم ما قیل نہ
زرگ درختاں سبز در نظر ہوشیار ؎ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار
(اربعین صـ۲۱)

مولوی عبدالحق غزنوی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
مصنف تفسیر ثنائی کا مطلب یہ ہے۔ کہ پہاڑوں اور جانوروں کو دیکھ کر
اللہ عزوجل یاد آتا تھا۔ نہ یہ کہ پہاڑ اور جانور آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔ افسوس
صد افسوس دعوے تو ہو اہلحدیث کا اور تفسیر ہو مطابق مذہب معتزلہ کے۔ اہل سنت کی

تمام تفاسیر معتبرہ اسی پر ہیں کہ پہاڑ اور جانور داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔
تفاسیر معتبرہ اہل اسلام کو نظر انداز کرکے مذہب اعتزال کا حامی بنا اہلحدیث تو درکنار
کسی ادنیٰ سے مسلمان کا کام بھی ہرگز نہیں۔
(اربعین صـ۲۲)

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اپنے امرتسری کی اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے
آخر میں امرتسری کا عقیدہ لکھتے ہیں کہ
یعنی پہاڑوں اور پرندوں کا داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح پڑھنا یہی تھا کہ
اُن کو دیکھکر خدا یاد آجاتا تھا تو گویا داؤد علیہ السلام کا کوئی معجزہ ثابت نہیں ہوتا۔
(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ صـ۲۵)

سرکار داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ میں لوہا کا نرم ہو جانے والے معجزہ سے انکار

وہابیوں کے مولوی عبدالحق غزنوی اپنے امرتسری سردار کی رسول دشمنی کی ایک
اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ
صـ۳۶۰ میں اس آیت والنالہ الحدید کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ای علمناہ
الانۃ الحدید یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا۔
(اربعین صـ۲۳)

غزنوی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے۔ تفاسیر اہل اسلام اس پر
متفق ہیں کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ یہ
داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کی جاوے تو اس میں داؤد
علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے اللہ عزوجل نے ہر لوہار اور سنار کو لوہا نرم کرنے کا

طریق سکھلا دیا ہے۔ لوہے کو پانی بناتے ہیں۔ (اربعین ص۲۳)

قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی نقل کیا ہے کہ

داؤد علیہ السلام کے معجزہ سے انکار کیا ہے) (القول الفاصل ص۲۶)

انبیاء علیہم السلام عیب دار ہوتے ہیں

مولوی رفیق خان پسروری کی کتاب میں ہے کہ :

عقیدہ : ۔ انبیاء علیہم السلام عیب دار ہوتے ہیں۔ (اصلاح عقائد ص۱۵۴)

تصرفاتِ اولیا بُت پرست مشرکین کی میتھالوجی ہے

جماعت اسلامی کے نام نہاد مفکر اسلام مودودی صاحب نے اپنا عقیدہ لکھا ہے کہ

عقیدہ : ۔ دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت وفات ظہور وغیب کرامات وخوارق، اختیارات وتصرفات اور اولیاء اللہ تعالے کے یہاں ان کے تقربات سے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہوگئی۔ جو بُت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا دکھا سکتی ہے۔

(تجدید واحیائے دین ص۱۵)

تصرف اولیاء اللہ کو اسلام میں کوئی درجہ نہیں

وہابیوں کے مولوی حکیم صادق سیالکوٹی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ

عقیدہ : ۔ یاد رہے کہ تصرف اولیاء اللہ کو اسلام کے اندر کوئی درجہ اور مقام حاصل نہیں ہے۔ (صحیفہ اہل حدیث ص۱۱ و نومبر ۱۹۵۳ء)

وہابیوں کا یہ عقیدہ بھی قرآن وحدیث کے صریحاً خلاف ہے۔ اللہ تعالے قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ	گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر پرہیز گار

(پ۲۵ ع ۱۲)

ملکہ بلقیس کا تخت جو کہ دور دراز علاقہ میں تھا۔ اور سات کوٹھڑیوں کے اندر محفوظ تھا۔ ہر کوٹھڑی کے باہر پہرہ بھی تھا۔ اور کوٹھڑی مقفل تھی۔ اور تخت ۸۰ گز لمبا اور ۴۰ گز چوڑا تھا۔ اس تخت کو سرکار سلیمان علیہ السلام نے اپنی بارگاہ میں حاضر کرنے کا درباریوں کو حکم فرمایا۔ تو سرکار سلیمان علیہ السلام کے امتی ولی اللہ کے تصرف کا واقعہ خداوند کریم نے خود بیان فرمایا ہے کہ

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ	اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا۔ ایک پل مارنے سے پہلے۔

(پ۱۹ ع ۱۸)

حضرت جبریل علیہ السلام جو کہ مخلوق الٰہی ہیں۔ حضرت سیدہ مریم علیہا السلام کے پاس آکر کہتے ہیں۔

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا	کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں

(پ۱۶ ع ۵)

خداوند کریم جل جلالہ اپنے حبیب لبیب نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ	اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے۔ الآیہ

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۲۱ ع ۲) جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے

حدیث قدسی میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ جب میں بندے کو اپنا محبوب و مقبول بنا لیتا ہوں

فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ — میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے

وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ — میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

قارئین کرام! قرآن و حدیث تو اولیائے کرام کے تصرفات اور کمالات بیان کریں۔ اور وہابی مولوی کہیں کہ تصرف اولیاء اللہ کو اسلام کے اندر کوئی درجہ اور مقام حاصل نہیں ہے۔ لہذا یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ایسے عقائد والے قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ اور ایسے حضرات مبلغ اسلام نہیں، بلکہ منکر اسلام ہیں بلکہ وہابیوں کو اللہ کریم نے دنیا ہی میں ان کے اکابر سے تصرفات اولیاء الرحمن کا اقرار لکھوا کر ان وہابیوں کو یہ سزا دے دی کہ تمہارے عقیدہ کے مطابق تمہارے بڑے بھی مشرک [illegible] کے اقراری اور دین اسلام کو سمجھنے سے بے بہرہ ہیں۔

وہابی اکابر کی تحریر درج ذیل ہے۔

وہابیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مولوی کرسوی صاحب نے گنگوہی کے ارشادات میں تصرفات اولیاء اللہ کے متعلق لکھ کر وہابیوں کے منہ پر جوتا مارا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔

"تصرفات و کرامات اولیاء اللہ بعد ممات بحال خود باقی می ماند بلکہ در وقت بعد موت ترقی می شود حدیثے کہ ابن عبدالبر نقل کردہ شاہد است"

اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات ان کے انتقال کے بعد بھی اسی طرح بحال رہتی ہیں۔ بلکہ ولایت میں بعد از انتقال ترقی ہو جاتی ہے۔

("تذکرۃ الرشید ص۲۵۲ ج ۲)

وہابیوں کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جو کہ حکیم صادق سیالکوٹی کے

استاذ بھی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:-

منقول است از حضرت خواجہ محمد یحیی پسر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہما کہ ارباب تصرف بر انواع اند بعضے ماذون و مختار کہ باذن حق سبحانہ و تعالے و باختیار خود ہرگاہ کہ خواہند تصرف کنند

یعنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہما کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد یحیی قدس اللہ سرہ العزیز سے منقول ہے کہ اہل تصرف کی کئی اقسام ہیں۔ بعضے ماذون و مختار ہیں۔ کہ حق سبحانہ و تعالے کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔ (ارشادات رحیمیہ فارسی ص۴۴، سراجا منیرا ص۲۲۴)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ

"بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات و خوارق سرزد ہوتے ہیں، یہ امر معنی حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔"

(المنتخب ص۱۷)

ے دوست ہی دشمن جاں ہو گیا
دشمنی دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

یا رسول اللہ کہنے والا کافر ہے اور اس کا خون مباح

وہابیہ نجدیہ کی مستند کتاب تحفہ وہابیہ میں لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون مباح ہوگا۔ ا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔"

(تحفہ وہابیہ ص۹۵)

امام المحدثین امام بخاری، شارح مسلم امام نووی - محدث ابن السنی - قاضی عیاض - محدث ابن جزری اور دیگر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی کتب میں روایت نقل فرمائی ہے جو سرکار ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے۔

خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذكر أحبّ الناس اليك فقال يا محمّد

(الادب المفرد ص۱۴۲) مطبوعہ مصر کتاب الاذکار - شفا شریف

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ اس شخصیت کو یاد کریں جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو انہوں نے یا محمد کہا۔"

عمل الیوم واللیلة ص۴۷ - طبقات ابن سعد ص۱۵۴ ج۴ - مدارج النبوت - بدیع المجری ص۲۳ زاد الایمان فی زیارة آثار حبیب الرحمن ص۸،

— غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجتہد اور نامور مصنف نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے بھی ایک روایت نقل کی ہے کہ:

"حضرت کہتے ہیں۔ ایک بار پاؤں ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا سن ہو گیا تھا۔ کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم، فی الفور کھل گیا۔"

(کتاب الداء والدواء ص۱۴)

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد:

محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف حصن حصین[2] میں درج فرمایا ہے کہ

---

[1] علامہ شہاب الدین احمد بن عبد اللطیف شرجی زبیدی علیہ الرحمۃ نے روایت اپنی تصنیف لطیف کتاب الفوائد فی الصلوات والعوائد ص۲۸ مطبوعہ مصر میں نقل فرمائی ہے۔ الحمد للہ فقیر کے کتب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفی عنہ)

[2] محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے حصن حصین کی ابتدا میں تحریر فرمایا ہے:
أخرجته من الأحاديث الصحيحة ، میں نے اس کتاب میں احادیث صحیحہ کو درج کیا ہے۔

إذا أراد عونا فليقل يا عباد الله أعينوني يا عباد الله أعينوني، يا عباد الله أعينوني (حصن حصین ص۲۰۳)

"جب مدد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔"

ابن اثیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان الصحابة بعد حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان شعارهم في الحروب يا محمّد

"رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد جنگوں میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا شعار تھا کہ وہ یا محمد کہتے تھے۔"

اسی طرح غزوۂ یرموک میں جب دھاوا ہوا تو ہزارہا صحابہ کرام علیہم الرضوان یا محمد امت امت پکارتے اور نعرے مارتے تھے۔

فتوح الشام میں ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنسرین سے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سوار دے کر جنگ کیلئے روانہ فرمایا اور کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی یوقنا سے ہوئی۔ اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے۔ رفتہ رفتہ دس ہزار کا مقابلہ ٹھہر گیا۔ مسلمان جانبازیاں کر رہے تھے اور کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل پکارتے تھے، اور مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے "یا معاشر المسلمین اثبتوا انما هي ساعة وانتم الاعلون، اے مسلمانوں کے گروہ! ثابت قدمی دکھاؤ، بس جان لو یہی گھڑی ہے اور تم غالب ہونے والے ہو۔"

قارئین عظام! آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء امت علیہم الرحمۃ کا بعد از انتقال حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارنا یا محمد اور یا رسول اللہ سے ندا کرنا اور ان سے مدد طلب کرنے کا ثبوت ملاحظہ فرمایا ہے۔ اب وہابی اکابر کے فتاویٰ کی روشنی میں صحابہ کرام اور اولیاء امت علیہم الرحمہ بھی کفر و شرک کے

مرتکب نظر آتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے ان کے حق میں فرمایا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔

دوسری طرف رحمت کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کا بھی فرمان ہے کہ

مَنْ اَحَبَّہُمْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ
مَنْ اٰذَاہُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ

"جس نے صحابہ سے محبت کی پس اس نے مجھ سے محبت کی جس نے صحابہ کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔"

وہابی اکابر کے فتاوی کی روشنی میں صحابہ کرام مشرک ہوئے اور کسی مسلمان کو مشرک کہہ دیا جائے تو یقیناً اس کو تکلیف ہوگی چہ جائیکہ صحابہ کبار علیہم الرضوان پر یہ فتوے چسپاں کر دیا جائے۔ اس سے تو صحابہ کرام درکنار عامۃ المسلمین کے قلوب بھی مجروح ہوتے ہیں۔ حدیث شریف کی روشنی میں فرقہ وہابیہ نجدی کے اکابر سے امام الانبیاء صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو اذیت اور تکلیف پہنچتی ہے؛

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

انبیاء اور صلحاء کو اُن کے انتقال کے بعد مقابر کے ذریعہ بھی پکارنا شرکِ عظیم ہے۔

وہابیوں کے امام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: ملائکہ، انبیاء اور صلحاء سے ان کی وفات کے بعد اس طرح کا زندہ خطاب خواہ ان کے مقابر کے ذریعہ سے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ہو یا ان کے مجسموں اور تصویروں کے روبرو ہو، مشرکین اہل کتاب اور اہل اسلام کے بدعتیوں کا ایک شرک عظیم ہے۔

(کتاب الوسیلہ ص ۲۴)

وہابیوں کے نام نہاد مجدد اعظم ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: فوت شدہ انبیاء و اولیاء کو پکارنا اور ان سے دعا و شفاعت کی التجا کرنا بھی درست نہیں۔ وصال کے بعد انہیں پکارنا اور التجا کرنا شرک تک لے جاتا ہے۔

(کتاب الوسیلہ ص ۲۳ از ابن تیمیہ)

وہابیوں کے مولوی حسین علی واں بھچراں والے نے لکھا ہے کہ

عقیدہ: جن ہو یا ملائکہ یا ولی یا صنم ہو قضائے حاجت کے واسطے پکارنا کفر ہے اور شرک ہے۔

(بلغۃ الحیران ص ۸)

وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی نے اپنے عقائد لکھے ہیں کہ

عقیدہ: غیر اللہ کے ساتھ استغاثہ کرنا۔ یا پکارنا شرک ہے۔

(تفسیر ستاری ص ۲۷۹ ج ۱)

عقیدہ: اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

(تفسیر ستاری ص ۳۳ ج ۱۳)

عقیدہ: کسی پیر فقیر نبی۔ ولی بزرگ۔ ابدال۔ اقطاب۔ جن۔ بھوت پری وغیرہ کی پناہ پکڑنا۔ دعائیں چاہنا، مصیبت و شدت کے وقت ان کو پکارنا حاجت روا مشکل کشا سمجھنا قطعاً حرام اور عین شرک ہے۔

(تفسیر ستاری ص ۲۷)

مرنے کے بعد اگر خطاب شرک ہے، تو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مُردہ پرندوں کو پکارنے کا حکم فرمایا۔

۱؎ وہابیوں میں اگر حق گوئی اور جرأت ہے تو علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کو کسی جلسۂ عام میں یا اپنے اخبار میں شرعی جا کر مشرک لکھیں کیونکہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ سرکار علی المرتضٰے رضی اللہ تعالے عنہ کو مشکل کشا مانتے ہیں جیسا کہ انکا شعر ہے ~
بانوئے آں تاجدار ھل اتٰی
مرتضٰے مشکل کشا شیر خدا

وہابیوں میں اگر جرأت کا مادہ ہے اور ان کا مسلک اگر سچا ہے تو ذرا جرأت کر کے دکھائیں۔

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ۔ (پ ٣ ع ٣) — پھر انہیں پکار، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام جلیل المرتبت انبیاء کرام علیہم السلام سے ہیں۔ قرآن حکیم میں ان دونوں کی قوموں کا واقعہ درج ہے، کہ جب قوم پر عذاب آیا اور وہ مرگئی، تو انہوں نے ان مردوں کو ندا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۔ (پ ٩ ع ١) — اور کہا میری قوم، میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی۔ تو کیونکر غم کروں کافروں کا۔

انبیا بھی شرک عظیم کی تعلیم دیتے رہے ہیں، بلکہ خود بھی اس شرک میں مبتلا رہے ہیں جو کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کا عقیدہ کیا اس کے ذہن میں لمحہ بھر بھی یہ خیال نہیں آسکتا۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصًا وہابیت کی وبا سے!

یاصدیق۔ یا عمر۔ یا عثمان یا علی کہنے والا کافر ہے

غیر مقلدین کے مجتہد قاضی محمد بن علی شوکانی نے لکھا ہے، کہ

عقیدہ ۔ اِنَّ مَنْ دَعٰى مَيِّتًا وَاِنْ كَانَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَهُوَ كَافِرٌ وَاِنَّ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ فَهُوَ كَافِرٌ ۔

بے شک جو کسی میت کو پکارے اگرچہ خلفاء راشدین ہی کیوں نہ ہوں پس وہ پکارنے والا کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانی نے ہی یہ عقیدہ بھی لکھا ہے کہ

(الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید ص ٩ مصنفہ قاضی شوکانی)

عقیدہ ۱۱ طَلَبُ الْحَوَائِجِ مِنَ الْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغَاثَةُ وَالتَّوَجُّهُ اِلَيْهِمْ وَهٰذَا اَصْلُ شِرْكِ الْعَالَمِ ۔

مردوں سے حاجات طلب کرنا۔ ان سے مدد حاصل کرنا اور ان کی طرف متوجہ ہونا یہ دنیا میں اصل شرک ہے۔ (الدر النضید ص ١٠)

خیر التابعین سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرکار سیدنا امیر المومنین خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارنا وہابیوں کے ہی مولوی وحید الزمان حیدرآبادی مؤلف تفسیر وحیدی اور مترجم صحاح ستہ نے اپنی کتاب مشتمل عقائد اہلحدیث ہدیۃ المہدی میں اس طرح لکھا ہے۔

قال اویس القرنی بعد وفات عمر یا عمراہ یا عمراہ یا عمراہ ۔ (ہدیۃ المہدی ص ٢٣/١ مطبوعہ دہلی) — حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یا عمراہ یا عمراہ کہا ہے۔

لہٰذا وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی صاحب نیل الاوطار کے نزدیک سرکار اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر ہوئے اور ان کو کافر نہ سمجھنے والے بھی کافر ہوئے۔

؎ راہ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا زور ہے
نقد ایمان کو بہر صورت بچانا چاہیئے

اسی طرح امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے امتیوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ

اِذَا اَدْعَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ۔ (حصن حصین ص ١٤٣) — جب مدد کا ارادہ ہو تو کہو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وہابی ظالموں کے عقیدہ سے انبیاء کرام علیہم السلام بھی شرک سے محفوظ نہیں ہے۔ میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہل

سنت علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ اباۂ الکرام نے خوب فرمایا ہے۔ ؎

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے!

وہابیہ نجدیہ کے عقیدہ کے مطابق صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی مشرک اور کافر تھے۔ اور وہابیہ کی خود ساختہ شریعت میں ان کا خون مباح تھا۔ نیز ان کے نزدیک خلفاءِ راشدین علیہم الرضوان کو شریعت مصطفوی کا صحیح علم نہ تھا۔ کیونکہ صحابۂ کرام ان کے دور میں ہی تو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰہِ کہتے اور پکارتے تھے۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
شرک کیا کفر کا فضلہ ہے نجاست تیری

قبر پر میت کو ندا کرنا جائز نہیں ہے

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار میں لکھا ہے کہ
قبر پر میت کو ندا کرنا جائز نہیں ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۳، ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء)

وہابیہ کا یہ عقیدہ بھی صریحاً قرآن وحدیث کے خلاف ہے، کیونکہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کا ارشاد ہے جب قبرستان جاؤ تو کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ۔

یہ بھی قبر والوں کو ندا کا حکم نہیں تو کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ وہابیہ کے مذہب کے مولوی عوام کو قرآن وحدیث کے خلاف عمل کرنے کی تلقین اور تبلیغ کرتے ہیں۔

غوث اعظم شرکیہ لفظ ہے

وہابیوں کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ،

"غوثِ اعظم شرکیہ لفظ ہے۔" (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۹، ۱۹ فروری ۱۹۴۳ء)

قارئین کرام! وہابیہ کی اس عبارت سے اسماعیل دہلوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، میاں نذیر حسین دہلوی بھی شرک سے محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں غوثِ اعظم کا لفظ سرکار شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے متعلق لکھا ہے۔ تفصیل کے لیے صراط مستقیم فارسی ص ۱۳۲، ۱۴۱، فتاویٰ اشرفیہ ص۹ ج ۱، دعوات عبدیت ص۸ ج ۵، فتاویٰ نذیریہ ص۲۳ ج ۱ وغیرہم کا مطالعہ کریں۔

سر اڑاتے وہ تلواروں سے
کوئی کہتا نہیں سرکار یہ کیا ہے؟

بت پرست منکرین خدا اور کفار بھی عبادتِ الٰہی میں مصروف ہیں

مودودی صاحب نام نہاد مفکر اسلام ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے نام نہاد اسلام میں قرآن وحدیث کے خلاف عقیدہ عبادت الٰہی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

عقیدہ :۔ انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر۔ خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی۔ جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے۔ اور اس کے قانون کے تحت ہی زندہ ہے۔ تو لامحالا وہ بغیر جانے بوجھے بلا عمد و اختیار۔ طوعاً وکرھاً خدا ہی کی تسبیح کر رہا ہے۔ اسی کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔ (تفہیمات ص۶۲ ج۱)

قارئین کرام :۔ مودودی صاحب نے اس عقیدہ میں ایک ہی جنبش قلم میں توحید و ایمان کی بساط الٹ کر رکھ دی ہے اور روشنائی صرف ایک قطرہ سے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی پوری تاریخ مسخ کر ڈالی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود اور دیگر بُت پرستوں سے مقابلہ اور وعظ و تبلیغ جوکہ قرآن کریم میں موجود ہے اور سرکار ابراہیم علیہ السلام کا ان کو باطل پر قرار دینا بھی مودودی صاحب کے نزدیک غلط ہُوا۔ (نعوذ باللہ) سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کفار کو مخاطب کرکے فرمانا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

(پ۳۰ ع ۳۴)

تم فرماؤ اے کافرو۔ نہ میں پُوجتا ہوں جو تم پُوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پُوجوں گا جو تم نے پُوجا۔ اور نہ تم پُوجو گے جو میں پوجتا ہُوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

مودودی صاحب کے نزدیک اسلام میں کچھ معنے نہیں رکھتا۔

پس معلوم ہُوا کہ مودودی صاحب اُس اسلام کے مبلّغ نہیں جو آمنہ کے لال خدا کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش کیا۔ ان کا کوئی خود ساختہ ہی اسلام ہے۔ مندرجہ بالا عقیدہ میں تو مودودی صاحب نے عبادت و توحید کے مفہوم میں اتنی وُسعت پیدا کردی ہے۔ کہ شرک کو عبادت۔ بُت پرستی کو خدا پرستی اور مُشرک کو بندۂ پرستار مانتے ہُوئے بھی نہ ان کا عقیدۂ توحید مجروح ہُوا ہے۔ اور نہ عبادت کے مفہوم پر کوئی حرف آیا ہے۔ لیکن یہی مودودی صاحب انبیاء اور اولیاء کے ان عقیدتمندوں کو جو مُسلمان۔ موحّد۔ عابد اور کلمہ گو ہیں۔ ان کو واضح الفاظ میں مشرک گردانتے ہیں۔ مودودی صاحب کی عبارت یہ ہے۔

انبیاء اور اُولیاء سے عقیدت اُنکو خُدا ماننا ہے

عقیدہ ۹۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد و تنہا کی خدائی کے قائل ہوگئے۔ وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رُخصت ہو

گئیں مگر انبیاء اولیاء۔ شہداء۔ صالحین۔ مجاذیب۔ اقطاب۔ ابدال۔ علماء۔ مشائخ اور ظل اللّٰہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی رہی۔ جاہل دماغ نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا۔

(تجدید و احیائے دین صلا)

فاتحہ۔ زیارت۔ عُرس مُشرکانہ پُوجا پاٹ ہے

جماعت اسلامی کے بانی اور نام نہاد مفکر اسلام مودودی صاحب نے فاتحہ عرس وغیرہ کی مشرکانہ پوجا پاٹ قرار دیتے ہُوئے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۰۔ ایک طرف مُشرکانہ پُوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ۔ زیارات۔ نیاز۔ نذر عُرس۔ صندل۔ چڑھاوے۔ نشان۔ علم۔ تعزیئے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی نئی شریعت تصنیف کرلی گئی۔

(تجدید و احیائے دین صلا)

مودودی کے مسلّمہ مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے عُرس۔ فاتحہ اور نذر و نیاز کو مستحسن قرار دے کر مودودی کی ناک کاٹ دی ہے۔ دہلوی کی اصل عبارت یہ ہے۔

پس در خوبی ایں قدر امور از امور مرسومہ فاتحہائے و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست۔ (صراطِ مستقیم فارسی ص۵۵)

پس امور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عُرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر کی خوبی میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

ابو الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل کی مندرجہ بالا عبارت اور مودودی کی کفریہ مشین سے نکلا ہُوا عقیدہ کو بنظرِ غور دیکھا جائے تو مودودی کے نزدیک اُن کے اپنے ہی پیارے دادا حضور دہلوی صاحب مُشرکانہ پوجا پاٹ کی نئی شریعت کو مستحسن قرار دے رہے ہیں۔ سے

جب تک ملے نہ تھے تو جُدائی کا تھا ملال
اب یہ ملال ہے کہ تمنّا نکل گئی!

نعرۂ رسالت وغیرہ شرک اور حرام ہے

وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی سے کسی نے نعرہ لگانے کے متعلق مسئلہ پوچھا تو اس نے واضح طور پر فتوےٰ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔ سوال و جواب یہ ہیں۔

س: نعرۂ رسالت کیا ہے؟

ج: خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۳ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ)

ناظرین! وہابیوں کے مفسر، محدث اور امام کے نزدیک پاکستان زندہ باد، اسلام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، جمعیت اہلحدیث زندہ باد، روپڑی صاحب زندہ باد، مناظر اسلام زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگانے والے تمام وہابی مشرک ہوں گے۔ کیونکہ ایسے نعرے تو وہابیوں کے جلسوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اگر نعرے نہیں لگتے تو صرف نعرۂ رسالت یا رسول اللہ، نعرۂ حیدری یا علی، نعرۂ غوثیہ یا غوث اعظم کے نہیں لگتے۔ مگر وہابیوں کے امام دہلوی کا فتویٰ تو یہ ہے کہ:

"خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نعرہ لگانا شرک ہے اور حرام ہے"

س: یا اللہ کے ساتھ یا محمدؐ کہنا ٹھیک ہے؟

ج: شرک ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۳ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ، صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۲، ۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ)

س: یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر، یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ، و یا علی مشکل کشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص۹ ج۳ مطبوعہ کراچی)

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے سوال کیا کہ:

س۱۳۹: مسجدوں اور گھروں میں ختمات شیئاً للہ جائز ہے؟

امرتسری اس کا جواب دیتے ہیں۔

ج۱۳۹: جائز نہیں کیونکہ شیئاً للہ کے معنے شرکیہ ہیں۔ اس میں غیر اللہ کو ندا ہے۔

(اہلحدیث امرتسری ص۲ کالم ۱، ۹ راگست ۱۹۳۶ء)

س: رسمی مسلمان یا رسول اللہ کا نعرہ لگانے والے قصاب کا ذبیحہ موحد مسلمان کے لیے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: بچنا چاہیئے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۳ یکم صفر المظفر ۱۳۷۴ھ)

قارئین عظام! وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی نے یا رسول اللہ کہنے والے قصاب کے ذبیحہ کھانے سے بچنے کی وہابیوں کو تعلیم دی ہے۔ مگر انہیں کے بزرگ نواب وحید الزمان نے کافر کے ذبیحہ کو واضح الفاظ میں حلال قرار دیا ہے۔

کافر کا ذبیحہ حلال ہے

وَكَذَالِكَ ذَبِيحَةُ الْكَافِرِ اَيْضًا حَلَالٌ۔ اور اسی طرح کافر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے۔ (نزل الابرار ص۲۰ ج۳ مطبوعہ بنارس)

ان دونوں فتووں کو پڑھ کر نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ وہابیوں کے نزدیک یا رسول اللہ کہنے والے مسلمانوں سے ہندو، سکھ اور دیگر کفار اچھے ہیں۔ وہابیوں نے مسلمانوں کو جس تعصب کی تعلیم دی ہے۔ اس کے چند نمونے ان کے اکابر کے فتووں سے ملاحظہ فرمائیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا برا ہے

وہابیوں کے محدث عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ:

"جو لوگ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ وغیرہ سلام درود پڑھتے ہیں وہ برا کرتے ہیں۔ اگر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جان کر پڑھتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ بُرا جانتے ہیں اور اگر حاضر ناظر جان کر نہیں پڑھتے بلکہ اس نیت سے پڑھتے ہیں کہ فرشتے پہنچا دیتے ہیں تو بھی بُرا ہے۔ (رسالہ سماع موتیٰ ص۳۱ از عبداللہ روپڑی) دیوبندیوں کے قطب رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

"یا رسول اللہ کہنا کہ وہ دُور سے سُنتے ہیں بسبب علمِ غیب کے تو خود کفر ہے۔ اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ ص۳ ج۳ مطبوعہ دہلی)

قارئین! جس عقیدہ کو وہابیوں کے عبداللہ روپڑی اور رشید احمد گنگوہی نے کفر اور بُرا قرار دیا ہے۔ اسی عقیدہ کو وہابیوں کے مجدد مولوی ابن قیم اور مولوی قاضی سلیمان منصور پوری نے ایک واقعہ اپنی کتابوں میں درج کر کے مستحسن اور مبارک قرار دیا ہے وہ واقعہ یہ ہے کہ:

"ابوبکر محمد عمر کہتے ہیں کہ ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا۔ شبلی علیہ الرحمۃ آئے۔ حضرت ابوبکر علیہ الرحمۃ کھڑے ہو گئے۔ معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے۔ کہا میں نے اس کے ساتھ وہ کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں۔ فرمایا یہ نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر تک پڑھا کرتا ہے اور پھر درود مجھ پر پڑھتا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ تک پڑھا اور تین دفعہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھا۔ ابوبکر محمد بن عمر علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ پھر میں شبلی علیہ الرحمۃ کے پاس گیا اور پوچھا کہ نماز کے بعد کیا ذکر کیا کرتے ہو۔ تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔"

(جلاء الافہام ص۲۵۵ الصلوٰۃ والسلام ص۲۵۹،۲۳۵)

کھیت اور باغ کے حصّے سے نذر و نیاز دینا شرک ہے

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنا عقیدہ لکھا ہے:

عقیدہ: "کھیت اور باغ (انبیاء، و اولیاء) کا حصّہ لگاتے۔ جو کھیتی باڑی میں سے آوے پہلے ان کی نیاز کریں۔ ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص۱۲)

کتب احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا طریقہ درج ہے۔ چنانچہ امام مسلم اور امام ابن ماجہ علیہما الرحمۃ نے سرکار سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے:

كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهٗ فَيُعْطِيْهِ

لوگ (صحابہ) جب پہلا پھل دیکھتے تو اس کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کا نذرانہ قبول فرماتے تو دعا فرماتے اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے صاع میں برکت فرما۔ ہمارے مُد میں برکت فرما۔ پھر چھوٹے بچوں کو بلاتے تو وہ نذرانہ ان میں تقسیم فرما دیتے۔

(صحیح مسلم شریف ص۴۴۲ ج۱، ابن ماجہ شریف ص۲۴۷)

سرکار عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے بھی امام طبرانی نے روایت نقل فرمائی ہے۔ حضرت سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِالْبَاکُوْرَۃِ مِنَ الثَّمَرِ قَبَّلَھَا وَجَعَلَھَا عَلٰی عَیْنَیْہِ ثُمَّ اَعْطَاھَا اَصْغَرَ مَنْ یَّحْضُرُہٗ مِنَ الْوِلْدَانِ۔ (طبرانی شریف مـ مطبوعہ مصر)

بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو جب پہلے پھل کا نذرانہ پیش کیا جاتا تو آپ اس کو قبول فرماتے اور اس کو اپنے سامنے رکھ کر جو آپ کے پاس چھوٹے بچے حاضر ہوتے تقسیم فرمادیتے۔

قارئین حضرات: دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد دہلوی قتیل کی حدیث دانی اور تبلیغ اسلام کا اندازہ آپ نے لگایا کہ کس طرح بے چارے نخے مسلمانوں کو شرک کے فتووں کی بوچھاڑ سے مشرک بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ اس بے چارے کو حدیث کا اتنا بھی علم نہیں کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان بارگاہِ رسالت پناہ میں پہلا پھل پیش کیا کرتے تھے۔ پھر امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم اس پر دعا فرما کر تقسیم کر دیتے تھے۔ امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کبار علیہم الرضوان بھی تو مشرک ہوئے۔ لہٰذا ان کا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔

اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے!

ناظرین حضرات: سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کے متعلق وہابیہ کے عقائد پڑھنے کے بعد اب سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کے متعلق وہابیہ کے عقائد درج کیے جاتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بُت ہے

سعودیہ نے ایک کتاب شرح الصدور شائع کی ہے، جس کے حاشیہ پر انہوں نے لکھا ہے کہ

فَالْقَبْرُ الْمُعَظَّمُ الْمُقَدَّسُ وَثَنٌ وَھُمْ بِکُلِّ مَعَانِیْ الْوَثَنِیَّۃِ لَوْ کَانُوْا یَعْقِلُوْنَ۔

پس حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر مقدس ہر لحاظ سے بُت ہے کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

(حاشیہ شرح الصدور ص۲۵ مطبوعہ سعودیہ)

وہابیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کی رسوائے زمانہ تصنیف کتاب التوحید کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

فَکُلُّ مَا تُقُرِّبَ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ مِنْ نَارٍ اَوْ کَوْکَبٍ اَوْ قَبْرٍ صَالِحٍ اَوْ غَیْرِ صَالِحٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ صَنَمٌ۔

ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالٰے کا قرب حاصل ہو۔ آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو۔ یا بزرگ نہ بھی ہو پس اور اس کے علاوہ تو وہ بُت ہے۔

(کتاب التوحید ص۱)

وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے کہ

نحو آں دعمر بر قبر او توسل بوے وطلب حاجات از وے بعینہٖ ہماں است کہ اہل جاہلیت آنرا میکروند غایت آنکہ اہل جاہلیت آنرا صنم و وثن مے نامید ندو ایشاں آنرا ولی و قبر و مزار و روضہ و مشہد و مقبرہ مے نامند۔

(ہدایۃ السائل فارسی ص۳۰۹ مطبوعہ بھوپال)

صالحین میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم

الصلوٰۃ والسلام بھی شامل ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضۂ مطہرہ کا گنبد اور قبہ ایک بت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ شرک و الحاد کا بہت بڑا ذریعہ ہے

وہابیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پوتے عبدالرحمٰن نجدی نے اپنے دادا کی کتاب التوحید کی شرح فتح المجید میں لکھا ہے کہ

فَاِنَّ هٰذِهِ الْقُبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِيْ صَارَتْ اَعْظَمَ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرَ وَسِيْلَةٍ اِلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبٌ ۝

بیشک یہ تمام قبے، مشاھد اور زیارت گاہیں جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں۔ اور اسلام کو مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰۵ مطبوعہ مصر)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر قبہ بہت بڑی جہالت ہے

وہابیوں کے بہت بڑے امام محمد بن اسماعیل یمنی نے لکھا ہے کہ

(فَاِنْ قُلْتَ) هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عُمِّرَتْ عَلَيْهِ قُبَّةٌ عَظِيْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِيْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِيْمٌ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ ۝

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے (یہ شرک کیسا ہے؟) میں (محمد بن اسماعیل) جواباً کہتا ہوں کہ یہ حقیقتاً بہت بڑی جہالت ہے۔

(تطہیر الاعتقاد ص۲۶)

وہابیوں کے امام ابن قیم نے بھی یہی لکھا ہے کہ

قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ست بروے قبۂ عظیم بنا ساختہ و تعمیر کردہ اند و اموال کثیرہ برآں انفاق نمودہ زیرا کہ ایں جہل عظیم است

(ہدایۃ السائل ص۳۱۹)

قبروں پر قبے بنانا حرام ہے

وہابیوں کے حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ

قبروں پر قبے بنانا حرام ہے۔ (ردّ بدعات ص۵۶)

قبروں پر قبے بنانا شرع میں ایک منکر امر (بُرے کام) ہیں

(ردّ بدعات ص۶۵)

نجدیوں کے احمد عبد الغفور عطار رقمطراز ہیں۔

بلاشبہ قبے اور قبریں[1] بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں

(کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۱۲۵)

---

[1] وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ ہر رسول نبی اور ولی ہوتا ہے۔ (الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و الشیطٰن)

[1] اس لئے وہابیوں کو قبریں نہیں بنانی چاہیئے بلکہ مرطبیاں بنائیں اور وہابی اپنے بڑوں کی قبروں کو کھود ڈالیں۔ کیونکہ قبریں ان کے نزدیک بت پرستی اور خرافات کا منبع ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے

وہابیوں کے نواب صدیق حسن خاں کے بیٹے نور الحسن خاں بھوپالوی نے لکھا ہے کہ

از بنا بر قبر نہی آمدہ پس بر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغتہ گراست آید از منکرات شریعت باشد و انکار برآں و برابر ساختنش بخاک واجب است بر مسلمین بدون فرق درآنکہ گو پیغمبر باشد یا غیر۔

لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو قبر کا لفظ صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے۔ اس سے منع کرنا اور اسکو مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے بغیر کسی امتیاز کے۔ گو پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی ہو۔ (عرف الجادی ص [illegible])

ابن قیم کے نزدیک قبروں پر جو قبے بنے ہوئے ہیں۔ ان کو گرا دینا واجب ہے۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰)

ناظرین کرام! آپ نے وہابیہ نجدیہ کے اکابر کے عقائد جو انہوں نے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف۔ روضہ مبارکہ گنبد خضریٰ اور دیگر اولیا کرام کی قبور پر بنے ہوئے قبوں اور گنبدوں کے متعلق اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔ ملاحظہ کئے ہیں۔

ان وہابی مولویوں کے اپنے مکانات کو دیکھئے تو عمدہ بلڈنگیں ہیں۔ دو منزلی بلکہ سہ منزلی ہیں جس نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اولیاء اللہ کی قبور کو روضہ فرمایا ہے مگر وہابی ہیں کہ ان کو بت۔ شرک والحاد کا بہت بڑا ذریعہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کو گرانا واجب قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پہ پاؤں رکھنے کی بہت سخت وعید فرمائی ہے۔ مگر یہ ایسے باغی رسول ہیں۔ ان کو گرانا واجب قرار دے رہے ہیں۔

سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی قبے بنے ہوئے تھے۔

اگر قبوں کو گرانا واجب ہوتا تو امام المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ضرور اس کو گرا دیتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى قُبَّةِ اٰدَمَ فَقَالَ اَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ۔

(مسلم شریف ص۱۱۵)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگا کر ہم کو خطاب فرمایا نیز فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔

اصحاب کہف کے مزارات پر گنبد

نہایت ہی مستند تفسیر مدارک میں فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

فَقَالُوْا حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ اِبْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا اَيْ عَلٰى بَابِ كَهْفِهِمْ لِئَلَّا يَتَطَرَّقَ اِلَيْهِمُ النَّاسُ ضَنًّا بِتُرْبَتِهِمْ وَمُحَافَظَةً عَلَيْهَا كَمَا حُفِظَتْ تُرْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَظِيْرَةِ۔

جب اصحاب کہف علیہم الرضوان کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو لوگوں نے کہا ان پر یعنی ان کے دروازے کے باہر ان کی غار پر عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بد عقیدگی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے ان کی آرام گاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔

جیسا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد شریف سے کی گئی ہے۔

(تفسیر مدارک ص [illegible] ج ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیر و حدیث کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ وہابیہ نجدیہ کا مزارات اور قبہ جات اور

گنبدوں کا گرانا صرف عناد اور بغض کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ وہابیہ نجدیہ کے قاضی شوکانی نے خود اپنی مشہور کتاب نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ تَحْرِیْمُ رَفْعِ الْقُبُوْرِ ظَنِّیٌّ قبور کو اونچا کرنے کی حرمت ظنی ہے۔ یعنی یقینی نہیں ہے۔ (نیل الاوطار صد ج)

نبی پاک اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے۔

وہابیوں کے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پوتے عبدالرحمن نے قبور کے لئے سفر کرنا ابن تیمیہ کے نزدیک شرک کے اسباب سے لکھا ہے، کہ

عقیدہ:۔ وَهٰذِهٖ هِیَ الْمَسْاَلَةُ الَّتِیْ اَفْتٰی فِیْهَا شَیْخُ الْاِسْلَامِ ...... اَعْنِیْ مَنْ سَافَرَ لِمُجَرَّدِ زِیَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ۔

اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے فتوے دیا ہے جس شخص نے محض انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کیا، (وہ مشرک ہے)

(فتح المجید شرح کتاب التوحید صد ۲۱۵)

ابن تیمیہ کی معنوی اولاد میں سے اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی لکھا ہے کہ

عقیدہ:۔ ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے۔ یا وہاں روشنی کرے۔ غلاف ڈالے۔ چادر چڑھاوے۔ ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے۔ رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے۔ مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے۔ ہاتھ باندھ کر التجا کرے۔ مراد مانگے۔ مجاور بن کر بیٹھ رہے۔ وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو شرک فی العبادۃ کہتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صد ۱۲)

نبی پاک کے روضہ پر سلام کرنا منع ہے

عقیدہ:۔ قصداً اور ارادۃً قبر نبوی پر سلام کے لئے جانا ممنوع ہے۔ شریعت نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا۔ (ہدایۃ المستفید صد ۸۱ ج ۱)

عقیدہ:۔ قبر نبوی کے پاس اگر صلوٰۃ والسلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا دعا وغیرہ کرنے کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔ بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔

(ہدایۃ المستفید صد ۸۱ ج ۱)

سوال:۔ یہ حدیث کہ جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی صحیح ہے یا نہیں؟

عقیدہ، جواب:۔ قبر یا روضہ کی نیت سے جانا صراحتہً ممنوع ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی صد ۲۳ ۱۵ جمادی الاول ۸۳ھ)

حافظ عبداللہ روپڑی رقمطراز ہیں کہ

عقیدہ:۔ طالب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے۔ ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی یہاں سے مسجد نبوی کی نیت پر سفر کرے اور وہاں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (مسئلہ زیارت قبر نبوی صد ۱)

روپڑی صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

عقیدہ:۔ وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں۔ بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے

لہ سائل حدیث کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ مگر وہابی مجیب صراحتہً اس سے کانفہ کتراتے ہوئے کچھ اور ہی جواب دے رہا ہے، یہ ہے وہابی اکابر کا علم دراصل دشمنان مصطفےٰ کے سینوں میں علم دین کیسے جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔

(سماع موتیٰ ص۱۹)

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کسی سوال کیا۔

عقیدہ:۔ کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے۔

امرتسری نے اس کا جواب دیا ہے۔

حرام کا فتویٰ تو ہم نے دیا نہیں۔ البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے۔ تو جائز ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص۳۵ ج ا مطبوعہ بمبئی)

عقیدہ:۔ مرزا قادیانی کے مدد و معاون مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مزید لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر سفر کر کے جانا۔ میرے ناقص علم میں ثابت نہیں بلکہ بظاہر حدیث کے خلاف ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۲ ۱۶ اگست ۱۹۱۲ء)

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے کہ

عقیدہ:۔ اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارت کے واسطے آنا انہی بدعات میں سے ہے اور ان سفروں میں اگرچہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اور یہ سفر ان کو شرک کے ظلمات اور اللہ تعالیٰ کی غضب کی وادی میں پہنچاتے ہیں۔ (صراط مستقیم ص۵۹)

لہ وہابیوں کے سردار کس طرح صریحاً کذب بیانی سے کام لیا ہے جس فرقہ کے سردار کو جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی اس فرقہ کے دوسرے مولویوں اور انکے مقتدیوں کو جھوٹ بولتے کیسے شرم و حیاء آئیگی۔ فقیر عدالتوں میں وہابی مولویوں کو دیدہ دانستہ جھوٹ بولتے دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ مگر جب سے امرتسری کا یہ بیان پڑھا ہے وہ سب حیرانگی دُور ہو گئی اور یقین آگیا کہ ان کو اپنے بڑوں کا ہی یہ سبق ہے کہ خوب دل کھول کر جھوٹ بولو۔ فقیر عدالتوں میں وہابی مولویوں کے جھوٹ عنقریب شائع کر رہا ہے۔

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

قارئین کرام! وہابیہ نجدیہ کے مندرجہ بالا عقائد آپ نے پڑھے۔ پڑھتے ہی مسلمان کا دل لرز جاتا ہے۔ مگر ان ناعاقبت اندیش حضرات کو قطعاً کچھ خیال نہ آیا کہ ہم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ اور قبر انور کے متعلق کیا لکھ رہے ہیں۔ اب احادیث شریفہ کی روشنی میں زیارت قبر نبوی کی شان ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا یہ ارشاد ہے کہ

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔

دار قطنی۔ شرح المناسک لابن حجر۔ صحیح ابن خزیمہ۔ شفاء السقام ص۱۱ شرح شفاء لملا علی قاری۔ مشکوٰۃ شریف۔ اشعۃ اللمعات فارسی ص۔ مرقاۃ۔ مظاہر حق ص۔ جذب القلوب۔ مدارج النبوۃ۔ فضائل حج ص۱۳۲ وفاء الوفاء للسمہودی۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص۔)

مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا یُهِمُّهٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا۔ (طبرانی۔ فضائل حج ص۱۳۳ شفاء السقام ص۱۳)

جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نیت اس کی نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ اس کی سفارش کروں۔

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات تو فرماتے ہیں کہ میری قبر کی زیارت کی نیت اور ارادہ کر کے آنے والے کیلئے میری شفاعت اور سفارش لازمی ہے۔ مگر وہابیوں کے اکابر یہ کہیں کہ وہ حرام کار اور مشرک ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۔ فضائل حج۔ شفاء السقام ص۲۲ جذب القلوب فارسی۔)

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَ

جس شخص نے حج کیا۔ اور میری زیارت

فَقَدْ جَفَانِي۔ — نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(شفاء السقام صلا شرح شفا لعلی قاری۔ جذب القلوب فارسی ص۔ فضائل حج ص۱۸۱)

دیو بندیوں کے مولوی ذکریا سہارن پوری نے اپنی کتاب فضائل حج میں لکھا ہے علامہ سبکی (علیہ الرحمۃ) نے لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سفر شام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے عمدہ سندوں سے ثابت ہے۔ جو متعدد روایات میں مذکور ہے۔ (فضائل حج ص۱۹۶)

مولوی ذکریا سہارن پوری لکھتے ہیں کہ

متعدد روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز (رضی اللہ عنہ) مستقل طور پر شام سے اُونٹ پر سوار قاصد بھیجا کرتے تھے، تاکہ قبر اطہر پر ان کا سلام پہنچائیں۔ (فضائل حج ص۱۹۶)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک دعا مانگنا بدعت ہے

وہابیوں کے مجتہد نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنا عقیدہ لکھا ہے کہ:-

عقیدہ:- دعا کردن نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لئے دعا مانگنا بدعت ہے۔ (نہج المقبول فارسی ص۴۳ مطبوعہ بھوپال)

دیو بندی وہابیوں کے مولوی حبیب اللہ ندوی نے لکھا ہے

عقیدہ:- صحابہ و تابعین کے زمانہ میں بڑے بڑے حادثات آئے قحط پڑے وبائیں پھوٹیں، مگر ایک صحابی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے قریب جاکر نہ دعا مانگی اور نہ آپ کو واسطہ بنایا۔[ل] (فاران توحید نمبر کراچی ص۱۸۲)

ل افسوس ندوی صاحب میں کچھ علم ہوتا اور کتب معتبرہ کا مطالعہ کر لیتے تو کبھی بھی صحابہ کرام

ندوی صاحب نے مزید گل فشانی کرتے ہوئے اکابر اولیاء اللہ اور مسلمانوں کو اپنے فتوے کی تیز دھار سے مشرک بنا دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ قبروں پر جاکر اہل قبر سے کچھ مانگنا تو کھلا شرک ہے لیکن قبروں پر جاکر براہ راست اللہ سے مانگنے کی فضیلت وخصوصیت بھی قرآن وسنت سے کہیں نہیں ملتی۔ (فاران توحید نمبر کراچی ص۲۴۷)

قارئین کرام:- وہابیوں کی اس کذب بیانی اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے دشمنی کی تردید وہابیوں کے ہی مولوی ذکریا سہارن پوری کی تحریر سے ہی پیش کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

خلفاء عباسیہ میں سے منصور عباسی نے حضرت امام مالک سے دریافت کیا کہ دعا کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف؟ تو حضرت امام مالک (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منہ ہٹانے کا کیا محل ہے جب کہ آپ تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے باپ حضرت آدم (علیہ السلام) کا بھی وسیلہ ہیں حضور کی طرف منہ کر کے، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت چاہو۔ اللہ جل شانہٗ ان کی شفاعت قبول کرے۔ (علامہ زرقانی (علیہ الرحمۃ) کہتے ہیں)

اس قصے کو قاضی عیاض (علیہ الرحمۃ) نے معتبر اساتذہ سے نقل کیا ہے اس کا انکار کرنا ناشائستہ جرأت ہے۔ (شرح مواہب)

علامہ قسطلانی شافعی (علیہ الرحمۃ) نے مواہب میں لکھا ہے کہ زائرین کو چاہیئے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ پکڑیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت چاہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس ایسی ہی ہے۔ کہ جب ان کے ذریعے سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرمائیں۔

(فضائل حج ص)

اور تابعین کے عقیدہ پر یہ الزام تراشی نہ کرتے صحابہ کرام کا اور تابعین کا قبر اطہر پر آنا اور دعا کرنا روایات سے ثابت ہے تبلیغی جماعت والے اپنے دیوبندی بزرگ کا یہ صریح جھوٹ فضائل حج کتاب کا مطالعہ کر کے پکڑ سکتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک بدو حاضر ہوئے اور قبر اطہر پہ پہنچ کر گر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہم نے سنا۔ اور جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے آپ کو پہنچا تھا اور آپ نے اس کو محفوظ فرمایا تھا۔ اس کو ہم نے محفوظ کیا۔ اس چیز میں جو آپ پر اللہ جل شانہٗ نے نازل کی (یعنی قرآن پاک) یہ وارد ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا۔ آپ کے پاس آجاتے اور اگر اللہ جل شانہٗ سے معافی مانگ لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کیلئے معافی مانگتے تو ضرور حق تعالیٰ شانہٗ کو توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنے والا پاتے۔

اس کے بعد اس بدو نے کہا ہے[1] میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اب میں آپ کے پاس مغفرت کا طالب بن کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر قبر اطہر سے آواز آئی کہ بے شک تمہاری مغفرت ہو گئی۔ (حاوی) (فضائل حج ص۲۵۳، ص۲۵۴)

وہابیوں کے مولوی ذکریا سہارن پوری بھی علامہ سمہودی کی کتاب وفا الوفاء کے حوالے سے سرکار امیر المؤمنین خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ نقل کرتے ہیں جس سے وہابیہ کے عقائد کا بطلان اظہر من الشمس ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قحط پڑا۔ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بارش مانگ دیجئے۔ انہوں نے خواب میں حضور

---

[1] تفسیر مدارک۔ جذب القلوب فارسی میں بھی یہ روایت موجود ہے (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) سے میرا سلام کہہ دو اور یہ کہہ دو کہ بارش ہوگی۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ عَلَیْکَ الْکَیْسَ اَلْکَیْسَ (ہوشمندی اور ہوشیاری کو مضبوط پکڑو)۔ وہ شخص حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیام پہنچایا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سن کر رونے لگے اور عرض کیا یا اللہ میں اپنی قدرت کے بقدر کوتاہی نہیں کرتا۔ (وفاء الوفاء) (فضائل حج ص۲۵۵)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر پر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی حاضری دیتے تھے۔ جیسا کہ جلیل المرتبت محدثین نے نقل فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ

اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقف فرفع یدیہ حتی ظننت انہ افتتح الصلوٰۃ فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم انصرف۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے۔ پھر وہاں کھڑے ہو کر سلام کرنے کے لئے اس حد تک ہاتھ اٹھائے کہ یوں لگتا تھا گویا نماز پڑھنے کے لئے ہاتھ بلند کیے ہیں، اس شان ادب کے ساتھ۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ پھر چلے گئے۔

(شفاء السقام ص۔۔)

حضرت علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ محدث نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق روایت نقل فرمائی ہے کہ

ان عبد اللہ بن عمر کان اذا قدم من سفر اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضری دیتے اور السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ عرض کرتے

قارئین کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ وہابیہ نجدیہ کے دل میں سلطانِ کونین وسیلتنا فی الدارین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام علیہم الرضوان کی کس قدر عزت وعظمت ہے۔ اور قرآن پاک جو کہ تمام آسمانی کتابوں کی سردار ہے اُس کی کتنی توقیر ومنزلت ہے۔ خُداوندِ کریم ایسے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ سے ہمیشہ ہمیشہ بچائے۔ آمین!

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے ؎

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمّتِ رسول اللہ کی

وہابیہ دیوبندیہ کے ممدوح رشید احمد گنگوہی کا بھی وہابیوں کے بارے میں ارشاد پڑھیئے۔ "جو علماء دین کی توہین اور ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔ قبر کے اندر ان کا مُنہ قبلہ سے پھر جاتا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ غیر مقلدین چونکہ آئمہ دین کو بُرا کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے بھی نماز پڑھنی مکروہ فرمایا ہے۔"

(تذکرۃ الرشید ص۲۵۲ جلد ۲ سطر ۲۱ تا ۲۳ مطبوعہ دہلی)

اب ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے وہابیوں کے متعلق نظریات اور خیالات ملاحظہ فرمایئے یہ سب واقعات وہابیہ کے ممدوح ابوالکلام آزاد نے اپنی کتاب آزاد کی کہانی میں تحریر کیے ہیں۔

کُفر پر وثوق

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے بزرگ مولوی ابوالکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے عقیدہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"جہاں تک مجھے خیال ہے۔ وہ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ اُنہوں نے بارہا فتوے دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔" (آزاد کی کہانی ص۱۳۲)

وہابیوں کا کُفر یہود ونصاریٰ سے بھی اشد ہے

مولوی ابوالکلام آزاد دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں:

"جب ہم ذرا اور بڑے ہوتے تو والدِ مرحوم کے وعظ اور گھر کی باتوں کو بھی خوب سمجھنے لگے۔ ہمیشہ وہابیوں کے عقائد کا رد رہتا تھا۔ کوئی بات کہی جاتے وہ فوراً یاد آجاتے تھے گریز یوں ہوتا تھا کہ مگر وہابی یوں کہتے ہیں۔ پھر ان کا رد کیا جاتا تھا۔ رد ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا جس کے صاف معنے ان پر تلعن اور ان کی تکفیر کے تھے۔ ہم نے سیکڑوں مرتبہ والدِ مرحوم سے سُنا کہ ان (وہابیوں) کا کفر یہود ونصاریٰ کے کفر سے بھی اشد ہے۔ یہود ونصاریٰ بھی اپنے پیشواؤں کے منکر نہیں ہیں۔ یہ خبیث تو خود اپنے پیغمبر کے منکر ہیں۔"

(آزاد کی کہانی صفحہ ۳۵۱)

علامہ قطب الدین دہلوی مظاہرِ حق کے مصنف ان غیر مقلد وہابیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"جو کوئی اِن چار مذہبوں کے حق نہ جانے یا اِن کی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہی اور دوسروں کا گمراہ کرنے والا اور ایسوں نے گمراہ کیا بہتوں کو۔ اور خود بھٹک گئے سیدھے راہ سے"۔

ایک مذہب کا اختیار کرنا تعیین کرکے واجب ہے۔ اور التقاط کرنا یعنی کوئی عمل ایک مذہب کے موافق اور کوئی دوسرے کے موافق اپنے نفس کے خواہش کے مطابق کرنا اور اُس خلط ملط کو محمدیت کہنا محض گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا ہے۔ اور ایسے لوگ ضالین اور مضلین میں بیشک داخل ہیں۔ اگر کافر ہوکر مریں تو تعجب نہیں۔ (حاشیہ تنویر الحق صفحہ ۹۵-۹۶)

دنیائے علم کی ممتاز شخصیت حضرت علامہ حافظ محمد نذیر صاحب رامپوری علیہ الرحمۃ کریما کی شرح دُرِّ یکتا[۱] میں فرماتے ہیں کہ:

"فرقہ گمراہ وہابیہ کہ مصداق کان من الکافرین اند در علم خدا ازل شقی و بدبخت پیدا شدہ اند بر قول و فعل شان اہل ایمان کہ عمل کنند و کجا پسند اہل اسلام ازیں گمراہاں و از صحبت ناپاک شان دور مباشند خدا از دشمنانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و از اعدائے خلفائے اربعہ و دشمنانِ اہل بیت و اولاد و آل و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت و جماعت را برکنار داشتہ بمحبت خود و

---

[۱] دُرِّ یکتا شرح کریما آج سے ایک سو سات سال پہلے سنہ ۱۲۹۰ھ میں مطبع نامی منشی نولکشور میں چھپی تھی۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

محبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحب آل و اصحاب و اولاد امجاد و اہل بیت اطہار و اتباع احیاء اخیار و اخلاء ابرار الیٰ یوم یوم القرار برقرار داشتہ بمراتب اعلےٰ رساند و حسن خاتمہ نصیب فرماید اللّٰھم احفظنا من الوھابیۃ والروافض الخوارج وجمیع اھل الکفر والشرک والنفاق"۔

(دُرِّ یکتا شرح کریما صفحہ ۱۲ مطبوعہ نولکشور)

علامہ عبدالرحمٰن سلہٹی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب سیف الابرار علی المسلول الفجار[۱] میں لکھا ہے کہ:

یعنی وہابیانِ متکبر! ذکراماتِ اولیاء منکر!
قوم لامذہبانِ کور سواد! مفسد و حیلہ ساز و بد بنیاد
از رہِ اعتقادِ فاسدِ خویش بہ تغیرِ اصولِ مذہب و کیش
برخلافِ عقائدِ جمہور! در رہِ شرع افگند فتور
لیک در شانِ فرقہ مردود انچہ گفتم ز غیرتِ دین بود

(سیف الابرار علی المسلول الفجار صفحہ ۴۳ مطبوعہ کانپور و ترکی)

مولانا سید دلدار علی صاحب مذاق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔

دشمنِ مصطفےٰ ہیں وہابی دوست سے کب ایسی بے ادبی
بخدا کچھ عجب خبیث ہیں یہ منکرِ آیت و حدیث ہیں یہ
رافضی خارجی کے ہیں یہ چچا! کیونکہ ہیں دشمنِ رسولِ خدا
چڑ گئی ہے انہیں چہرِ توحید ہیں یہ مشرک نجس خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا

---

[۱] علامہ عبدالرحمٰن سلہٹی علیہ الرحمۃ کی یہ تصنیف لطیف آج سے ۹۸ سال قبل ۱۳۰۰ھ میں مطبع نظامی کانپور میں شائع ہوئی ہے۔ بعد ازیں ترکی والوں نے اس کو شائع کیا ہے

اے مذاق ان پہ ہے خدا کی مار   اور نبی و علی کی ہے پھٹکار

(ذرِکیتا شرح کریما ص۱۵ مطبوعہ نولکشور)

حضرتِ علامہ محمد عبد الرحمٰن صاحب سلہٹی علیہ الرحمۃ نے مزید لکھا ہے کہ :

وائے کہ ایں فرقۂ وہابیاں!   بستہ بافساد شریعت میاں
ایں چہ گروہے ست روافض خصال   بدگہر و بد عمل و بد مآل!
باعث فساد و جہول و ظلوم   مفسد دین منکرِ اہل علوم
مدعی دین و مفتّن ہمہ   مفتری و فاسق و ملعن ہمہ
سینہ شان یا دل پر مکر و غیض   گندہ تر از لیفۂ و مجرائے حیض
رسم بد ایں ہمہ ناپاک خوتے   فتنہ بدیں گروہ بپا چار سوئے
ایں چہ گروہے ست شیاطین نژاد   بد دل و بد مذہب و بد اعتقاد
خاصہ ازیں فرقۂ لامذہباں!   چند زند حرف بنوکِ زباں

(سیف الابرار علی المسلول الفجار ص۵)

ان اشعار کے بعد علامہ عبد الرحمٰن علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ :

"درحقیقت ایں فرقۂ غیر مقلدیں بدتر از خارجی و رافضی ہستند"

(سیف الابرار ص۱)

مندرجہ بالا ابو الکلام آزاد کی تحریر کردہ عبارات سے اظہر من الشمس ہے ان کے والدِ ماجد کو وہابیوں کے کفر پر وثوق تھا اور ان کو دل سے کتنا بُرا سمجھتے تھے۔ اب ان کے والدِ ماجد علیہ الرحمۃ کے انتقال کے واقعات جو کہ ابو الکلام آزاد کے خود بیان کردہ ہیں پیش کیے جاتے ہیں۔

آزاد کے والد ماجد کا انتقال

مرض الموت تقریباً دو ہفتے رہا۔ اس سے پہلے وہ بالکل تندرست تھے۔

اس موقعہ پر میں پونا میں تھا۔ خبر ملتے ہی کلکتے آیا۔ اور پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد انتقال ہوا۔ آخر وقت ہوش و حواس بالکل قائم تھے۔ شناخت وغیرہ میں بالکل فرق نہ آیا تھا۔ عین وفات کے وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ اور ضروری وصایا فرماتے رہے۔ اس کے بعد کہا کہ میرے پیچھے سے تکیہ ہٹا دو ضعف اس درجہ تھا کہ خود حرکت نہ کر سکتے تھے جب وہ لیٹ گئے تو حافظ ولی اللہ مرحوم سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی۔ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جس کا بظاہر مطلب یہ تھا کہ روک دو۔ اس پر تعجب ہوا مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے لب ہل رہے تھے۔ ایک لمحے بعد کسی قدر بلند آواز سے خود پڑھنا شروع کیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ خود ہی سورۂ یٰسین پڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کی برابر آواز سنتے رہے اور جب اس آیت پر پہنچے یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ؁ تو آنکھیں بند کر لیں۔ اور خود دونوں گھٹنے دراز کر دیئے۔ دس پندرہ منٹ کے بعد جسم کو ایک سخت لرزا ہوا۔ اور جاں بحق تسلیم ہو گئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ کوئی خاص حالت احتضار کی ان کی وفات میں نظر نہ آئی۔"

(آزاد کی کہانی ص۱۵۶)

ناظرینِ کرام! ایسی ہی موت کے لیے میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا ہے۔

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر مر گیا

مولانا عبد الحق حقانی علیہ الرحمۃ جو کہ تفسیر حقانی کے مصنف ہیں۔ ان کا بیان خود سرِ وارِد وہابیاں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی تفسیر ثنائی اردو میں درج کیا ہے کہ:

"آج کل ایک فرقہ نیا پیدا ہوا ہے۔ جو اپنے آپ کو غیر مقلد

اہلحدیث سے ملقب کرتا ہے۔" (تفسیر ثنائی ص۱۵۹ ج ۱ مطبوعہ امرتسر)

وہابیت کا علاج

ممدوح وہابیاں ابوالکلام آزاد نے اپنے والد ماجد کے نزدیک وہابیت کا جو علاج تھا وہ بھی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں کہ:

"وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ وہابیوں کا علاج تمہیں معلوم نہیں۔ تم لوگ بحث کرنے لگتے تھے۔ ان کا علاج جوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے گو بدبخت حریف سامنے موجود نہ ہو لیکن وہ اپنے جوتے کی طرف ہاتھ اس طرح لے جاتے تھے گویا اُتار کر ایک اسلحۂ جہاد کی طرح استعمال میں لانے کے لیے بالکل تیار ہیں۔ انہوں نے یہ اسلحہ بارہا استعمال بھی کیا تھا۔ ایک مثنوی بھی کبھی کبھی شوق میں آکر پڑھتے تھے جو بڑی فصیح و بلیغ تھی ایک شعر اس کا مجھے اب تک یاد ہے۔

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو!
تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

تڑا تڑ کے لفظ پر بہت زور دیتے تھے۔ گویا اس شعر میں جس عمل کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کی ساری سپرٹ اس لفظ میں مضمر ہے۔" آزاد کی کہانی ص۳۶۰، ۳۶۱

ابوالکلام آزاد کا وہابیوں کے متعلق تخیل!

ابوالکلام آزاد رقمطراز ہیں کہ:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں میرا تخیل یہ تھا کہ وہابی کوئی خاص طرح کی بڑی مکروہ اور قابلِ نفرت مخلوق ہے۔ میں اپنے ذہن میں اس کا تصور یوں کرتا تھا کہ ایک قبیح صورت انسان جس کا آدھا چہرہ کالا ہے۔ اور پیشانی پر بہت بڑا گھٹا ہے۔ یہ اس لیے کہ حافظ صاحب کی زبانی سنتے تھے کہ دل کے کفر اور بغضِ رسول کی وجہ سے وہابیوں کا آدھا منہ کالا ہو جاتا ہے۔ اور ان کی ایک علامت یہ ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے پیشانی پر ایک بہت بڑا گھٹا بنا لیتے ہیں۔ ہمارے دیوان خانے میں اس بارے میں خاص مصطلحات اور اسمار تھے۔ دنیا کی ہر مکروہ اور خبیث چیز اسی لقب (وہابی) سے پکاری جاتی تھی۔ حافظ جی کہتے تھے۔ غضب کو اس قدر وہابی تھے کہ نیند نہ آئی۔ یعنی مچھر بہت تھے۔ دیوان خانے میں کتابوں کے صندوق پڑے تھے۔ ان کے نیچے وہابی چلے جاتے تھے۔ اور پیندے میں سوراخ کر دیتے تھے۔ یعنی چوہے۔ چنانچہ بڑی جدوجہد کے ساتھ وہابیوں کو پکڑا جاتا تھا اور ہم لوگ یوں حساب کرتے تھے۔ آج دو وہابی مارے گئے۔ ایک بہت بڑا وہابی بھاگ گیا۔

ایک بڑا ہی بدصورت آدمی تھا۔ ایک آنکھ سے کانا دوسری میں بھی جالا۔ چہرے پر شاید فالج گرا تھا۔ ایک طرف سے لب بھی ٹیڑھے تھے رنگ بالکل سیاہ۔ رستے میں ہم کبھی کبھی حافظ صاحب کے ساتھ کھڑے سڑک پر جاتے۔ تو اس غریب کی طرف اشارہ کر کے وہ کہتے دیکھو وہ خبیث وہابی کھڑا ہے۔ مجھ پر اس کی خوفناک صورت کا واقعی بڑا ہی دہشت انگیز اثر پڑتا۔ مجھے یاد ہے کئی مرتبہ میں نے نیند میں ایسے خوفناک

وہابی کو دیکھا اور ڈر کے مارے رونے لگا"
(آزاد کی کہانی ۳۴۹، ۳۵۰)

جنازہ پر اجتماع

ممدوح الوہابیہ ابوالکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ (جو کٹر سُنّی تھے) کے جنازہ پر اجتماع اور اُس کا پُرکیف آنکھوں دیکھا منظر بیان کرتے ہیں کہ:

کلکتے میں شاید ہی اتنا مجمع کسی واقع پر ہوا ہو جتنا اُن کے جنازہ پر ہوا۔ چند گھنٹوں کے اندر ہی نہ صرف شہر بلکہ اطراف تک خبر پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ جنازہ اُٹھنے کے ساتھ ہی تمام سڑکیں اور ناکے بند ہوگئے گاڑیوں کی نقل و حرکت رُک گئی اور حالت یہ ہوگئی کہ جنازہ گھنٹوں تک صرف لوگوں کے ہاتھوں پر ہی جاتا رہا۔ کاندھے پر رکھنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ لوگوں کی کثرت کا یہ حال تھا کہ رات کے بارہ بجتے بجتے پانچ مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ ایک مرتبہ جامع مسجد میں اور چار مرتبہ قبرستان کے میدان

لہ محدثِ اعظم پاکستان، نائبِ اعلیٰحضرت مخدوم اہلسنت حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ رضویہ لائل پور شریف کے انتقال کا پُرکیف منظر بھی اسی قسم کا تھا۔ ان کا جنازہ مبارکہ کا منظر بھی اپنوں اور بیگانوں نے دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشقِ رسولِ کریم کا جنازہ جا رہا ہے۔ خدا [illegible] اور تجلیات کا نزول خود لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ [illegible] عمر میں کسی گستاخِ رسول بے دین سے ہاتھ نہیں ملایا خواہ کوئی افسر ہو یا کوئی اور ہو اور گستاخ [illegible] آپ کو بھی ورثہ تھا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

ہیں لیکن چھٹی جماعت کے لیے پھر ہزاروں نئے آدمی آگئے۔ بالآخر بڑی سخت کوشش سے مزید التوا کو روکا۔ اور دفن کیے گئے
(آزاد کی کہانی ۱۵۷، ۱۵۸)

ناظرینِ کرام! گستاخانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر پر وثوق رکھنے اور رشتہ دستے ان کا رد کرنے والے اور قطع تعلق کرنے والے عاشقِ صادق کے انتقال کا منظر جو کہ ممدوح الوہابیہ آزاد کا اپنا ہی بیان کردہ ہے آپ نے پڑھا ہے۔ ہم اہلسنت وجماعت حضرات کو بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔ اگر یہ طریقہ درست نہ ہوتا تو ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو ایسی سعادت کبھی نصیب نہ ہوتی۔ یہ سعادت نصیب ہونا بیّن دلیل ہے کہ بدمذہبوں اور گستاخانِ رسول کے ساتھ ایسا سلوک کرنا بالکل درست ہے۔ خداوند کریم بجاہ النبی الکریم العظیم الرؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ثابت قدم رکھے۔ اور حق بات سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔